ناولز کی دُنیا
Novels Ki Duniya
عشق تیرا
THE BEAST
از رمشا حیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيُكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عشق تیرا (دی بیسٹ)

از قلم: رمشاء حیات

گڑیا اٹھ بھی جاؤ

کب تک سونا ہے؟

کالج نہیں جانا کیا؟

ہانی ساتھ ساتھ کمرا بھی سمیٹی جارہی تھی. اور حیا کو اٹھانے کا کام بھی سرانجام دے رہی تھی جو اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

آپی پلیز بس تھوڑی دیر... حیا نے مُندی مُندی آنکھوں کو کھول کر معصومیت سے کہا. ہانی کو اس وقت اس کی معصومیت پر بہت پیار آیا

وہ تھی ہی اتنی معصوم کوئی اگر اسے ایک بار دیکھ لیں تو دوبارہ کبھی بھی سخت لہجے میں بات نہ کرے۔

لیکن ہانیہ کو پتا تھا اگر اب اس کی معصومیت میں آگئی تو یہ آج بھی کالج نہیں جائے گی.

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب سے ہانی کالج سے فارغ ہوئی تھی تب سے حیا

نے کالج جانا بند کر دیا تھا۔ لیکن آج ہانی نے بھی یونیورسٹی جانا تھا۔

آج اس کا پہلا دن تھا۔ اور وہ نہیں چاہتی تھی

اس کے جانے کے بعد چاچی پورے گھر کا کام اس سے کروائے۔

پیچھلی بار بھی ایسا ہی ہوا تھا حیا نے کالج سے چھٹی کی تھی اس کے سر میں درد تھا لیکن جب چاچی کو پتہ چلا تو سارے گھر کا کام اس سے کروایا۔

....اور حیا بچاری کچھ بھی بولے بغیر کام کرتی رہی

جب ہانی گھر آئی تو حیا بخار میں تپ رہی تھی۔

بخار اتنا زیادہ تھا کہ ہسپتال لے جانا پڑا۔

ہانی اپنی چھوٹی سی گڑیا پر کسی قسم کا ظلم برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اسے حیا اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی۔ ایک حیاء ہی تو تھی جس کی معصوم باتیں اور حرکتیں اسے ہنسنے پر مجبور کر دیتی تھی.

ہنی جلدی کرو کالج کے لئے دیر ہو رہی ہے. حور بھی آتی ہو گی. وہ بچاری روزانہ آتی ہے اور تم روز کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دیتی ہو۔

آففففففففففف.........حیا کون سے گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی ہو جو اٹھنے کا نام نہیں لے رہی؟ ہانی نے جھنجھلا کر کہا....

ٹھیک ہے" حیا تیمور نہیں اٹھنا تو نہ اٹھو کالج نہیں جانا نہ جاؤ اب میں تمہیں فورس نہیں کروں گی۔ ......

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ کہہ کر ہانی الماری سے کپڑے نکالنے لگی

.....حیا جانتی تھی جب بھی ہانی غصے میں ہوتی تو حیا کو حیا تیمور کہتی

اسے پتہ تھا حیا اب ایسے ہی اٹھے گی اور پھر وہی ہوا. حیاء جلدی سے بستر سے اٹھی اور اپنی بہن کے گلے لگ گئی وہ . اپنی بہن کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی ایک اس کی بہن اور حور ہی تو تھی جو حیاء کی زندگی میں اہمیت رکھتی تھیں۔

اگر یہ دونوں نہ ہوتی تو حیاء کبھی بھی کالج نہ جا سکتی۔

حیاء 17 سال کی تھی اور ہانیہ 19 کی۔

حیاء شروع سے بہت حساس تھی یہی وجہ تھی وہ لوگوں سے ڈرتی تھی، زیادہ ہجوم والی جگہ سے اسے خوف محسوس ہوتا تھا، ہانی ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتی تھی اور جب پہلی بار حیاء کالج گی تو ہانی اس کے ساتھ ہی تھی۔

لیکن دونوں کی کلاسز الگ تھی حیاء

first year

میں تھی. اور ہانیہ

second year

میں تھی. حیاء کو اکیلی کلاس میں جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔

بہرحال جانا تو تھا اللہ کا نام لے کر کلاس میں داخل ہوئی۔ کلاس میں آتے ہی سب کی توجہ کا مرکز وہ ہی بنی ہوئی تھی۔ سب کی نظروں سے گھبرا کر جو کرسی خالی نظر آئی اس پر بیٹھ گئی۔

سب لوگ اس کی طرف متوجہ تھے وہ تھی ہی اتنی خوبصورت کہ کوئی بھی متوجہ ہو جاتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہیلو میرا نام حور یہ ہے حیاء نے آواز کے تعاقب میں دیکھا اس کے ساتھ ایک خوب صورت سی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو لگ بھگ حیا کی عمر کی لگ رہی تھی. اس نے ہاتھ آگے بڑھایا. جسے جھجکتے ہوئے حیاء نے تھام لیا۔

میرا نام حیاء ہے. اس نے مسکرا کر کہا۔

بیوٹیفل، بہت پیارا نام ہے تمہارا۔ اپنی تعریف پر حیاء کے گال سرخ ہو گئے وہ ایسی ہی تھی شرمیلی سی نازک سی گڑیا۔

O my god you are blushing. Soooo cute

حور نے تعریف کے بعد اس کے گال کھینچے۔ یہ حرکت حیاء کو بہت ناگوار گزری۔ لیکن یہاں پرواکسے تھی

پھر باتوں باتوں میں پتہ چلا ان کے گھر آس پاس ہی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی دوستی پکی ہوتی گئی اب حور ہمیشہ حیاء کے ساتھ رہتی۔ اور اس کا خیال بھی رکھتی تھی۔

حور کو یہ نازک سی لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔

آپی آپ ناراض ہو مجھ سے ؟

حیاء نے مصومیت سے پوچھا۔

ہانیہ نے مصنوعی غصے سے منہ پھیر لیا۔

تو کیا نہیں ہونا چاہیے ؟ اپنی مسکراہٹ کو روکنے کیلئے ہانی نے چہرا موڑ لیا کیونکہ حیاء کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا اور چھوٹے بچوں کی طرح ہونٹ فولڈ کر کے دیکھ رہی تھی۔

.ہانی کو اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہی تھی

حیاء اب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی .

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یا اللہ

ہانیہ نے ہڑبڑا کر حیاء کی طرف دیکھا جو رونے میں مصروف تھی ہانیہ تو اس کے ساتھ مزاح کر رہی تھی۔ اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی

اوو میرے خدایا میں کیسے بھول گئی میری بہن میرے معاملے میں بہت حساس ہے چھوٹا سا مزاح بھی نہیں سمجھتی۔ میری چھوٹی سی جان۔ ہانی نے مسکراتے ہوئے سوچا۔۔

میری جان میں مذاق کر رہی تھی تم رونا بند کرو تمہیں پتہ ہے نا تمہاری آنکھوں میں آنسو مجھے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے لیکن (ہانیہ کو نہیں پتا تھا کوئی بہت جلد اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں پر مرمٹنے والا ہے۔

بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو لیئے حیاء اپنی بڑی بہن کو دیکھ رہی تھی آپ پلیز مجھ سے ناراض نہ ہوا کریں حیا یہ کہتے ہی ہانی کے گلے لگ گئی حیاء کی آنکھوں میں خوف تھا۔

اوکے اب نہیں ہو نگی تم اپنی آنکھیں صاف کرو شاباش جلدی کرو۔

اور دوبارہ میں تمہاری ان پیاری پیاری آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں! ٹھیک ہے؟ جی ٹھیک ہے۔ حیاء نے اچھے بچوں کی طرح ہاں میں سر ہلایا
ہممم گڈ۔۔

چلو جلدی سے تیار ہو جاو میں ناشتہ تیار کرتی ہوں پھر مجھے بھی یونی جانا ہے۔

....

بیسٹ آج پھر کچھ لڑکیاں غائب ہوئی ہے زین نے بیسٹ کو کہا جو اپنے پالتو بھیڑیے کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ بھیڑیا دیکھنے میں ہی بہت خطرناک لگتا تھا اور اس کا کالا رنگ دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ اگر اسے رات میں کھڑا کیا جائے تو یہ بھی رات کا حصہ لگے

ہمیں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہو گا وہ جو بھی لوگ ہیں بہت چالاک ہیں بیسٹ کا چہرہ ابھی بھی بھیڑیے کی طرف تھا .
ہممممم ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔زین نے ہاں میں سر ہلایا .

ٹھیک ہے پھر رات کو ملتے ہیں ابھی مجھے کچھ کام ہے زین کہتے ہی اٹھ کر چلا گیا

بیسٹ بھیڑیے کو چھوڑ کر کسی گہری سوچ میں گُم ہو گیا۔۔

....

کاکا جلدی سے ناشتہ لگا دیں۔۔۔

آج مجھے جلدی یونیورسٹی جانا ہے

بس بیٹا ناشتہ تیار ہے میں لگانے لگا ہوں کاکا نے کہا .

تھوڑی دیر بعد کاکا ناشتہ لے آئے اور ٹیبل پر ناشتہ لگانے لگے۔

بیٹا آج کچھ خاص بات ہے ؟ کاکا نے عادل سے پوچھا جو کھانا کھانے میں مگن تھا اور ایسے کھا رہا تھا کہ آج کے بعد اسے ناشتہ نصیب نہیں ہو گا

عادل نے چہرے پر الجھن لے کر کاکا کی طرف دیکھا انداز ایسا جیسے پوچھنا چاہتا ہو "کیا مطلب اس بات کا"

کاکا نے اس کے چہرے پر الجھن دیکھی تو کہنے لگے میرا مطلب ہے آپ ہمیشہ یونیورسٹی لیٹ جاتے ہو اس لئے پوچھا آج کچھ خاص وجہ ہے ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کاکا نے وضاحت دیتے ہوئے کہا، عادل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی

کیا کاکا میں ایک شریف اور معصوم سا بچہ ہوں تو کیا میں یونی جلدی جا کر ساری کلاسز نہیں لے سکتا؟

...عادل نے معصومیت سے پوچھا

کاکا عادل کے اتنے بڑے جھوٹ پر کانوں کو ہاتھ لگانے لگے عادل وہ بھی معصوم اور شریف توبہ توبہ. کاکا نے دل میں .سوچ کر کہا

اب عادل صاحب اتنا زیادہ بھی جھوٹ نہیں بولتے "یعنی منہ پر بے عزتی عادل نے دل میں سوچا.... نیو اسٹوڈنٹ آ رہے کاکا، عادل نے دوبارہ ناشتہ کرتے ہوئے کہا

تو بیٹا اس میں کون سی بڑی بات ہے اور اس سے آپ کے جلدی جانے کا کیا تعلق؟ کاکا نے پوچھا

میرے پیارے کاکا اتنا مت سوچیے

بس آج کچھ لوگوں کی شامت آنے والی ہے عادل نے ایک آنکھ دبا کر کہا

اور پتہ ہے میرے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے اب اور انتظار نہیں ہو رہا۔ کاکا ہنس پڑے باز آ جاؤ عادل صاحب کاکا نے ہنستے ہوئے کہا

افففف کاکا اگر میں باز آ گیا تو پوری یونی سنسان ہو جائے گی اور یہ ظلم میں ہونے نہیں دے سکتا عادل نے کھڑے ہو کر .ایک عزم سے کہا جیسے مسئلہ کشمیر پر بات ہو رہی ہو

کس کی شامت آنے والی ھے۔ عادل نے اپنے بھائی کی آواز سنی تو اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں

.ایسا نہیں تھا کہ آہل نے کبھی عادل کو ڈانٹا ہو عادل میں تو آہل کی جان بستی تھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل شرارتی قسم کا لڑکا تھا جب کہ اس کی نسبت آہل سنجیدہ قسم کا تھا اور آہل خان کے چہرے کی سنجیدگی اور سخت مزاج سے سب ڈرتے تھے ان لوگوں میں عادل خان بھی شامل تھا.

بھائی............ یہ کب آئے؟ یہ تو دو دن بعد آنے والے تھے نا؟

عادل نے کاکا کے کان میں سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

کاکا نے مسکراہٹ دبائی اور کندھے اچکائے پتہ نہیں.

ووہ بھائی میں تو کاکا کو اپنی کلاسز کا بتا رہا تھا آپ بتائیں آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں آپ واپس آگئے ہیں؟

عادل نے پوری کوشش کی بات کو گھمانے کی.

ہاں میں رات کو آگیا تھا کام جلدی ہو گیا تھا

Ok......

بھائی میں جاؤں یونی سے لیٹ ہو رہا ہے؟

عادل نے تابعداری سے پوچھا؟

ہمم جاؤ آہل نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا.

جی بھائی اللہ حافظ.

اس کے بعد عادل ایسے غائب ہوا جیسے گدھے کے سر سے سینگ....

عادل نے باہر آکر ایک لمبا سانس لیا اور یونی کے لئے نکل گیا.........

....

ہانیہ کچن میں ناشتہ تیار کر رہی تھی۔

اسے یونی جانے سے پہلے سب کے لئے ناشتہ تیار کرنا ہوتا تھا اس لیے جلدی جلدی ہاتھ چلا رہی تھی جلدی سے ناشتہ لگاؤ تمہارے چاچو انتظار کر رہے ہیں۔

چاچی نے آتے ہی سخت آواز میں کہا۔

توبہ ہے جو ذرا جلدی آٹھ جاؤ اور دوسری مہارانی اس کی بھی نیند پوری نہیں ہوتی چچی اپنی بھڑاس نکالنے لگی یہ ان کی عادت تھی ہانی بھی اب ان چیزوں کی عادی ہو چکی تھی لیکن حیاء اب بھی ان کے ڈانٹنے پر سہم جاتی تھی۔

یہ بات تو پورا گھر جانتا تھا اس گھر کے بڑے سے لیکر چھوٹے کام تک تمام کام ہانی کرتی تھی جب کہ چاچی کی اپنی بیٹی ہانیہ کی عمر کی تھی لیکن مجال ہو چچی نے کبھی اسے چھوٹا سا بھی کام کہا ہو۔

چچی بول کر چلی گئی۔

ہر چھوٹے چھوٹے کام پر چاچی ایسے ہی باتیں سناتی تھیں پہلے تو حیاء کو بھی کہتی تھی لیکن ہانی حیاء کے معاملے میں بہت سخت تھی ہمیشہ چاچی کے سامنے بول پڑتی تھی۔

چاچی نے بھی حیاء کو کام کہنا کم کر دیا تھا ان کے گھر کے سارے کام تو ہو جاتے تھے لیکن جب تک ہانی اور حیاء کو باتیں نہ سُنا لیتیں ان کا دن اچھا نہ گزرتا۔

اسلام علیکم! ہانیہ نے کچن سے باہر آتے چچا کو سلام کیا ایک یہ ہی تو تھے اس گھر میں جو ان دونوں بہنوں کا خیال رکھتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وعلیکم السلام، کیسی ہے میری بیٹی ؟

ارسلان صاحب نے پیار سے پوچھامیں ٹھیک ہوں چاچو۔ہانی نے کہا۔

.تو آج سے میری بیٹی کی یونیورسٹی شروع ہو رہی ہے ؟ارسلان صاحب نے محبت سے سے پوچھا

.ارسلان صاحب کو دونوں بہنیں بہت عزیز تھی ان کے بڑے بھائی کی نشانی تھیں تو کیسے نہ عزیز ہوتی

ہانیہ اور حیاء پڑھائی میں بہت اچھی تھیں

اسی لئے چاچی کی ناراضگی کے باوجود

ارسلان صاحب حیااور ہانیہ کو پڑھارہے تھے۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے بیٹا اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک مجھے بتاناچاچو نے پیار سے کہا۔

ہانی نے سرہاں میں ہلا کر ناشتہ لگانے لگی وہ چاچی کو آتے دیکھ چکی تھی اور زیادہ بات کرنا مناسب نہ سمجھا

جاؤ امل کو اٹھاؤ رات پڑھائی کرتی رہی ہے بیچاری چاچی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہانیہ نے ہاتھ روک کر چاچی کی طرف دیکھا

اسے رات کا واقع یاد آگیا۔۔

رات جب حیاء نیند میں پانی مانگ رہی تھی تو ہانیہ پانی لینے کچن میں گئ تھی واپسی پر امل کے کمرے کی لائٹ دیکھی تو باتوں کی آواز پر اس کے کمرے کی طرف چل پڑی

جانتی تھی یہ بری بات ہے کسی کی چھپ کر باتیں سننا لیکن کیا کریں تجسس چیز ہی ایسی ہے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہانیہ نے تھوڑا سا دروازہ کھولا تو امل فون پر کسی سے بات کر رہی تھی اور آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی باتوں سے لگ رہا تھا

وہ کسی لڑکے سے باتیں کر رہی ہے ہانیہ نے آرام سے دروازہ بند کیا اور اپنے کمرے میں واپس آ گئی۔

ہانیہ امل کو اپنی بہن مانتی تھی لیکن امل اسے
صرف اپنی کزن سمجھی تھی۔

ضرورت کے وقت بات کر لیتی ورنہ تم کون اور میں کون۔

ہانی کو اپنی چاچی کی سوچ پر بھی افسوس ہوتا
جو اپنی بیٹی کو ہر طرح کی آزادی دے کر بگاڑ رہی تھی

ہانی اپنی سوچوں میں گم تھی جب چاچی کی
آواز پر چونکی کن خیالوں میں گم ہو گئی ہو؟

جاؤ امل کو جگاؤ. چچی کی سخت آواز پر سر جھٹک کر امل کو بلانے اس کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

....

زین تم کالج جاؤ گے۔

As a professor.......

بیسٹ نے زین کو دیکھتے ہوئے کہا

تمہیں وہاں رہ کر معلوم کرنا ہو گا ان کے ساتھ کالج میں سے کون کون شامل ہے۔

بیسٹ وہ تو ٹھیک ہے میں کالج میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

As a professor

چلا جاؤں گا لیکن۔۔

زین نے چہرے پر پریشانی لاتے ہوئے کہا۔

بیسٹ نے اپنی ایک ابرو اوپر کر کے زین کی طرف دیکھا۔

کیا مطلب اس لیکن کا؟ بیسٹ کی آواز بھی اس کی طرح سخت تھی چہرے پر سنجیدگی ایسی کہ کوئی بھی ڈر کے مارے سوال نہ کر سکے

لیکن سامنے بھی دنیا جہاں کا ڈھیٹ انسان موجود تھا جب تک کچھ الٹا سیدھا نہ بول لے اسے سکون نہیں ملتا تھا۔

یہ زین ہی تھا جو بیسٹ کے سامنے اس طرح بات کر لیتا تھا ورنہ کسی میں اتنی جرات نہیں تھی بیسٹ کے سامنے سوال اٹھانے کی۔

میرا مطلب ہے تم مجھے ہمیشہ نالائق کہتے ہو تو میں وہاں جا کر کیا پڑھاؤں گیا؟ زین نے بہت معصومیت سے کہا۔

اس بات پر بیسٹ کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے لیکن اگلے ہی پل چہرے پر پھر وہی سنجیدگی آ گئی جو اس کی طبیعت کا حصہ تھی زین بیسٹ کے لئے اس کا دوست کم اور بھائی زیادہ تھا زین نے بیسٹ کا اس وقت ساتھ دیا تھا جب کوئی بھی بیسٹ کے ساتھ نہ تھا۔

اس وقت ہم بہت سیریس معاملے کو ڈسکس کر رہے ہیں۔

بیسٹ نے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تو میں بھی سیریس بات کر رہا ہوں میں کونسا پھلوں کا دام پوچھ رہا ہوں یہ بات زین نے دل میں کہی اگر بیسٹ کے سامنے کہہ دیتا تو کوئی بعید نہیں اسے اٹھا کر باہر ہی پھینک دیتا۔

بیسٹ کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر زین بھی سیریس ہو گیا۔

ٹھیک ہے مجھے کب جانا ہے؟ زین نے پوچھا

کل سے اور کسی کو ذرا سا بھی شک نہیں ہونا چاہیے بیسٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

Ok beast

تم فکر نہ کرو

اب یہ دونوں بلکل پروفیشنل کی طرح بات کر رہے تھے انشااللہ میں بہت جلد پتہ لگالوں گا کون ہے جو ہماری ماں بیٹیوں کی عزتوں کے ساتھ کھیل رہا ہے جس دن وہ انسان میرے ہاتھ آگیا بہت بری موت مرے گا۔۔۔زین کے چہرے پر غصہ واضع نظر آرہا تھا۔

ہمم بیسٹ نے بس اتنا ہی کہا۔

....

عادل یونی پہنچا تو ہر طرف وہی منظر تھا

جو ہر یونی میں ہوتا ہے لیکن آج کچھ رش زیادہ تھا آج نیو سٹوڈنٹ آنے والے تھے عادل نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو ایک کونے میں اسے اپنا گروپ نظر آگیا۔

عادل ان کی طرف چل پڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہم کب سے تمہارا ویٹ کر رہے ہیں اور تم اب آ رہے ہو علی نے گلے ملتے ہوئے کہا۔

یہ لوگ بھی کافی دنوں بعد یونی آئے تھے تھرڈ ایئر کے رزلٹ کے بعد ان لوگوں نے کچھ دن گھر میں رہنے کا اور پارٹی کرنے کا پلان بنایا تھا۔

آج تھرڈ ایئر کے نیو سٹوڈنٹس آ رہے تھے .

عادل کا گروپ شرارتوں کے معاملے میں بہت مشہور تھا ان کا لیڈر عادل خان تھا اور آج کے دن یہ لوگ کوئی پرینک نہ کریں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

بس یار بھائی نے روک لیا تھا اس لیے لیٹ ہو گیا

عادل نے سر پر ہاتھ پھرتے ہوئے کہا۔ یہ اس کی عادت تھی۔

تو پھر کیا پلان ہے ؟

عادل نے پوچھا۔۔۔

سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔

....

سر آپ کی نو بجے میٹنگ ہے مسٹر یزدانی کے ساتھ۔

آہل خان کے سیکرٹری نے اپنے مغرور بوس کو بتایا جو چہرے پر سنجیدگی لیے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔

کینسل کر دو یہ کہہ کر آہل خان دوبارہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پر سر اس سے ہمیں بہت نقصان ہو گا اور ہم نے بہت مشکل سے ان کے ساتھ میٹنگ سیٹ کی ہے احمد نے کہا جو آہل خان کا سیکرٹری تھا۔

مسٹر احمد کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گئے اس میٹنگ کے کینسل ہونے سے زیادہ نقصان کس کا ہو گا؟

آہل خان نے ہاتھ اپنی تھوڑی کے نیچے رکھ کر ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا۔

احمد تو اس کے انداز سے ڈر گیا سامنے والا بندہ تھا ہی ایسا. آفس میں سب لوگ آہل کے غصے سے ڈرتے تھے۔

ان کا بوس جتنا ہینڈسم تھا اتنا ہی غصے کا بھی تیز تھا اس کی براؤن آنکھیں کسی کو بھی دیوانہ کرنے کا اختیار رکھتی تھیں چہرے پر سنجیدگی اس کی پرسنیلٹی کو چار چاند لگاتی تھی۔ لڑکیاں تو اس کی دیوانی تھی لیکن مجال ہو جو کبھی آہل خان نے کسی لڑکی کی طرف نظرِ کرم کیا ہو۔

وووووہ سر زیادہ نقصان مسٹر یزدانی کو ہو گا جواب دیتے ہوئے احمد نے ماتھے سے پسینہ صاف کیا۔

گڈ۔۔۔۔

تو سر پھر آپ اتنی محنت کیوں کر رہے تھے اس پروجیکٹ کے لیے؟ احمد نے ڈرتے ڈرتے پوچھا یہ سوال احمد کو تنگ کر رہا تھا آخر اس پروجیکٹ کے لیے آہل خان بہت کوشش کر رہا تھا اب جب پروجیکٹ سامنے ہے تو منع کر رہے ہیں۔

آہل نے چہرا اوپر کیا اور احمد کی طرف دیکھا۔

وہ اس لئے مسٹر احمد۔ آہل سانس لینے کے لئے روکا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یزدانی نے مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش کی ہے اسے لگا مجھے پتا نہیں چلے گا لیکن وہ مجھے جانتا نہیں اگر جانتا ہوتا تو کبھی بھی ایسی حرکت نہ کرتا۔

بہر حال یہ تو اسے شکر کرنا چاہئیے میں نے صرف اس کا نقصان کروایا ہے ورنہ میرے نزدیک مجھے ڈبل کراس کرنے کی بہت بڑی سزا ہے اور جہاں تک بات ہے اس پروجیکٹ کی تو اس میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں تھی

you can go now

احمد سر ہلا کر باہر چلا گیا۔

آہل دوبارہ کام میں بزی ہو گیا۔۔

....

آہل خان اور عادل خان دونوں بھائی تھے۔

ماں کی وفات آہل کے بچپن میں ہو گئی تھی جب آہل آٹھ سال کا تھا اور عادل چار سال کا تھا۔

آہل خان کے والد ادریس صاحب شروع سے ہی اپنی عیاشیوں میں مگن تھے وہ صرف پیسہ کمانا چاہتے تھے اور پیسے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتے تھے اس دوران انہوں نے اپنی فیملی کو بالکل فراموش کر دیا تھا آہل بلکل اکیلا ہو گیا تھا اس وقت اس کے پاس کوئی بھی نہ تھا۔

آہل کی ماں کی وفات کے بعد ان کا باپ دونوں کو چھوڑ کر چلا گیا آج تک کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔

اس وقت عادل بہت چھوٹا تھا آہل کے بھی یہ کھیلنے کے دن تھے لیکن ماں کی وفات کے بعد آہل بالکل خاموش ہو گیا تھا اس نے چہرے پر سنجیدگی کا لبادہ اُڑ لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل کو اس نے ایک باپ کی طرح پالا تھا آہل کی ماں نے مرنے سے پہلے آہل اور عادل کی ذمہ داری کاکا کو دی تھی جو ان کے بھروسہ مند ملازموں میں سے تھے کاکا نے ان دونوں کو اپنے بیٹوں کی طرح پالا تھا۔

دن رات محنت کے بعد آج آہل خان کا شمار دنیا کے بہترین بزنس مین میں ہوتا تھا۔

....

ہانیہ نے جلدی جلدی سارے کام نپٹائے۔۔۔

حیا کو کالج بھیج کر خود یونی کے لیے نکل گئی ابھی کلاس شروع ہونے میں آدھا گھنٹہ رہتا تھا۔ لیٹ تو وہ پہلے ہی ہو رہی تھی اس لئے بس کے انتظار کی بجائے رکشے میں جانا بہتر سمجھا۔

ہانی نے یونی میں قدم رکھا ہانی آج بہت خوش تھی یونی جانا اس کی خواہش تھی. والدین کی وفات کے بعد اسے نہیں لگتا تھا چاچی اسے پڑھنے دے گی' لیکن چاچو نے چاچی کی ناراضگی مول لے کر ہانی کو سکول بھیجا

ہانی کی دن رات کی محنت کے بعد اسے اچھی یونی میں اسکالرشپ ملی تھی ہانی اپنے خیالوں میں گم تھی اچانک کسی پتھر سے ٹکرائی ہانی کو تو کوئی پتھر ہی لگا تھا ہانی کی آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے۔

سامنے والا تو اس قدر خوبصورتی میں کھو سا گیا تھا۔

عادل یہاں کوئی شکار ڈھونڈنے آیا تھا اسے نہیں پتہ تھا شکار اتنا خوبصورت ہو گا۔

عادل اس کی بڑی بڑی آنکھوں کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا اس کی اُٹھتی گرتی لمبی پلکیں بہت حسین منظر پیش کر رہی تھیں، گلابی ہونٹ جو قدرتی گلابی تھے اور چھوٹی سی ناک جس میں لونگ چمک رہا تھا جو اس کی خوبصورتی کو مزید نکھار رہا تھا میک اپ کے بغیر ہی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

.ہانی نے نظریں اٹھائی کچھ لمحے دونوں کی نظریں ملی

.ہانی کو جب احساس ہوا وہ کسی انجان شخص کی بانہوں میں ہے تو جلدی سے عادل سے الگ ہو کر فاصلے پر کھڑی ہو گئی

سسوسوری ہانی بول کر وہاں سے جانے لگی

اسے ابھی کلاس بھی ڈھونڈنی تھی

Excuse me

عادل نے جلدی سے کہا۔

جی آپ نے کچھ کہنا ہے؟ ہانی نے نرم لہجے میں پوچھا جو اس کی طبیعت کا خاصہ تھا عادل تو اس کی آواز میں گم سا ہو گیا۔

عجیب انسان ہے خود ہی آواز دے کر اب گھور گھور کر دیکھ رہا ہے۔

.آپ کو کچھ کہنا ہے ہانی نے اس کے چہرے کے سامنے ہاتھ ہلا کر کہا

عادل خان ہانی کی آواز پر ہوش کی دنیا میں لوٹا

آئی تھینک آپ نیو سٹوڈنٹ ہے؟ عادل نے سنجیدہ ہو کر پوچھا؟

جی آج میرا پہلا دن ہے ہانی نے جواب دیا اسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔

آج اس کا پہلا دن تھا اور آتے ہی اس لڑکے سے ٹکرا گئی تھی۔ اب آگے کیا کیا ہونا تھا یہ تو اوپر والا ہی جانتا تھا۔

یقیناً آپ اپنی کلاس ڈھونڈ رہی ہے؟

.عادل نے پوچھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی کو عادل چہرے اور کپڑوں سے اچھا انسان لگ رہا تھا شاید اس لیے ہمت کر کے جواب دے رہی تھی

جی بالکل.....

کیا آپ مجھے راستہ بتا دیں گے؟ ہانی نے پوچھا

کیوں نہیں عادل نے جواب دے کر راستہ بتایا

ہانیہ شکریہ ادا کر کے چلی گئی عادل ابھی بھی اسی جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں سے ہانی گئ تھی

یار یہ تو دیکھنے میں ہی بہت معصوم لگ رہی ہے اگر بیہوش ہو گئی تو عادل نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا۔

نہیں اس کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے پتہ نہیں کیوں عادل کا دل نہیں مان رہا تھا۔

عادل جلدی سے اس کے پیچھے بھاگا لیکن وہ جا چکی تھی

عادل اس جگہ کی طرف جانے لگا جس طرف ان لوگوں نے پلان تیار کیا ہوا تھا

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں --

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

شکریہ۔۔۔۔

۔حور ہمیں چلنا چاہیے کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔

حیاء اسے کب سے کھاتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو انسانوں کی طرح تو نہیں ہاں جانوروں کی طرح ضرور کھا رہی تھی۔

یار ابھی تو میں نے کچھ ٹھیک سے کھایا ہی نہیں حور نے سموسہ کھاتے ہوئے کہا۔

اسکی بات پر تو حیاء کی آنکھیں باہر کو آگئی اور اب آنکھیں پھاڑے حور کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ہنی تمہاری آنکھیں پہلے ہی بڑی بڑی ہیں اب ایسے دیکھو گی تو باہر آجائیں گی حور نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

حور پلیز جلدی چلو آج نئے سر آنے والے ہیں میں نہیں چاہتی پہلے دن ہی ہماری بے عزتی ہو جائیں

حیاء نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

حور کو بھی اس پر ترس آگیا ٹھیک ہے باقی کا آکر کھالوں گی۔حور نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

چلو جلدی حور نے کہا حیاء نے بھی شکر ادا کیا اور دونوں کلاس کی طرف چل پڑی۔

....

حور اور حیاء جلدی جلدی اپنی کلاس کی طرف جا رہی تھیں۔

کلاس سٹارٹ ہوئے دس منٹ گزر چکے تھے۔

دونوں کلاس کے پاس جا کر کھڑی ہو گئیں حور مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آج سر کا پہلا دن ہے اور آج پھر ہماری سب کے سامنے بے عزتی ہو جائے گی۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

حیاء نے پریشانی سے ناخن چباتے ہوئے کہا۔

اُف حیاء تم کتنی ڈرپوک ہو۔ اب میری بات غور سے سنو حور نے کہا۔

حیاء بھی غور سے بات سننے لگی اندر میں جو کچھ بھی کہوں گی تم بس میری ہاں میں ہاں ملانا ٹھیک ہے؟

حور نے کہا ٹھیک ہے پھر سر ہمیں نہیں ڈانٹیں گے نہ؟

حیاء نے معصومیت سے پوچھا۔ہاں میری ماں نہیں ڈانٹیں گے اب چلو دونوں اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی۔

کیا میں آپ دونوں سے پوچھ سکتا ہوں آپ دونوں اتنی لیٹ کیوں آئی ہیں کیا آپ کو وقت کی قدر نہیں ہے سر نے سخت لہجے میں پوچھا؟

وہ سر آپ ہمیں بولنے دیں گے تو ہم کچھ بولیں گے نہ حور نے معصوم سی شکل بنا کر کہا جو اس کے لیے بنانا بہت مشکل تھی سر خاموش ہو گئے اور اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھنے لگے.جی بتائیے کیا وجہ تھی؟

سر نے پوچھا وہ سر یہ میری فرینڈ ہے حور نے حیاء کی طرف اشارہ کیا جو سر جھکائے حور کے پیچھے کھڑی تھی؟

سر اسے چکر آرہے تھے تو ہم دونوں کنٹین میں چلی گئیں تھیں میں تو اسے ابھی بھی منع کر رہی تھی رہنے دیتے ہیں کلاس میں پرنسپل سے پوچھ کر تمہیں گھر بھیجوا دیتی ہوں۔

لیکن یہ مانی ہی نہیں۔پڑھائی کے معاملے میں بہت

Conscious

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے میری فرینڈ اب دیکھیے کلاس میں آگئی اور اب آپ نے ہمیں کب سے کھڑا کیا ہوا ہے اگر یہاں بے ہوش ہو گئی تو؟ حور نے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا؟

زین تو بس اس معصوم بلا کو دیکھتا رہ گیا جو چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی خود ہی بولی جا رہی تھی اور الزام زین پر لگا رہی تھی کہ وہ اسے بولنے نہیں دے رہا۔

کیا آپ کی زیادہ طبعیت خراب ہے؟ زین نے حیاء سے پوچھا حور سے پوچھنا بے کار تھا اس نے پھر اتنا لمبا لکچر دینا تھا۔

ں سر میں اب ٹھیک ہوں حیاء نے جلدی سے کہا۔

Ok

آپ دونوں اپنے جگہ پر جائے.

زین نے کہہ کر دوبارہ لیکچر شروع کر دیا۔

....

زین جب کالج میں داخل ہوا تھا تو لڑکیاں تو اس کی پر سنیلٹی پر فدا ہو گئی تھیں۔ زین نے بلیک پینٹ اور ساتھ بلیک ہی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ شرٹ کے کف فولڈ کیے ہوئے تھے (زین اور بیسٹ دونوں کی عادت تھی کف فولڈ کرنا) آنکھوں پر گلاسز لگائے بہت

(Dashing)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لگ رہا تھا لڑکیاں تو اسے دیکھ کر اپنا دل سنبھال رہی تھیں لیکن اگر کسی ایک بندی کو فرق نہیں پڑا تھا تو وہ تھی ہماری حوریہ میڈم۔ جسے صرف کھانے اور شرارتے کرنے سے مطلب تھا اور حیاء میڈم تو حور سے بھی گی گزری تھی جس کو تو ان سب چیزوں سے بالکل بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

....

ہانیہ اور حیاء دونوں بہنیں تھیں جب ہانیہ چار سال کی تھی تو ان کے والدین کی ایک کار ایکسیڈنٹ میں موت ہو گی تھی۔

تب حیاء صرف دو سال کی تھی۔۔

ارسلان صاحب اپنے بڑے بھائی سے بہت محبت کرتے تھے (تیمور صاحب ارسلان صاحب کے بڑے بھائی تھے) تیمور صاحب کی وفات کے بعد وہ ٹوٹ سے گئے تھے۔

ارسلان صاحب کے دو بچے تھے حسن اور امل ارسلان صاحب نے ہانیہ اور حیا کو باپ کی طرح پالا تھا لیکن چاچی ہمیشہ اس بات سے خار کھاتی تھی اپنے بچے ہوتے ہوئے بھی دوسروں کے بچوں کو زیادہ پیار کرتے ہیں یہ چاچی کا خیال تھا لیکن ایسا بالکل بھی نہیں تھا ارسلان صاحب کو اپنے بچے بھی عزیز تھے۔

ماں باپ کی وفات کے بعد حیاء تو بہت چھوٹی تھی لیکن ہانیہ اپنے ماں باپ کو بہت یاد کرتی تھی وقت کا کام ہے گزرنا وقت کے ساتھ ساتھ ہانیہ بھی سنبھل گئی تھی ہانیہ حیاء کا بہت خیال رکھتی تھی اسے حیاء بہت عزیز تھی۔

....

ہانیہ کلاس روم میں داخل ہوئی تو کمرے میں آندھیرا تھا صرف روشن دان سے روشنی اندر آرہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کلاس میں اتنا اندھیرا کیوں ہے میں غلط کلاس میں تو نہیں آ گی ہانی نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا

مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے شاید میں غلط کلاس میں آ گئ ہوں ہانیہ خود سے کہتی دروازے کی طرف جانے لگی۔

اسے ڈر بھی لگ رہا تھا ہانیہ نے ابھی ایک قدم ہی آگے بڑھایا تھا اسے ایک سایہ نظر آیا ہانیہ کی تو اب صحیح معنوں میں جان نکلی۔

ہانیہ ڈر کے مارے کپکپانے لگی اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں اسے اپنے قدموں پر کھڑے رہنا دشوار ہو رہا تھا۔

جہاں اس نے سایہ دیکھا تھا اب اس جگہ کوئی کھڑا تھا اندھیرے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اس کی ڈراونی آوازیں عجیب سی وحشت پیدا کر رہی تھی۔

ہانیہ دروازے کی طرف بھاگنے لگی دروازے کو زور زور سے بجانے لگی۔

کوئی ہے پلیز دروازہ کھولو لیکن دروازہ باہر سے بند تھا اس لیے کُھل نہیں رہا تھا ہانی نے دروازے کو چھوڑ کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔

..وہ سایہ نما انسان یا جو بھی تھا اب ہانی کو قریب آتا ہوا دکھائی دیا

ہانیہ وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ جانے لگی اس کی چادر دروازے کے لوک میں پھنس گئ ہانیہ وہاں سے بھاگ کر دوسری طرف چلی گئی اس وقت ہانیہ اس قدر خوف میں تھی اسے احساس ہی نہ ہوا اس کی چادر دروازے کے پاس ہی گر گئ ہے خود چادر کے بغیر بھاگ رہی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھاگ کر جب دوسری سائیڈ پر گی تو کسی چیز سے بہت بری طرح ٹکرائی اندھیرے کی وجہ سے کچھ دیکھ نہ پائی اور اس کا سر سیدھا ٹیبل کے ساتھ لگا

ایک چیخ کے ساتھ وہی بے ہوش ہو کر گر گئی کوئی دروازہ کھول کر جلدی سے اندر آیا وہ اور کوئی نہیں عادل خان تھا۔

اس نے جلدی سے لائیٹ چلائی دروازے کے پاس ہی اسے ہانی کی چادر نظر آ گی عادل نے چادر اٹھائی اس کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔

لائیٹ جلنے کے بعد اس کے دونوں دوست بھی باہر آ گئے عادل نے چاروں طرف نظر دوڑائی اسے ایک کونے میں ہانی نظر آئی جو گری ہوئی تھی۔

او میرے خدایا یہ کیا ہو گیا عادل پریشانی سے کہتے ہانی کی طرف بڑھا اس نے ہانی کو سیدھا کیا جو اُندھے منہ پڑی تھی

عادل نے اسے اٹھا کر ٹیبل پر لیٹایا اور اس پر چادر ڈالی

علی تم

first aid box

لے آؤ احمد تم پانی لے کر آؤ جلدی جاؤ عادل نے دونوں دوستوں کو کہا جو اندر ہی موجود تھے.

ان دونوں کے چہرے پر بھی پریشانی واضع تھی وہ دونوں چیزیں لینے چلے گئے جو عادل نے منگوائی تھی۔

عادل نے جیب سے رومال نکالا اور رومال سے ہانی کا روشن چہرہ صاف کرنے لگا زخم زیادہ گہرا نہیں تھا پر خون زیادہ بہ رہا تھا عادل کو دکھ بھی ہو رہا تھا اس کی وجہ سے ہانی کو چوٹ لگی تھی۔

عادل نے رومال زخم پر رکھا مجھے معاف کر دو ہم لوگ صرف مزاح کر رہے تھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہمیں نہیں پتہ تھا ہمارا مزاخ ہمیں اتنا مہنگا پڑ جائے گا عادل ایسے باتیں کر رہا تھا جسے ہانی ہوش میں ہو اور سب کچھ سن رہی ہو.

....

آج یونیورسٹی کیوں نہیں گئی ؟ شاہینہ بیگم نے اپنی لاڈلی بیٹی سے پوچھا۔

جو پکوڑے کھانے میں بزی تھی۔

امل تو یونیورسٹی بالکل بھی نہیں جانا چاہتی تھی اپنی ماں کی زبردستی کی وجہ سے جا رہی تھی۔

شاہینہ بیگم نہیں چاہتی تھی ان کی بیٹی ہانیہ سے کم پڑھی ہو۔

ماما کچھ دنوں بعد چلی جاؤنگی ابھی تو یونیورسٹی شروع ہوئی ہے امل نے کہا۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی . . .

امل میں سوچ رہی تھی تمہارے باپ سے حسن کے بارے میں بات کرتی ہوں ایک سال ہونے والا ہے اب اسے معاف کر دیں اب میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی مجھے میرا بیٹا بہت یاد آتا ہے پتہ نہیں کس حال میں ہو گا۔

شاہینہ بیگم اپنے بیٹے کے بغیر بہت اداس تھی حسن ارسلان صاحب کا بڑا بیٹا تھا جب حسن 16 سال کا تھا تو غلط کاموں میں پڑ گیا تھا گھر والوں سے چھپ کر سگریٹ پیتا تھا ایک دن پولیس

حسن کو گرفتار کرنے آئی پولیس والوں نے بتایا آپ کا بیٹا قتل کر کے بھاگا ہے ہمارے پاس ثبوت بھی ہے گھر والوں کو تو یقین ہی نہ آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ارسلان صاحب بہت پریشان ہو گئے تھے انہوں نے بہت کوشش کی ضمانت کی لیکن جس کا قتل ہوا تھا وہ کافی بڑے خاندان کا تھا۔

ان کی طرف کا کیس بہت مضبوط تھا اس لئے حسن کو عمر قید کی سزا سنائی گئی ایک سال پہلے جب حسن اپنی سزا پوری کر کے واپس گھر آیا تو ارسلان صاحب نے گھر نہ آنے دیا تب سے شاہینہ بیگم اپنے شوہر کو منانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ابھی تک کامیاب نہیں ہوئی تھی۔

ماما آپ تو ایسے بات کر رہی ہیں جیسے آج آپ پاپا کو کہیں گی مجھے میرے بیٹے کی یاد آ رہی ہے تو وہ حسن کو گھر آنے دیں گے اور کیا ضرورت تھی کچھ پیسوں کی خاطر قتل کرنے کی؟ امل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

شرم کر لو بڑا بھائی ہے تمہارا بھائی بولا کرو اور خبردار دوبارہ قتل کا نام لیا۔

شاہینہ بیگم نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

اب بس تم دیکھتی جاؤ اس بار میں تمہارے بابا کو منا کر ہی دم لوں گی شاہینہ بیگم کہہ کر اُٹھ کر وہاں سے چلی گئیں امل بھی دوبارہ موبائل میں بزی ہو گئی۔

....

بیسٹ مجھے کالج کے پرنسپل پر شک ہے۔

مجھے اس کی حرکتیں مشکوک لگی ہے یہ اپنے آفس میں کسی کو بھی آنے کی اجازت نہیں دیتا۔

اگر اس نے میٹنگ کرنی ہو تو زیادہ تر سٹاف روم کا استعمال کرتا ہے اور اس کے ساتھ کالج کی کچھ لڑکیاں بھی شامل ہیں زین نے بیسٹ کو کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جو غور سے زین کی بات سن رہا تھا میں کل اس کے آفس جاؤں گا پھر دیکھتے ہیں کیا ثبوت ملتا ہے زین نے کہا۔

ٹھیک ہے لیکن مجھے بلال آج ہی چاہیئے بیسٹ نے کہا۔

تھوڑی دیر میں تمہارے پاس ہو گا زین نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

اتنے میں ایک آدمی اندر آیا سر کام ہو گیا ہے ہم اس کو پکڑ لائے ہیں۔

اوکے جاؤ تم زین نے اس آدمی کو کہا وہ سر ہلا کر باہر چلا گیا۔

تمہارا شکار آگیا ہے اب میں چلاتا ہوں مجھے کچھ لڑکیوں کا پتہ لگانا ہے۔

زین نے اپنے آدمیوں کو کچھ لڑکیوں کے بارے میں پتہ لگانے کے لئے کہا تھا زین کے آدمیوں نے اسے کچھ لڑکیوں کے بارے میں بتایا تھا جو کالج کے بعد گھر لیٹ جاتی تھیں ان میں حور بھی شامل تھی زین سب سے پہلے حور سے پوچھنا چاہتا تھا زین کو حور بہت معصوم سی باتونی سی لڑکی لگی تھی لیکن یہ تو اس کے پاس جا کر ہی پتہ لگنا تھا کیا سچ میں حور معصوم ہے؟

زین یہ کہتے ہوئے وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا اور بیسٹ اپنے شکار کے پاس جس کا حال بہت برا ہونے والا تھا۔

....

تو تمہیں کیا لگا تم مجھ سے بچ جاؤ گے بیسٹ نے کرسی پر آرام سے بیٹھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر کہا۔

بیسٹ کو بہت کم لوگوں نے دیکھا تھا جس نے دیکھا تھا ماسک میں دیکھا تھا بیسٹ کے نام سے سب واقف تھے لیکن دیکھا کسی نے بھی نہیں تھا اور جو اس کو ماسک کے بغیر دیکھ لیتا اس کا آخری دن ہوتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیسٹ مجھے معاف کر دو میں تمہارے ساتھ غداری کیسے کر سکتا ہوں مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں ان کی بات نہ مانتا تو وہ لوگ مجھے جان سے مار دیتے بلال نے روتے ہوئے کہا بیسٹ جانتا تھا بلال جھوٹ بول رہا ہے۔

بلال نے بیسٹ کا مال کچھ لوگوں کو بیچا تھا جو قیمت میں بہت مہنگا تھا۔

مرجاتے بیسٹ نے نخوست سے کہا۔ان لوگوں نے تو تمہیں بہت آسان موت دینی تھی لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔

بیسٹ نے تھوڑا آگے جھک کر کہا چلو میں
تمہیں

Option

دیتا ہوں۔

بتاؤ کس طرح مرنا پسند کرو گے میرے بچھوؤں کی خوراک بن کر یا میرے بھیڑیے کی خوراک بن کر

بیسٹ نے اپنے بھیڑیے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

جو خونخوار نظروں سے بلال کو دیکھ رہا تھا جیسے شکاری اپنے شکار کو دیکھتا ہے اسے بس اپنے مالک کے حکم کا انتظار تھا۔

بلال اس وقت دونوں میں سے فرق نہیں کر پا رہا تھا دونوں ہی اس وقت بھیڑیے بنے ہوئے تھے بلکہ دونوں بھیڑیے ہی تھے۔

اوکے بلال مجھے کچھ کام ہے ورنہ میں تمہارے پاس ضرور رُکتا اب تم تو بتا نہیں رہے تو میں ہی بتا دیتا ہوں تمہارا خیال میرا بھیڑیا رکھے گا تم فکر بلکل بھی نہ کرنا میرا بھیڑیا تمہاری خوب خاطر تواضع کرے گا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیسٹ نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

مج مجھے معاف کر دو میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا پلیز تم اپنا مال واپس لے لو. موت کو قریب دیکھ کر بلال سچ بولنے لگا اور موت بھی اتنی خوفناک۔۔

وہ تو میں واپس لے ہی لوں گا. بیسٹ نے غصے سے کہا۔

جاؤ جا کر اپنی بھوک مٹاؤ بیسٹ نے بھیڑیے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

بیسٹ کو ضروری کام تھا ورنہ بیسٹ اس ڈرامے سے خوب لطف اندوز ہوتا۔

اس کے بعد بلال کی چیخ تھی۔

....

ہانی نے مندی مندی سی آنکھیں کھولی۔

اس کا سر گھوم رہا تھا تھوڑی دیر بعد جب ہوش میں آئے تو اپنے سامنے تین لڑکوں کو دیکھ کر ڈر گئی ایک تو وہی تھا جس نے راستہ بتایا تھا ہانی جلدی سے کھڑی ہو گئی۔

ہانی تینوں کی شکلوں کی طرف دیکھنے لگی اور خاموشی سے دروازے کی طرف چلی گئی ہانی کو اب سب سمجھ آ گیا تھا کہ ان لوگوں نے

Prank

کیا تھا۔

ہانی باہر چلی گئی تینوں کے چہرے پر شرمندگی تھی کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ہانی سے بات کر سکیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

آہل آج لیٹ گھر آیا اس کی آج میٹنگ تھی۔

آہل بیٹا کھانا لگاؤ؟ کاکا نے پوچھا.

جی کاکا لگا دیں عادل نے کھانا کھایا آہل نے ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے پوچھا؟

نہیں بیٹا وہ یونیورسٹی سے آکر اپنے کمرے میں بند ہے میں دو بار گیا تھا لیکن اس نے دروازہ نہیں کھولا کاکا نے بتایا۔

آہل کے چہرے پر پریشانی چھا گئی عادل کھانے کے معاملے میں بہت کچا تھا آج تک کبھی بھی اس نے اپنے آپ کو کمرے میں بند نہیں کیا تھا تو آج ایسا کیا ہو گیا؟

ٹھیک ہے آپ کھانا لگائے میں عادل کو لے کر آتا ہوں آہل کاکا کو کہہ کر عادل کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

آہل نے دروازہ کھٹکھٹایا کاکا مجھے بھوک نہیں ہے

آپ پلیز جائے یہاں سے عادل نے کہا۔

عادی دروازہ کھولو۔ آہل نے کہا۔

آہل پیار سے عادل کو عادی کہتا تھا۔

عادل نے دروازہ کھول دیا بھائی آپ؟

عادل نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

کیوں میں تمہارے کمرے میں نہیں آسکتا آہل نے اندر آتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

نہیں بھائی ایسی بات نہیں ہے عادل دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گیا تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟

آہل نے پوچھا۔

وہ بھائی مجھے بھوک نہیں ہے عادی نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

عادل میری طرف دیکھوں آہل نے کہا۔

عادل نے چہرا اُوپر کیا اب بتاؤ کون سی بات تمہیں پریشان کر رہی ہے؟ آہل نے پوچھا۔

بھائی آپ کو ہمیشہ کیسے پتہ چل جاتا ہے میں پریشان ہوں۔

عادل نے حیرانگی سے پوچھا تمہارا بڑا بھائی ہوں اس لیے اب جلدی سے بتاؤ کیوں پریشان ہو۔

بھائی میں نے انجانے میں کسی کا دل دکھایا ہے میں بالکل بھی ایسا نہیں چاہتا تھا میں بہت گلٹی فیل کر رہا ہوں عادل نے آہل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تو میرے بھائی کے ہاتھوں آج کسی کی شامت آئی ہے آہل نے صبح والی بات واپس لوٹائی اور ساتھ ہی عادل کے بال بکھیرے۔

یعنی بھائی نے صبح ساری بات سن لی تھی عادل نے سوچا۔

آہل سویٹ صرف اپنے بھائی کے ساتھ ہی رہتا تھا ورنہ باقیوں کے لیے تو وہ پورا کا پورا ہٹلر تھا۔

..........بھائییییییی

عادل کو یہ حرکت بالکل بھی پسند نہیں تھی لیکن آہل کو ایسا کرنے میں بہت مزہ آتا تھا عادل اپنے بالوں کو لے کر بہت

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Conscious

تھاعادل نے اپنے بال ٹھیک کیے۔

بھائی بتائیے نہ اب میں کیا کروں عادل نے پوچھا؟

اچھا بتاؤ وہ لڑکی ہے یا لڑکا آہل نے پوچھا؟

وووووووہ بھائی لڑکی ہے عادل نے نظریں نیچے کر کے کہا۔

پہلی بات تمہیں کسی لڑکی کے ساتھ ایسا ویسا مذاق بالکل بھی نہیں کرنا چاہیے تھا جس سے اس کا دل دکھے دوسری بات تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے تم صبح اس سے معافی مانگ لینا سمپل آہل نے کہا۔

بھائی وہ مجھے معاف کر دے گی؟ عادل نے معصومیت سے پوچھا۔

.بالکل کر دے گی اب اپنا موڈ ٹھیک کرو جلدی سے نیچے کھانے کے لیے آؤ آہل نے اُٹھتے ہوئے کہا

آئی لو یو بھائی عادل نے گلے ملتے ہوئے کہا۔

کوئی بات نہیں چلو جلدی سے نیچے آؤ۔

....

حیاء کا کالج پاس ہی تھا حیاء گھر جلدی آجاتی تھی ہانی کی یونیورسٹی دور تھی اس لئے اسے آنے میں وقت لگتا تھا۔

ہانیہ گھر آئی تو ہر طرف خاموشی تھی چاچی اور امل اپنے کمروں میں تھی۔

ہانیہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف آگئی جو حیاء اور ہانیہ کا مشترکہ کمرہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی نے لائیٹ جلائی تو حیا اپنا پسندیدہ کام کر رہی تھی یعنی سو رہی تھی ہانی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی میری چھوٹی سی جان.

.ہانی نے حیاء کا کمبل ٹھیک کیا اور اپنے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلی گئی

تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر باہر آئی حیاء ابھی تک سو رہی تھی حیاء کو اپنی نیند بہت پیاری تھی چاہے کچھ بھی اس کے پاس ہوتا ہو لیکن یہ اللہ کی بندی نہیں اٹھے گی۔

ہانیہ کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا اس نے رات کا کھانا بھی تیار کرنا تھا اس لیے سیدھا کچن کی طرف چلی گئی۔

اپنے لئے چائے بنائی اور اسے پینے لگی اور صبح کے واقعے کے بارے میں سوچنے لگی ہانیہ نے تینوں کے چہرے پر شرمندگی دیکھ لی تھی لیکن پھر بھی کچھ نہیں بولی اُس وقت ہانی کی حالت ایسی نہیں تھی وہ کسی سے بات کر سکے۔

ہانی اپنی سوچوں میں گم تھی جب حیا کی آواز پر چونکی آپی میں آپ کو کب سے آوازیں دیں لیکن جب نظر ہانیہ کے چہرے پر پڑی تو خاموش ہو گئی۔

اور جلدی سے ہانی کے پاس آئی۔

آپی آپ ٹھیک ہے؟ آپ کو چوٹ کیسے لگی؟ زیادہ درد ہو رہا ہے؟ ڈاکٹر کے پاس چلیں؟ حیاء پریشانی میں ایک ہی سانس میں ڈھیر سارے سوال پوچھ لیئے۔

ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

لگتا ہے تم میں بھی حور کی روح آتی جا رہی ہے خود ہی بولی جا رہی ہو مجھے بولنے نہیں دے رہی ہانی نے حیاء کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپی بتائیں نہ کیا ہوا ہے؟

کسی نے آپ کو تنگ کیا ہے حیاء نے پوچھا؟

نہیں حیاء مجھے کسی نے تنگ نہیں کیا صبح انجانے میں پتھر سے ٹکرا گئی تھی معمولی ساز خم ہے ٹھیک ہو جائے گا تم ٹینشن نہ لو۔

ہانی حیاء کو سچ نہیں بتانا چاہتی تھی ورنہ حیاء نے بھی پریشان ہو جانا تھا۔

تم یہ سب باتیں چھوڑوں اور بتاؤں آج کا دن میرے بغیر کیسا گزرا اور حور کیسی ہے؟

ہانی نے بات کو ٹالنے کے لیے بات کو بدلا اور اس میں کامیاب بھی ہو گئی اب حیاء صبح کا واقعہ ہانی کو سنا رہی تھی خود بھی ہنس رہی تھی اور ہانی کو بھی ہنسا رہی تھی ہانیہ بھی صبح کا واقعہ فراموش کر چکی تھی۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

زین نے اگلے دن جب پرنسپل اپنے روم میں نہیں تھا تو پورا روم چیک کر لیا۔

لیکن اسے کچھ نہ ملا.

یہاں تو کچھ بھی ایسا نہیں ہے پھر پرنسپل کسی کو آنے کیوں نہیں دیتا۔

نہیں زین کچھ نہ کچھ تو ضرور ہو گا جو آنکھوں کے سامنے ہیں لیکن نظر نہیں آرہا۔

لیکن کیا؟

زین نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا۔

زین اب زمین کو چیک کر رہا تھا ہو سکتا ہے یہاں کچھ ہو اور زین کا شک صحیح نکلا۔

زمین پر ٹائلز اس طرح کے ڈیزائن کی لگائی گئی تھیں کہ پتا نہ چلے یہاں دروازہ بھی ہے زین دروازے کو کھولنے لگا۔

اچانک اسے کسی کے چلنے کی آواز آئی۔

لگتا ہے پرنسپل صاحب واپس آگئے ہیں چلو کوئی نہیں باقی کا کام رات کو کر لے گئے۔

زین خود سے کہتا وہاں سے چلا گیا پرنسپل صاحب آفس میں آئے چاروں طرف دیکھا اور دروازے کی طرف گئے اسے چیک کیا وہ دروازہ ویسے ہی بند تھا۔

پرنسپل صاحب نے ایک لمبا سانس ہوا میں خارج کیا۔ شکر ہے سب ٹھیک ہے اور اپنے سیٹ پر بیٹھ گئے

....

زین رات کو کالج میں داخل ہوا سارے راستے تو پہلے ہی معلوم کر چکا تھا اس لئے آسانی سے پرنسپل کے آفس تک پہنچ گیا۔

زین نے وہی خفیہ دروازہ کھولا نیچے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین سیڑھیوں کے ذریعے نیچے آیا نیچے بہت اندھیرا تھا زین نے اپنے موبائل کی روشنی چلائی۔

نیچے بہت بڑا کمرا تھا جس میں بہت ساری نشہ آور منشیات پڑی ہوئی تھی اور منشیات کوئی معمولی منشیات نہیں تھی بلکہ بہت مہنگی تھیں۔

زین نے بیسٹ کو فون کر کے ساری صورتحال بتائی۔ ہممم میں جانتا ہوں ان سب منشیات کو آگ لگا دوں۔

بیسٹ نے کہتے ہی فون کاٹ دیا۔

کیا بندہ ہے یہ ابھی صبح ہی تو اس کمرے کے بارے میں پتہ لگا ہے اور اس نے یہاں آ کر پتہ بھی لگا لیا زین نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر ساری منشیات کو آگ لگا دی کیونکہ یہ بیس منٹ تھا بیسٹ پہلے ہی معلوم کر چکا تھا اگر یہاں آگ لگا دی جائے تو آگ صرف اس کمرے تک محدود رہے گی یہ کمرہ بنایا ہی اس طرح کا گیا تھا اس میں کچھ بھی ہو جائے باہر کسی کو کچھ بھی معلوم نہ ہو۔

زین نے باہر آ کر لمبی سانس لی ایک کام تو ہوا شکر ہے اللہ کا۔

اب دیکھتے ہیں پرنسپل کا کیا حال ہوتا ہے زین نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

....

زین کالج کے بعد حور کے گھر کے سامنے کھڑا تھا۔

مس حور ہوپ سو ایسا نہ ہو جیسا میں سوچ رہا ہوں زین نے خود کلامی کی۔

پائپ کی مدد سے حور کی کھڑکی کے اندر چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

زین نے سارے گھر والوں کی معلومات نکلوالی تھی۔کمروں تک کا پتہ لگوالیا تھا۔

اب آسانی سے حور کے کمرے میں موجود تھا۔رات کے گیارہ بجے کا وقت تھا حور سو رہی تھی۔

زین نے سب سے پہلے دروازے کو لوک کیا۔

سلیپنگ بیوٹی۔۔۔

زین نے حور کو دیکھتے ہوئے کہا۔جو کمبل کو منہ تک اوڑھے سو رہی تھی۔

زین نے منہ پر ماسک پہنا ہوا تھا اور آواز تبدیل کرنا زین کے لئے مشکل نہ تھا۔

زین آہستہ سے چل کر حور کے بیڈ کے پاس آیا اور اس کے چہرے سے کمبل پیچھے کیا۔

زین کو حور سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی۔

زین نے کھوئے ہوئے انداز میں حور کی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں کے پوروں سے چھوا۔

اپنے چہرے پر کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے حور نے آنکھیں کھول لیں۔

اپنے سامنے ایک نقاب پوش کو دیکھ کر چیخ مارنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ زین نے اس کے منہ پر اپنا وزنی ہاتھ رکھ دیا۔

حور آنکھیں پھاڑے اس نقاب پوش کو دیکھ رہی تھی جس نے ایک ہاتھ حور کے منہ پر اور دوسرے ہاتھ سے حور کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑا تھا۔

حور ہل بھی نہ پا رہی تھی اگر تمہاری آواز نکلی تو اسی وقت تمہاری جان لے لوں گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے اپنے منہ پر انگلی رکھ کر خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔

تم کالج کے بعد کہاں جاتی ہو زین نے حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حور نے آنکھوں سے اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا زین جو حور کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

حور کے اشارہ کرنے پر زین نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا۔

میں اپنا ہاتھ پیچھے کر رہا ہوں خبر دار اگر تم نے آواز نکالی یا کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی۔

زین نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا بتاؤں اب جلدی سے

زین نے کہا۔

حور جلدی سے اُٹھ کر زین سے پیچھے ہو ہو کر بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی زین کو اس کا گریز بلکل بھی پسند نہ آیا۔

میں وہ میں. کالج کے بعد. پارک جاتی ہوں تھوڑی. دیر کے. لئے. حور نے ڈرتے ہوئے کہا۔

کیوں جاتی ہو زین نے پوچھا؟

کھیلنے حور نے جواب دیا۔

کیا تم پارک میں کھیلنے کے لئے جاتی ہوں زین بے یقینی سے حور کو دیکھ کر پوچھا؟

اسے اس جواب کی توقع بلکل بھی نہیں تھی۔

وہ مجھے چھوٹے بچے پسند ہے تو ان کے ساتھ کھیلتی ہوں حور نے کہا۔

ان باتوں کے دوران حور کو تھوڑی ہمت ملی اور دروازے کی طرف بھاگنے لگی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے پھرتی سے حور کا بازو پکڑا اور اسے زور سے دیوار کے ساتھ لگایا۔

نہ سویٹ ہارٹ ایسا کرنے کا سوچنا بھی نہ۔۔

زین نے کہتے ہی اس کے دونوں بازوؤں

کو ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے حور کے بال پکڑ کر حور کا چہرہ خود کے قریب کیا۔

حور کو ایسا لگا جیسے اس کے بال جڑ سے اکھڑ جائیں گے درد کی وجہ سے حور کی آنکھوں میں پانی آگیا۔

میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ کوئی ایسی حرکت نہ کرنا زین نے حور کو کہا۔

کون ہو تم پلیز مجھے چھوڑ دو حور نے روتے ہوئے کہا۔

اب چھوڑ ہی تو نہیں سکتا سویٹ ہارٹ۔

زین نے حور کے کان میں سرگوشی نما کہا۔

حور کو اب بہت ڈر لگ رہا تھا۔

جتنی بھی کنفیڈنٹ ہو لیکن رات کے اس پہر انجان شخص کے ساتھ اکیلے کمرے میں ہونا۔ اگر کوئی آگیا تو اس سے آگے حور سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

زین نے جب حور کی آنکھوں میں پانی دیکھا تو اس کے بالوں پر گرفت ہلکی کر دی لیکن چھوڑا ابھی بھی نہ تھا۔

اگر تم نے کسی کو بتایا میرے بارے میں تو مجھ سے بچ نہیں پاؤ گی اگر میں تمہارے کمرے میں آسکتا ہوں تو تمہاری جان بھی لے سکتا ہوں زین نے حور سے کہا۔

جو سہمی ہوئی نظروں سے زین کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین اپنا ہاتھ اس کی گردن تک لے گیا حور نے جب اس کے ہاتھوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کیا تو اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں زین کو حور کی یہ حرکت بہت اچھی لگی۔

زین نے حور کی گردن کی خاص نبض کو دبایا اور حور زین کی باہوں میں بے ہوش ہو گئی زین نے اسے بیڈ لٹایا کمبل ٹھیک کیا اور پھر کھڑکی کی طرف چل پڑا۔

سلیپنگ بیوٹی زین کہتے ہی جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔

....

حور کو بخار ہو گیا تھا وہ آج کالج نہیں آئی تھی۔ حیاء آج اکیلی کالج آئی تھی۔

حیاء کو حور کے ساتھ رہتے ہوئے اتنا فرق پڑا تھا اب حیاء اکیلی کالج آجاتی تھی۔

زین کلاس روم میں داخل ہوا سب لڑکیاں احتراماً کھڑی ہو گئیں اور سر کو مشترکہ سلام کیا۔

زین کی پہلی نظر حیاء کے ساتھ والی کرسی پر گئی جو خالی تھی زین کو اپنے رویے پر افسوس تھا لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔

زین نے سلام کا جواب دیا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا حاضری کے وقت زین نے سرسری سا حیاء سے حور کے بارے میں پوچھا؟

سر حور بیمار ہے حیاء نے کہا۔

اُکے سیٹ ڈاؤن۔۔۔

زین نے کہا

حیاء دوبارہ بیٹھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

رات کا وقت تھا سب کھانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں تھے ارسلان صاحب ٹی وی پر خبریں دیکھ رہے تھے۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے شاہینہ بیگم نے کہا۔

ارسلان صاحب نے ٹی وی کا والیم بند کیا اور اپنی زوجہ کی طرف دیکھنے لگے۔

آپ حسن کو معاف کر دے میں مانتی ہوں اُس سے انجانے میں غلطی ہوئی ہے تب وہ بہت چھوٹا تھا باتوں میں آگیا ہو گا میرا بچہ۔

وہ اپنے کیے کی سزا بھگت آیا ہے اُس نے کافی بار آپ سے معافی مانگی ہے۔بلکہ بہت بار آپ سے معافی مانگ چکا ہے آپ اسے معاف کر دیں بات کرتے ہوئے شاہینہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

میری بات کو اپنے دماغ میں بٹھا لو جسے تم غلطی کہہ رہی ہو وہ گناہ ہے اس نے میرا بھروسہ توڑا ہے بہت مان تھا مجھے اپنے بیٹے پر اس نے میرا مان توڑا ہے میں اسے کبھی بھی معاف نہیں کروں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے بے شک وہ اپنے کیے کی سزا کاٹ آیا ہے لیکن میری نظر میں وہ ابھی بھی گناہگار ہے۔

ارسلان صاحب غصے سے کہتے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے پیچھے شاہینہ بیگم رونے لگی۔

....

عادل کالج پہنچا تو وہ سب سے پہلے ہانی سے معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن اسے ہانی کہیں نظر نہیں آئی۔

ہو سکتا ہے ابھی آئی نہ ہو عادل نے خود سے کہا اور اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا۔

یار میں بہت شرمندہ ہوں ہمیں اُس لڑکی کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

علی نے کہا احمد بھی اس کی بات پر متفق تھا۔

مجھے بھی افسوس ہے ہماری وجہ سے اُسے چوٹ لگ گئی تھی۔

ہمیں اُس سے معافی مانگنی چاہیے عادل نے کہا۔

ہمیں بھی ایسا ہی لگتا ہے احمد اور علی دونوں نے کہا۔

چلو پہلے اس سے معافی مانگ لیتے ہیں۔

یہ لوگ ایسے ہی تھے جب ان کو لگتا کہ لوگوں نے غلط کیا ہے تو معافی مانگ لیتے لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر ان سے پنگا لیتا تو اُن کا جینا حرام کر دیتے۔

تینوں ہانی کو تلاش کر رہے تھے علی کو ہانی ایک درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی نظر آئی علی، احمد اور عادل کو بھی بلا لایا۔

تینوں ہانی کے پاس گئے ہانی اپنے نوٹس تیار کر رہی تھی۔

جب اپنے سامنے کل والے لڑکوں کو دیکھا تو جلدی سے کھڑی ہو گئی اور اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔

ہمیں آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے تینوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔

ہانی کتابوں کو چھوڑ کر تینوں کو دیکھنے لگی۔ عادل نے بولنا شروع کیا۔

ہم تینوں نے آپ کے ساتھ کل جو بھی کیا ہم تینوں اس کے لئے بہت شرمندہ ہے ہمیں دکھ ہے اپنے کیے پر عادل نظریں جھکائے بول رہا تھا آپ پلیز ہمیں معاف کر دیں علی نے کہا۔

کچھ دیر تک تینوں ہانی کے بولنے کا انتظار کرتے رہے لیکن ہانی کی طرف سے کوئی آواز نہ آئی تو اِنہوں نے اپنے چہرے اوپر کیے ہانی تینوں کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تینوں کو لگا شاید ابھی بھی ہانی نے ان کو معاف نہیں کیا تو تینوں نے اپنے اپنے کان پکڑ لئے۔

ہانی کی

یہ دیکھ کر ہنسی نکل گئی۔

میں نے کل ہی آپ لوگوں کے چہرے پر شرمندگی دیکھ لی تھی اور میں نے کل ہی آپ لوگوں کو معاف کر دیا تھا۔

ہانی نے کہا سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی۔ تینوں نے شکر ادا کیا۔

شکر ہے آپ نے ہمیں معاف کر دیا آپ بہت اچھی ہے احمد نے کہا۔

ہم نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھ ہمیں نہیں پتہ تھا آپ اتنا ڈر جائیں گے اور آپ کو ہماری وجہ سے چوٹ بھی لگی

احمد نے کہا۔

کوئی بات نہیں ہانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

..عادل اس کی مسکراہٹ میں کھو سا گیا

ہم اپنا تعارف کرواتے ہیں میرا نام علی ہے یہ احمد ہے اور یہ عادل ہے اور ہم آپ کے سینیئر بھی ہیں۔

.علی نے کہا

کیا آپ ہماری بہن بننا پسند کریں گیں احمد اور علی دونوں نے پوچھا ان دونوں کی بات پر ہانی مسکرا پڑی جی بالکل ہانی

ہمیشہ سوچتی تھی کاش میرا بھی کوئی بھائی ہوتا اب اللہ نے ایک ساتھ دو دو بھائی دیے اور ہانی بہت خوش تھی۔

ٹھیک ہے پھر آج کے بعد اگر کوئی بھی مسئلہ ہو یا کوئی تنگ کرے تو ہمیں ضرور بتایئے گا آپ کے بھائی حاضر ہیں۔

علی نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جی ضرور ہانی نے کہا۔

میری کلاس کا وقت ہو گیا اب میں چلتی ہوں۔

جی بالکل آپ جایئے ہانی وہاں سے چلی گئی۔

عادل ابھی بھی ویسے ہی کھڑا تھا۔

تو عادل خان کو کیسی لگی ہماری بہن علی نے شرارت سے پوچھا۔

استغفر اللہ میری کوئی بہن نہیں ہے تم دونوں اس کے بھائی ہو گئے۔

عادل نے ہوش میں آتے ہی کہا

ہاہاہا لگتا ہے بچہ بگڑ رہا ہے احمد نے ہنستے ہوئے علی سے کہا ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔

شٹ آپ کب سے باتیں کر رہے ہو نام تو پوچھا نہیں تم لوگوں نے اپنی بہن کا عادل نے بہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔

ہاں یار ہم نے

نام تو پوچھا ہی نہیں؟

چلو اب تو ملنا لگا ہی رہے گا۔

وہ کیسے احمد نے پوچھا وہ تیری بہن ہے نہ سجل علی نے کہا۔

ہاں مجھے پتہ ہے سجل میری بہن ہے احمد نے کہا۔

اور یہ لڑکی جو تھوڑی دیر پہلے ہماری بہن بنی ہے

میں نے دونوں کو ساتھ دیکھا تھا ہو سکتا ہے فرینڈز بن گئیں ہو تو پھر ملنا تو لگا رہے گا نہ علی نے سمجھنے والے انداز میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کہا۔

اووا چھا چلو دیکھتے ہیں۔

....

دوسرے دن جب ہانی یونی آئی تھی تو سجل سے ملی تھی ہانی کو سجل بہت اچھی لگی تھی ان دونوں کی دوستی ہو گئی تھیں سجل احمد کی چھوٹی بہن تھی جو ہانی کے ساتھ سیم کلاس اور سیم سبجیکٹ رکھے تھے۔

....

رات کو زین سیدھا بیسٹ کی طرف آیا تھا۔

بیسٹ ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے کسی سوچ میں گم تھا۔

تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا زین نے آتے ہی پوچھا؟

اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک زندہ نہ ہوتا

تمہیں اپنے گھر سکون نہیں ملتا جو آدھی رات یہاں آجاتے ہو بیسٹ نے غصے سے کہا۔

یار کیا یاد کروادیا تم نے اب میں بھی سوچ رہا ہوں شادی کر ہی لو پھر آدھی رات کو تمہاری طرف نہیں آؤں گا زین نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

بہت ہی اچھا خیال ہے تمہارا اور کس کی قسمت پھوٹنے والی ہے بیسٹ نے گہرا کش لیتے ہوئے کہا۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر زین نے فرضی کالر اٹھا کر کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیسٹ بھی اس بات پر مسکرا پڑا مسکرانے سے اس کے گال کا ڈمپل نمایاں ہوا اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ زین ایک خوبصورت مرد تھا کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا لیکن آج تک زین نے کبھی مذاق میں بھی شادی کی بات نہیں کی تھی۔

کون ہے وہ لڑکی بیسٹ نے پوچھا کون سی لڑکی زین بیسٹ کے سوال پر گڑبڑا گیا۔

جس سے شادی کرنا چاہتے ہو۔

جو بھی پسند ہے مجھے بتاؤ ابھی تمہارے سامنے لے آوں گا بیسٹ نے صاف لفظوں میں کہا۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے زین نے کہا ایسے شادیاں نہیں ہوتی اور اگر کبھی مجھے کوئی لڑکی پسند آگئی تو شریف لوگوں کی طرح اس کے گھر رشتہ لے کر جاؤں گا۔

تم کر لینا لڑکی کو کڈنیپ کر کے شادی زین نے غصے سے کہا۔

...بیسٹ جس طرح کی لڑکی چاہتا ہے

وہ اس دنیا میں ہے ہی نہیں اور دوسری بات اگر مجھے ایسی لڑکی مل گئی تو اسی دن سے وہ اپنی زندگی کا ایک ایک سانس بیسٹ کے لئے لے گی۔

بیسٹ اسے سب سے چھپا کر رکھے گا اور جو اس کی طرف دیکھے گا اس کا آخری دن ہو گا اگر اس نے بیسٹ سے دور جانے کی کوشش کی تو اپنے ہاتھوں سے اسے سزا دوں گا. لیکن خود سے الگ نہیں کروں گا۔

بیسٹ نے تھوڑا آگے کو جھک کر کہا۔

زین اس کی جنونیت کا اندازہ اس کی آنکھوں سے لگا سکتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پھر تو اس لڑکی کا اللہ ہی مالک ہے زین نے دل میں کہا۔

اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو تم نے مجھے بتایا نہیں تم کالج کیسے پہنچے تمہیں سب پتا تھا پھر مجھے کیوں کالج بھیجا؟

زین نے پوچھا۔

اگر میں تمہیں کالج نہ بھیجتا تو تم اس لڑکی سے کیسے ملتے بیسٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بات پر زین کے چہرے کا رنگ اڑ گیا بیسٹ تم ایک نمبر کے ڈیش انسان ہو پرائیوسی بھی کسی چڑیا کا نام ہے زین نے غصے میں کہا۔

زین اس وقت کو کوس رہا تھا جب اس نے یہاں آنے کا سوچا تھا۔

بیسٹ نے قہقہہ لگایا بیسٹ بننا آسان کام نہیں ہے۔بیسٹ کو ہر ایک کی معلومات ہوتی۔

اور جہاں تک بات ہے مجھے کیسے پتہ چلا تو میں خود گیا تھا وہاں پتا لگانے اگر تمہیں سمجھ نہ آئے تو میں تمہیں بتا سکوں ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔

صبح اُن لوگوں نے سارا مال بھجوا دینا تھا اگر مال پہنچ جاتا تو بہت بڑا نقصان ہو سکتا تھا بیسٹ نے کہا۔

اور بیسٹ اتنی لمبی صفائی کسی کو نہیں دیتا سوائے تمہارے بیسٹ نے گھورتے ہوئے کہا۔

زین نے ساری بات آرام سے سنی کہہ تو ٹھیک رہا ہے زین نے سوچا۔

اس لئے تو سارے اسے بیسٹ کہتے ہیں۔

تو کیا ہوا زین نے بیسٹ کی بات کو ہوا میں اڑایا۔

ٹھیک ہے اب آگے کیا کرنا ہے زین نے پوچھا ابھی تو صبح کا انتظار کرو اس کے بعد سوچتے ہیں۔

بیسٹ نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اوکے ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں زین کہتے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ کوئی بعید نہیں کہ حور اور میری رات والی ملاقات کا بھی بتا دیں اسی لیئے جانے میں ہی عافیت جانی۔۔

کالج سے واپسی پر حیاء حور کی طرف چلی گئی تھی۔

اندر داخل ہوتے ہی حیاء نے حور کی امی کو سلام کیا جو سلائی کر رہی تھیں۔

اسلام علیکم! آنٹی کیسی ہیں آپ؟

حیاء نے پوچھا۔

وعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک ہوں کیسے ہے میری بیٹی؟

آنٹی میں بالکل ٹھیک ہوں۔

آنٹی حور کیسی ہے کل تک تو بالکل ٹھیک تھی۔

حیاء نے پوچھا۔

ہاں بیٹا اُسے بخار ہو گیا تھا اب تو بہتر ہے تم جاؤ اس کے کمرے میں اریبہ بھی وہی ہے۔

میں کچھ کھانے کے لئے لاتی ہوں ماہم بیگم نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

جی ٹھیک ہے حیاء حور کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

ماہم بیگم کو ہانیہ اور حیاء اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز تھیں ماہم بیگم نے کبھی ان چاروں میں فرق نہیں کیا تھا۔

حیاء کمرے میں داخل ہوئی تو اریبہ حور کو سوپ پلا رہی تھی جو پی کم اور باتیں زیادہ کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور ساری رات ڈرتی رہی تھی جس کی وجہ سے بخار ہو گیا تھا لیکن پھر حور نے سوچا میں کیوں ڈرو. کسی سے میں نے کونسا کسی کا کچھ بگاڑا ہے اب آئے جو بھی ہے منہ توڑ جواب دوں گی میں بھی حور ہوں کسی سے ڈرتی نہیں ہوں یہ سوچ کر حور اب سکون میں تھی۔

حیاء نے اریبہ کو سلام کیا۔

ارے واہ آج ہماری گڑیا کو کیسے ہمارا خیال آگیا اریبہ نے سلام کے جواب کے بعد حیاء کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

آپی آپ کو پتہ تو ہے یہ اکیلی باہر نہیں نکلتی حور نے حیاء کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے یہ دیکھیے بجو میں نے یونیفارم پہنا ہوا ہے۔

اور آج میں اکیلی کالج گی تھی...

حیانے معصومیت سے کہا۔

اس کی معصومیت پر اریبہ اور حور دونوں مسکرا پڑی۔

بجو آپ بھی ہنس رہی ہے ہیں حیاء منہ بناتے ہوئے کہا۔

نہیں میری جان مجھے تو اپنی پیاری سی گڑیا کی معصومیت پر پیارا آرہا ہے اریبہ نے حیاء کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔

جو کھینچنے سے سرخ ہو گئے تھے۔

اور خبردار میری گڑیا کو تم نے تنگ کیا اریبہ نے حور سے کہا حور نے اچھے بچوں کی طرح ہاں میں سر ہلایا۔

تم دونوں باتیں کروں مجھے کچھ کام ہے۔

اریبہ کہتے ہی باہر چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور اور حیاء دونوں باتیں کرنے میں بیزی ہوں گئیں۔

....

اریبہ اور حوریہ دونوں بہنیں تھیں۔

ان کے والد کی وفات ہو چکی تھی والدہ کا نام ماہم بیگم تھا ماہم بیگم سلائی کرتی تھیں۔

اریبہ سٹڈی کرتی تھی اور شام کو بچوں کو سپارہ اور ٹیوشن پڑھاتی تھی۔

ایف اے کے بعد اریبہ نے فیصلہ کیا وہ پڑھائی چھوڑ کر اپنی ماں کی مدد کرے گی لیکن جب ماہم بیگم کو پتہ چلا تو انہوں نے بہت سمجھایا۔ گزارا بہت اچھے سے ہو رہا تھا۔

ہانیہ نے بھی اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی۔ ہانیہ اور اریبہ کی دوستی کالج میں ہوئی تھی۔

اریبہ نے کسی کی بات نہیں مانی تو ماہم بیگم اور ہانی دونوں نے اریبہ سے بات کرنی چھوڑ دی۔

اریبہ نے جب خود سوچا تو اسے اپنی ماں کا فیصلہ ٹھیک لگا اریبہ یونیورسٹی جانے کے لئے راضی ہو گئی۔

ماہم بیگم پہلے ہی آڈیشن کروا چکی تھیں۔

لیکن اریبہ نے ہانیہ کو نہیں بتایا تھا اُسے سرپرائز دینا چاہتی تھی دو دن طبیعت کے خراب ہونے کی وجہ سے یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔

....

امل مجھے سمجھ نہیں آرہی میں

کیسے تمہارے پاپا کو راضی کروں شاہینہ بیگم نے اپنی لاڈلی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جو ٹی وی دیکھنے میں بزی تھی۔

ماما آپ کچھ بھی کر لیں گے حسن بھائی کو واپس لانے کے لیے یہ کہتے ہوئے امل کی آنکھیں چمکی تھی۔

ہاں کچھ بھی بتاؤں ایسا کیا کروں۔ ٹھیک ہے میری ایک شرط ہے۔

اگر آپ کو منظور ہے تو میں آپ کو ایک حل بتا سکتی ہوں جو ہنڈرڈ پرسنٹ کامیاب ہو گا۔

امل نے اپنا فائدہ سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں بولو کیا شرط ہے شاہینہ بیگم نے امل سے پوچھا؟

میں یونیورسٹی نہیں جانا چاہتی مجھے پڑھنا بالکل بھی پسند نہیں ہے امل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

شاہینہ بیگم کچھ دیر تک امل کو دیکھتی رہی پھر بولی ٹھیک ہے لیکن حسن اگر واپس نہ آیا تو تم یونیورسٹی جاؤ گی۔

ٹھیک ہے امل نے کہا۔

اب بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا شاہینہ بیگم نے پوچھا؟ وہ میں آپ کو کل بتاؤں گی۔

....

عادل یونیورسٹی سے گھر آیا تو بہت خوش تھا آج آہل بھی گھر پر تھا۔

آہل ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

عادل بھی وہی آ گیا۔

عادل نے سلام کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آج تو میرا بھائی بہت خوش نظر آرہا ہے آہل نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا نظر ابھی بھی ٹی وی پر تھی۔

بھائی میں سچ میں بہت خوش ہوں بھائی آپ کو پتہ ہے اس لڑکی نے مجھے معاف کر دیا۔نام تو پوچھا نہیں تھا۔

عادل نے کہا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

آہل نے کہا عادل کی نظریں بھی ٹی وی پر چلتی نیوز کی طرف گئ۔

جہاں بیسٹ کے بارے میں بتایا جارہا تھا۔

بھائی آپ کو کیا لگتا ہے جو بیسٹ کرتا ہے صحیح کرتا ہے یا غلط کرتا ہے؟

عادل کے سوال پر آہل نے نظریں

عادل کی طرف کی۔

اگر یہی سوال میں تم سے پوچھوں تو؟

آہل نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے ایک آبرو اوپر کر کے پوچھا۔

تو بھائی میں تو صاف صاف کہوں گا ہمارے ملک میں ایک نہیں کافی بیسٹ ہونے چاہیے عادل نے صاف گوئی کا

مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ کیوں؟ آہل نے پوچھا۔

کیونکہ بھائی اس کا مدد کرنے کا انداز الگ ہے لیکن کام تو اچھا کرتا ہے نہ پتہ نہیں کیوں یہ پولیس اس بیچارے کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پیچھے پڑی ہوئی ہے۔عادل نے ٹی-وی کو گھورتے ہوئے کہا جسے سامنے ٹی وی نہیں پولیس کھڑی ہے۔

تمہیں یہ بیچارا لگتا ہے اگر تم خبریں دیکھو تو تمہیں پتہ چلے کتنی بے دردی سے لوگوں کو مارتا ہے آہل نے کہا۔

تو بھائی غلط لوگوں کے ساتھ غلط ہی ہونا چاہیے۔

عادل نے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

اور آپ پلیز اسے کچھ مت کہے مجھے اچھا نہیں لگتا۔

آپ کو پتہ ہے۔

بیسٹ کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا لیکن پرسنلٹی کمال کی ہے

عادل نے آہستہ آواز میں کہا جسے بیسٹ یہاں ہو اور سن رہا ہو۔

اگر تمہارے بیسٹ کو کسی نے نہیں دیکھا تو تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس کی پرسنلٹی اچھی ہے۔

آہل نے پوچھا۔

اف بھائی یہ میرا اپنا خیال ہے۔

اور آپ کو پتہ ہے آج تک کسی نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا وہ چہرے پر ماسک پہنتا ہے

اچھا ٹھیک ہے چھوڑو یہ بیسٹ نامہ اور جلدی سے فریش ہو کر

آؤ اکٹھے لنچ کرتے ہیں۔

آہل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اوکے.

بھائی ٹھیک ہے۔

مجھے بتاؤ کیا سوچا ہے تم نے شاہینہ بیگم نے امل سے پوچھا۔

ماما آپ کو صرف پاپا کے سامنے بے ہوشی کا ڈرامہ کرنا ہو گا۔

امل نے اپنی ماں سے کہا۔

اس سے کیا ہو گا شاہینہ بیگم نے پوچھا؟

وہ سب آپ مجھ پر چھوڑ دیں آپ کا کام ہو جائے گا؟

اور اگر نہ ہوا تو شاہینہ بیگم نے پوچھا؟

ماما اس بات کی تو میں آپ کو گارنٹی دیتی ہوں یہ پلین خراب نہیں ہو گا۔

ٹھیک ہے مجھے کب یہ ڈرامہ کرنا ہو گا شاہینہ بیگم نے پوچھا۔

۔پاپا کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے

امل نے جواب دیا۔

....

ہانیہ کھانا پکا رہی تھی اسے کچھ گرنے کی آواز آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی جلدی سے باہر آئی تو شاہینہ بیگم زمین پر گری ہوئی تھی۔

ہانی نے چیختے ہوئے چاچی کو پکارا اور ان کے پاس آئی۔

چاچی آنکھیں کھولیں کیا ہوا ہے آپ کو۔

ہانی نے امل کو آواز دیتے ہوئے کہا

اتنے میں ارسلان صاحب بھی آ گئے۔

انہوں نے شاہینہ بیگم کو زمین پر گری دیکھا تو جلدی سے شہناز بیگم کے پاس آئے۔

کیا ہوا ہے تمہاری چاچی کو ارسلان صاحب نے ہانی سے پوچھا؟

چاچو مجھے نہیں پتا میں کچن میں تھی میں تو گرنے کی آواز پر باہر آئی تھی اور چاچی زمین پر گری ہوئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد امل بھی باہر آ گئی۔

اور اس نے بھی ڈرامے میں اپنا حصہ ڈالنا شروع کیا۔

مجھے لگتا ہے مما کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے ہمیں انھیں ہسپتال لے کر جانا چاہیے۔

امل نے اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جن کے چہرے پر پریشانی چھائی ہوئی تھی۔

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم ارسلان صاحب نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی بیٹا ہم تمہاری چاچی کو سپتال لے کر جا رہے ہیں تم اندر سے دروازہ بند کر دینا اور پریشان نہ ہونا ہم جلدی آجائیں گے ارسلان صاحب ہانی کو کہتے شاہینہ بیگم کو اٹھا کر باہر کی طرف چل پڑے۔

امل بھی ساتھ ہی گئی تھی۔

پیچھے ہانی اپنی چاچی کے لئے دعا مانگنے لگی۔

....

امل شاہینہ بیگم کو اُس ہسپتال میں لے آئی تھی جس میں امل کی دوست کی بہن نرس تھی۔

امل نے صبح ہی اپنی دوست سے بات کر لی تھی امل کی دوست نے تسلی دی تھی تم فکر مت کرو میری بہن سب سنبھال لے گی۔

ارسلان صاحب پریشانی میں چکر کاٹ رہے تھے اور امل آرام سے بیٹھی تھی۔

نرس نے ڈاکٹر سے کہہ دیا تھا زیادہ مسئلہ نہیں انہوں نے صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا اس لیے بے ہوش ہو گئی میں خود ان کے رشتے داروں کو بتا دیتی ہوں ڈاکٹر کو بھی تو ارجنٹ ایک پیشنٹ کو چیک کرنا تھا اس لئے وہاں سے چلی گئی۔

نرس نے باہر آکر وہی کہا جو امل نے کہنے کے لئے کہا تھا۔

دیکھئے آپ کے پیشنٹ کی حالت اب تو ٹھیک ہے لیکن اگر انہوں نے دوبارہ کسی چیز کی ٹینشن لی تو ان کے دماغ کی نس بھی پھٹ سکتی ہے آپ پلیز ان کا خیال رکھیے اور انھیں کسی قسم کی ٹینشن نہ دیں تھوڑی دیر تک آپ ان کو گھر لے کر جاسکتے ہیں۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نرس کہہ کر چلی گئی امل اپنی ماں کے پاس چلی گئی۔

ارسلان صاحب اپنا سر پکڑ کر باہر ہی بیٹھ گئے وہ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ ان کی بیگم کو کونسی ٹینشن ہے۔

....

ارسلان صاحب شاہینہ بیگم کو گھر لے آئے تھے۔

ہانی نے چاچی کا پوچھا تو چاچو نے کہہ دیا کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے بس کھانا نہ کھانے کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھیں۔

ارسلان صاحب سچ بتا کر ہانی کو پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔

تم جاؤ جا کر آرام کرو صبح تم نے یونیورسٹی بھی جانا ہے ارسلان صاحب نے ہانی کو کہا۔

نہیں چاچو میں چھٹی کر لیتی ہوں چاچی کی طبیعت خراب ہے۔

نہیں بیٹا تم جاؤ یونیورسٹی امل ہے نہ خیال رکھنے کے لئے تمہاری چاچی کا ارسلان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ان کو ہانی کی یہ عادت بہت اچھی لگتی تھی شاہینہ بیگم ہانی کو برا بھلا کہتی تھی پھر بھی ہانی ان کی عزت کرتی تھی۔

ٹھیک ہے چاچو جیسے آپ کو مناسب لگے ہانی کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

....

اگلے دن جب ہانی یونی پہنچی تو اس نے اپنے سامنے اریبہ کو دیکھا۔

ہانی کی خوشی کی انتہا نہیں تھی ہانی نے جلدی سے اریبہ کو گلے لگا یا۔

اس کی جلد بازی پر اریبہ مسکرا پڑی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم نے تو منع کر دیا تھا ہانی نے پیچھے ہوتے ہوئے پوچھا۔

ہاں لیکن پھر تمہیں اور امی جان کو ناراض کیسے کر سکتی تھی۔

اریبہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

تم دو دن کیوں نہیں آئی ہانی نے پوچھا؟

یار وہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اریبہ نے کہا۔

اچھا تمہیں پتا ہے میری ایک دوست بنی ہے بالکل حور جیسی ہے اور بہت اچھی ہے ہانی نے خوشی سے بتایا اور وہ دیکھو وہ آگئی ہانی نے سجل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جو ان کی طرف آرہی تھی سجل نے آتے ہی ہانی کو گلے لگایا۔

ہانی نے اریبہ کا تعارف کروایا ہانی اریبہ کے بارے میں پہلے ہی بتا چکی تھی۔

سجل اریبہ کے بھی گلے لگی اریبہ کو بھی سجل بہت اچھی لگی تھی۔

تینوں باتیں کرنے لگی تھوڑی دیر بعد عادل احمد اور علی بھی وہی آگئے۔

ہیلو گرلز۔۔۔

کیسی ہیں آپ سب؟

علی نے سجل کو دیکھتے ہوئے پوچھا؟

احمد اریبہ کو دیکھ رہا تھا جو سفید شلوار قمیض اور سفید ہی حجاب میں سفید گلاب لگ رہی تھی۔

کوئی سادگی میں اتنا خوبصورت کیسے لگ سکتا ہے احمد نے دل میں سوچا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم کہاں کھو گئے ہو علی نے احمد کا کاندھا ہلاتے ہوئے کہا احمد ایک دم ہوش میں آیا کہی نہیں میں یہاں ہی ہوں احمد نے ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

سب نے ایک دوسرے سے اپنا اپنا تعارف کروایا اریبہ کو یہ سب لوگ بہت اچھے لگے تھے۔

یہ لوگ اچھے گھرانوں کے تھے لیکن ہر ایک کے ساتھ اچھے سے پیش آتے تھے ان لوگوں نے کبھی اپنے پیسے کو لے کر غرور نہیں کیا تھا۔

جیسے تھے سب کے سامنے تھے۔

ہماری کلاس کا وقت ہو رہا ہے سجل نے لیز کھاتے ہوئے کہا۔

تو جاؤ موٹی کس نے روکا ہے علی نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

علی اور سجل دونوں بچپن کے دوست تھے دونوں ساتھ کھیلتے ہوئے بڑے ہوئے تھے۔

سجل کا تو اس کو موٹی کہنے پر ہی منہ کھل گیا تھا۔

تمہیں میں کہاں سے موٹی لگ رہی ہوں سجل نے اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

سجل ان لوگوں میں شامل تھی جو جتنا مرضی کھالیں لیکن انہیں لگتا نہیں تھا۔

باقی سارے انکی نوک جھونک کو انجوائے کر رہے تھے۔

اب تمہیں دیر نہیں ہو رہی علی نے سجل کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو جلدی سے کہا علی پہلے ہی عادل کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ کوئی بعید نہیں سب کے سامنے مارنے لگ جائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گی سجل نے جاتے ہوئے کہا۔

تو کس نے منع کیا ہے علی نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

بد تمیز سجل نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اپنی کلاس کی طرف چلی گئی۔

تینوں لڑکے بھی اپنی کلاس

کی طرف چل پڑے۔

بہت زیادہ مزہ آنے والا ہے عادل نے کہا۔

وہ کیوں احمد نے پوچھا علی نے بھی عادل کے ہاں میں ہاں ملائی۔

بس دیکھتے جاؤ۔

عادل کی آنکھوں کے سامنے ہانی کا چہرہ آیا تو بے ساختہ مسکرا پڑا۔

....

ارسلان صاحب نے شائستہ بیگم کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے حسن کو گھر آنے کی اجازت دے دی تھی۔

لیکن ساتھ یہ بھی کہا تھا میں نے اسے ابھی تک معاف نہیں کیا اسی لئے اپنے بیٹے کو سمجھا دینا مجھ سے بات نہ کرے۔

ارسلان صاحب نے شاہینہ بیگم کو صاف صاف کہہ دیا تھا۔

شاہینہ بیگم تو اسی میں خوش ہو گئی تھی انہوں نے اسی دن حسن کو فون کیا تھا اس نے کہا میں ابھی شہر سے باہر ہوں

ایک ماہ بعد آؤنگا۔

شہناز بیگم بہت خوش تھیں ان کا بیٹا اتنے سالوں بعد ان کے پاس آرہا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

امل نے یونیورسٹی چھوڑ دی تھی وہ سارا دن موبائل میں لگی رہتی تھی۔

....

اگلے دن جب زین کالج پہنچا تو پرنسپل بہت پریشان نظر آ رہے تھے۔

زین کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

زین کلاس میں داخل ہوا تو اس کی نظر حور کی طرف گئی جو پہلے کی نسبت کمزور لگ رہی تھی۔

جب سے زین نے بخار کا سنا تھا تب سے پریشان تھا لیکن اب حور کو دیکھ کر دل میں سکون سا اتر گیا تھا۔

زین لیکچر دینے میں بزی ہو گیا۔

حور کو اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو حور نے اپنا چہرہ اوپر کر کے دیکھا تو سر کی نظریں کتاب پر تھی۔

ادھر اُدھر دیکھا لیکن حور کو کوئی نظر نہ آیا تو اپنا سر جھٹک کر پھر سے لکھنے لگا۔

دن گزرتے جا رہے تھے۔

اس دوران ان سب کی دوستی اور بھی مضبوط ہو گئی تھی۔

ہانی اور اریبہ کوئی ٹوپک ڈسکس کر رہی تھیں جب کہ سجل کھانے میں مصروف تھی۔

آئیڈیا سجل نے ایک دم کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی اور اریبہ دونوں ڈر گئیں۔

اللہ پوچھے تمہیں اریبہ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

آس پاس کے اسٹوڈنٹس بھی سجل کو دیکھنے لگے لیکن سجل کو پرواہ کہاں تھی۔

میں سوچ رہی تھی کیوں نہ ہم سب کہیں باہر چلے سجل نے خوشی سے کہا کیا مطلب دونوں نے ایک ساتھ پوچھا؟

میرا مطلب کہی گھومنے چلتے ہیں اوٹنگ بھی ہو جائے گی۔

سجل نے کہا۔

مجھے گھر سے اجازت نہیں ملے گی ہانی نے صاف لفظوں میں کہا۔

میں کونسا شام کی بات کر رہی ہو اس ٹائم جائیں گئے تم یونی آنا یہاں سے ہاف ڈے لے کر چلیں گئے۔

سجل نے کہا۔

ہانی کو بھی اس کا آئیڈیا اچھا لگا اریبہ تم کیا کہتی ہو۔

اس بارے میں ہانی نے اریبہ سے پوچھا؟

ٹھیک ہے لیکن جانا کہاں ہے؟ اریبہ نے پوچھا۔۔

ایک نیا مال اوپن ہوا ہے وہاں جائیں گئے سجل نے کہا۔

ٹھیک ہے اور تم دونوں کی بہنیں بھی ہمارے ساتھ ہونگی سجل نے کہا۔

پھر ڈن ہے نہ؟ سجل نے کنفرم کرنا چاہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جی ہاں۔

کنفرم ہے دونوں نے کہا۔

کب جانا ہے ہانی نے پوچھا ہفتہ ٹھیک رہے گا اریبہ نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے پھر ہفتے کو ہی چلیں گئے۔

....

تمہاری نگرانی میں اتنا بڑا نقصان کیسے ہو گیا؟

وہ لڑکا پرنسپل پر چیخ رہا تھا۔

میں نہیں جانتا یہ سب کیسے ہو گیا پرنسپل نے ڈرتے ہوئے کہا۔

تم جانتے ہو اگر بوس کو پتہ چل گیا تو کیا ہو گا وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا اس لڑکے نے کہا۔

پلیز مجھے بس ایک موقع دے دو میں کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

تو ٹھیک ہے تم اپنی کالج سے ایک خوبصورت لڑکی کو بوس کی خدمت میں پیش کروں گے ہو سکتا ہے وہ تمہیں معاف کر دیں۔

اور اگر مجھے وہ لڑکی پسند آئی تو میں بھی تمہاری مدد کروں گا بوس کے سامنے تمہاری حمایت کروں گا۔

اس لڑکے نے کمینگی سے کہا۔

ٹھیک ہے میں ایک ہفتے تک تمہارے پاس لے آوں گا تم فکر مت کرو بس مجھے بچا لو۔ پرنسپل نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہاں ہاں ٹھیک ہے اب تم جاؤ اس لڑکے نے کہا۔

ان کے بوس کو جب بھی کوئی لڑکی چاہیے ہوتی تھی تو پرنسپل ہی لڑکیوں کو سپلائی کرتا تھا۔

اور ان کا بوس کام ہو جانے کے بعد اُس لڑکی کو مار دیتا تھا یہ لڑکا بوس کا تھا

Right hand.

....

سب لڑکیاں اس وقت مال میں موجود تھیں۔

حور اور حیاء بھی ان کے ساتھ تھیں۔

حیاء بہت خوش تھی وہ پہلی مرتبہ اس طرح کی جگہ پر آئی تھی۔

سجل ہانیہ اور اریبہ ایک ساتھ تھیں جبکہ ان کے پیچھے حور اور حیاء چل رہی تھیں۔

حیاء نے ایک دکان پر ٹیڈی بیئر دیکھا تو حیاء حور کو لے کر اس دکان کی طرف چل پڑی۔

حیاء نے کالی شلوار قمیض اور ساتھ سرخ رنگ کا دوپٹہ گلے میں لیا ہوا تھا۔

کالا رنگ اس کے سفید رنگ پر بہت اچھا لگ رہا تھا۔

دونوں ہاتھوں میں سرخ رنگ کی چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں جو اس کی سفید کلائی پر بہت بج رہی تھیں۔

جو بھی گزر رہا تھا حیاء کو ضرور دیکھتا۔

ہانی نے کافی بار حیاء کو سر پر دوپٹہ لینے کے لیے کہا تھا لیکن حیاء ایک کان سے سنتی اور دوسرے کان سے نکال دیتی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور بھی بہت اچھی لگ رہی تھی حور نے حجاب کے ساتھ نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

دونوں گڑیا ہی لگ رہی تھیں۔

حیاء ٹیڈی دیکھ رہی تھی اس دوران دو آنکھیں بڑے غور سے حیاء کا جائزہ لے رہی تھیں۔

حیاء اپنے دھیان کھڑی حور سے باتیں کر رہی تھی اور بار بار اپنے بالوں کی لٹو کو کان کے پیچھے کر رہی تھی جو حیاء کے چہرے پر بوسہ دے رہی تھیں۔

دور کھڑا وہ شخص اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔

یہ کتنا سوفٹ ہے نہ حیاء نے ٹیڈی کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

میں جانتی ہوں اس کے بال بہت سوفٹ ہیں ہنی اب چلو ہم لوگ اِن لوگوں سے کافی پیچھے رہ گئے ہیں۔

حور نے حیاء کو کہا جو ٹیڈی کو دیکھنے میں بزی تھی۔

ہاں چلو حیاء نے کہا اور حور کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔

وہ شخص ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔

....

سجل وغیرہ جیولری شوپ کے اندر تھیں۔

حور نے سجل سے واشروم کا پوچھا سجل نے راستہ بتایا میں ساتھ آجاؤں سجل نے پوچھا نہیں آپی پاس ہی ہے میں ہنی کو لے جاتی ہوں حور نے کہا۔

ٹھیک ہے دھیان سے جانا سجل نے کہا او کے آپی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور حیاء کے ساتھ واشروم والی سائیڈ کی طرف چلی گئی۔

حیاء باہر ہی کھڑی تھی۔

کیوں نہ میں ٹیڈی کو ایک بار اور دیکھ لوں پھر پتہ نہیں کب میں یہاں آؤ گی حیاء ٹیڈی کی دکان کی طرف چل پڑی۔

یہ سوچے بغیر کہ

یہاں کے راستے تو جانتی نہیں ہے۔

پھر دکان کو ڈھونڈنے لگی شوپ تو نہیں ملی لیکن حیاء چلتے چلتے مال کی پچھلی سائیڈ پر آگئی تھی۔

جو ابھی زیرِ تعمیر تھی۔

یہ مول نیا تھا اور ابھی کچھ کام ہو رہا تھا حیا کو پتہ بھی نہ چلا اور مال کی پچھلی طرف آگئی۔

یہاں تو کوئی دکان نہیں ہے۔

لگتا ہے میں غلط جگہ پر آگئی ہوں۔

مجھے واپس جانا چاہیے حور میرا انتظار کر رہی ہو گی۔

حیاء اپنے آپ سے کہتی واپسی کے لئے مڑی تو اسے کسی شخص کے چیخنے کی آواز آئی۔

جیسے کوئی بہت تکلیف میں ہو۔

ایک دم آواز آنے پر حیاء ڈر گئی پہلے سوچا بھاگ جائے لیکن پھر حیاء کے معصوم دل نے کہا ہو سکتا ہے کوئی مصیبت میں ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن حیا کو یہ نہیں پتا تھا وہ خود بھی مصیبت میں پھنس سکتی ہے۔

ہائے کیا کرے ہماری معصوم سی حیاء جس کے پاس دماغ تو ہے لیکن

استعمال بہت کم کرتی ہے۔

اور اس وقت بھی اس نے اپنے دماغ کا استعمال نہیں کیا۔

اور اُس طرف جانے لگی جس طرف سے آوازیں آ رہی تھیں۔

جب حیاء اس جگہ پہنچی تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیاء کی چیخ نکل گئی۔

سامنے ایک شخص زمین پر پڑا تھا جس کے دونوں ہاتھ کاٹ کر الگ کیے گئے تھے آنکھیں باہر آ رہی تھی اور گلے کی نس کو کاٹ کر مارا گیا تھا۔خون پوری زمین کو رنگین کر رہا تھا۔

چیخ کی آواز پر بیسٹ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

سامنے ایک خوبصورت لڑکی کھڑی تھی جو اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو اور پھاڑے سامنے دیکھ رہی تھی۔

بیسٹ نے منہ پر ماسک پہنا ہوا تھا سوائے اس کی کالی آنکھوں کے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

بلال نے جس شخص کو مال بیچا تھا۔

وہ ملک سے باہر جانے کی تیاری میں تھا وہ شخص جانتا تھا بیسٹ اسے نہیں چھوڑے گا اس لیئے جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتا تھا۔

لیکن کہتے ہیں نا جب موت آنی ہوتی ہے تو اپنا راستہ تلاش کر ہی لیتی ہے اس شخص کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا اسے ایک ضروری کام تھا کچھ پیسے لینے تھے اور جس شخص سے لینے تھے اس نے اسے اس مال میں بلاوایا تھا در اصل وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شخص کوئی اور نہیں بیسٹ ہی تھا۔

لیکن یہ بات وہ شخص نہیں جانتا تھا اور وہ شخص آج اپنے لالچ کی وجہ سے مرا پڑا تھا۔

بیسٹ پھرتی سے حیاء کے پاس آیا جو ابھی بھی سامنے دیکھ رہی تھی اسے ہوش ہی نہ رہا کہ ایک اور آدمی بھی کھڑا ہوا ہے۔

بیسٹ نے حیاء کے دنوں بازوں پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔

کون ہو تم؟

یہاں کیا کر رہی ہو؟

بیسٹ نے سخت لہجے میں پوچھا حیاء تو اس کی آواز سن کر ڈر گئی تھی۔

بیسٹ نے حیاء کو ایسے پکڑا ہوا تھا کہ حیاء کو اپنی سانس بند ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

اور جان تو اس کی تب نکلی جب بیسٹ نے چاقو حیاء کی گردن پر رکھا۔

اور

اتنی زور سے دباؤ ڈالا کہ حیاء کے گلے سے خون نکلنا شروع ہو گیا بیسٹ نے چاقو گردن کی ایک طرف رکھا ہوا تھا۔

وہ م۔۔م۔ی۔میں۔۔۔

حیاء سے بولا نہیں جا رہا تھا اب بس بے ہوش ہونے کی کسر رہ گئی تھی۔

بیسٹ تو اس کی آنکھوں میں کھو گیا تھا جھیل سی نیلی گہری بڑی بڑی آنکھیں جو آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں لمبی پلکیں جو آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھی بیسٹ تو بس اس کی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی چھوٹی سی ناک جس میں اس نے ہانی سے ضد کروا کر چھوٹی سی بالی پہنی تھی وہ ناک رونے سے سرخ ہو گئ تھی۔

سرخ ہونٹ رونے سے اور سرخ ہو رہے تھے۔

بیسٹ کو تو یہ کوئی پری ہی لگی تھی کوئی لڑکی اتنی خوبصورت اور معصوم کیسے ہو سکتی ہے۔ بیسٹ یہی سوچ رہا تھا۔

بیسٹ نے جب حیاء کی آنکھوں میں پانی دیکھا تو ہوش کی دنیا میں لوٹا یہ مجھے کیا ہوا تھا؟ بیسٹ منہ میں بڑبڑایا۔

بیسٹ نے جلدی سے اپنا چاقو پیچھے کیا اور حیاء کے دونوں بازوں کو چھوڑا جن کو ابھی تک پکڑا ہوا تھا۔

حیاء کی گردن پر کٹ لگ گیا تھا اور خون نکل رہا تھا۔

حیاء نے جب خون دیکھا تو وہی بیسٹ کی باہوں میں بے ہوش ہو گئی۔

....

حیا کی آنکھ کھلی تو وہ گھر پر تھی۔

آپی میں یہاں وہاں. وہ حیاء سے بولا نہیں گیا۔تو

حیاء ہانی کے گلے لگ کر رونے لگی۔

بس میری جان چپ ہو جاؤ کچھ بھی نہیں ہوا سب ٹھیک ہے۔

تم وہاں بے ہوش ہو گئی تھی وہ تو شکر ہے علی بھائی نے تمہیں دیکھ لیا۔

ورنہ ہم تو تمہیں ڈھونڈتے ہی رہتے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

حیااور حور ایک بار یونیورسٹی میں عادل علی اور احمد سے مل چکی تھی۔

حیاء تو ہانی کی باتیں سن ہی نہیں رہی تھی وہ تو بس اسی شخص کے بارے میں سوچ رہی تھی حیاء کو اس کی آنکھیں نہیں بول رہی تھی۔

تم آرام کرو میں تمہارے لئے کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔

ہانی نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

نہیں آپی پلیز آپ میرے پاس بیٹھی رہے نہ حیاء نے روتے ہوئے کہا۔

میری جان کیا ہوا ہے تمہیں وہاں کچھ ہوا تھا؟

ہانی نے پوچھا حیاء کچھ نہیں بولی بس نہ میں سر ہلایا۔

اور ہانی کے گلے لگی روتی رہی اور روتے روتے سو گئی۔

ہانی کو یہی لگا تھا کہ اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا شاید اسی وجہ سے بے ہوش ہو گئی لیکن اصل بات ہانی بھی نہیں جانتی تھی۔

....

عادل کا کچھ دنوں بعد برتھ ڈے تھا۔

آہل عادل کے لئے گفٹ لینے آیا تھا یہ مال آہل کے آفس کے پاس ہی تھا اس لئے یہی آ گیا تھا۔

ایک دکان کے باہر کھڑا گھڑی دیکھ رہا تھا۔

اس کی پرسنلٹی ایسی تھی لوگ اسے مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل نے شرٹ کے بازو فولڈ کیئے ہوئے تھے۔

کوٹ بازو پر لٹکایا ہوا تھا بال بے ترتیبی سے ماتھے پر پڑے ہوئے تھے۔آہل خان کسی بھی لڑکی کو اپنا دیوانہ کر سکتا تھا۔

اچانک کسی کی ہنسی کی آواز نے اسے متوجہ کیا۔

آہل نے آواز کی سمت دیکھا تو دو لڑکیاں ٹیڈی کی دکان کے پاس کھڑی تھی۔

ایک نے کالا سوٹ اور دوسری نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

کالے سوٹ والی اس طرح کھڑی تھی کہ اس کی شکل نظر نہیں آرہی تھی لیکن اس کی آواز بہت خوبصورت تھی۔

آہل نے کبھی بھی اتنی باریکی سے کسی لڑکی کا جائزہ نہیں لیا تھا لیکن اس لڑکی میں کچھ خاص ضرور تھا جو آہل خان اسے دیکھ رہا تھا۔

آہل اتنی دور بھی نہیں کھڑا تھا اور اتنے پاس بھی نہیں کھڑا تھا لیکن آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

وہ دونوں لڑکیاں وہاں سے چلی گئیں۔

آہل خان ابھی بھی اسی جگہ کو دیکھ رہا تھا اس لڑکی کی شکل نہیں دیکھ سکا تھا۔

آہل خان دکاندار کی آواز پر چونکا سر یہ آپ کی گھڑی آہل نے گھڑی پکڑی اور سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔۔

....

علی اور احمد بھی اسی مال میں آئے تھے دونوں کو پتہ تھا لڑکیاں اسی مال میں آئیں ہیں اس لئے دونوں اسی مال میں آئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

علی کی نظر ایک دکان کی طرف گئی جہاں کافی رش تھا علی اور احمد دونوں اس طرف گئے تو حیاء زمین پر گئی ہوئی تھی۔

علی جلدی سے آگے آیا احمد یہ تو ہانیہ کی بہن ہے نہ؟ علی نے احمد س کہا ہاں یار یہ تو حیاء ہی ہے۔

علی نے حیاء کو اُٹھایا اور وہاں سے باہر لا کر اپنی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا۔

ہانی کو فون کیا اور باہر آنے کو کہا ہانی جلدی سے باہر آئی باقی سب بھی باہر آگئی یہ سب بھی حیاء کو ڈھونڈ رہی تھیں جو اچانک غائب ہو گئی تھی۔

ہانی جلدی سے حیاء کے پاس گئی علی نے ہانی سے پوچھا تھا اگر ڈاکٹر کے پاس جانا ہے تو ہم چلتے ہیں لیکن ہانی نے منع کر دیا تھا حیاء کے گلے میں دوپٹہ تھا اس لئے کسی کی نظر اس کے زخم پر نہیں گئ تھی۔

علی نے ہانی اور حیاء کو گھر چھوڑا۔

اگر آپ کو کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو مجھے ضرور بتائیے گا علی نے بھائیوں والے مان سے کہا۔

ہانی کو اس وقت دلی خوشی ہوئی تھی۔

کون کہتا ہے صرف اپنے رشتے ہی احساس کرتے ہیں بلکہ اپنے رشتوں کی نسبت وہ لوگ زیادہ اہم ہوتے ہیں جو ہماری زندگی میں بنا مطلب کے آتے ہیں۔

آپ کا بہت بہت شکریہ علی بھائی اگر آپ نہ ہوتے تو بہت مشکل ہو جاتی ہانی نے کہا۔

اس میں شکریہ والی بات ہے آپ نے مجھے اپنا بھائی کہا ہے تو کیا آپ اپنے بھائی کو بھی ایسے ہی شکریہ کہتی؟

علی نے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سوری ہانی نے شرمندگی سے چہرہ نیچے کر کے کہا۔

کوئی بات نہیں علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

خدا حافظ ہانی نے کہا۔

اللہ حافظ علی کہہ کر چلا گیا۔

ہانی حیاء کو لے کر اندر کی جانب چلی گئی۔

....

حیاء کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی اس کا زخم بھی درد کر رہا تھا۔

اور سر میں بھی درد تھا جس کی وجہ سے اسے نیند بھی نہیں آ رہی تھی۔

ہانی کو حیاء نے کافی حد تک مطمئن کر دیا تھا۔

حیاء نے مال والے واقع کے بارے میں ہانی کو نہیں بتایا تھا حیاء اپنی بہن کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کافی دیر کروٹ لینے کے بعد حیاء کی آنکھ لگ گئی تھوڑی دیر بعد ہی اس کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس سے باتیں کر رہا ہو۔

لیکن اپنی آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی پھر آہستہ سے کسی نے گرن سے ڈوپٹہ پیچھے کیا اور زخم پر مرہم لگانے لگا حیاء کو سکون بھی مل رہا تھا اب جلن نہیں ہو رہی تھی ساتھ ساتھ اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔

اس وقت حیاء اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی اس نے ہانی کو آواز دینی چاہی لیکن لفظ ادا نہیں ہو رہے تھے حیاء اب اپنی آنکھوں پر کسی کا لمس محسوس کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جیسے اس سے کوئی چھوڑ رہا ہو حیاء کو اپنی حالت پر رونا آرہا تھا آنسو اس کی آنکھوں سے باہر آئے جسے بہت پیار سے صاف کیا گیا۔

حیاء گرم گرم سانسیں اپنے کام کے قریب محسوس کر سکتی تھی جسے کوئی کچھ بول رہا ہوں لیکن کیا یہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اسے ایسا لگا وہ جو کوئی بھی تھا چلا گیا ہے حیاء کا دماغ بھی تھوڑی دیر بعد تاریخی میں جانے لگا۔

بیسٹ جب سے گھر آیا تھا بس ایک ہی خیال میں گم تھا۔

اور وہ خیال اس لڑکی کا تھا۔

بیسٹ نے ہاتھ میں حیاء کی پازیب پکڑی ہوئی تھی جو وہاں ہی گر گئی تھی۔

بیسٹ تو اسے بھی مار دینا چاہتا تھا لیکن اس لڑکی کی معصومیت نے اسے روک لیا تھا۔

بیسٹ نے بہت سی لڑکیاں دیکھی تھی اس کے ایک اشارے پر ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لڑکی اپنا سب کچھ دینے کو تیار تھی لیکن خوبصورتی کے ساتھ اتنی معصومیت بیسٹ نے پہلی بار دیکھی تھی۔

جسے یہ اندازہ ہی نہیں تھا وہ کتنی خوبصورت ہے۔

بیسٹ نے آتے ہی اس لڑکی کے بارے میں سب پتہ لگوا لیا تھا۔

Haya nice name…….
My innocent beauty…….

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیسٹ منہ میں بڑبڑایا

تو پھر آج رات کو ملاقات کرتے ہیں جو زخم دیا ہے اسے بھر بھی دیتے ہیں بیسٹ نے اُٹھتے ہوئے اپنے آپ سے کہا۔

اگر زین یہاں ہوتا تو یہ لازمی کہتا اب تو اس لڑکی کا اللہ ہی مالک ہے جس نے بیسٹ کی نظر میں آنے کی غلطی ہے۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں ۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

بیسٹ رات کے تین بجے حیاء کے کمرے میں موجود تھا۔

بیسٹ نے رومال پر بیہوش کی دوا ڈالی پہلے ہانی کے ناک کے پاس لے کر گیا پھر حیاء کے۔

جب دونوں بے ہوش ہوگئی تو بیسٹ نے اپنا ماسک اُتار دیا۔

بیسٹ کو حیاء سوتے ہوئے بہت کیوٹ اور خوبصورت لگ رہی تھی۔

اور معصومیت ایسی کہ دیکھنے والے کو پاگل ہی کر دے۔

بیسٹ نے آرام سے حیاء کا دوپٹہ پیچھے کیا اور زخم پر مرہم لگانے لگا۔ زخم زیادہ گہرا نہیں تھا۔

بیسٹ یہ کام بہت آرام سے کر رہا تھا جسے اس سے ضروری کوئی اور کام ہی نہ ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مرہم لگانے کے بعد ڈوپٹہ ٹھیک کیا۔

بیسٹ کی نظر حیاء کے تل پر گئی جو ہونٹ سے تھوڑا سا اوپر تھا بیسٹ حیاء کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو برے غور سے دیکھ رہا تھا۔

جب بیسٹ کی نظر حیاء کی بڑی بڑی آنکھیں پر پڑی تو دل نے بغاوت کرنے کا کہا بیسٹ نظریں پھیر کر وہاں سے اُٹھنے لگا لیکن پھر دل نے کہا اب تو یہ تمہاری ہی تو ہے دل کی خواہش پر ہاں بولتے ہوئے بیسٹ نے بہت پیار سے حیا کی دونوں آنکھوں پر باری باری بوسہ دیا۔

بیسٹ نے یہ کام اتنے آرام سے کیا اگر حیاء جاگ بھی رہی ہوتی تب بھی محسوس نہ کر پاتی۔

My innocent beauty. You are mine۔

بیسٹ نے اس کے کان میں سرگوشی کی تمہاری معصومیت نے مجھے گھائل کر دیا ہے اب سے تم میری ہو بیسٹ نے حیاء کے کان میں کہا حیاء کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے جو بیسٹ نے مسکرا کر پیار سے آنسو صاف کیے تھے اور وہاں سے چلا گیا۔

....

عادل کی سالگرہ تھی اس نے سب کو اپنے گھر میں انوائٹ کیا تھا۔

ہانی کو تو خاص طور پر کہا تھا۔

ہانی کے آنے کا مسئلہ تھا جو اریبہ اور سجل نے حل کر دیا تھا۔

عادل نے حور اور حیاء کو بھی لانے کے لیے کہا تھا پارٹی میں کافی بڑے بڑے لوگ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Invited

تھے.

....

حیاء جب صبح اُٹھی تھی تو گردن کا زخم اب کافی بہتر تھا لیکن اسے بخار ہو گیا تھا۔

ہانی اس کا بہت خیال رکھ رہی تھی حیاء کو وہ سب خواب ہی لگ رہا تھا زخم کے بارے میں حیاء نے ہانی کو نہیں بتایا تھا۔

حیاء نے مال والا واقعہ سوچنا چھوڑ دیا تھا جتنا وہ اس واقعے کے بارے میں سوچتی اتنا ہی پریشان ہوتی۔

اور بس یہی دعا کرتی وہ شخص اسے دوبارہ نہ ملے لیکن آنے والے وقت کے بارے میں نہیں جانتی تھی آگے کیا کچھ ہونے والا تھا۔

ہانی جب صبح اُٹھی تو وہ حیران تھی کہ آج صبح نماز کے لیے کیوں نہ اُٹھ سکی لیکن پھر ہانی نے سوچا ہو سکتا ہے زیادہ تھکن کی وجہ سے نیند نہ کھولی ہو۔

حیا اب کافی بہتر تھی سجل وغیرہ

دو بار گھر آ کر اس کی خیریت معلوم کر چکی تھیں۔

جبکہ احمد اور علی نے مناسب نہ سمجھا اس لیے فون پر ہی حیاء کی خیریت معلوم کر لی تھی۔

عادل کو جب یہ سارے معاملے کے بارے میں پتہ چلا تو اس نے سب سے پہلے ہانیہ کو فون کیا تھا اور حیاء کی خیریت معلوم کی تھی۔

....

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہنی تم عادل سے تو مل چکی ہو نہ ہانی نے کپڑے سیٹ کرتے ہوئے

حیاء سے پوچھا۔

جی۔

عادل بھائی بہت اچھے ہیں حیاء نے خوشی سے جواب دیا۔

حور اور حیاء ایک بار یونیورسٹی گئی تھیں وہاں پر ان سب کی ملاقات ہوئی تھی حیا اور حور کو سب بہت اچھے لگے تھے۔

عادل کی سالگرہ ہے اس نے مجھے اور تمہیں

Invite

کیا ہے. ہانی نے حیاء کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.

ہانی کو ڈر تھا حیاء منع ہی نہ کر دیں۔

جب سے حیاء مال سے واپس آئی تھی اس کے بعد کالج بھی نہیں جا رہی تھی اور باہر بھی کہیں نہیں جاتی تھی۔

ہانی نے بہت پوچھا لیکن حیاء نے کچھ نہیں بتایا۔

میں کیسے جاؤں گی آپی حیاء نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب کیسے جاؤں گی ہانی نے حیاء کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا؟

حیاء سے کوئی بات نہیں بن رہی تھی؟

میں تو کپڑوں کی بات کر رہی تھی کون سے پہنوں گی حیاء نے بات بدلتے ہوئے کہا؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

حیاء جانتی تھی ہانی اس کی وجہ سے بہت پریشان ہے اور کافی مرتبہ یونیورسٹی سے بی چھٹی کر چکی تھی۔

حیاء مزید ہانی کو پرشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس دن کے بعد حیاء کو اس طرح کا کوئی خواب نہیں آیا تھا حیاء کو وہ سب خواب سمجھ رہی تھی۔

میری جان تمہارے پاس کافی ڈریس ہیں جو نئے پڑے ہوئے ہیں تم پہنتی ہی نہیں ہوں ان میں سے کوئی بھی پہن لو تم ہر ایک سوٹ میں اچھی لگتی ہو۔

ہانی نے پیار سے کہا اور شکر ادا کیا حیاء کے مان جانے پر۔

آپی میں یہ والا ڈریس پہنوں گی یہ میرا فیورٹ ہے حیاء نے کالے رنگ کی فراک نکالی جس پر گولڈن رنگ کا کام ہوا تھا۔

حیا کو کالا رنگ بہت پسند تھا اس لیے اس کے زیادہ تر کپڑے کالے ہی تھے ٹھیک ہے تم یہی پہن لینا بہت اچھا ہے۔

... پھر دونوں باتیں کرنے لگی

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ

عادل,احمد اور علی تینوں اس وقت فارغ تھے۔

۔یہ لوگ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے

عادل کی نظر ہانی پر پڑی جو کسی لڑکے کے ساتھ کھڑی تھی۔

وہ لڑکا شکل سے ہی لوفر لگ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس لڑکی کو پتہ نہیں کب عقل آئے گی۔

عادل نے منہ میں بڑبڑایا۔

میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں عادل کہہ کر وہاں سے اٹھ کر ہانی کے پاس

آیا۔

وہ لڑکا ہی بول رہا تھا ہانی صرف ہوں ہاں میں جواب دے رہی تھی۔

آج سجل اور اریبہ نہیں آئی تھیں۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے عادل نے آتے ہی کہا

جی

ہانی نے کہا۔

اور اس لڑکے کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا جو ہانی کی کتاب دینے آیا تھا۔

جو کلاس روم میں رہ گئی تھی۔

کوئی بات نہیں اب تو ہم کلاس فیلوز ہیں اب تو ملنا لگا رہے گا۔

اس لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا۔

نظریں ابھی بھی ہانی کے چہرے پر تھی۔

ہانیہ فضول لوگوں سے نہیں ملتی اور مجھے تم دوبارہ اس کے پاس نظر نہ آؤں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل نے غصے سے اس لڑکے کو کہا۔

عادل کو اس لڑکے پر بہت غصہ آ رہا تھا اور اس سے زیادہ ہانی پر جسے لوگوں کی پہچان نہیں تھی کس سے بات کرنی ہے اور کس سے نہیں۔

عادل ہانی کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے وہ میری کتاب واپس کرنے آیا تھا اور آپ نے اسے ڈانٹ دیا بہت بری بات ہے۔

ہانی ڈالتے ہوئے بھی عادل کو اتنی پیاری لگی کہ ایک پل میں عادل کا غصہ ہوا ہو گیا۔

ہانی نے عادل کو گھورتے ہوئے کہا۔

عادل نے ہانی کا ہاتھ چھوڑا جو ابھی تک پڑا ہوا تھا۔

ہانی میری بات کو غور سے سنو یہ یونیورسٹی ہے یہاں پر ہر طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں اور سارے لوگ ہم جیسے نہیں ہوتے تم جس
لڑکے کی بات کر رہی ہو وہ شکل سے ہی لوفر لگ رہا تھا اور صاف لگ رہا تھا وہ جیسے تم سے باتیں کرنے کا بہانہ ڈھونڈ رہا ہو لوگوں کی پہچان کرنا سیکھو یہاں پر صرف اچھے لوگ نہیں پائے جاتے یہاں برے لوگ بھی موجود ہیں۔

جن کی پہچان ہم نے خود کرنی ہوتی ہے اور ایک لڑکی کو اپنے آپ کو اتنا مضبوط اور بہادر بنانا چاہیے کہ کوئی بھی لڑکا اس سے بات کرنے سے پہلے سو بار سوچے یہ دنیا معصوم لوگوں کو نوچ کھاتی ہے اور پھر ان کا پتہ بھی نہیں چلتا تمہیں اپنی حفاظت خود کرنی ہے عادل نے بہت پیار سے ہانی کو حقیقت بتائی جو آج تک ہانی کو کسی نے نہیں بتائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی کو عادل کا ایک ایک لفظ بہت اچھا لگ رہا تھا ہانی کو انجانی سی خوشی ہوئی تھی عادل کی فکر کرنے سے۔

ہانی نے محض سر ہلایا اور وہاں سے چلی گئی عادل بھی واپس علی اور احمد کے پاس واپس چلا گیا۔

....

سجل نے ارسلان صاحب سے بات کر لی تھی اس نے ارسلان صاحب کو سالگرہ کا بتایا تھا ارسلان صاحب کو تو کوئی مسئلہ نہیں تھا البتہ چاچی

کو ضرور تھا۔

لیکن ارسلان صاحب نے شاہینہ بیگم کو سنبھال لیا تھا اب کوئی مسئلہ نہیں تھا سجل نے ہانی اور اریبہ کو پیک کرنا تھا۔

....

بیسٹ تم نے اس شخص کو کب ڈھونڈا

زین نے بیسٹ سے پوچھا؟

بیسٹ کو اس دن کا واقعہ یاد آ گیا بیسٹ اس دن کے بعد کافی بزی ہو گیا تھا بیسٹ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی اور

زین تو بیسٹ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

بیسٹ تمہیں تھوڑا آرام کرنا چاہیے زین نے فکر مندی سے کہا۔

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔

بیسٹ کا مسکرانا یہ کوئی چھوٹی بات تھوڑی ہے اور وہ بھی بلاوجہ زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پرنسپل کا کیا بنا بیسٹ نے زین کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا کیونکہ اس کا جواب بیسٹ کے پاس بھی نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے تو لگا تھا وہ لوگ اس کو مار چکے ہونگے لیکن وہ زندہ ہے خوش بھی ہے زین نے بیسٹ سے کہا۔

اس نے ضرور کوئی نہ کوئی بندوبست کیا ہو گا۔

بیسٹ نے کہا۔

تم اس پر نظر رکھو بیسٹ نے کہا ٹھیک ہے۔

....

آج عادل کی سالگرہ تھی عادل کو سالگرہ سے زیادہ خوشی ہانی کے آنے کی تھی عادل نے آج براؤن رنگ کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا اور یہ رنگ عادل پر بہت جچ بھی رہا تھا۔

آہل نے بھی بلیک رنگ کی پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی جو اس کی پرسنلٹی کو چار چاند لگا رہی تھی۔

چھ بجے کا وقت تھا لوگ آنا شروع ہو گئے تھے زیادہ تر آہل کے بزنس پارٹنرز آفس کے لوگ اور کچھ لوگ عادل کی یونیورسٹی سے آئے تھے۔

سجل لوگ ابھی نہیں آئے تھے عادل کافی دیر سے ہانی کا انتظار کر رہا تھا اور بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا آہل نے اس کی بے چینی نوٹ کی تھی۔

کسی خاص نے آنا ہے کیا؟ آہل نے عادل سے پوچھا آہل کے پوچھنے پر عادل ایک دم گھبرا گیا۔

نہیں بھائی

ایسی بات نہیں ہے میں تو اپنے فرینڈز کا انتظار کر رہا ہوں عادل نے

سنبھلتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی دوران سجل لوگ آ گئے۔

عادل تو ہانی کو دیکھ کر خوش ہو گیا تھا اور یہ بات آہل نے بھی بہت اچھی طرح نوٹ کی تھی۔

ہانی نے بھی براؤن کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔

جو اس کی رنگت پر بہت جچ رہی تھی سلیقے سے سر پر دوپٹہ لیا ہوا تھا۔

اور سیدھا عادل کے دل میں اتر رہی تھی۔

باقی سب بھی بہت پیارے لگ رہے تھے۔

عادل نے سب کا تعارف کروایا اور آہل بھی خوش اخلاقی سے سب سے ملا۔

عادل نے جب حور کا تعارف کروایا تو آہل اسے پہچان گیا تھا یہ وہی مال والی لڑکی ہے تو اس کے ساتھ دوسری والے بھی لڑکی ہو گی' اہل نے سوچا۔

لیکن اسے وہ لڑکی کہیں نظر نہیں آئی عادل نے جب دیکھا کہ حیا موجود نہیں ہے تو ہانی سے حیاء کے بارے میں پوچھا ہانی نے بھی اپنے پیچھے دیکھا۔

حیاء بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی تبھی حیاء دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

وہ رہی ہانی نے کہا عادل کے ساتھ ساتھ آہل نے بھی دروازے کی طرف دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔

Beauty in black ?

آہل منہ میں بڑبڑایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے کالے رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا جو اس کے پاؤں تک آرہا تھا ساتھ بڑا ڈوپٹہ لیا ہوا تھا جو آدھا زمین کی صفائی کر رہا تھا گورے گورے پیروں میں کالی ہیل پہنی ہوئی تھی بالوں کی پونی کی ہوئے جن سے کچھ لٹے باہر آرہی تھی۔

چہرہ کسی بھی میک اپ سے پاک تھا ہانی نے اسے کچھ بھی لگانے سے منع کر دیا تھا اور ویسے بھی حیاء کو میک اپ کا شوق نہیں تھا حیاء میک اپ کے بغیر بہت اچھی لگ رہی تھی ہانی نہیں چاہتی تھی اسے کسی کی نظر لگے۔

آہل تو اس قدر حسن میں کھو سا گیا تھا۔

حیاء بھی ہانی کے ساتھ آکر کھڑی ہو گئی حیاء نے سلام کیا۔

یہ ہے ہانی کی چھوٹی بہن عادل نے مسکراتے ہوئے آہل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تو آہل ہوش کی دنیا میں آیا اور سلام کا جواب دیا تم لوگ باتیں کرو میں آتا ہوں۔

اور وہاں سے چلا گیا۔

آہل کو سمجھ نہیں آرہا تھا اس کے ساتھ ہوا کیا ہیں آہل اپنے کمرے میں آگیا ایسا کیا ہے اس میں جو میں اس کی طرف کھینچا چلا جاتا ہوں۔

آہل نے آئینے کے سامنے کھڑے ہوئے اپنے آپ سے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد نیچے چلا گیا۔

سارے فرینڈز ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے عادل بھی وہی بیٹھا ہوا تھا۔

ہیلو گائز حناء نے آتے ہی کہا۔

حناء عادل کو پسند کرتی تھی اس کی کلاس فیلو بھی تھی اور آہل کے پارٹنر کی بیٹی بھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ کچھ دنوں سے لندن اپنے ماموں کے پاس گئی ہوئی تھی اس لئے یونیورسٹی نہیں آرہی تھی احمد علی کے ساتھ عادل کو بھی حناء زہر لگتی تھی جو بلاوجہ چپکتی رہتی تھی۔

اب بھی اس کے آنے سے ان تینوں کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔

حناء نے نئے چہرے دیکھے تو اپنا تعارف کروانا مناسب سمجھا۔

میرا نام حناء ہے میں عادل کی فرینڈ اور کلاس فیلو بھی ہوں حناء نے اپنا ہاتھ ہانی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

السلام علیکم!ہانی نے ہاتھ ملاتے ہوئے سلام کیا حناء کو تھوڑی سی شرمندگی محسوس ہوئی۔

حناء نے سلام کا جواب دیا پھر سجل اور اریبہ سے ملی۔

سجل نے اپنا اریبہ اور ہانی کا تعارف کروایا۔

حناء بہت بولڈ لڑکی تھی اس وقت بھی چست لباس میں موجود تھی جو اس کے جسم کے نشیب و فراز کو نمایاں کر رہا تھا علی تو اسے میک اپ کی دکان کہتا تھا۔

سجل اور اریبہ کو حناء بلکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔

حیا اور حور تھوڑا الگ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

....

آہل نے عادل کو کیک کاٹنے کا کہا۔

سب کی تالیوں میں کیک کاٹا گیا عادل بار بار ہانی کو دیکھ رہا تھا جو حناء کو ناگوار گزر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حناء نے کیک کا بڑا سا پیس اٹھایا اور ہانی کی طرف جانے لگی اور جان بوجھ کر گرنے کے انداز میں کیک ہانی کے کپڑوں پر گرا دیا لیکن جب حناء نے منہ اوپر کیا تو سامنے حیاء کھڑی تھی اس کی فراک پر کیک لگ گیا تھا۔

کیونکہ ہانی کو سجل نے آواز دی تھی وہ وہاں سے چلی گئی تھی اور اس جگہ پر حیاء کھڑی ہو گئی تھی۔

ایم سو سوری حناء نے جب ہانی کی جگہ حیاء کو دیکھا تو جلدی سے معذرت کی۔

کوئی بات نہیں آپی حیاء نے کہا۔اور ٹشو سے صاف کرنے لگی۔

عادل یہ سب دیکھ رہا تھا عادل ہنی کے پاس آیا۔

ہنی اوپر روم میں جا کر صاف کر لو عادل نے کہا۔

جی بھائی حیاء کہہ کر اوپر کی طرف چلی گئی۔

....

حیاء چلتی ہوئی نظریں نیچے کر کے کیک صاف کر رہی تھی اچانک سے کسی سے ٹکرائی۔

ہائے اللہ جی اب تو پکا سر سے خون نکلے گا۔

ہائے مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا پڑے گا حیاء آنکھیں بند کر کے بولی جا رہی تھی اسے لگا تھا وہ دیوار کے ساتھ ٹکرائی ہے۔

آہل اس کی بند آنکھوں اور معصوم باتوں کو سن کر مسکرا رہا تھا۔

آپ آنکھیں کھول سکتی حیاء آہل نے حیاء کو کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جو ابھی بھی منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

حیاء نے آنکھیں کھولی تو آہل خان کو اپنے قریب پایا۔

میں تو دیوار کے ساتھ ٹکرائی تھی نہ پھر سامنے آپ کیسے آگئے حیاء نے سوچتے ہوئے پوچھا؟ آہل اس کے تل کی طرف دیکھ رہا تھا حیاء کو پتہ ہی نہ چلا کہ وہ ابھی بھی آہل خان کی باہوں میں ہے۔

آپ کسی دیوار کے ساتھ نہیں بلکہ میرے ساتھ ٹکرائی ہے۔

آہل نے کہا۔

آہل کو خود نہیں معلوم تھا کہ وہ اتنے آرام سے کسی لڑکی سے بات کیوں کر رہا ہے

ہنی کو جب ہوش آیا تو جلدی سے آہل سے پیچھے ہوئی وہ سوری میں نے دیکھا نہیں آپ کو حیاء نے نظریں نیچے کر کے کہا۔

کوئی بات نہیں

آپ کو کچھ چاہیے آہل نے پوچھا؟

جی وہ میں نے یہ صاف کرنا ہے حیاء نے کیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ سامنے روم میں جا کر کر لیں آہل نے کہا دونوں اس وقت بلیک سوٹ میں پرفیکٹ لگ رہے تھے

جی شکریہ ہنی کہہ کر چلی گئی اور جب آہل آگے بڑھنے لگا تو زمین پر اس نے ایک پازیب دیکھی تو اسے اٹھایا پازیب بہت ہی خوبصورت سے ڈیزائن کی بنی ہوئی تھی۔

آہل نے اپنی پوکٹ میں رکھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل کو یہ حرکت بہت عجیب لگی لیکن اچھی بھی لگی اور مسکرا کر نیچے چلا گیا۔

....

.پارٹی بہت اچھی گزری تھی عادل بہت خوش تھا

سب مہمان چلے گئے تھے لیکن سجل لوگ ابھی نہیں گئے تھے۔

اب ہمیں بھی نکالنا چاہیے ہانی نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں رات کے دس بج رہے تھے۔

حناء بھی ان کے ساتھ ہی کھڑی تھی ہاں اب ہمیں بھی نکلنا چاہیے سجل نے بھی کہا۔

اُوکے عادل اب مجھے بھی نکلنا چاہیے حناء نے عادل کے گلے ملتے ہوئے کہا جو وہاں پر کھڑے ہر ایک کو ناگوار گزرا

عادل کو حناء کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی وہ کوئی بھی ایسی حرکت نہیں چاہتا تھا جو ہانی کو ناگوار گزرے۔

عادل آج بہت خوش تھا لیکن اس وقت اسے اتنا ہی حناء پر غصہ آ رہا تھا۔

حناء پہلے بھی عادل کے گلے ملتی تھی تب عادل کو اتنا برا نہیں لگتا تھا جتنا آج ہانی کے سامنے لگا تھا۔

احمد اور علی نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی عادل کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔

صبح یونیورسٹی میں ملتے ہیں حناء نے الگ ہوتے ہوئے کہا اور باقی سب سے مل کر وہاں سے چلی گئی۔

احمد تو اریبہ اور حور کو گھر چھوڑ دو گے؟

علی نے احمد سے پوچھا احمد کو اور کیا چاہیے تھا ٹھیک ہے میں چھوڑ دوں گا۔

احمد نے جلدی سے کہا عادل اس کی جلدی بازی پر مسکرا پڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن ہم چلی جائے گئیں۔

اریبہ نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

آپ کو لگتا رات کے دس بجے ہم آپ کو اکیلے جانے دیں گے۔

علی نے کہا۔

ٹھیک ہے اریبہ نے کہا۔

چلے احمد بھائی اریبہ نے احمد کو کہا۔

احمد پانی پی رہا تھا ایک دم پانی اس کے حلق سے لگا اور احمد زور زور سے کھانسنے لگا۔

علی، عادل اور سجل نے اپنی ہنسی بہت مشکل سے کنٹرول کی۔

علی جلدی سے احمد کے پاس آیا ٹھیک ہے تو؟ علی نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں. احمد نے گھورتے ہوئے کہا۔

احمد بھی عادل سے مل کر چلا گیا۔

اوشٹ علی نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا عادل نے پوچھا۔

یار مجھے تو ڈیڈ کو ائرپورٹ سے پک کرنا تھا۔

میں کیسے بھول گیا عادل تم حیاء اور ہانی کو گھر چھوڑ دینا پلیز علی عادل کے گلے ملتے ہوئے جلدی سے کہہ کر چلا گیا۔

اور عادل علی کی اداکاری پر اش اش کر اٹھا اس کی آج صبح ہی علی کے ڈیڈ سے بات ہوئی تھی جو گھر پر ہی تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل اس کے بعد حیاء کے سامنے نہیں آیا تھا عادل ہانی کو چھوڑنے کے لئے چلا گیا۔

....

حور اور سجل دونوں احمد کو اچھی کمپنی دے رہی تھی۔

سجل

اگلی سیٹ پر جبکہ حور اور اریبہ پیچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

سجل اور حور بولنے کا کام سرانجام دے رہی تھیں احمد ان دونوں کی باتیں سن کر ہنس رہا تھا۔

جو پتہ نہیں کون سے زمانے کی باتیں کر رہی تھی اریبہ بہت تھک گئی تھی اس لیے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موندھے بیٹھی ہوئی تھی۔

احمد ایک نظر حور کے ساتھ بیٹھی اریبہ پر بھی ڈال لیتا۔

اریبہ

آج احمد کو بہت پیاری لگی تھی پیاری تو وہ اسے روز ہی لگتی تھی لیکن آج تیار ہوئی سیدھا احمد کے دل میں اتر رہی تھی۔

خوشگوار ماحول میں راستہ طے ہوا حور اور سجل دونوں ایک جیسی تھیں دونوں کی دوستی ہو گئی تھی اریبہ نے حور کو اپنے آنے کا بھی کہا تھا۔

اریبہ نے احمد کا شکریہ ادا کیا احمد بہت غور سے اریبہ کی طرف دیکھ رہا تھا اریبہ نے گھبرا کر آنکھیں نیچے کر لیں احمد اس کی حرکت پر مسکرا پڑا۔

اریبہ نے سجل اور حور کی طرف دیکھا جو اپنے دھیان کھڑی تھیں اریبہ نے دونوں کو اندر آنے کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کہا لیکن سجل نے پھر کبھی آنے کا کہا ابھی بہت دیر ہو گئی تھی۔۔

احمد اور سجل بھی خدا حافظ بول کر چلے گئے۔

....

عادل خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا ہانی آگلی والی سیٹ پر جبکہ حیاء پیچھلی سیٹ پر سو رہی تھی سوتے ہوئے حیاء بہت معصوم لگ رہی تھی۔

عادل نے حیاء کی طرف دیکھا اور مسکرا پڑا وہ سچ میں معصوم گڑیا تھی۔

آپ کی بہن بہت معصوم ہے۔

بلکہ آپ دونوں بہت معصوم ہے آخری بات عادل نے دل میں کہی۔

حیاء کو مال میں کیا ہوا تھا؟

عادل نے سرسری سا پوچھا اب کوئی نہ کوئی بات تو کرنی تھی نہ کافی دیر سے عادل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

وہ اس نے صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا شاید اسی لیے بے ہوش ہو گئی اپنا بالکل بھی نہیں رکھتی ہانی نے جواب دیا۔ .

عادل اس کی آخری بات مسکرا پڑا

انہی باتوں کے دوران راستہ طے ہوا اور پانی کی منزل آگئی ہانی نے باہر نکل کر عادل کا شکریہ ادا کیا اور حیاء کو لے کر اندر چلی گئی۔

ہانیہ جی یہ کام تو میں ساری عمر کرنا چاہتا ہوں عادل نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اپنے گھر کی طرف گاڑی موڑ لی۔

....

حیاجب گھر آئی تو پوری طرح جاگ چکی تھی۔

حیاء نے اپنی چوڑیاں اتاری جب اپنی پازیب اتارنے لگی تو وہ پاؤں میں نہیں تھی تو ادھر ادھر ڈھونڈنے لگی۔

کیا ہوا ہے ہنی کیا ڈھونڈ رہی ہو؟

ہانی نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔

آپی میری پازیب پتہ نہیں کہاں گم ہو گئی ہے حیاء نے آنکھیں میں پانی لاتے ہوئے کہا تم پریشان نہ ہو میں تمہیں اور لے دوں گی۔

ہانی نے کہا آپی یہ پازیب مجھے بہت پسند تھی ایک مال میں گم ہو گئی تھی اب دوسری پتہ نہیں کہاں گم گئی ہے۔

آپ کو پتہ ہے یہ گفٹ مجھے حور نے دیا تھا اگر اس نے مجھ سے پوچھا تو میں کیا جواب دوں گی حیاء نے ہانی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہانی کو اس کی معصومیت پر بہت ہنسی آ رہی تھی لیکن ہنسنا نہیں چاہتی تھی اگر ہنس پڑتی تو حیاء نے پکا ناراض ہو جانا تھا۔

تم پریشان نہ ہو میں خود حور سے بات کر لوں گی اور ویسے بھی تم نے جان بوجھ کر تو نہیں گمائی نہ ہانی نے حیاء کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ہنی سر ہلا کر فریش ہونے چلی گئی۔

....

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احبـــــاب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یاپیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہرپیج کے نیچے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

عادل گھر پہنچا تو آہل لاؤنج میں ہی بیٹھا ہوا تھا عادل بھی وہی آ گیا۔

بھائی آپ سوئے نہیں ابھی تک عادل نے ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے پوچھا؟

مجھے تم سے بات کرنی تھی آہل نے کہا۔

تمہیں گفٹ میں کیا چاہیے آہل نے پوچھا۔

بھائی آپ نے مجھے گفٹ دے تو دیا ہے عادل نے آہل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ تو ایک چھوٹا سا گفٹ تھا تمہیں اور کچھ چاہیے آہل نے پوچھا۔

مجھے کچھ نہیں چاہئے اور آپ نے جو گیفٹ دیا ہے وہ میرے لئے بہت بڑا گفٹ ہے اور بہت معنی بھی رکھتا ہے ویسے بھی سب کچھ تو میرے پاس پہلے سے ہی ہے۔

عادل نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر سر ٹکا لیا۔

اس لڑکی کا کیا نام تھا جس نے براؤن سوٹ پہنا ہوا تھا اہل نے سوچنے والے انداز میں پوچھا۔

بھائی اس کا نام ہانیہ ہے لیکن اسے سارے پیار سے ہانی بولاتے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل نے جلدی سے اُٹھتے ہوئے کہا لیکن جب نظر آہل کے چہرے پر پڑی جو مسکرا رہا تھا عادل کو اپنی غلطی کا احساس ہوا جو جلد بازی میں بول گیا تھا۔

بھائی میں تو عادل نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

اس سے کوئی بات نہیں بن پا رہی تھی۔

وہ تمہیں اچھی لگتی ہے آہل نے صاف لفظوں میں پوچھا؟

جی بھائی عادل نے نظریں نیچے کر کے کہا۔

میں بات کروں اس کے گھر والوں سے؟ آہل نے عادل سے پوچھا۔

نہیں بھائی مجھے تو ابھی یہ بھی نہیں نہیں معلوم کہ وہ میرے بارے میں کیا سوچتی ہے عادل نے آہل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا تو پھر پہلے تم یہ پتہ لگواؤ گے کہ وہ تمہارے بارے میں کیا سوچتی ہے اور اگر اس دوران اسے کسی اور نے پروپوز کر دیا تو

آہل نے عادل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

تو بھائی میں اس انسان کی جان لے لونگا عادل نے عام سے لہجے میں کہا۔

Good

لیکن زیادہ دیر مت کرنا آہل عادل کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

زین آج کالج

نہیں گیا تھا۔

اسے کوئی ضروری کام تھا زین کا آج دل بہت گھبرا رہا تھا۔

جلدی سے کام نپٹا کر حور کو دیکھنا چاہتا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے۔

....

آج ہنی کالج نہیں آئی تھی اسے اپنی نیند پوری کرنی تھی اور حور آج کالج آکر بور ہو رہی تھی۔

بس اب چھٹی کا انتظار کر رہی تھی۔

جلدی سے وقت گزرے اور گھر جائے۔

اللہ اللہ کر کے چھٹی ہوئی حور اکیلی جا رہی تھی حور کا گھر کالج کے پاس ہی تھا اس لیے حور اور حیاء اکیلی ہی آتی جاتی تھیں۔

حور جلدی جلدی چل رہی تھی جب اچانک سے پیچھے سے کسی نے حور کے منہ پر رومال رکھا اور تھوڑی دیر بعد حور بے ہوش ہو گئی۔۔

....

ہانی آج یونیورسٹی آئی تھی کیونکہ چاچی گھر پر نہیں تھی اس لیے ہانی نے چھٹی نہیں کی تھی اریبہ، سجل اور ہانی بیٹھی پڑھ رہی تھیں یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا اریبہ اور ہانی پڑھ رہی تھی اور سجل میڈم کھانے میں مصروف تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نومی ہانی کو ہی دیکھ رہا تھا نومی وہی لڑکا تھا جو ہانی کی کتاب دینے آیا تھا۔

نومی نے اس دن کے بعد بہت کوشش کی ہانیہ سے بات کرنے کی لیکن ہانی کوئی ایسا موقع ہی نہیں دے رہی تھی۔

عادل لوگ بھی کنٹین میں آئے اور ہانی لوگوں کے پاس بیٹھ گیے۔

عادل کی نظر نومی کی طرف گئی جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا لیکن دیکھ وہ ہانی کو رہا تھا۔

علی نے عادل کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو نومی ہانی کو دیکھ رہا تھا ہانی اپنے دھیان بیٹھی ہوئی تھی۔

علی ہانیہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا علی تھوڑا اور آگے کو ہو کر بیٹھ گیا اب نومی کو ہانی نظر نہیں آرہی تھی۔

عادل علی کی طرف دیکھ کر مسکرایا علی بھی مسکرا پڑا۔

ان لوگوں کی دوستی ایسی ہی تھی۔

....

نومی کافی امیر گھرانے سے تعلق رکھتا تھا امیر ماں باپ کی بگڑی ہوئی اولاد تھا۔

نومی کو لگتا تھا وہ پیسے سے سب کچھ خرید سکتا ہے لیکن کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو پیسوں سے نہیں ملتی۔

عادل کو پہلے دن سے ہی نومی اچھا نہیں لگا تھا اور اب ہانی کو دیکھتے ہوئے تو عادل کو زہر لگ رہا تھا۔

....

کچھ دنوں بعد

ہانی کلاس میں بیٹھی ہوئی تھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی نے جو حیاء کی وجہ سے چھٹیاں کی تھیں اب ان دنوں کا کانوٹ کر رہی تھیں اور آج اسے فارغ وقت ملا تھا۔

سجل اور اریبہ کے کنٹین چلی گئ تھیں ہانی نے کہا تھا کہ تم لوگ جاؤ میں تھوڑی دیر بعد آ جاؤں گی۔

نومی کلاس میں داخل ہوا۔

ہانی مجھے تم سے بات کرنی ہے۔

نومی نے ہانی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جی بولیں کیا بات کرنی ہے ہانی نے تھوڑا فاصلے پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

نومی کو ہانی کا پیچھے ہونا بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا نومی کو اپنی خوبصورتی پر بہت فخر تھا لڑکیاں اس کی خوبصورتی پر مرتی تھی اور ہانی اس سے دور ہو رہی تھی۔ جو اسے غصے دلا رہا تھا۔

میں تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں نومی نے کہا۔

لیکن میں آپ سے دوستی نہیں کرنا چاہتی میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی ہانیہ نے کہا۔

اووووووووو۔

تو جو لڑکے تمھارے آس پاس منڈلاتے رہتے ہیں کیا وہ لڑکے نہیں ہیں؟

نومی نے ہنستے ہوئے طنز کیا۔

ہانی کو اب ڈر لگ رہا تھا اس وقت کلاس میں بھی کوئی نہ تھا ان کو اپنی غلطی کا شدید احساس ہوا اسے یہاں نہیں رکھنا چاہیے تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

ہانی دروازے کی طرف جانے لگی تو نومی نے پھرتی سے ہانی کا بازو پکڑا اور اپنی طرف کھینچا ہانی نے بہت مشکل سے اپنے اور نومی کے درمیان فاصلہ قائم کیا۔

بہت دیکھی ہیں تم جیسی لڑکیاں جو دوسروں کے سامنے پارسائی کا ڈرامہ کرتی ہیں لیکن ہوتی نہیں ہے میں تم سے پیار سے بات کر رہا ہوں تو تمہیں ہضم نہیں ہو رہا نومی نے غصے سے کہا۔

پلیز مجھے چھوڑو ہانیہ نے روتے ہوئے کہا۔

نہ آج تو ہاتھ آئی ہو آج موقع بھی ہے اور یہ موقع میں ضائع نہیں کروں گا بالکل بھی نہیں۔نومی نے نہ میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

نومی نے ہانی کو کھینچ کر اپنے قریب کیا جو چیز نومی کو پسند آ جاتی ہے وہ نومی کی ہو جاتی ہے اور تم آج سے میری ہو تمہیں اس قابل ہی نہیں چھوڑوں گا کہ تم کسی اور کی ہو سکو اور جو تم اتنا پارسا بنتی ہو نہ تو جب پوری یونی تمہیں اس حالت میں میرے ساتھ دیکھے گی تو سوچوں پھر کیا ہو گا تم نے مجھے نہ کر کہ بہت بڑی غلطی ک ہے۔

نومی نے کہتے ہانی کی بازوں سے شرٹ پھاڑی پلیز مجھے جانے دو ہانیہ روتے ہوئے نومی کو دور رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہانی نے ارد گرد دیکھا تو اسے پاس ہی گلاس نظر آیا ہانی نے گلاس اُٹھایا اور نومی کے سر پر مارا گلاس شیشے کا تھا اس لیے نومی کے سر سے خون نکلنا شروع ہو گیا نومی نے ہانی کو چھوڑ کر اپنا سر پکڑ لیا ہانی نے اپنا بیگ پکڑا اور دروازے کی طرف بھاگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس وقت ہانیہ کو کوئی ہوش نہ تھا وہ بس جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں نومی نے اونچی آواز میں کہا ہانیہ ان سنی کر کے وہاں سے بھاگ گئی۔

....

ہانیہ پھر یونیورسٹی نہیں رکی تھی سیدھا گھر آئی تھی اور اپنے کمرے میں آ کر رونے لگی تھی

سجل اور اریبہ کی کال آ رہی تھی ہانی نے موبائل بند کر دیا۔

اس وقت ہانیہ بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔

....

سجل اور اریبہ کافی دیر سے ہانی کا انتظار کر رہی تھی جو ابھی تک نہیں آئی تھی۔

ہانیہ نے کہا تھا وہ کچھ دیر میں آ جائے گی لیکن ابھی تک نہیں آئی تھی۔

عادل لوگ بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گئے عادل نے جب ہانی کو نہ دیکھا تو ہانیہ کے بارے میں پوچھا تو سجل نے اسے ہانی کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ وہ ابھی تک آئی نہیں ہے۔

میں دیکھ کر آتا ہوں آ عادل کہہ کر ہانی کی کلاس کی طرف چلا گیا کلاس میں داخل ہوا تو ہانیہ کا رجسٹر پڑا ہوا تھا لیکن ہانیہ خود موجود نہیں تھی زمین پر گلاس ٹوٹا ہوا پڑا ہوا تھا عادل کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔

عادل کلاس روم سے باہر آیا تو اسے حناء ملی ہائے عادل کیسے ہو؟

آج تو تم نظر ہی نہیں آئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں ابھی بزی ہوں عادل بناحناء کی طرف دیکھے وہاں سے کنٹین چلا گیا۔

عادل نے کنٹین آتے ہی اریبہ کو فون کرنے کا کہا عادل کے پاس ہانی کا نمبر نہیں تھا سجل نے بھی فون کیا لیکن دوسری بار پر فون آف ہو گیا اور بند جارہا تھا کیا ہوا ہے عادل؟

احمد نے عادل سے پوچھا یار امجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے عادل نے کہا۔

کیا مطلب ہے علی نے پوچھا۔

یار ہانی کارجسٹر کلاس میں ہے لیکن خود نہیں ہے گلاس بھی ٹوٹا ہوا پڑا تھا عادل نے بتایا۔

ہم لوگ پہلے یونی میں چیک کر لیتے ہیں علی نے کہا پھر سارے مل کر ہانیہ کو ڈھونڈنے لگے لیکن ہانیہ کہیں نہیں ملی یہاں ہوتی تو ملتی نہ۔

اریبہ تم ہانیہ کے گھر جا کر معلوم کرو احمد تم اریبہ کے ساتھ جاؤ۔

عادل نے احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

....

اریبہ ہانیہ کے گھر پہنچی تو امل اسے سامنے بیٹھی نظر آئی امل ہانیہ کہاں ہے؟

اریبہ نے پوچھا وہ اپنے روم ہے آج یونیورسٹی سے جلدی آگئی تھی شاید طبعیت ٹھیک نہیں امل نے عام سے لہجے میں کہا۔

اریبہ ہانیہ کے روم کی طرف گئی روم لوکڈ تھا اریبہ نے کافی آوازیں بھی دی لیکن ہانیہ نے دروازہ نہیں کھولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اریبہ نے احمد کو بتایا احمد نے فون کر کے عادل کو

بتایا۔

عادل کو ایک بات سمجھ نہیں آرہی تھی اگر طبیعت خراب تھی تو کسی کو تو بتاتی لیکن بنا بتائے چلے جانا عادل کو ٹھیک

نہیں لگ رہا تھا۔

زین بیسٹ کے پاس بیٹھا ہوا تھا.۔

بیسٹ زین کے چہرے پر چھائی بیچینی نوٹ کر رہا تھا۔

کیا ہوا ہے تم پریشان کیوں ہو؟

بیسٹ نے پوچھا۔

ہاں......

نہیں تو میں ٹھیک ہوں زین نے کہا۔

بیسٹ جانتا تھا اب جو بات زین کو بتانے والا ہے وہ سن کر زین زیادہ پریشان ہو جائے گا۔

پرنسپل نے ان لوگوں کو

اس لیے چھوڑا تھا کیونکہ پرنسپل نے کالج سے ایک لڑکی دینے کا وعدہ کیا تھا اور آج وہ لڑکی ان لوگوں کے پاس ہے۔

بیسٹ نے زین کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور اس بات پر زین کا دل بہت زور سے دھڑکا۔

زین دل میں دعا کر رہا تھا جو وہ سوچ رہا ہے وہ سچ نہ ہو لیکن ہر دعا پوری نہیں ہوتی۔

کون ہے وہ لڑکی زین نے بیسٹ سے پوچھا۔

تمہارے کالج کی ہے بیسٹ نے کہا۔

کو... کون سی لڑکی زین نے لڑکھڑاتی زبان سے پوچھا؟

تمہاری سٹوڈنٹ حوریہ بیسٹ نے کہا۔

کیا زین ایکدم کھڑا ہو گیا بیسٹ تم مجھے اب بتا رہے ہو۔

زین نے بیسٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

زین کے چہرے پر پریشانی واضع تھی۔

مجھے خود تھوڑی دیر پہلے پتہ چلا ہے میرے آدمی ابھی بھی وہیں کھڑے ہوئے ہیں تم جاؤ اس کے پاس بیسٹ نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

زین بنا کوئی جواب دیے وہاں سے باہر کی طرف بھاگا۔

....

پلیز مجھے چھوڑ دو۔

کیوں مجھے یہاں لائے ہو۔ میں نے کیا بگاڑا ہے آپ لوگوں کا۔ حور روتے ہوئے بول رہی تھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

...مجھے گھر جانا ہے

اے لڑکی اپنا منہ بند رکھ ورنہ جان سے جائے گی۔ آدمی نے حور کو کرسی پر باندھتے ہوئے غصے میں کہا۔

....حور تو اس آدمی کو ہی دیکھ کر ڈر گئی تھی

..لمبے بال، موٹا ناک، بڑے بڑے ہونٹ جو سیاہ تھے اور جسامت سے تو وہ کوئی عجیب مخلوق لگ رہا تھا

اسے دیکھ کر عجیب سی وحشت ہو رہی تھی۔

.حور کو ڈر کی وجہ سے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

حور نے پھر سے چلانا شروع کر دیا اور اپنے آپ کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ حور جب ہوش میں آئی تو اس جگہ پر تھی۔

آدمی اسے باندھ کر چلا گیا۔

حور اپنی بے بسی پر رونے لگی اور دل میں اللہ سے مدد مانگنے لگی۔۔

یا اللہ یہ کون لوگ ہے؟ میں تو کسی کو نہیں جانتی نہ ہی میں کبھی ان سے ملی ہوں پھر یہ لوگ مجھے یہاں کیوں لائے ہے۔

یا اللہ میری مدد فرما۔ میرے گھر والے پریشان ہو رہے ہونگے۔

.اے میرے رب میری عزت کی حفاظت فرما۔ (بے شک تو وہی سب کی حفاظت کرنے والا ہے)

حور دعا مانگ رہی تھی جب ایک موٹا سا آدمی اندر آیا۔

لڑکی تو واقعی بہت خوبصورت ہے اس آدمی نے حور کی طرف دیکھتے ہوئے خباثت سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھوڑا حق تو ہمارا بھی بنتا ہے نہ اس آدمی نے حور کی طرف آتے ہوئے کہا۔

حور نے جب اس آدمی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو اس کی آنکھیں خوف کے مارے پھیل گئی۔

حور کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

اس آدمی نے حور کے ڈوپٹے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حور نے اس کے منہ پر تھوک دیا۔

اس آدمی کو غصہ آگیا۔

تیری اتنی اوقات سالی ابھی بتاتا ہوں تجھے اس آدمی نے حور کے نرم رخسار پر تھپڑ مارا تھپڑ اتنی زور سے مارا کہ حور کو لگا جیسے اس کا جبڑا ٹوٹ گیا ہو۔

حور کا ہونٹ پھٹ گیا اور اس میں سے خون نکلنے لگا۔

آدمی جب دوبارہ حور کی طرف بڑھا تو کوئی دروازہ توڑ کر اندر آیا۔

زین نے منہ پر ماسک پہنچا ہوا تھا۔

حور کو جتنا ڈر اسے پہلی بار دیکھ کر لگا تھا اتنی ہی خوشی اب ہو رہی تھی زین کی نظر حور کے چہرے پر پڑی جہاں تھپڑ کا نشان تھا۔

اور ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔

زین کے غصے میں مزید اضافہ ہوا زین آگے بڑھا اور ایک جنونی انسان کی طرح اس سانڈ نما انسان کو مارنے لگا وہ آدمی جتنا اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا زین اتنا ہی اسے مارتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے ایک جھٹکے سے اس کی گردن توڑ دی زین نے حور کو کھولا جو شاید ہوش میں نہیں تھی زین جب حور کو کھول کے پیچھے ہوا تو دس لوگ اندر آ گئے۔

زین اکیلا نہیں تھا۔

وہ حور کی موجودگی میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں لڑ سکتا تھا اگر اکیلا ہوتا تو آسانی سے ان کی دھلائی کر سکتا تھا۔

حور ان لوگوں کو دیکھ کر زین کی باہوں میں بے ہوش ہو گئی تھی۔

زین نے حور کو دوبارہ کرسی پر بیٹھایا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

ہمیں یہ لڑکی دے دو ہم تمہیں جانے دے گے ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔

اگر تم لوگوں میں ہمت ہے تو اس لڑکی کو ہاتھ لگا کر دیکھاؤ زین نے غصے سے کہا۔

اتنے میں گولی کی آواز آئی سب نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں بیسٹ کھڑا تھا۔

اور اس کے سامنے ان کا ایک آدمی زمین پر گرا پڑا تھا۔

بیسٹ نے ماسک پہنا ہوا تھا لیکن یہ لوگ بیسٹ کو پہچان گئے تھے ان کو اب اپنی موت اپنے سامنے نظر آ رہی تھی۔

لڑکی کو لے کر جاؤ یہاں سے بیسٹ نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کی آواز ایسی تھی کہ وہاں پر کھڑا ہر انسان کانپ گیا۔

زین جانتا تھا اب ان لوگوں کی خیر نہیں۔

زین نے حور کو اٹھایا اور دروازے کی طرف جانے لگا ان لوگوں نے خود ہی زین کو راستہ دے دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ لوگ جانتے تھے اگر ان لوگوں نے زین کو روکنے کی کوشش کی تو بیسٹ نے ان کو مارنا تو ہے ہی لیکن پھر بہت تکلیف دہ موت دے گا اس لیے آرام سے کھڑے تھے۔

زین حور کو لے کر وہاں سے نکل گیا۔

اور پیچھے ان لوگوں کی چیخے کمرے میں گھونج رہی تھی کیونکہ بیسٹ نے کبھی معاف کرنا نہیں سیکھا تھا۔

....

اریبہ حور کا انتظار کر رہی تھی۔

جو ابھی تک نہیں آئی تھی اریبہ جانتی تھی حور اکثر پارک چلی جاتی تھی اب بھی اریبہ یہ سوچ کر مطمئن تھی کہ حور پارک چلی گئی ہو گئی۔

....

زین حور کو اس کے گھر میں لے آیا تھا۔

اریبہ نے دروازہ کھولا تو حور کو بے ہوش دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

حور۔۔۔کیا ہوا ہے اسے؟

اریبہ نے پوچھا۔

آپ پہلے مجھے اسے لٹانے دے بعد میں آپ کے سوالوں کے جواب دے دوں گا۔

اریبہ جلدی سے پیچھے ہوئی زین نے ڈاکٹر کو فون کرنے کا کہا پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آگیا ڈاکٹر نے حور کے زخم پر مرہم لگائی اور کہا پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے اب یہ ٹھیک ہیں شاید خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈاکٹر ہدایات دے کر چلا گیا۔

بیٹا کون ہو تم؟

اور حور آپ کو کہاں پر ملی؟

ماہم بیگم نے زین سے پوچھا آنٹی میرا نام زین ہے میں حور کا ٹیچر ہوں میں گزر رہا تھا تو حور مجھے سڑک پر بے ہوش ملی میں نے کالج سے آپ کے گھر کا پتہ معلوم کیا اور حور کو یہاں لے آیا۔

زین نے فرمانبرداری سے جواب دیا۔

تمہارا بہت بہت شکریہ بیٹا تم نے ہماری بہت مدد کی ہے۔

ماہم بیگم نے زین سے کہا کوئی بات نہیں آنٹی حور میری سٹوڈنٹ بھی ہے اور یہ تو میرا فرض تھا زین نے کہا۔

بیٹا تم بیٹھو میں چائے لاتی

ہوں۔

ماہم بیگم نے کہا نہیں آنٹی مجھے کچھ ضروری کام ہے اب میں چلتا ہوں زین نے کہا اور ماہم بیگم سے پیار لے کر وہاں سے چلا گیا۔

....

آہل اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔

اور حیا کے بارے میں سوچ رہا تھا آج اس کا کام کرنے کو دل نہیں کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل وہ بہت چھوٹی ہے دماغ نے کہا۔

اتنی بھی چھوٹی نہیں ہے دل نے کہا۔

لیکن وہ بہت معصوم ہے بچوں کی طرح اس کے شوق ہیں دماغ نے کہا۔

وقت کے ساتھ ساتھ سیکھ جائے گی دل نے کہا۔

اُف یہ میں کیا سوچ رہا ہوں آہل نے سر اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر کہا۔

میں کیا کروں اُس کی معصومیت اُس کی جھیل سی آنکھیں اُس کے ہونٹ کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتے ہیں۔

آہل انہی سوچوں میں گم تھا۔

جب دروازہ نوک ہوا۔

آہل نے اندر آنے کی اجازت دی۔

سر ابھی بھی نیچے ہی تھا۔

آہل بی بی کیسے ہو تم؟

میں نے تمہیں کتنی کالز کی تم نے ایک بھی نہیں اٹھائی ہما نے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

آہل نے ناگواری سے پوچھا آہل اس وقت اس کی شکل بلکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

تم سے ملنے آئی ہوں ہما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہما اور آہل ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے ہما تب سے آہل کو پسند کرتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل کو ہما جیسی لڑکیاں بالکل بھی پسند نہیں تھیں اور نہ ہی ہما میں کوئی دلچسپی رکھتا تھا۔

میں نے تمہیں کتنی بار منع کیا ہے میرے آفس مت آیا کرو آہل نے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے کہا۔

اف آہل باہر تم مجھے ملتے نہیں ہو آفس آنے سے منع کرتے ہو تو میں کیا کروں ہما نے تھوڑا آگے کو ہوتے ہوئے پوچھا؟

اپنے گھر میں بیٹھو یاں جہاں بھی جانا ہے جاؤ لیکن مجھ سے دور رہو آہل کہتے ہی وہاں جانے لگا ہما جلدی سے اُٹھ کر آہل کے پاس آئی۔

آہل میں تم سے پیار کرتی ہوں

تم یہ بات کیوں نہیں سمجھتے ہما نے آہل کے تھوڑا اور قریب ہوتے ہوئے کہا۔

Just shut up

آہل نے ہما کو پیچھے کرتے ہوئے غصے سے کہا۔

میں تمہیں پہلے بھی پسند نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اب کرتا ہوں اور میں جس لڑکی کو پسند کروں گا وہ تم تو بلکل بھی نہیں ہو گئ اور مجھ سے دور رہو۔

آہل کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

تم میرے ہو آہل خان اگر تم میرے نہیں ہوئے تو کسی اور کا بھی نہیں ہونے دوں گی جو بھی لڑکی میرے سوا تمہاری زندگی میں آئی میں اس کی جان لے لوں گی ہما نے نفرت سے کہا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہما مسٹر یزدانی کی بیٹی تھی مسٹر یزدانی آہل کو پسند نہیں کرتے تھے آہل نے ہمیشہ ان کو مات دی تھی لیکن ہما آہل کو پسند کرتی تھی اور اس کے لئے کچھ بھی کر سکتی تھی پارٹی میں ہما نہیں آئی تھی کیونکہ وہ یہاں پر نہیں تھی۔

جب حیاء کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے قریب ہانی کو بھی لیٹا ہوا پایا۔

جو آنکھوں پہ ہاتھ رکھے سوئی ہوئی تھی۔

حیاء نے آج پھر چھٹی کی تھی رات کو دیر تک مووی دیکھتی رہی تھی اس لیے صبح اٹھ نہیں پائی تھی۔

آپی آپ کب آئی ہنی نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

لیکن ہانی کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا لگتا ہے سو رہی ہے۔

ہنی نے خود سے کہا دوبارہ لائٹ آف کر کے خود بھی سو گئی۔

....

تھینک یو زین نے بیسٹ سے کہا جو سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا۔

کس لئے بیسٹ نے کہا تم جانتے ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔

زین نے کہا۔

مجھے تم بہت عزیز ہو زین اور تم سے جڑے رشتے بھی مجھے بہت عزیز ہیں اور کوئی میرے رشتہ داروں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا تو میں چپ نہیں بیٹھ سکتا۔

اور جو ان کی طرف دیکھنے کی کوشش کرے گا وہ جان سے جائے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیسٹ نے تھوڑا آگے کو ہو کر زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

زین بھی بیسٹ کی

بات پر مسکرا پڑا۔

اور صوفے سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندلی۔

زین بیسٹ کا جتنا بھی شکر ادا کرتا اتنا ہی کم تھا اگر زین تھوڑا سا بھی لیٹ ہو جاتا تو پتا نہیں کیا ہو جاتا اور زین اس سے آگے سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

حور کی آنکھ کھلی تو اریبہ اس کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

آپی میں یہاں حور نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

وہ تم کالج سے واپسی پر بے ہوش ہو گئی تھی۔

اریبہ نے کہا آپی میں گھر کیسے آئی؟

تمہارے سر چھوڑ کر گئے ہیں۔

سر کون سے سر حور نے اریبہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

زین نام تھا ان کا تم انہیں روڈ پر ملی تھی شکر ہے تمہیں زیادہ چوٹ نہیں لگی اریبہ نے حور کے ہونٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں مرہم لگی ہوئی تھی۔

حور کو آہستہ آہستہ سب یاد آنے لگا تھا کیسے یہ کالج سے واپسی پر کڈنیپ ہوئی کیسے اس شخص نے جو رات کو حور کے پاس آیا تھا اس نے بچایا اگر وہ نہ آتا تو اور میں دوبارہ سڑک پر کیسے پہنچی یہ سب باتیں سوچتے حور کے سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔

لیکن اسے پتہ نہیں چل رہا تھا کہ یہ سب کیوں ہوا وہ شخص کون تھا جو اسے بچانے کے لئے آیا تھا یہ سوچتے ہوئے حور دوبارہ نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔

....

زین کا دل حور کو دیکھنے کو کر رہا تھا اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر رات کے اس پہر حور کے کمرے میں موجود تھا۔

حور اکیلی سوتی تھی اور اریبہ اپنی امی کے ساتھ سوتی تھی کیونکہ ماہم بیگم کو میڈیسن وغیرہ لینی ہوتی تھی جو اریبہ ان کو دیتی تھی۔

زین نے دروازہ لوک کیا اور حور کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم جانتی ہو تم نے آج مجھے کتنا پریشان کیا میں کتنا ڈر گیا تھا مجھے لگا میں تمہیں کھو دوں گا زین حور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

جو شاید نیند کی میڈیسن کھا کر سوئی تھی زین نے حور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنے ہونٹوں تک لے گیا اور اس پر بہت پیار سے کِس کی۔

تم بہت پریشان کرتی ہو مجھے زین نے مسکرا کر حور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر تک حور کو دیکھتا رہا پھر بولا۔

میرا دل تو نہیں کر رہا لیکن مجھے ابھی ضروری کام ہے اب میں چلتا ہوں تمہارے پرنسپل کی خبر بھی لینی ہے۔

اپنا خیال رکھنا زین نے اُٹھنے سے پہلے حور کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔

....

ہانیہ اس دن کے بعد یونیورسٹی نہیں آئی تھی سب لوگ پریشان تھے کہ آخر ایسا کیا ہو گیا جو ہانی یونیورسٹی نہیں آ رہی۔

اریبہ اور سجل کافی بار ہانی کے گھر جا چکی تھی لیکن ہانی نے ان کو کچھ نہیں بتایا اور یہ بھی کہا کہ اب وہ یونیورسٹی نہیں آئے گی اور یونیورسٹی کو چھوڑ چکی ہے۔

اریبہ بہت اچھی طرح جانتی تھی کہ یونیورسٹی جانا ہانیہ کا خواب تھا لیکن اب کیا ہو گیا جو ہانیہ یونیورسٹی کو چھوڑنے کی بات کر رہی ہے اریبہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل بھی بہت پریشان تھا ہانیہ نے باہر نکلنا بھی چھوڑ دیا تھا حیاء بھی گھر پر تھی کیونکہ حور بھی کالج نہیں جا رہی تھی حور کو ٹھیک ہونے میں کچھ دن لگ گئے تھے۔

....

سجل لوگ کنٹین میں بیٹھے ہوئے تھے

تو عادل نے بات شروع کی مجھے ہانی سے بات کرنی ہے۔

عادل نے سب کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن بھائی وہ تو باہر نہیں نکلتی تو کس طرح آپ بات کریں گے اریبہ نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

کوئی تو ہو گا جس کی بات ہانی مانے گی یا کسی بہانے سے عادل نے سوچتے ہوئے کہا۔

یہ کام تو صرف ہنی ہی کر سکتی ہے ہانی اس کی کوئی بات نہیں ٹالتی تو پھر ٹھیک ہے میں آج ہی ہنی سے بات کرتا ہوں۔ عادل نے کہا۔

نہیں بھائی آج تو وہ کالج نہیں گئی تو پھر کب جائے گی علی نے پوچھا۔

کل حور نے بھی جانا ہے تو ہو سکتا ہے وہ بھی کل ہی جائے اریبہ نے کہا۔

تو پھر ٹھیک ہے میں کل اس سے بات کروں گا

عادل نے کہا اور کل کا انتظار کرنے لگا۔

....

اگلے دن حیا اور حور کالج گئی تھیں زین حور کو دیکھ کر بہت خوش تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیااور حور گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی تھی جب ایک لڑکی ان کے پاس آئی حور تمہیں سر بلا رہے ہیں۔

کون سے سر حور نے پوچھا؟

سر زین لڑکی کہہ کر چلی گئ حور زین کے آفس کی طرف چلی گی اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی۔

سر آپ نے مجھے بلایا؟

حور نے پوچھا۔

جی بالکل بیٹھیے زین نے کہا۔

اب آپ کی طبیعت کیسی ہے زین نے حور سے پوچھا جی سر اب ٹھیک ہے اور آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے میری مدد کی۔

حور نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو حور کے چہرے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

آپ کی زیادہ
طبیعت خراب تھی جو آپ بے ہوش ہو سڑک پر گر گئی؟

زین نے حور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا پتا نہیں سر صبح تک تو ٹھیک تھی واپسی کا مجھے یاد نہیں حور نے نظر نیچے کر کے جواب دیا۔

ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں اور اپنا خیال رکھیے گا زین نے کہا جی سر حور کہہ کر واپس چلی گئی۔

ہائے میری جنگلی بلی کو تو جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا زین نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل حور اور حیاء کو پک کرنے آیا تھا جب حور کی نظر عادل کی طرف گئ تو اس نے حیاء کو بتایا۔

حیاء بھی عادل کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔

بھائی آپ یہاں حیاء نے خوشی سے پوچھا؟

کیا میں اپنی گڑیا سے ملنے نہیں آ سکتا عادل نے گلاسز اتارتے ہوئے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں آسکتے ہیں۔ حور نے کہا کیسی ہو تم دونوں عادل نے دونوں
کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

ہم بالکل ٹھیک ہیں عادل بھائی حور نے کہا چلو گاڑی میں بیٹھو میں تم لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں؟

عادل نے کہا لیکن بھائی ہمارا گھر تو پاس ہی ہے حیاء نے کہا میں جانتا ہوں گڑیا مجھے تم دونوں سے بات بھی کرنی ہے
عادل نے کہا اور پھر دونوں گاڑی میں بیٹھ گئ۔

ہانیہ کیسی ہے عادل نے پوچھا؟

جی بھائی وہ ٹھیک ہے لیکن پتہ نہیں کچھ دنوں سے پریشان ہے پتہ نہیں ان کو کیا ہوا ہے مجھ سے زیادہ بات بھی نہیں کرتی اور آپ کو پتہ ہے انہوں نے یونیورسٹی بھی چھوڑ دی ہے حیاء نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔

ہاں میں جانتا ہوں اس لیے تمھاری بہن کو سمجھانا چاہتا ہوں لیکن وہ گھر سے باہر نہیں نکلتی اور پڑھنا تو ہانی کا خواب تھا نہ تو کیا تم دونوں میری مدد کرو گی ہانیہ کو منانے میں عادل نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حور پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔

اور عادل کی باتیں سن رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جی بھائی میں بالکل آپ کی مدد کروں گی حیانے کہا اور حور نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔

بھائی ہمیں کیا کرنا ہوگا حور نے پوچھا۔

تو عادل ان دونوں کو اپنا پلان بنانے لگا۔

حور بھی حیاء کے ساتھ ہی اس کے گھر آگئی تھی

آپی کیسی ہیں آپ؟

حور نے ہانی سے پوچھا۔ تو ہانی پھیکا سا مسکرا پڑی۔

میں ٹھیک ہوں گڑیا تم کیسی ہو؟

ہانی نے حور کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا آپی میں ٹھیک ہوں مجھے آپ
کو پتانا تھا ہمارے پرنسپل نے آپ کو کالج میں بلوایا ہے انہوں نے آپ سے حیاء کے متعلق بات کرنی ہے حور نے کہا

ہانیہ حور کی بات سن کر پریشان ہو گئی۔

میرا جانا ضروری ہے کیا؟ ہانی نے پوچھا جی آپی انہوں نے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔

آپ سے حور نے کہا۔

اس دوران حیاء خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

ہانی جانتی تھی کہ جانے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں ہے چاچی اور امل تو جائیں گے نہیں اس وجہ سے ہانیہ کو خود ہی جانا

پڑنا تھا ٹھیک ہے کب جانا ہے ہانیہ نے پوچھا؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپی کل تو اتوار ہے آپ پیر کو آجائیے گا حور نے کہا ٹھیک ہے میں آجاؤں گی۔

اوکے اب میں چلتی ہوں حور نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔

....

اتوار کو علی اور احمد نے گھومنے کا پلان بنایا تھا عادل ہانیہ کی وجہ سے بہت پریشان تھا پھر علی نے عادل کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے پلان بنایا تھا۔

سارا دن مستی کرنے کے بعد کھانے کے لیے ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے تو وہاں نومی بھی اپنے دوستوں کے ساتھ آیا ہوا تھا۔

نومی نے جب عادل کو دیکھا تو مسکراتا ہوں اس کے پاس آیا ہیلو عادل آپ کی رانی کیوں نہیں آرہی یونیورسٹی میں اُسے بہت مس کر رہا ہوں۔

نومی نے عادل کے پاس آتے ہوئے پوچھا عادل کو ہانی کا ذکر اس کے منہ سے بہت برا لگا تھا۔

تم اس کا کیوں پوچھ رہے ہو عادل نے اپنے آپ کو پرسکون کر کے پوچھا؟

اب تو احمد اور علی کو بھی کچھ گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا۔

یار سچ میں بہت ڈرپوک ہے تمہاری رانی اس دن میری تھوڑی سی قربت بھی برداشت نہیں کر پائی نومی نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور یہاں عادل کا صبر جواب دے گیا عادل نے نومی کا گریبان پکڑا اور اسے مارنا شروع ہو گیا احمد علی دونوں کھڑے شو کو انجوائے کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دونوں کو بھی نومی پر بہت غصہ تھا اس نے ان کی بہن کے ساتھ برا کیا تھا اور وہ یونیورسٹی چھوڑنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

عادل نے نومی کو اتنا مارا کہ اس کے منہ سے خون نکلنا شروع ہو گیا نومی عادل کی نسبت کمزور تھا۔

اس لیے مار کھاتا رہا لوگ اکٹھے ہو گئے ان میں سے ایک آدمی نے احمد اور علی کو کہا اپنے دوست کو روکوں تو احمد نے کہا انکل جی اس لڑکے نے حرکت ہی ایسی کی ہے دھلائی تو بنتی ہے نہ احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نومی کے دوست جلدی سے آگے آئے ورنہ عادل نے آج نومی کو جان سے مار دینا تھا نومی کے دوستوں نے عادل کو پیچھے کیا۔

اگر تم نے ہانی کی طرف دیکھنے کی بھی کوشش کی تو تمہاری جان لینے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا عادل نے نومی کو پیچھے دھکا دیتے ہوئے غصے سے کہا۔

چلو یہاں سے عادل نے احمد اور علی کو کہا تینوں وہاں سے چلے گئے نومی کے دوستوں نے بھی نومی کو اٹھایا اور اس کی حالت بہت بری ہو گئی تھی۔

چھوڑوں گا نہیں میں اس ہانی کو ہانی میں جان بستی ہے نہ تمہاری دیکھنا اب میں کیا کرتا ہوں اتنی مار کھا کر بھی اسے سکون نہیں مل رہا تھا۔

نومی نے دل میں سوچا اور پھر اس کے دوست اسے وہاں سے لے گئے۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل غصے میں بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا۔

یار آرام سے ہم لوگ بات کریں گے ہانیہ سے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔

اس کی ہمت کیسے ہوئی اس کو ہاتھ لگانے کی مجھے پہلے ہی کچھ گڑبڑ لگ رہی تھی عادل کی آنکھیں لال ہو گئ تھیں مجھے ہانیہ سے بات کرنی ہو گی عادل منہ میں بڑبڑایا یار صبح تک کا انتظار کر لے اس وقت وہ بالکل نہیں آئے گی۔

علی نے سمجھانے والے انداز میں کہا عادل کو بھی علی کی بات ٹھیک لگی اس لئے خاموش ہو گیا۔

....

ہانی بارہ بجے کے قریب گھر سے نکلی اس کا ارادہ رکشہ میں جانے کا تھا ہانی پیدل نہیں جانا چاہتی تھی ہانی ادھر ادھر دیکھ کر چل رہی تھی جب کسی نے ہانی کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

ہانیہ نے جلدی سے ہاتھ جھٹکا اور ڈر کے مارے جلدی سے پیچھے دیکھا تو پیچھے عادل کھڑا تھا عادل ہنی کو کافی دنوں بعد دیکھ کر پر سکون ہو گیا تھا۔

لیکن ڈر اس کے چہرے پر واضح محسوس کر سکتا تھا ہانیہ مجھے تم سے بات کرنی ہے میرے ساتھ چلو عادل نے کہا۔

مجھے کہیں نہیں جانا میں گھر جا رہی ہوں ہانیہ کہتے ہی وہاں سے جانے لگی کیا تم مجھ پر تھوڑا سا بھی بھروسہ نہیں کرتی؟

عادل نے کہا ہانیہ ایک دم رک گی پلیز بس تھوڑی دیر عادل نے کہا۔

جو کچھ ہانی کے ساتھ ہوا اس میں عادل کا تو کوئی قصور نہیں تھا اور سارے ایک جیسے تو نہیں ہوتے نہ ہانی یہ سوچ کر عادل کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گاڑی میں خاموشی تھی عادل کو خوشی ہوئی تھی کہ ہانیہ اس پر بھروسہ کرتی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے کالج جانا تھا ہانیہ نے کہا وہ سب میں نے ان دونوں کو کہا تھا آپ کو پرنسپل نے نہیں بلایا عادل نے سامنے دیکھتے ہوئے۔

ہانیہ نے ایک دم عادل کی طرف دیکھا لیکن بولی کچھ بھی نہیں اور سامنے دیکھنے لگی عادل ہانیہ کو ساحل سمندر پر لے آیا تھا۔

موسم بہت اچھا ہو رہا تھا سب لوگ انجوائے کر رہے تھے عادل ایک بینچ پر بیٹھ گیا ہانیہ بھی کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔

آپ یونی کیوں نہیں آ رہی عادل نے سامنے دیکھتے ہوئے پوچھا؟

میں نے یونیورسٹی چھوڑ دی ہے ہانیہ نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیوں؟

عادل نے پوچھا ہانی کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا عادل تھوڑی دیر انتظار کرتا رہا پھر ہانیہ کی طرف چہرہ کر کے بیٹھ گیا۔

ہانیہ اس دن کلاس روم میں کیا ہوا تھا عادل نے صاف صاف لفظوں میں ہانی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اور ہانی کو لگا کسی نے اس کے جسم سے روح کھینچ لی ہو۔

ہانیہ نے کوئی جواب نہ دیا عادل نے اپنی دو انگلیوں سے ہانی کی تھوڑی کو پکڑ کر اوپر کیا تو ہانیہ رو رہی تھی عادل ایک دم سیدھا ہوا عادل ہانیہ کے رونے سے پریشان ہو گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانیہ کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو پلیز چپ ہو جاؤ عادل کا دل بہت بری طرح گھبرا رہا تھا ہانیہ کے رونے میں تیزی آگئی تھی ہانیہ تم مجھے بتا رہی ہو کہ نہیں یا میں جا کر اس کی جان لے لو جس کی وجہ سے تمہاری آنکھوں میں آنسو آئے ہیں۔

عادل نے تھوڑا غصے میں کہا ہانی نے اس کی طرف دیکھا

جو ہانی کی طرف دیکھ رہا تھا اس دن ہانی نے بولنا شروع کیا لیکن اس سے بولا نہیں جا رہا تھا کیا ہوا تھا اس دن عادل نے پوچھا۔

مجھے یونیورسٹی نہیں جانا عادل پلیز ہانیہ نے ایک دم عادل کے گلے لگتے ہوئے کہا عادل ہانی سے اس حرکت کی امید نہیں کر رہا تھا شاید ہانیہ ہوش میں نہیں تھی۔

وہ بہت برا ہے ہانیہ نے کہا کون برا ہے؟

ہانی عادل نے اس بار پیار سے پوچھا اور ساتھ ساتھ ہانی کے بال بھی ٹھیک کر تا رہا جو ہوا کی وجہ سے ہانی کے چہرے پر آرہے تھے۔

نومی اچھا نہیں ہے ہانی نے ہچکی لیتے ہوئے کہا پھر ہانیہ نے ہمت کر کے سارا کچھ عادل کو بتا دیا جیسے جیسے ہانی عادل کو بتاتی جا رہی تھی عادل کے گردن کی رگیں پھولتی جا رہی تھیں۔

ہانیہ ابھی بھی رو رہی تھی اتنا سب کچھ ہو گیا اور تم نے ہم میں سے کسی کو بھی بتانا بہتر نہیں سمجھا۔

عادل کب آپ سے تم تک آیا اسے خود بھی پتہ نہ چلا۔

عادل نے کہا وہ مجھے لگا آپ لوگ پتہ نہیں میرے بارے میں کیا سوچیں گے ہانیہ نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

عادل نے ہانی کا سر اپنے کاندھے سے پیچھے کر کے اپنی ہاتھوں کا پیالہ بنا کے پیار سے ہانی کا چہرہ پکڑا۔

ہانیہ اگر کوئی بھی آ کر ہمیں کہے گا نہ ہانیہ ایسی ہے ہم تب بھی اس کی بات پر یقین نہیں کریں گے۔

دوست کس لیے ہوتے ہیں تم ایک بار ہم پر بھروسہ تو کرتی عادل نے کہا۔

میں ڈر گئی تھی ہانیہ نے نظریں اوپر کر کے کہا وہ اب تمہیں تنگ نہیں کرے گا اور تم کل سے یونیورسٹی آ و گی عادل نے کہا۔

لیکن میں ہانی نے کچھ کہنا چاہا کہ عادل نے ٹوک دیا ہانی لوگوں کا سامنا کرنا سیکھو اگر اس طرح ڈر کر چھپ جاؤ گی تو کبھی بھی آگے نہیں بڑھ پاؤ گی۔

عادل نے سمجھانے والے انداز میں کہا ہانی کا بھی دل ہلکا ہو گیا تھا اب تم یونی آ ؤ گی نہ ؟ عادل نے پھر سے پوچھا ہانیہ نے ہاں میں سر ہلایا ہانی کا چہرہ ابھی بھی عادل کے ہاتھوں میں تھا۔

ہانی نے جب نظریں اوپر کی تھی تو عادل ان میں کھو سا گیا تھا بڑی بڑی کالی آنکھیں جن میں آنسو تھے ناک رونے سے سرخ ہو گئی تھی اور لونگ چمک رہی تھی ہونٹ مزید غلابی ہو گئے تھے یہ سب چیزیں
بارش کے بعد کا منظر پیش کر رہی تھی۔

عادل نے جلدی سے ہانیہ کا چہرہ چھوڑا اور چہرے سے نظر پھیر لی کہیں اس کی ہی نظر نہ لگ جائے ہانیہ بھی ہوش میں آئی اور جلدی سے تھوڑا فاصلے پر ہو کر بیٹھ گئی۔

ہانیہ کو اب شرمندگی ہو رہی تھی اپنی حرکت پر عادل کو معلوم ہو گیا تھا اس لیے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا اور کامیاب بھی ہو گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

حیاء اور حور کالج سے واپس آرہی تھیں۔

جب حیاء کی نظر بلی کے بچے کی طرف گئ جو سڑک کے درمیان میں سہا ہوا بیٹھا تھا۔

حیاء نے دیکھا گاڑی آرہی تھی حیاء جلدی سے سڑک کے درمیان میں آئ اور بلی کے بچے کو اٹھالیا۔

گاڑی والے نے بہت مشکل سے بریک لگائی ورنہ حیاء کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو جانا تھا۔

اور یہ سب حور دیکھ رہی تھی اور اس کی چیخ نکل گئ وہ جلدی سے حیاء کے پاس آئی

حیاء تم ٹھیک ہو حور نے حیاء کے پاس آتے ہوئے پوچھا؟

ہاں میں ٹھیک ہوں لیکن اگر میں اسے نہ بچاتی تو اس نے مر جانا تھا حیاء نے بلی کے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

حیاء تمہیں بھی چوٹ لگ سکتی تھی حور نے تھوڑا غصے سے کہا۔

لیکن حیاء میڈم کو ہوش ہی نہیں تھا وہ اب بھی سڑک کے درمیان میں کھڑی ہوئی تھی۔

یہ کون پاگل لڑکی ہے؟

جسے مرنے کا شوق چڑھا ہوا ہے میر نے غصے سے کہا۔

سر میں ابھی دیکھتا ہوں ڈرائیور نے جلدی سے کہا وہ اپنے سر کا غصہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔

تم رہنے دو میں دیکھتا ہوں میر نے باہر نکلتے ہوئے کہا میر باہر آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور اور حیاء دونوں کا چہرہ سامنے کی طرف تھا تم لوگوں میں عقل نام کی چیز ہے کہ نہیں میر نے غصے سے کہا۔

اگر ڈرائیور صحیح وقت پر بریک نہ لگاتا تو اس وقت یہ لڑکی اوپر پہنچی ہوتی۔

آواز پر حور اور حیاء نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے ایک ہینڈ سم سا شخص کھڑا تھا اس نے کالے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا جو اس کی شخصیت پر بہت جچ رہا تھا چہرے پر ہلکی سی داڑھی آنکھوں پر گلاسز لگائی ہوئی تھی۔

میر نے جب حیا کی طرف دیکھا تو منہ میں بڑبڑایا

Innocent beauty.

میر نے اپنی گلاسز اتاری اور نیچے سے اس
کی کالی رنگ کی خوبصورتی آنکھیں نظر آئی۔

حور جلدی سے میر کے پاس آئی۔

وہ جانتی تھی غلطی حیاء کی ہے لیکن حیاء اس وقت بلی کے بچے کے ساتھ بزی تھی جیسے اس سے ضروری کام تو اور ہے ہی نہیں۔

حور نے جلدی سے معذرت کی میر ابھی بھی حیاء کی طرف دیکھ رہا تھا جسے ہوش ہی نہیں تھا آس پاس کیا ہو رہا ہے۔

کوئی بات نہیں آئندہ خیال رکھیے گا میر نے اس بار آرام سے کہا اب اس کی آواز میں غصہ نہیں تھا۔

چلو حیاء یہاں سے حور نے حیاء کا بازو پکڑتے ہوئے کہا حور میں اس کو گھر لے جاؤں حیاء نے معصومیت سے پوچھا میر کو اس وقت حیاء بہت معصوم لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے کالے رنگ کی چادر لی ہوئی تھی کالج کا سفید یونیفارم پہنا ہوا تھا بالوں کی کچھ لٹے چہرے پر بوسہ دے رہی تھی میر بہت فرصت سے حیاء کا جائزہ لے رہا تھا جو کسی بھی میک اپ کے بغیر اتنی پیاری لگ رہی تھی اگر میک اپ کر لے تو کسی نہ کسی کی جان تو ضرور لے لیں گی۔

ہاں تم لے جاؤ اسے گھر چلو اب حور نے حیا کو کہا اور وہاں سے چلی گئی میر ابھی بھی وہیں کھڑا تھا۔

Innocent beauty

میر کہہ کر دوبارہ گاڑی میں بیٹھ گیا

....

آج شاہینہ بیگم بہت خوش تھیں کیوں نہ خوش ہوتی ہے ان کا اکلوتا بیٹا جو گھر آ رہا تھا چاچی مختلف کھانے بنا رہی تھی گھر کو سجا رہی تھیں۔

حیاء سیدھا اپنے کمرے میں آ گئی تھی ہانی کمرے کے اندر ہی تھی آپی آج کچھ خاص ہے کیا؟

حیاء نے بلی کے بچے کے سر پر پیار کرتے ہوئے پوچھا ہنی اسے کہاں سے لائی ہو ہانی کا اشارہ بلی کے بچے کی طرف تھا۔

آپی یہ مجھے سڑک پر ملا ایک گاڑی کے نیچے آنے والا تھا میں نے اسے بچا لیا کیا میں اسے اپنے پاس رکھ سکتی ہو حیاء نے ہانی سے پوچھا؟

وہ تو ٹھیک ہے لیکن چاچی اسے رکھنے کی اجازت نہیں دیں گے ہانی نے کہا،

آپی میں اسے چاچی کے سامنے آنے نہیں دوں گی پکا حیاء نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ٹھیک ہے پہلے میں اسے نہلا دیتی ہوں پھر تم اسے پکڑ لینا ہانیہ نے بلی کے بچے کو پکڑتے ہوئے کہا اور تم بھی فریش ہو جاؤ۔

ہانی نے اس سے صبح والا واقعہ پوچھنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ وہ جانتی تھی یہ سب عادل کا پلان تھا۔

اور اس کی بہتری کے لیے ہی کیا تھا۔

ٹھیک ہے آپی حیاء کہہ کر کپڑے نکالنے لگی آپی آپ نے بتایا نہیں آج کچھ خاص ہے؟

ہنی نے یاد آنے پر پوچھا آج حسن بھائی آرہے ہیں۔

وہ کیوں حیاء نے پوچھا؟

وہ چاچی کے بیٹے ہیں ہنی تو اپنے گھر ہی آئے گئے نہ ہانیہ نے کہا۔

اب تک کہاں تھے؟

وہ شہر سے باہر ہوتے ہیں۔

ہانی سچ جانتی تھی لیکن حیاء کو سچ بتانا نہیں چاہتی تھی اس سچ کو حیاء کا ننھا سا دماغ کبھی قبول نہ کرتا۔

اچھا حیاء نے اچھا کو لمبا کھینچا اور فریش ہونے چلی گئی اسے تو بس اپنے بلی کے بچے کو پکڑنے کی جلدی تھی۔

....

زین وہاں سے سیدھا پرنسپل کے گھر آیا تھا پرنسپل نیند کے مزے لے رہا تھا پاس پتہ نہیں اس کی اپنی بیوی تھی یا کوئی اور زین نے پہلے اس لڑکی کو بے ہوش کیا پھر پرنسپل کے پاس آیا زین کو پرنسپل پر بہت غصہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جس نے

اس کی حور کو ان لوگوں تک پہنچایا تھا زین نے پرنسپل کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا پرنسپل ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا جب اپنے سامنے ایک آدمی کو دیکھا جس نے منہ پر ماسک پہنا ہوا تھا۔

بیسٹ نے ابھی پرنسپل کو مارنے سے منع کیا تھا ابھی اس کو پرنسپل سے کچھ کام تھا۔

لیکن زین اس کی دھلائی تو کر ہی سکتا تھا نہ۔

ہیلو پرنسپل صاحب کیسے ہیں آپ؟ زین نے کرسی پر پر بیٹھتے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے پوچھا۔

پرنسپل بہت ڈر گیا تھا پرنسپل نے اپنے ساتھ لڑکی کو دیکھا جو ابھی تک سو رہی تھی یا شاید بے ہوش تھی جو اتنی اونچی آواز سے بھی نہیں اٹھ رہی تھی۔

پرنسپل کی اپنی بیوی گھر پر نہیں تھی پرنسپل جلدی سے دروازہ کی طرف بھاگا لیکن دروازہ بند تھا زین ابھی بھی ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا۔

زین اپنی جگہ سے اٹھا اپنی بلٹ کو ہاتھ میں پکڑا اور پرنسپل کی طرف جانے لگا۔

پرنسپل اس کا ارادہ بھانپ کر رونے لگا کون ہو تم؟

زین نے کوئی جواب نہیں دیا اور پرنسپل کو مارتا رہا پرنسپل تھوڑی دیر بعد بیہوش ہو گیا اور زین بھی اپنا غصہ اتار کر چلا گیا پرنسپل صاحب زمین پر بے سدھ پڑا تھا۔

____

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسن گھر آیا تو ارسلان صاحب اپنے کمرے میں تھے وہ باہر نہیں آئے تھے صرف شاہینہ بیگم امل اور ہانی کھڑی تھیں۔

شاہینہ بیگم تو اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھ کر پھولے نہیں سما رہی تھی۔

حسن اپنی ماں سے ملا امل کے سر پر پیار دیا ہانیہ نے بھی سلام کیا جس کا جواب حسن نے خوشی سے دیا۔

ماما پاپا کہاں ہے حسن نے اپنی ماں سے پوچھا؟

شاہینہ بیگم پہلے ہی حسن کو ارسلان صاحب کا فیصلہ بتا چکی تھیں حسن نے جب اپنی ماں کو اداس ہوتے دیکھا تو جلدی سے بولا ماما پریشان مت ہوں میں ان کو بھی منا لوں گا۔

حسن نے اپنی ماں کو گلے لگاتے ہوئے کہا چلو اندر چلو شاہینہ بیگم نے کہا اور سب اندر چلے گئے حیا سو رہی تھی اس لیے باہر نہیں آئی۔

....

بیسٹ آج حیاء کے کمرے میں موجود تھا جو اپنی بلی کو اپنے سینے پر لٹائے ہوئے سو رہی تھی۔

ہانی کمرے میں موجود نہیں تھی۔

بیسٹ کو یہ حرکت بہت بری لگی بیسٹ اپنی بیوٹی کے پاس کسی کو آنے کی اجازت نہیں دیتا بیسٹ نے کہتے ہی آرام سے بلی کے بچے کو حیاء سے الگ کیا تا کہ حیا کی نیند نہ کھل جائے۔

سلیپنگ بیوٹی میری سلیپنگ بیوٹی تم کتنا سوتی ہو اتنی نیند کہاں سے لاتی ہو بیسٹ نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیسٹ نے پھونک مار کر حیاء کے چہرے سے بال پیچھے کئیے جو اس کے چہرے پر آرہے تھے بیسٹ نے حیاء کا ہاتھ پیار سے پکڑا اور اس میں ایک انگوٹھی پہنائی جو ڈائمنڈ کی بنی ہوئی تھی۔

اور بہت خوبصورت تھی حیاء کے سرخ و سفید ہاتھوں پر بہت خوبصورت لگ رہی تھی بیسٹ بیٹھا فرصت سے حیاء کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

بیسٹ کی نظر حیاء کے تل پر پڑی بیسٹ نے ہاتھ بڑھا کر حیاء کے ہونٹ تک لے کر گیا اور اس کے تل پر انگوٹھا پھیرنے لگا

My beauty you are only mine.

تمہیں معلوم ہے جب میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں تو

تمہاری نیلی آنکھیں مجھے پاگل کر دیتی ہے تمہارا یہ تل تو میری جان ہی نکال دیتا ہے جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا مجھے نہیں پتہ تھا تم مجھ سے میری اتنی قیمتی چیز چرا لو گی وہ بیسٹ جو آج تک کسی کے سامنے نہیں جھکا آج اپنی بیوٹی کے پیار میں جھک گیا ہے تمہاری معصومیت نے مجھے جھکنے پر مجبور کیا ہے مائی بیوٹی بیسٹ آہستہ آواز میں حیاء سے باتیں کر رہا تھا۔

حیاء نیند کی دیوانی نیند میں مدہوش پڑی تھی۔

اف تمہاری نیند کتنی پکی ہے میرے چھونے سے بھی نہیں اٹھ رہی میں تو تمہاری نیند کا فائدہ بھی اٹھا سکتا ہوں بیسٹ نے مسکراتے ہوئے حیاء کے حسین مکھڑے کو دیکھتے ہوئے کہا جو کسی کو بھی بہکانے کا ہنر رکھتی تھا۔

بہت جلد میں تمہارے سامنے آؤں گا اور بہت جلد تم میری ہو گی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیسٹ نے کہا اور پیار سے حیاء کے ماتھے پر بوسہ دے کر وہاں سے چلا گیا۔

آج پرنسپل کالج نہیں آیا تھا وہ سپتال میں تھا کالج میں یہی بتایا گیا تھا کہ پرنسپل کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے جب یہ خبر زین نے سنی تو بے ساختہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

زین نے آج سٹوڈنٹس کو ٹیسٹ دیا تھا حور کو بالکل بھی یاد نہیں تھا اس کے بارے میں وہ بالکل ہی بھول گئی تھی اب اس کا ارادہ کلاس نہ لینے کا تھا لیکن ہائے رے قسمت جب قسمت میں بے عزتی لکھی ہو تو ہو کر ہی رہتی ہے۔

اور ویسے بھی جو حرکت کل حور نے کی تھی اس کے بعد بہت سکون میں تھی زین کی نظر حور پر پڑی جو آرام سے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی زین کو کل کا واقعہ یاد آ گیا۔

دراصل کچھ دن پہلے اردو کے ٹیچر نے حور کو بنا غلطی کے ڈانٹا تھا حور کی اسائنمنٹ کسی نے چرالی تھی اور سر نے ساری کلاس کے سامنے اسے ڈانٹا تھا۔

اور حور کو یہ کہاں برداشت تھا کہ بنا غلطی کے ڈانٹ سنے تو اگلے دن حور نے سر کی کرسی پر گلو لگا دی تھی جب سر کرسی پر بیٹھے تو ان کی پینٹ ساتھ چپک گی اور جب کرسی سے اٹھے تو شررررر کی آواز آئی سر جلدی سے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئے سر نے سامنے دیکھا تو سارے سٹوڈنٹس سر کو ہی دیکھ رہے تھے۔

حور بہت مشکل سے اپنی ہنسی روک رہی تھی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا آج زین کے علاوہ کوئی اور سر بھی کالج میں نہیں تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور جلدی سے اٹھی اور سر کے پاس آئی سر آپ کو مدد کی ضرورت ہے تو میں کسی سر کو بلاؤ حور نے فرمانبرداری سے پوچھا پوری کلاس اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی ہاں بیٹا کسی سر کو بلا دو سر نے حور سے کہا حور سر ہاں میں ہلا کر باہر چلی گئی اور باہر آتے ہی زور زور سے ہنسنے لگی۔

ہنسنے سے اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا زین اسے ہی دیکھ رہا تھا زین حور کے پاس آیا حور نے زین کو دیکھا تو جلدی سے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

سر میں آپ کے پاس ہی آ رہی تھی حور نے کہا۔

وہ کیوں؟

زین نے پوچھا۔

وہ سر وقاص کو آپ کی مدد چاہیے حور نے کہا زین حور کے ساتھ کلاس میں داخل ہوا تو سر وقاص نے اپنا مسئلہ بتایا زین کی پہلی نظر حور پر گئی جو اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں سرخ ہو رہی تھی۔

زین تو اس کو دیکھتا رہ گیا ہوش تو اسے سر وقاص کی آواز پر آیا اسے معلوم ہو گیا تھا یہ سب کچھ حور کا کیا دھرا ہے۔

زین نے اپنی لمبی جیکٹ سر کو دی سر قد میں زین سے چھوٹے تھے زین کی جیکٹ ان کو لمبی تھی زین سر کو وہاں سے لے گیا۔

...زین کو خود بہت ہنسی آ رہی تھی سر کی حالت دیکھ کر زین نے بہت مشکل سے ہنسی کنٹرول کی تھی

زین سر جھٹک کر حور کے پاس آیا۔

آپ مجھے بتانا پسند کریں گی کل آپ نے کیا حرکت کی تھی؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے حور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

.حور ایک دم اس سوال پر گڑبڑا گی کون سی حرکت سر؟

حور نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے معصومیت سے پوچھا اور زین کا دل کیا اس کی معصومیت پر جان ہی دے دیں۔

کل جو آپ نے سر وقاص کے ساتھ کیا وہ؟ زین نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔

سر آپ کو کسے پتہ چلا۔

حور نے تھوڑا زین کے پاس آتے ہوئے آس پاس دیکھتے ہوئے پوچھا جیسے کوئی سن نہ لی

لے اور زین تو اس کے انداز اور بات پر آش آش کر اٹھا۔یعنی اسے کوئی پرواہ ہی نہیں۔

اسے یہ امید نہیں تھیں کہ حور اتنا صاف صاف بتا دے گی۔

حور یہ آپ جانتی ہے آپ کیا بات کر رہی ہے میں آپ کو اس حرکت پر نکلوا بھی سکتا ہوں زین نے سنبھلتے ہوئے

کہا۔

اف سر آپ سچ میں ایسا کریں گے حور نے خوشی سے پوچھا؟

سر آپ کو پتہ ہے میں نے اپنی امی سے کتنی بار کہا میں کالج چھوڑ دیتی ہو جب پیپرز کی باری آئے گی تو دے دوں گی

مجھ سے صبح صبح نہیں اٹھا جاتا لیکن میری امی جان نے اتنی زور سے جوتی پھینکی سیدی میری کمر پر لگی ہائے اللہ سر میں

آپ کیا بتاؤں بہت درد ہوا۔

آپ میری مشکل آسان کر سکتے ہے میں آپ کو اپنی امی کا نمبر دیتی ہو آپ ڈائریکٹ ان سے بعد کر لیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور ویسے بھی پرنسپل کا تو ایکسیڈنٹ ہوا ہے کچھ دن تک تو آئے گ ئے نہیں اور مجھے کالج آنا پڑے گا حور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

حور زین سے ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے زین اس کا ٹیچر نہیں حور کی دوست ہو۔

اور زین تو آج اپنی پٹاخہ کے خیالات سن کر شوکڈ ہو رہا تھا۔

حور یہ آپ کلاس میں جائے زین نے سیریس ہوتے ہوئے کہا حور نے بھی جب زین کے چہرے پر سنجیدگی دیکھی تو چپ چاپ کلاس کی طرف چلی گئی حور جانتی تھی اسے ٹیسٹ نہیں آتا لیکن اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

زین ابھی بھی وہی کھڑا تھا زین تیرا فیوچر بہت دھماکے دار ہونے والا ہے۔

زین نے سوچا اور مسکرا پڑا میری جنگلی بلی زین منہ میں

بڑبڑایا اور کلاس کی طرف چل پڑا

....

جے وہ مال کہا ہے جو پرنسپل کے پاس تھا؟

بوس نے غصے سے پوچھا۔

پرنسپل نے بتایا کہ کوئی اس سارے مال کو آگ لگا کر چلا گیا تھا جے نے نظر جھکا کر کہا۔

یہ پرنسپل الو کا پٹھہ کہاں پر ہے میرا کروڑوں کا نقصان کروا دیا ہے۔

بوس نے پوچھا بوس وہ ہاسپٹل میں ہے اس کے گھر میں گھس کر کسی نے اس کی دھلائی کی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس پرنسپل کو تو میں چھوڑوں گا نہیں اس کی دھلائی نہیں اس کو جان سے مار دینا چاہیے تھا۔

بوس نے غصے سے کہا۔

جے کسی لڑکی کا انتظام کرو مجھے اپنی ٹینشن دور کرنی ہے۔

بوس نے کہا میں نے پرنسپل کو کہا تھا اس نے لڑکی بھیجی بھی تھی لیکن بیسٹ ہمارے آڈے پر آکر اسے ساتھ لے گیا ہمارے سارے بندوں کو بھی مار دیا اور اتنی بری طرح سے مارا ہے کہ ان کی شکلیں پہچاننا مشکل ہیں۔

بوس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جبکہ اس بات پر غصہ آنا چاہیے تھا لیکن وہ مسکرا رہا تھا۔

یہ سب جے سمجھنے سے قاصر تھا۔

جے تم خود لڑکی کا انتظام کرو مجھے آج رات تک چاہیے۔

بوس نے کہا جی آپ فکر مت کریں رات تک لڑکی آپ کے پاس ہو گی۔

آج رات ایک اور بے گناہ لڑکی موت کے گھاٹ اتاری جانی تھی۔

جے وہی لڑکا تھا جس نے پرنسپل کو لڑکی لانے کا کہا تھا اور بوس کا رائٹ ہینڈ۔

....

ہانیہ آج کالج آئی تھی۔

سب لوگ بہت خوش تھے اگر کوئی خوش نہیں تھا تو وہ تھی حناء اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

ساحل سمندر پر بھی حناء عادل کے ساتھ ہانیہ کو دیکھ چکی تھی اور اس کو اس وقت ہانیہ پر بہت غصہ آرہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور اب بھی عادل ہانیہ کی طرف دیکھ رہا تھا تو اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

نومی ہسپتال میں تھا وہ کالج نہیں آیا تھا عادل نے سجل اور اریبہ کو کچھ نہیں بتایا تھا ان دونوں نے بھی پوچھنا مناسب نہیں سمجھا ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ ہانی واپس یونیورسٹی آگئی ہے۔

عادل نے ایک فیصلہ کیا تھا وہ جانتا تھا نومی باز نہیں آئے گا۔

اور جب تک عادل ہانیہ کو اپنی دسترس میں نہ لیتا تب تک وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

حیا کالج سے واپس آئی تو حسن سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

حسن کی نظر حیاء پر پڑی تو دیکھتا ہی رہ گیا۔

بیوٹیفل۔۔۔۔

حسن نے منہ میں بڑبڑایا حسن جانتا تھا ہانیہ کی چھوٹی بہن بھی ہے لیکن اسے نہیں پتا تھا کہ وہ اتنی خوبصورت ہو گئی۔

حیاء نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں اپنے دھیان کمرے میں چلی گئی۔

حسن اس کے کمرے کی طرف ابھی بھی دیکھ رہا تھا یہ حیاء ہی ہے نہ حسن نے چائے پیتے ہوئے سرسری سا پوچھا؟

امل جو ٹی وی دیکھ رہی تھی اس نے ہاں میں سر ہلایا حسن کچھ سوچ کر مسکرا پڑا۔

....

بھائی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔

عادل نے آتے ہی کہا عادی یونیورسٹی سے سیدھا آہل کے آفس آیا تھا۔

آج عادل صاحب کیسے آفس آ گئے آہل نے مسکراتے ہوئے پوچھا؟

کیا بھائی میرے بھائی کا آفس ہے کیا میں نہیں آ سکتا؟

بالکل آ سکتے ہو لیکن جب سال میں ایک بار آؤ گے تو تعجب تو ہو گا نہ

آہل نے کہا۔

بھائی اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔

عادل نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

اچھا بتاؤ کیا پیو گے آہل نے پوچھا؟

کافی۔

آہل نے دو کافی منگوائی۔

اب بتاؤ کیا بات کرنی ہے آہل نے پوچھا؟

بھائی میں ہانی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں عادل نے آہل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تو لڑکی مان گئی ہے آہل نے کرسی پر ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا اور ہاتھ میں پکڑا

Pen

کو گھمانے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھائی میں نے تو ہانی سے اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کی ابھی عادل نے کہا۔

تو پھر آہل نے آئی برو اُپر کر کے پوچھا؟

پھر یہ بھائی مجھے ہانیہ سے نکاح کرنا ہے اور وہ بھی اگلے ہفتے تک عادل نے کہا۔

عادل تم جانتے ہو تم نکاح کی بات کر رہے ہو یہ چیزیں اتنی جلدی نہیں ہوتی ان میں وقت لگتا ہے آہل نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

بھائی مجھے نہیں پتا آپ کل ہی جائیں گے ان کے گھر

اور رشتہ کی بات کریں گے عادل نے ضدی بچے کی طرح کہا۔

اور اگر ان کا جواب نہ میں ہوا تو؟

آہل نے پوچھا۔

تو پھر میں ہانی کے ساتھ زبردستی نکاح کرو گا عادل نے یہ بات ایسے کی جیسے بہت معمولی سی بات ہو۔

عادل لگتا ہے تم تہذیب بھولتے جا رہے ہو عادل نے غصے سے کہا۔

بھائی آپ سمجھنے کی کوشش کریں نا مجھے اس سے نکاح کرنا ہے میں اس کو کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔

عادل نے بے چارگی سے کہا۔

او کے ٹھیک ہے کل چلیں گے ان کے گھر اب مزید کوئی بحث نہیں ہو گی آہل نے اس بار آرام سے کہا اور آنکھوں سے مزید اس بارے میں بات کرنے سے روکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور عادل جانتا تھا اگر اب کچھ بولا تو بھائی کل کا جانا بھی کینسل کر دیں گے اس لئے خاموش ہو گیا۔

....

حیاء رات کو پانی لینے کچن میں آئی تھی خود کے لئے تو کبھی نہ آتی لیکن بلی کے بچے کو پیاس لگی تھی اس وجہ سے رات کو کچن میں موجود تھی۔

جب کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا حیاء ایک دم ڈر گئی اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں تھیں حیاء نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔

وہ شخص حیاء کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا حیاء کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا وہ جیتنا اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کرتی اتنی ہی اس شخص کی گرفت سخت ہوتی جاتی اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے اس نے پکڑے ہوئے تھے۔

حیاء کو ایسا لگا اس کے ہاتھ ٹوٹ جائے گئے۔

تم بہت خوبصورت ہو اُس شخص نے حیاء کے کان میں سرگوشی کی اُس شخص کا ہاتھ حیاء کو اپنی کمر پر رینگتا ہوا محسوس ہوا خوف کے مارے حیاء کپکپانے لگی اور بے ہوش ہو گئی۔

باہر سے کسی کے چلنے کی آواز آئی تو وہ شخص حیاء کو زمین پر لٹا کر غائب ہو گیا۔

ہانیہ کچن میں آئی تو حیاء بے ہوش پڑی تھی ہانی جلدی سے حیاء کے پاس آئی ہنی میری جان کیا ہوا ہے ہانی نے جلدی سے پانی پکڑا اور پانی کے چھینٹے حیاء کے منہ پر مارتے ہوئے پوچھا؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے آنکھیں کھولی اور ہانی کے ساتھ چپک گئ ہنی کیا ہوا تم بے ہوش کیسے ہو گئ ہانیہ نے پیار سے ہانیہ کے بال پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔

آپی کچن میں بھوت ہے ہنی نے ڈرتے ہوئے کہا ہنی یہاں کچھ بھی نہیں ہے چلو میرے ساتھ روم میں ہانی نے کہا حیاء بھی جلدی سے کھڑی ہو گئ اور اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئ۔

وہ شخص ابھی بھی وہیں کھڑا تھا دونوں کے جانے کے بعد وہاں سے نکلا اور کھڑکی سے باہر چلا گیا۔

ہانیہ کو لگا تھا حیاء اندھیرے کی وجہ سے ڈر گئی ہے حیاء کمرے میں آ کر روئے جا رہی تھی حیاء کے بازوں پر نشان بھی تھے لیکن حیاء نے فل آستین والی قمیض پہنی ہوئی تھی۔

اس لیے ہانیہ کی نظر اس کے بازو پر نہیں گئی حیاء یہ رنگ تمہارے پاس کہاں سے آئی ہانیہ نے حیاء کا دھیان بٹانے کے لیے پوچھا۔

ہانیہ نے کہا حیاء رونا بھول کر انگوٹھی کی طرف دیکھنے لگی۔

آپی میں نے بلی کے بچے کی جان بچائی تھی نہ تو اللہ تعالی نے مجھے گفٹ دیا ہے حیاء نے سوسو کرتے ہوئے بتایا۔

ہانیہ کو اس کی بات پر ہنسی آ گئی ہانیہ کو لگا حور نے دی ہو گی۔

اس لئے ہانیہ نے زیادہ غور نہیں کیا حیا کا دھیان بھی بھوت سے ہٹ چکا تھا لیکن ڈری ہوئی ابھی بھی تھی حیاء نے سوچ لیا تھا اب رات کو کچن میں نہیں جائے گی۔

....

اگلے دن آہل عادل کے ساتھ ہانیہ کے گھر میں موجود تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسن گھر پر نہیں تھا۔

آہل نے جب رشتے کی بات کی تو ارسلان صاحب بہت خوش ہوئے تھے ان کو عادل ہانی کے لیے بہت اچھا لگا تھا۔

امل تو بس یک ٹک آہل کی طرف ہی دیکھی جارہی تھی اور شاہینہ بیگم یہی سوچ رہی تھی اتنا اچھا رشتہ ہانیہ کے لئے کیسے آ گیا۔

انہوں نے آہل کو دیکھ کر سوچ لیا تھا کہ انہوں نے کیا کرنا ہے شاہینہ بیگم کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آ گئی ان کے دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

آہل غیر ارادی طور پر بار بار دروازے پر نظر ڈال لیتا کہ شاید دشمن جاں کا دیدار ہو جائے جس نے آہل خان کی نیندیں اڑائی ہوئی تھیں لیکن پھر ارسلان صاحب نے بتایا وہ دونوں بہنیں کالج اور یونیورسٹی گی ہوئی ہیں۔

ارسلان صاحب ہاں کرنے ہی والے تھے کہ شاہینہ بیگم بول پڑی ہم آپ کو کل تک بتا دیں گے شاہینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جی بہتر آہل نے بس اتنا ہی کہا۔

انکل اب ہمیں اجازت دیں آہل نے اٹھتے ہوئے کہا بیٹا کھانا تو کھا لیتے پھر چلے جانا ارسلان صاحب نے کہا۔

نہیں انکل میری ضروری میٹنگ ہے مجھے آفس جانا ہے پھر کبھی آہل نے ارسلان صاحب ملتے ہوئے کہا اور پھر دونوں وہاں سے چلے گئے۔

آہل کو امل کا گھورنا بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ارسلان صاحب آہل کو اچھے لگے تھے اور ان کی بیوی عجیب لگی تھی۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

وہ اس لیے میں چاہتی ہوں اپنی دونوں بیٹیوں کو ایک ساتھ ہی رخصت کروشاہینہ بیگم نے اتنے پیار سے کہا کہ ارسلان صاحب بھی حیران ہو گئے۔

کیا مطلب؟

ارسلان صاحب نے نا سمجھی سے پوچھا۔

میں یہ چاہتی ہوں امل اور ہانیہ ایک ہی گھر چلی جائیں ارسلان صاحب کو یہ بات درست لگی تھی۔

ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں اور اگر آہل نے منع کر دیا تو؟

ارسلان صاحب نے پوچھا تو پھر ہانیہ کی شادی بھی وہاں نہیں ہو گی شاہینہ بیگم نے روکھے لہجے میں کہا۔

کیا مطلب؟ تم صرف اپنی بیٹی کا سوچ رہی ہو ارسلان صاحب نے غصے سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپ کو جو سمجھنا ہے سمجھیے شاہینہ بیگم کہہ کر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اور ارسلان صاحب اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

....

اگلے دن عادل بیٹھا آہل کا سر کھا رہا تھا تو کبھی چکر لگانے لگتا۔

عادل ارسلان صاحب کے فون کا انتظار کر رہا تھا۔

بھائی اگر اُن لوگوں نے منع کر دیا تو نہیں نہیں عادل اتنی گڈلوکنگ بندے کو کوئی کیسے منع کر سکتا ہے عادل خود ہی سوال اور جواب دیتا جا رہا تھا اور اپنی شان میں خود ہی قصیدے پڑھتا جا رہا تھا۔

عادل اب اگر تم نے مزید ایک بھی لفظ اپنے منہ سے نکالا تو میں خود منع کر دوں گا عادل نے غصے سے کہا۔

تو آہل کا فون بجا کال ارسلان صاحب کی تھی عادل خوش ہو گیا۔

آہل ارسلان صاحب سے

جیسے جیسے بات کرتا جا رہا تھا اس کے ماتھے کے بل گہرے ہوتے جا رہے تھے۔

ارسلان صاحب کیا آپ مجھ سے آج مل سکتے ہیں آہل نے کہا ارسلان صاحب کو بھلا کیا مسئلہ ہو سکتا ہے اس لئے ہاں کر دی آہل نے جگہ کا بتا کر فون بند کر دیا۔

عادل آہل کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا کیا ہوا بھائی؟

عادل نے پوچھا ارسلان صاحب

چاہتے ہیں وہ اپنی دونوں بیٹیوں کو ایک ساتھ ہی رخصت کریں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ تو بہت اچھی بات ہے کیا انہوں نے اپنی دوسری بیٹی کے لیے لڑکا ڈھونڈا ہوا ہے عادل نے پوچھا؟

ان کی دوسری بیٹی مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے عادل نے سنجیدگی سے کہا۔

اچھا تو اس کا مطلب ہے میں نہ سمجھو عادل نے اداس ہو کر کہا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا آہل شادی کے سخت خلاف ہے اور امل جیسی لڑکی سے تو بالکل بھی نہیں کرے گا عادل امل کو دیکھ چکا تھا۔

تم یہ سب باتیں مت سوچو اور اپنے نکاح کی تیاری کرو آہل کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

....

ارسلان صاحب اور آہل آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

ارسلان صاحب میں آپ کی بیٹی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں اور شادی بھی اسی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں آہل نے بات شروع کی اور میرے خیال میں اس سے بڑی وجہ کوئی اور ہو بھی نہیں سکتی انکار کی؟

آہل نے ارسلان صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا یہ تو بہت اچھی بات ہے بیٹا اور جس لڑکی کو تم پسند کرتے ہو گئے یقیناً وہ بہت خوش قسمت ہوں گی ارسلان صاحب نے مسکرا کر کہا۔

آہل کی آنکھوں کے سامنے بھی اُس پری پیکر کا چہرہ آیا تو مسکرا پڑا۔

میں چاہتا ہوں اگلے ہفتے تک ہانیہ اور عادل کا نکاح کر دے اور رخصتی ان کی پڑھائی کے بعد ہو جائے گی۔

آہل کی اس بات پر ارسلان صاحب پریشان ہو گئے پھر جو بات ارسلان صاحب نے کہی وہ آہل کو بھی مناسب لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ارسلان صاحب سے مل کر آہل وہاں سے چلا گیا۔

بیسٹ بوس کو پتہ چل گیا ہے کہ اس کے اڈے سے تم

حور کو لے کر گئے تھے اور اس کے سارے آدمی کو بھی تم نے ہی مارا ہے زین نے کہا بیسٹ اس کی بات پر مسکرا پڑا۔

انٹرسٹنگ یہ تو بہت اچھی بات ہے بیسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا انسان کو اپنے دشمن کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے تو پھر کھیل کھیلنے کا زیادہ مزہ آتا ہے۔۔

بیسٹ نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بیسٹ کل پھر ایک لڑکی کی لاش ملی ہے جو بہت ہی بری حالت میں تھی اس کے گھر والوں کا کہنا ہے صبح سکول گئ تھی اس کے بعد گھر نہیں آئی زین بتا کر خاموش ہو گیا۔

بیسٹ کی غصے سے نسیں پھول گئ تھیں بیسٹ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا وہ جانتا تھا یہ کام کس کا ہے۔

....

جے صبح تک لڑکیاں پہنچ جانی چاہیے بوس نے رعب دار آواز میں کہا۔

شیخ کمینے سے صبر نہیں ہو رہا بوس نے کہا۔

بوس آپ فکر نہ کریں مال پہنچ جائے گا جے نے بوس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور یہ سب تمہارے نگرانی میں ہونا چاہیے پہلے بھی اس پرنسپل کی وجہ سے ہمارا کروڑوں کا نقصان ہو گیا ہے بوس نے غصے سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بوس وہاں پر عامر موجود ہو گا سب کچھ اُس کی نگرانی میں ہو گا آپ ٹینشن مت لیں۔

جے نے کہا۔

عامر بھی بوس کا بھروسہ مند آدمی تھا۔

ٹھیک ہے اسے کہنا احتیاط سے سب کچھ کرے بوس نے کہا۔

بوس میں ایک بات پوچھنا چاہ رہا تھا جے نے بوس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں پوچھوں کیا پوچھنا ہے تم نے اور تمہیں کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئ بوس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بوس آپ کا بہت زیادہ نقصان ہو گیا ہے لیکن آپ نے ہمیں اس بارے میں معلوم کرنے کا نہیں کہا جے نے کہا۔

جے تمہیں کافی وقت ہو گیا ہے میرے ساتھ لیکن ابھی بھی تم بات کو نہیں سمجھتے یہ حرکت بیسٹ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا وہ بہت شاطر بندہ ہے بوس نے کہا۔

تو بوس ہم اسے پکڑ کیوں نہیں لیتے جے نے کہا اسے پکڑنے کے لئے یہاں سے سوچنا پڑے گا بوس نے اپنی کنپٹی پر انگلی رکھ کر کہا۔

بیسٹ کو بعد میں دیکھے گ ئے ابھی جو کام کہا ہے وہ کرو بوس نے کہا جے سر ہلا کر چلا گیا۔

....

یہ ایک پرانی بلڈنگ تھی جہاں پر بہت سی لڑکیاں بند تھیں۔

ان سب کو صبح تک دبئی پہنچانا تھا ساری لڑکیاں سہمی ہوئی بیٹھی ہوئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان میں کچھ لڑکیاں 16 سال کی اور کچھ دس سال کی تھی۔

دس سال کی لڑکیاں رو رہی تھی جو ان سے بڑی تھیں

وہ ان کو چپ کروا رہی تھیں

ان میں ایک سانڈ نما آدمی کب سے

ایک دس سال کی بچی کو روتے ہوئے دیکھ رہا تھا

شیطانیت اس کی آنکھوں سے ٹپک رہی تھی۔

وہ آدمی اپنی جگہ سے اٹھا اور اس بچی کے پاس آیا اور اس کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا۔

اور اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

بچی نے اور اونچی اونچی رونا شروع کر دیا۔

اس آدمی نے بچی کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا بچی نیچے گر گئی سر پر چوٹ لگنے سے خون نکلنا شروع ہو گیا۔

اس آدمی نے بچی کو بالوں سے پکڑ کر اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جانے لگا۔

جب اچانک گولی چلنے کی آواز فضا میں گونجی اور وہ سانڈ نما آدمی لڑکی کو چھوڑ کر اپنی بازوں پکڑے زمین پر گر گیا۔

سب نے گولی چلانے والے کی طرف دیکھا تو وہاں بیسٹ کھڑا تھا وہ بچی دوڑ کر بیسٹ کے پاس گئ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انکل وہ والے انکل اچھے نہیں ہیں انہوں نے مجھے یہاں مارا ہے بچی نے اپنے گال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے روتے ہوئے بیسٹ کو شکایت لگانے والے انداز میں کہا۔

بیسٹ کو اس وقت اور غصہ آیا یہ لوگ اپنی درندگی کا نشانہ معصوم بچیوں کو بناتے تھے۔

جن کو کھیلنے کے سوا کوئی اور کام نہیں ہوتا

بیسٹ نے پیار سے بچی کے ماتھے کا خون ٹشو سے صاف کیا۔

آپ فکر مت کرو میں اس برے انکل کو پنش کروں گا جو آپ لوگوں کو پکڑ کر لائے ہیں اور آپ ان انکل کے پاس جاؤ بیسٹ نے زین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

بچی سرہاں میں ہلا کر زین کے پاس چلی گئ

سنی جلدی سے ساری لڑکیوں کو یہاں سے لے جاؤ بیسٹ نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

زین کا اصل نام کوئی نہیں جانتا تھا

سارے اس کو سنی کے نام سے جانتے تھے۔

زین ساری لڑکیوں کو وہاں سے لے گیا کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی وہ آگے بڑھ کر زین کو روک سکیں بیسٹ نے ماسک نہیں پہنا ہوا تھا۔

تم لوگوں کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں بیسٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سگریٹ کا گہرا کش لیتے ہوئے کہا۔

بیسٹ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا تو بیسٹ کا بھیڑیا اندر آیا سارے آدمی اس خوفناک بھیڑیے کو دیکھ کر ڈر گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ہے تمہارا شکار بیسٹ نے اس سانڈ کی طرف اشارہ کیا جو ابھی بھی زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔

بھیڑیے نے ایک ہی چھلانگ لگائی اور اس آدمی کے پاس پہنچا اور اسے چیر پھاڑ کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہ لگا یا باقی سب کو اپنے ساتھی کی اتنی خوفناک موت دیکھ کر کانپنے لگے تھے۔

بھیڑیے نے اسے چیخنے کا موقع بھی نہ دیا اس نے سیدھا وار اس کی گردن پر کیا تھا اور اب اس کا گوشت کھا رہا تھا۔

بیسٹ آرام سے بیٹھا سگریٹ کے کش لے رہا تھا جیسے اس سین کو بہت انجوائے کر رہا ہو۔

باقی آدمی بیسٹ سے رحم کی بِھیک مانگنے لگے لیکن بیسٹ نے تو رحم کرنا نہیں سیکھا تھا تو کیسے رحم کرتا۔

ایسے ہی تکلیف ان بچیوں کو بھی ہوتی ہے جن کو تم لوگ اپنی درندگی کا نشانہ بناتے ہو۔

اسی طرح چیر پھاڑ تم ان معصوم لڑکیوں کو بھی کرتے ہو تب خوف نہیں آتا بیسٹ نے کھڑے ہوتے ہوئے غصے میں کہا۔

سارے آدمی اپنے سامنے والے بھیڑیے سے خوفزدہ تھے لیکن بیسٹ کی آواز نے ان کی جان نکال دی تھی۔

آج میرا موڈ نہیں ہے تم لوگوں کو مارنے کا اس لئے آج میں تم لوگوں کو کچھ نہیں کہوں گا۔

بیسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا سارے خوش ہو گئے لیکن یہ خوشی صرف دو پل کی تھی۔

آج میرا بھیڑیا تم لوگوں کو سزا دے گا بیسٹ کہہ کر وہاں سے چلا گیا پیچھے ان کی دردناک چیخے پوری بلڈنگ میں گونج رہی تھی جہاں کچھ دیر پہلے معصوم بچیوں کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔

عامر کی قسمت اچھی تھی یہاں پر سگنل نہیں تھے تو اسے کوئی ضروری کال کرنی تھی اس وجہ سے بلڈنگ سے تھوڑا دور چلا گیا لیکن جب واپس آیا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی روح تک کانپ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اس نے وہاں سے بھاگنے میں ایک سیکنڈ بھی نہ لگایا اور وہاں سے غائب ہو گیا۔

....

کیا بنا؟

آہل نے کیا جواب دیا شاہینہ بیگم نے بے چینی سے ارسلان صاحب سے پوچھا؟

امل بھی اپنے باپ کے جواب کی منتظر تھی۔

آہل کسی اور کو پسند کرتا ہے اور وہ اُس لڑکی سے ہی شادی کرنا چاہتا ہے۔

اور آپ نے ہانیہ کا کیا جواب دیا شاہینہ بیگم جلدی سے پوچھا؟

جو تم نے کہا تھا منع کر دیا ارسلان صاحب کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔

شاہینہ بیگم تو اسی میں خوش تھی اب ہانیہ کا رشتہ بھی وہاں نہیں ہو گا۔

ماما میں آہل سے شادی کرنا چاہتی ہوں امل نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے کہا۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارے؟ تمہارے پاپا ہانی کے لیے بھی منع کر آئے ہیں اور اب ہمارا ان کے ساتھ کیا لینا دینا شاہینہ بیگم نے کہا۔

مجھے نہیں پتا میں نے اگر شادی کروں گی تو آہل سے ہی کروں گی ورنہ نہیں کروں گی امل کہتی وہاں سے چلی گئی۔

اس کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے شاہینہ بیگم نے

منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

ہانیہ مجھے تم سے

کسی کو ملوانا ہے آج تم میرے ساتھ چلو گی عادل نے ہانی سے کہا۔

جو چپس کھا رہی تھی عادل کی بات پر چپس ہانیہ کے گلے کو جا لگی۔

ہانی نے کھانسنا شروع کر دیا۔

عادل نے جلدی سے پانی ہانی کو دیا اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا تم ٹھیک ہو؟

عادل نے فکر مندی سے پوچھا۔

ہانی نے ہاں میں سر ہلایا۔

جب تھوڑی بہتر ہوئی تو ہانیہ نے عادل کو گھورتے ہوئے کہا میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤ؟ عادل کو ہانیہ اس وقت بہت کیوٹ گئی تھی۔،

یار یہ تمہیں وہاں جا کر پتا چلے گا عادل نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ اکیلی۔

ہانی نے کہا۔

تو میڈم ہانیہ پوری یونیورسٹی کو ساتھ لے جاتے ہیں عادل نے جل کر کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تو پھر تو کافی گاڑیاں لینی پڑے گی ہانی نے آنکھیں

مٹکاتے ہوئے پوچھا؟

ہانی یار میں نے طنز کیا ہے تمہیں تو طنز بھی سمجھ نہیں آتا۔

عادل نے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔

ہانیہ تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو عادل کو معلوم ہو گیا تھا ہانی ایسا کیوں کر رہی ہے اس وقت عادل کو نومی پر اور غصہ آیا جس کی وجہ سے ہانی اتنا ڈرنہ شروع ہو گئی تھی۔

اس نے اس بار قدرپیار سے کہا۔

ہانیہ خاموش ہو گئی اور اس نے بس ہاں میں سر ہلایا۔

عادل ہانیہ کو ایک فلیٹ پر لے آیا تھا ہانیہ کو ڈر

بھی لگ رہا تھا۔

ہانیہ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے بھائی بس آتے ہی ہونگے عادل نے کہا۔

بھائی۔۔۔

وہ کیوں؟

ہانیہ نے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ تھوڑی دیر تک پتہ چل جائے گا اگر تم چاہو تو سامنے والے کمرے میں جا سکتی ہوں۔

عادل نے کہا ہانیہ اس کمرے کی طرف چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد آہل اور ارسلان صاحب آ گئے عادل ارسلان صاحب سے ملا۔

بیٹا ہانیہ کہاں ہے؟

مجھے اس سے بات کرنی ہے ارسلان صاحب نے کہا۔

آنکل وہ سامنے والے کمرے میں ہے عادل نے سامنے والے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ارسلان صاحب اس کمرے کی طرف چل پڑے۔

عادل نے ارسلان صاحب کے جانے کے بعد آہل کے گلے لگا بھائی آج میں بہت خوش ہوں تھینک یو سوچ عادل نے خوشی سے کہا۔

اور میں چاہتا ہوں میرا بھائی ہمیشہ ایسے ہی خوش رہیے آہل نے عادل کے بال بگاڑتے ہوئے کہا۔

میں مولوی صاحب کو کال کر لو آہل کہتے ہیں وہاں سے باہر کی طرف چلا گیا۔

....

ہانیہ بیٹھی ہوئی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو سامنے ارسلان صاحب کھڑے تھے چاچو آپ؟

ہانیہ نے جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

ارسلان صاحب مسکرا پڑے اور ہانی کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانیہ بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے ارسلان صاحب نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہانیہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا بیٹا میں تم سے کچھ مانگوں گا تو کیا تم مجھے دو گی چاچو نے بہت امید سے ہانی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

چاچو آپ حکم کریں آپ میرے لئے میرے بابا کی طرح ہے ہانیہ نے ارسلان صاحب کے ہاتھ پکڑتے ہوئے پیار سے کہا۔

ارسلان صاحب مسکرا پڑے میں چاہتا ہوں تمہارا نکاح عادل کے ساتھ کر دو۔ اور رخصتی تم دونوں کی پڑھائی کے بعد۔

عادل بہت اچھا لڑکا ہے وہ تمہیں پسند بھی کرتا ہے میں چاہتا ہوں مرنے سے پہلے اپنے بھائی کے وعدے کو پورا کر لو. تم تو حیاء کو سنبھال لو گی لیکن تمہیں بھی تو سنبھالنے والا کوئی ہونا چاہیے نہ

ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

بیٹا اگر تمہیں عادل پسند نہیں ہے تو میں منع کر دیتا ہوں ارسلان صاحب نے ہانی کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

نہیں چاچو ایسی بات نہیں ہے عادل بہت اچھا ہے مجھے آپ کا ہر فیصلہ قبول ہے آپ میرے لئے جو بھی کریں گے بہتر بات کرے گئے لیکن آپ پہلے وعدہ کرے اب مرنے کی بات نہیں کریں گے۔

ہانیہ نے روتے ہوئے کہا ارسلان صاحب نے مسکراتے ہوئے ہانیہ کو گلے لگایا۔

ٹھیک ہے نہیں کرتا تم رونا بند کرو۔

ارسلان صاحب نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن چاچو اتنی جلدی یہ سب ہم یہ سب آرام سے سب کی موجودگی میں بھی تو کر سکتے ہیں؟ ہانیہ نے کہا۔

پھر ارسلان صاحب نے سب کچھ ہانیہ کو بتایا آہل کے رشتہ لانے سے لیکر شاہینہ بیگم کے منع کرنے تک۔

ہانیہ کو اپنی چاچی کی سوچ پر افسوس ہوا تھا ہانی نے ہمیشہ اپنی چاچی کو ماں کی طرح ہی سمجھا تھا لیکن شاید انہوں نے کبھی ہانیہ کو اپنی بیٹی نہیں سمجھا۔

ہانیہ یہ سن کر خاموش ہو گئی اتنے میں دروازہ نوک ہوا آہل اندر آیا اس کے ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ تھا۔

جس میں سفید رنگ کا لہنگا تھا اور سرخ رنگ کا ڈوپٹہ تھا۔

ہانیہ آپ مجھ سے پہلے بھی مل چکی ہیں آہل نے ہانی کی طرف دیکھ کر کہا ہانیہ نے ہاں میں سر ہلایا جی بھائی ہانیہ نے جواب دیا۔

تو اب آپ نے مجھے بھائی کہا ہے تو میں بھی بھائی کا فرض بخوبی نبھاؤں گا۔

اگر عادل نے کبھی بھی آپ کو تنگ کیا تو آپ مجھے ضرور بتائیے گا میں اسے سیدھا کر دوں گا آہل نے کہا ہانیہ آہل کی بات پر مسکرا پڑی۔

ہانی سجل اور اریبہ بھی آتی ہونگی آپ جلدی سے تیار ہو جائیں میں نہیں چاہتا میری بہن اپنے شادی کے کسی بھی فنکشن کو انجوائے نہ کرے آہل نے ہانی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

جی بھائی ہانیہ نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانیہ خوش تھی اریبہ اور سجل بھی اس کے ساتھ ہونگی۔

....

سجل اور اریبہ تھوڑی دیر بعد ہانیہ کے پاس موجود تھی دونوں بہت خوش تھی۔

اور ہانی کو چھیڑنے کا کام بخوبی انجام دے رہی تھیں۔

اور ہانی شرمائی جارہی تھی دونوں نے ہانی کو تیار کیا جو تیار ہوئی بہت اچھی لگ رہی تھی۔ سجل نے توکالا ٹیکا بھی لگا دیا تھا۔

سر پر دوپٹہ سیٹ کیا آج تو لگتا ہے عادل تمہیں دیکھ کر بیہوش ہی ہو جائے گا سجل نے کہا بلکل ہماری ہانیہ لگ ہی اتنی پیاری رہی ہے اریبہ نے بھی کہا۔

ہانی کے گال شرم سے سرخ ہو گے تھے ہانیہ نے نظریں نیچے کرلی اریبہ اور سجل نے دل سے دعا کی کہ ہانی ہمیشہ ایسے ہی مسکراتی رہے۔

ہانیہ اس وقت حیاء کو بہت مس کر رہی تھی اسے کتنا شوق تھا ہانی کی شادی کا۔ لیکن ارسلان صاحب نے کسی کو بتانے سے منع کیا تھا۔

اور حیاء اتنی معصوم تھی کہ خوشی خوشی میں سب کو بتا دیتی۔

....

آہل باہر آیا تو علی اور احمد بھی آچکے تھے عادل جلدی سے آہل کے پاس آیا۔

بھائی کیا بنا ہانی مان گئ؟

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل نے آہل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو سنجیدہ سا کھڑا تھا۔

عادل ہانیہ نے منع کر دیا ہے وہ کہہ رہی ہے میں اس لنگور سے شادی نہیں کروں گی آہل نے کہا اور اس کے چہرے سے بلکل بھی ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ آہل مزاح کر رہا ہے۔

بھائی اس نے مجھے لنگور کہا عادل نے صدمے سے کہا۔یونیورسٹی کی آدھی لڑکیاں تو عادل پر مرتی تھی ہر ہانیہ نے لنگور کہہ دیا تھا۔

علی سے اپنی ہنسی کنٹرول نہیں ہوئی تو ایک دم سے ہنس پڑا۔

یہاں پر لڑکی نے مجھے ریجیکٹ کر دیا ہے اور تیری بیستی نکل رہی ہے عادل نے گھورتے ہو علی کو کہا جس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی۔

بھائی میں اس سے خود بات کرتا ہوں اسے کیسے نکاح نہیں کرے گی عادل نے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

آہل نے عادل کا بازو پکڑ کر روکا یار مزاح کر ریا ہوں ہانیہ مان گئ ہے آہل نے کہا۔

سچ بھائی عادل خوشی سے آہل کے گلے لگا ایک اور بات اگر تم نے میری بہن کو زرا سی بھی تکلیف پہنچائی تو بہت برا پیش آؤں گا۔

آہل نے وارن کرتے ہوئے کہا۔

لو جی تھوڑی دیر پہلے یہ دونوں بھی یہی کہہ رہے تھے عادل نے علی اور احمد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور اب ایک اور بھائی نے دھمکی لگا دی ہے عادل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

آہل نے عادل کا کان پکڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا بول رہے ہو؟

آہل نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں بھائی میری اتنی مجال جو آپ کی بہن کو کچھ کہوں عادل نے کان چھڑواتے ہوئے کہا۔

علی اور احمد دونوں بھائیوں کی نوک جوک کو انجوائے کر رہے تھے۔

جاؤں تم بھی تیار ہو جاؤ مولوی صاحب آتے ہی ہونگے آہل نے کہا اور عادل تبدیل کرنے چلا گیا۔

....

تھوڑی دیر بعد ہانیہ تیمور سے ہانیہ عادل خان بن گئ تھی۔

ہانی کو عادل اچھا لگا تھا جب اس سے پہلی بار ملا تھا لیکن اسے نہیں پتا تھا کہ وہ ہانیہ کو پسند بھی کرتا ہے اور جب اسے پتہ چلا کہ نومی کی دھلائی عادل نے کی ہے تو ہانیہ کو انجانی سی خوشی ہوئی تھی۔

کوئی تو ہے جو اس کی پرواہ کرتا ہے اور ایک لڑکی کو اور کیا چاہیے ہوتا ہے وہ چاہتی ہے اس کا شوہر اس سے محبت کرے اس کی عزت کرے اور یہ دونوں چیزیں ہانیہ کو مل رہی تھی تو وہ کیوں ناشکری کرتی۔

اور اس کے ساتھ ساتھ آہل

جیسا ایک اور بھائی بھی ہانیہ کو ملا تھا۔

....

نکاح کے بعد سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی

عادل کی خوشی دیکھنے لائق تھی وہ جتنا اللہ کا شکر ادا کرتا اتنا ہی کم تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خوشی اس کے چہرے پر نظر آ رہی تھی آہل نے بھی عادل کو خوش دیکھ کر دل سے دعا مانگی کہ میرا بھائی ہمیشہ ایسے ہی خوش رہے۔

آہل بھی اپنے بھائی کی خوشی میں خوش تھا ہانیہ آہل کو بہت؛ اچھی لگی تھی معصوم سی بلکہ دونوں بہنے معصوم تھیں۔

آہل کی آنکھوں کے سامنے جب حیاء کا چہرہ آیا تو مسکرا پڑا۔

علی اور احمد عادل کو چھیڑنے میں مصروف تھے اور عادل ڈھیٹوں کی طرح ہنستا جا رہا تھا۔

عادل تم ہانیہ کو گھر چھوڑ دینا مجھے کچھ ضروری کام ہے آہل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا جی بھائی میں چھوڑ دوں گا۔

عادل نے کہا ہاں جی اب تو ضرور گھر چھوڑو گئے علی نے پاس سے گزرتے ہوئے کہا۔

احمد ہنس پڑا عادل نے علی کی طرف گھور کر دیکھا۔

آہل وہاں سے چلا گیا اریبہ اور سجل بھی احمد اور علی کے ساتھ چلی گئیں تھیں۔

ارسلان صاحب تو پہلے ہی چلے گئے تھے اب صرف عادل اور ہانیہ ہی تھے۔

ہانیہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا دوپٹہ اتار رہی تھی جو اس سے اتر نہیں رہا تھا عادل کمرے میں آیا تو ہانیہ کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

سفید جوڑے میں ہانی بلکل پری ہی لگ رہی تھی عادل بے خودی کے عالم میں ہانی کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

عادل نے بھی سفیر شلوار قمیص پہنی ہوئی تھی جو اس کی شخصیت پر بہت جچ رہی تھی۔

ہانیہ نے جب کسی کی موجودگی کو محسوس کیا تو شیشے میں دیکھا تو پیچھے عادل کھڑا تھا ہانیہ جلدی کے چکر میں عادل کے

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سینے سے جا لگی۔

نکاح مبارک ہو مسز عادل خان۔

عادل نے ہانیہ کے کان میں سر گوشی نما کہا ہانیہ تو عادل کے اتنے قریب آنے پر خود میں سمٹ گئی تھی۔

یہ احساس اس کے لئے نیا تھا۔

آپ کو بھی ہانیہ نے بس اتنا ہی کہا نظریں ابھی بھی نیچے تھیں۔

اس کی تو آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔

ہانیہ تم خوش ہو عادل نے ہانی کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے پوچھا؟

چاچو نے جو میرے لئے فیصلہ کیا ہے وہ مجھے دل و جان سے قبول ہے ہانی نے کہا؟

عادل اس کی بات پر مسکرا پڑا۔

یعنی میں نہیں پسند عادل نے کہا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے ہانیہ جلدی سے بولی۔

تو پسند ہوں عادل نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔

پتہ نہیں ہانیہ نے کہا۔ چلو اس بارے میں بعد میں بات کرے گئے عادل نے کہا۔

عادل نے ایک ڈبیہ ہانیہ کے سامنے کی ہانیہ نے پہلے عادل کی طرف دیکھا پھر ڈبیہ کی طرف

یہ تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ ہے۔

عادل نے کہا عادل نے ڈبیہ کو کھولا تو اس میں ایک بہت ہی خوبصورت اور نفیس سی پازیب تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اجازت ہے عادل نے پوچھا ہانیہ

نے ہاں میں سر ہلایا

ہانی نے اپنے پاؤں سے تھوڑا سا لہنگا اوپر کیا تو نیچے سے اس کے گورے گورے پاؤں نظر آئے۔

عادل ہانیہ کے قدموں میں بیٹھ گیا اور بہت پیار سے اسے پازیب پہنانے لگا۔

عادل نے پازیب پہنانے کے بعد اس پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے ہانیہ خود میں سمٹ گئی۔

دوسری پازیب میں تمہیں تب دوں گا جب تم میرے کمرے میں

ساری کی ساری میری بن کر آؤں گی۔

عادل نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

ہانیہ تو شرم کے مارے نظریں ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی ہانیہ کے گال سرخ ہو گئے تھے عادل پیار بھری نظروں سے

ہانی کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

جو حیاء سے سرخ ہو گیا تھا۔

عادل نے ہانی کو ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا یار اگر تم ایسے شرماؤ گی تو میں کوئی گستاخی کر بیٹھوں گا۔عادل نے کہا

ہانی تمہیں معلوم ہے جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا میں نہیں جانتا تم میں ایسی کون سی کشش تھی جو مجھے

تمہاری طرف کھینچ رہی تھی پھر جب میں نے تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھے تو مجھے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا

اس کے بعد مجھے نہیں پتا تم میرے لیے کب اتنی اہم ہو گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور جانتی ہو آج میں بہت خوش ہوں آج تم میری ہو گئی ہو میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے میں نہیں جانتا میں نے ایسا کون سا کام کیا ہے جس کے بدلے میں اللہ نے تمہیں مجھے دیے دیا ہے۔

عادل ہانیہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے بہت پیار سے ہانی کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا ہانی ان سب باتوں کی سچائی عادل کی آنکھوں میں محسوس کر سکتی تھی۔

عادل نے عزت و احترام بڑا بوسہ ہانیہ کے ماتھے پر دیا۔

ہانیہ کو اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔

عادل کھانے سے پیچھے ہوا اگر میں تھوڑی دیر اور تمہارے قریب کھڑا رہا نہ تو پھر واپس نہیں جانے دوں گا۔

عادل نے شرارت سے کہا ہانیہ جلدی سے تھوڑا اور پیچھے ہوئی عادل اس کی حرکت پر ہنس پڑا۔

یار مزاح کر رہا ہوں ہمیں دیر ہو رہی ہے تم جلدی سے تبدیل کرو پھر میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔

عادل نے کہا اور وہاں سے چلا گیا ہانیہ بھی کپڑے تبدیل کرنے چلے گی

عامر نے جے کو آکر ساری صورت حال کا بتا دیا تھا.

عامر بہت ڈر گیا تھا۔

اس کمینے بیسٹ کو اور کوئی کام نہیں جو ہمارے کام کو خراب کرنے آجاتا ہے۔

جے نے غصے سے کہا۔

اس شیخ کی کال پر کالز آرہی ہیں کیا جواب دوں اسے میں اور بوس وہ پتا نہیں اب کیا کریں گے۔

جے نے کہا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عامر کی نظروں کے سامنے ابھی بھی وہی منظر گھوم رہا تھا۔

....

میر اس وقت اپنے عالیشان بنگلے میں بیٹھا ہوا تھا اس بنگلے کا نام وائٹ پیلس تھا یہاں کی ہر ایک چیز اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھی یہاں پر سارا فرنیچر سفید رنگ کا تھا۔

جو ایک بار اس بنگلے کو دیکھتا وہ دیکھتا ہی رہ جاتا۔

آگے تم پرنسپل کی دھلائی کر کے میر نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بیسٹ کا اصل نام میر تھا جو صرف زین ہی جانتا تھا۔

زین مسکرا پڑا مجھے اس کمینے پر بہت غصہ تھا زین نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جو کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا تھا کیا سوچ رہے ہو میر؟

زین نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بہت جلد تمہیں پتہ چل جائے گا میر نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا زین نے بھی کندھے اچکا دیے۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

شکریہ-----

شام کے وقت حور اریبہ کو بھی اپنے ساتھ پارک میں لائی تھی۔

حور کی روح مچل رہی تھی اس نے پارک میں نظر دوڑائی تو اسے اپنا شکار مل گیا۔

آپی میں ابھی آتی ہوں حور نے اریبہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اریبہ حور کی آنکھوں میں شرارت دیکھ چکی تھی حور اگر تم نے یہاں کوئی شرارت کی تو میں امی کو بتادوں گی۔

اریبہ نے دھمکانے والے انداز میں کہا حور میڈم نے دھمکی کو ہوا میں اڑایا اور وہاں سے غائب۔

انکل وہ آنٹی آپ کا نمبر مانگ رہی ہیں حور نے ایک آنکل کے پاس جاکر کہا اور انکل شاید پہلے ہی اس انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

کیا سچ میں اس آدمی نے خوشی سے پوچھا؟

حور کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اُسے اپنا پلان کامیاب ہوتا ہوا نظر آرہا تھا۔

جی انکل آپ روکیں وہ خود آپ سے بات کرلیتی ہیں یہ کہہ کر حور آنٹی کے پاس چلی گئی جن کا ہسبینڈ شاید کچھ کھانے کے لیے لینے گیا تھا۔

اریبہ دور بیٹھی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا

کہ حور کرنا کیا چاہ رہی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور آنٹی کے پاس گئی آپی دیکھئے آپ مجھے بہت اچھی لگی ہیں اس لئے مجھے لگا میں آپ کو بتا دوں حور نے معصوم شکل بنا کر کہا۔ حور نے اس عورت کو آنٹی کہنے سے گریز کیا۔

کیا بتانا ہے آپ نے مجھے آنٹی نے پیار سے پوچھا؟

آپی وہ جو آنکل بینچ پر بیٹھے ہوئے ہیں نہ حور نے انکل کی طرف اشارہ کیا جو ان کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

آنٹی نے بھی انکل کی طرف دیکھا آپی وہ آپ کا نمبر مانگ رہے ہیں میں وہاں سے گزر رہی تھی تو مجھے کہتے بیٹا مجھے اس عورت کا نمبر لا دے میں نے انکل کو کہا بھی کہ آپی شادی شدہ ہیں لیکن مانے ہی نہیں۔

کہتے تم ایک بار جا کر کہو حور نے معصومیت سے کہا۔

اس جاہل انسان کی اتنی ہمت اس نے مجھے عورت کہا۔

ابھی بتاتی ہوں اس جاہل انسان کو

حور اریبہ کے پاس آکر بیٹھ گئی حور کیا کر کے آئی ہو؟

اریبہ نے پریشانی سے پوچھا بس آپی تھوڑی دیر تک پتہ چل جائے گا۔

حور نے مسکراتے ہوئے کہا پھر حور اور اریبہ دونوں سامنے دیکھنے لگی جہاں وہ انکل بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے پاس آنٹی جا رہی تھی۔

آپ کو میرا نمبر چاہیے آنٹی نے انکل کے پاس جا کر پہلے آرام سے پوچھا۔

جی بالکل انکل نے مسکراتے ہوئے کہا آنٹی نے غصے سے جوتی اتاری اور انکل کی دھلائی شروع کر دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا اور اریبہ آنکھیں پھاڑے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں آنٹی نے انکل کے بال پکڑے تو ان کی وگ اتر کر آنٹی کے ہاتھ میں آگئی یہ دیکھ کر اریبہ کی بھی ہنسی نکل گئی۔

اریبہ نے جلدی سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا اور حور کا بازو پکڑ کر وہاں سے لی جانے لگی حور ہنس کر دوہری ہو رہی تھی۔

تھوڑی دیر اور آپی حور نے ہنستے ہوئے کہا حور اگر ان دونوں کو پتہ چل گیا نا یہ سب تم نے کیا ہے پھر دیکھنا کیا ہوتا اریبہ کہتے ہی حور کو وہاں سے لے گئی۔

اور آنٹی کو ان کے شوہر نے آکر روکا نہیں تو آنٹی نے تو آج انکل کی ٹنڈ پر آلو بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی تھی۔

....

اگلے دن حیاء نے حور کی طرف آنا تھا پھر ان دونوں نے کالج جانا تھا۔

لیکن حیاء ابھی تک نہیں آئی تھی حور نے سوچا ہو سکتا ہے حیاء میڈم کی آنکھ نہ کھلی ہو حور کالج اکیلی ہی چلی گئی۔

کیونکہ اکثر حیاء ایسے ہی کرتی تھی۔

....

حیاء جب اپنے گھر سے کالج کے لئے نکلی تھی تو اپنے دھیان چل رہی تھی حور کا گھر ایک گلی چھوڑ کر تھا۔

جب اچانک کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا حیاء وہی پر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔

....

بوس کو جب پتہ چلا تو اس نے جے کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا جے نے اپنا غصہ بہت مشکل سے کنٹرول کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تمہیں میں نے کہا تھا تم خود جاؤ گے دیکھو اب شیخ کا بچہ کیا کرتا ہے تم جانتے نہیں ہو وہ کتنی پہنچی ہوئی چیز ہے بوس نے غصے سے ٹہلتے ہوئے کہا۔

بوس اس بیسٹ کو ایک بار ہی ختم کیوں نہیں کر دیتے ہم لوگ جے نے بھی غصے میں ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

تمہیں کیا لگتا ہے بیسٹ تمہارے سامنے آجائے گا اور کہے گا جے آجاؤ اور مجھے گولی مار دوں بیسٹ سولو گوں کا دماغ رکھتا ہے اور اپنے دماغ کو اتنی پھرتی سے چلاتا ہے کہ سامنے والا حیران رہ جائے اور تم سب مل کر بھی اس کا بال بھی باکا نہیں کر سکتے بوس نے ٹہلتے ہوئے کہا۔

بوس آپ بیسٹ کے بارے میں اتنا سب کیسے جانتے ہیں۔

جے نے پوچھا۔

تمہارے علاوہ سارے بیسٹ کو جانتے ہیں بوس نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

....

حیا کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک کمرے میں پایا یہ کمرہ بہت خوبصورت تھا کچھ دیر حیاء لیٹی سوچتی رہی اس کے ساتھ ہوا کیا تھا۔

جب اس کے حواس بحال ہوئے تو جلدی سے اٹھ بیٹھی اس کے آبشار جیسے براؤن بال کچھ آگے اور کچھ کمر پر بکھر گئے۔

میر سی سی ٹی وی سے اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا وہ اس منظر میں کھو سا گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء جلدی سے اٹھی اور دروازے کی طرف بھاگی اسے اپنے ڈوپٹے کا ہوش بھی نہیں تھا اس نے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی۔

لیکن دروازہ بند تھا حیاء دروازہ کو زور زور سے بجانے لگی لیکن کسی نے دروازہ نہ کھولا حیاء کے ہاتھ درد کرنا شروع ہو گئے تھے حیاء وہی دروازے کے پاس بیٹھ کر سر گھٹنوں میں چھپا کر رونے لگی۔

روتے روتے کب اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی اسے پتہ نہیں چلا اور کب کسی نے اسے اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ پر لیٹایا اسے یہ بھی معلوم نہیں ہوا۔

ابھی مجھے ضروری کام ہے مائی پرنسز میں وہ کام کر کے آتا ہوں پھر اپنا تعارف کرواؤ گا میر کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

....

علی اس وقت احمد کے گھر پر موجود تھا یار میں بہت خوش ہوں عادل اور ہانی کے لئے علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں یار میں بھی بہت خوش ہوں ان دونوں کے لیے اللہ ان دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے احمد نے کہا علی نے بھی آمین کہا۔

نومی ضرور کچھ نہ کچھ کرے گا وہ آرام سے نہیں بیٹھے گا احمد نے علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

کوئی نہیں یار اپنا ہیرو دیکھ لے گا اس نمونے کو علی نے ہنستے ہوئے کہا۔

اتنے میں سجل چائے وغیرہ لے آئی اور ان کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

علی کے سامنے احمد بیٹھا ہوا تھا علی نے ابھی چائے کا ایک گھونٹ پیا تھا کہ چائے اس کے منہ سے فوارے کی طرح سامنے بیٹھے احمد کی شرٹ کو داغدار کر گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اوہ مائی گوڈا اتنی کڑوی چائے علی نے غصے سے کہا احمد بھی جلدی سے کھڑا ہو کر اپنی شرکت کو جھاڑنے لگا۔

اوہ گدھے یہ کیا کیا تو نے احمد نے علی کو گھورتے ہوئے۔

علی نے بھی احمد کی شرٹ کی طرف دیکھا

جہاں چائے گری ہوئی تھی۔

سجل اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں نیلی پیلی ہو رہی تھی۔

یہ تم نے جان بوجھ کر کیا ہے نہ علی نے سجل کی طرف کڑے تیور لے کر پوچھا۔

سجل کی ہنسی نکل گئی یہ تو بس تھوڑی سی سزا ہے مجھے موٹی بولنے کے لئے سجل نے ہنستے ہوئے کہا۔

تو اس میں میرا کیا قصور تھا احمد نے منہ مناتے ہوئے اپنی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

تمہاری بھی سزا بنتی تھی تم نے بھی علی کو روکا نہیں تھا سجل کہتے ہی وہاں سے بھاگ گئی کیونکہ اس نے علی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

موٹی تم رکو زرا علی بھی سجل کے پیچھے بھاگا احمد نے نہ میں سر ہلایا جسے کہہ رہا ہو ان کا کچھ نہیں یو سکتا۔۔

احمد بھی اپنے کمرے میں تبدیل کرنے چلا گیا۔

....

زین کو کچھ کام تھا اس لیے کالج نہیں گیا تھا جب اچانک اس کی نظر سڑک پر پڑی جہاں ماہم بیگم سڑک کے درمیان میں گری ہوئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کوئی گاڑی ان کو ٹکر مار گئی تھی لیکن زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی لوگ جمع ہو گئے تھے۔

زین انہیں جلدی سے ہاسپٹل لے گیا اور ان کو گھر تک چھوڑنے آیا تھا۔

ماہم بیگم نے زین کا شکریہ ادا کیا جس نے دوسری بار ان کی مدد کی تھی۔

ماہم بیگم کو زین بہت پسند آیا تھا۔

تم اندر تو آؤ بیٹا ماہم بیگم نے کہا نہیں آنٹی مجھے بہت ضروری کام ہے ورنہ میں ضرور آتا زین نے کہا۔

بیٹا تم پیچھلی بار بھی ایسے ہی چلے گئے تھے ماہم بیگم نے کہا آنٹی میں شام میں آجاؤں گا ابھی مجھے ضروری کام ہے ذہن نے کہا۔

چلو ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی ماہم بیگم نے کہا اور زین کے سر پر پیار دے کر اندر چلی گئی زین بھی وہاں سے چلا گیا۔

....

حیا کو جب ہوش آیا تو میر اس کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا حیاء
جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور میر کو دیکھنے لگی۔

آپ آپ کون........ میں یہاں کیسے؟ حیا نے اٹکتے ہوئے پوچھا حیاء کو لگ رہا تھا جیسے اس نے اس شخص کو کہی دیکھا ہے لیکن کہاں دیکھا ہے یہ یاد نہیں آ رہا تھا۔

میرا نام میر ہے پرنسز۔

میر نے مسکراتے ہوئے کہا مجھے گھر جانا ہے حیاء نے اتنی آہستہ آواز میں کہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر کو بہت مشکل سے حیا کی آواز سنائی دی۔

چلی جانا لیکن مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے اس کے بعد میر نے کہا نظریں ابھی بھی حیا کے چہرے پر تھی جہاں وہ اپنے ہونٹ کو زخمی کرنے کا کام سر انجام دے رہی تھی۔

میر تھوڑا آگے کو ہوا حیاء ڈر کر تھوڑی پیچھے ہوئی۔

میر نے حیا کے ہونٹوں کو دانتوں سے آزاد کیا

ان کو زخمی کرنے کا حق صرف

میرا ہے اور یہ حق میں تمہیں بھی نہیں دوں گا میر نے ذو معنی الفاظ میں کہا۔

حیاء کے کچھ بھی پلے نہیں پڑا اسے تو سامنے بیٹھے انجان شخص سے ڈر لگ رہا تھا۔

ک یا. کیا کام ہے؟

حیاء نے ڈرتے ہوئے پوچھا بس کچھ پیپرز پر تمھارے سائن چاہیے۔

میں کیوں سائن کروں حیاء نے معصومیت سے ناک چڑھاتے ہوئے پوچھا؟

اور میر کو اس وقت حیاء پر اتنا پیار آیا کہ اس کا دل چاہا کہ ہمیشہ اسے اپنے سینے میں چھپا کر رکھے اور کبھی بھی خود سے الگ نہ کرے۔

اور تم سائن کیوں نہیں کرو گی

پہلے آپ مجھے بتائے آپ کو میرے سائن کیوں چاہیے حیاء نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا۔

Good question.

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں میر نے اس بار سنجیدگی سے کہا۔

میں کیوں کروں آپ سے نکاح حیاء نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

کیونکہ میں ہینڈسم ہوں نہ میر نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا۔

میر خود بھی نہیں جانتا تھا کہ آ تنے آرام سے بات کیوں کر رہا ہے شاید محبت چیز ہی ایسی ہے۔

میر کو حیاء کے ساتھ باتیں کرنے میں مزہ آرہا تھا اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ کس طرح حیاء کو ڈیل کرنا ہے۔

اگر زین بیسٹ کو اس روپ میں دیکھ لیتا تو یقیناً اس نے غش کھا کر گر جانا تھا۔

حیاء نے میر کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا آپ ہینڈسم ہے تھوڑے سے حیاء نے اپنی دو انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر کہا۔

اور بیسٹ تو اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھتا رہ گیا جسے میر بس تھوڑا سا ہینڈسم لگا تھا جس پر لڑکیاں اپنی جان نچھاور کرنے کے لیے تیار رہتی تھیں۔

اور تمہاری نظر میں زیادہ ہینڈسم کون ہے بیسٹ نے پوچھا۔

آہل خان

حیاء میر سے ایسے باتیں کرنے لگ گئی تھی جیسے میر اس کے بچپن کا دوست ہو۔

جو تھوڑی دیر پہلے ڈر رہی تھی وہ بھی میر کے آرام سے بات کرنے کی وجہ سے چلا گیا تھا۔

آہل خان کون؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیسٹ نے پوچھا بیسٹ کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا اپنی بیوٹی کے منہ سے کسی اور کا ذکر سن کر۔

آپ کو نہیں پتا آہل خان کون ہے حیاء نے حیرانگی سے پوچھا؟

ایسا کون ہے یہ آہل خان جس کے بارے میں مجھے نہیں پتا میر نے جل کر بھی پوچھا؟

آپی نے بتایا تھا وہ مشہور بزنس مین ہیں انہیں سارے جانتے حیاء نے تھوڑا بیسٹ کی طرف جھک کر کہا اور آپ کو پتہ ہے میں ان سے مل بھی چکی ہوں بہت اچھے ہیں اور آپ کو پتہ.......

حیاء بولنے ہی لگی تھی جب میر نے اسے روک دیا۔

بس اب تم آہل خان کا ذکر اپنی زبان سے کبھی نہیں کروں گی بلکہ کسی بھی مرد کا ذکر نہیں کروں گی سمجھی۔

میر نے اس بار تھوڑا غصے سے کہا حیاء کی آنکھوں میں پانی آگیا آپ بہت برے ہیں مجھے اپنے گھر جانا حیاء نے بیڈ اترتے ہوئے کہا۔

اف میر کب سے تم اس سے آرام سے بات کر رہے ہو اب بھی کر لیتے اس نے تو صرف بات کی ہے اس معصوم کو کیا پتا ان سب باتوں کا۔

میر نے حیاء کا ہاتھ پکڑتے ہوئے سوچا جو دروازے کی طرف جانے لگی تھی۔

ہنی تم میری اجازت کے بغیر کہی نہیں جاسکتی اگر جانا ہے تو پہلے تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہوگا مائی پرنسز میں پھر خود تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں گا۔

میر نے اس بار بہت پیار سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں آپ کی پرنسز نہیں ہوں آپی کہتی ہیں میرا پرنس آکر مجھے لے جائے گا اور میں اپنے پرنس سے ہی نکاح کروں گی آپ میرے پرنس نہیں ہے حیاء نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔

اگر حیاء میر کی طرف دیکھ لیتی تو کبھی بھی ایسا نہ بولتی اسے نہیں معلوم تھا جانے انجانے میں اس نے میر کے غصے کو ہوا دی ہے۔

جسکو وہ کب سے ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن حیاء کی اس بات پر اپنے

غصہ پر کنٹرول نہ رکھ پایا۔

بھلا کیسے اپنی بیوٹی کے منہ سے کسی اور کا ذکر سن سکتا تھا۔

بیسٹ نے حیاء کا ہاتھ کھینچا حیاء سیدھی بیسٹ کے سینے سے جا لگی تھی۔

بیسٹ نے حیاء کو بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔

حیاء کی نیلی آنکھوں میں درد سے پانی آگیا تھا بیسٹ کی کالی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

تم صرف میری ہو بیوٹی تم صرف میری پرنسز ہو تمہارا پرنس تمہارا بیسٹ سب کچھ میں ہوں صرف میں اور اگر میری بیوٹی کو کسی نے مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تو اس کی جان لینے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا بیسٹ نے اپنا چہرہ حیاء کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے غصے سے کہا۔

حیاء کو اب صحیح معنوں میں بیسٹ سے ڈر لگ رہا تھا تھوڑی دیر پہلے والے میر میں اور اب والے میں بہت فرق تھا۔

حیاء کے آنسو جب گال سے پھسل کر نیچے گرنے لگے تو میر نے بہت پیار اپنی انگلیوں سے چنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے حیاء کے بالوں پر گرفت ہلکی کر دی تم سے میر ا نکاح آج ہی ہو گا چاہے اس میں تمہاری مرضی ہو یا نہ ہو بیسٹ نے کہا تو حیاء وہی میر کی باہوں میں بے ہوش ہو گئ اس سے زیادہ حیاء بر داشت نہیں کر سکتی تھی اسے تو کبھی کسی نے نہیں ڈانٹا تھا۔

میر نے آرام سے حیاء کو بیڈ پر لیٹایا اور وہاں سے چلا گیا۔

....

بیسٹ بالکل بھی بر داشت نہیں کر سکتا تھا اپنی بیوٹی کے منہ سے کسی اور کا ذکر اور جب حیاء نے کہا کہ میر اس کا پرنس نہیں ہے تو میر اپنا غصہ بر داشت نہیں کر پایا۔

اگر حیاء خود بھی اپنے آپ کو بیسٹ سے دور رکھنے کی کوشش کرے گی تو بیسٹ اسے بھی سزا دے گا کسی اور کا حیاء کی زندگی میں آنا یہ تو اب ناممکن تھا۔

میر اپنا غصہ ٹھنڈا کر کے واپس آیا حیاء ابھی بھی بے ہوش پڑی تھی بیسٹ کو

اسے اپنے کیے پر بالکل بھی پچھتاوا نہیں تھا۔

بیسٹ حیاء کے پاس آکر بیٹھ گیا حیاء کو ہوش آئی تو

جلدی سے میر سے دور ہو کر بیٹھی

ہنی جلدی ان پیپرز پر سائن کر دو پھر گھر چلی جانا

میر نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نہیں کروں گی آپ سے نکاح حیاء نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیوں اس بار میر نے پیار سے پوچھا تھا جس سے حیاء کو بھی ہمت ملی۔

آپ بہت برے ہیں اور آپی مجھے ڈانٹے گئ میر اس کی بات پر مسکرا پڑا۔

میں تمہاری آپی سے خود بات کرلوں گا اور اب میں تمہیں ڈانٹوں گا بھی نہیں میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جس سے اس کا ڈمپل نمایا ہوا پکا حیاء نے کنفرم کرنا چاہا۔

پکا۔

اب اس پر سائن کرو
جتنی تم دیر کروگی اتنی ہی تم گھر لیٹ پہنچوں گئ اور تمہاری آپی پریشان ہونگی تو کیا تم اپنی آپی کو پریشان کرنا چاہتی ہوں؟

میر نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا نہیں میں آپی کو پریشان نہیں کروں گی حیاء نے جلدی سے کہا اور سائن کر دیے۔

میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی خوشی کی مسکراہٹ جیت کی مسکراہٹ۔

ایک اور بات بیسٹ نے کہا ابھی تم نکاح کا کسی کو نہیں بتاؤں گی ٹھیک ہے بیسٹ نے کہا۔

وہ کیوں؟

حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ اس لئے جب تم اپنے گھر والوں کو بتاؤں گی تو وہ پھر تمہیں میرے ساتھ بھیج دینگے تو کیا تم میرے ساتھ رہنا چاہو گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیسٹ نے پوچھا حیاء نے جلدی سے نہ میں سر ہلایا حیاء ابھی بھی میر سے ڈری ہوئی تھی میر اس کی جلد بازی پر مسکرا پڑا۔

بیسٹ چاہتا تھا پہلے حیاء کے چاچو سے بات کریں اور پھر اسے اپنے ساتھ رکھے میر نہیں چاہتا تھا اس کی بیوٹی کے بارے میں کوئی غلط بولے اور یہ خیالات میر کے حیاء کے آنے کے بعد

بدلے تھے ویسے تو میر حیاء کے بارے میں برا بولنے والوں کا منہ بھی توڑ دیتا لیکن اسے حیاء کی عزت زیادہ عزیز تھی۔

مجھے گھر جانا ہے حیاء نے اٹھتے نے ہوئے کہا

میر نے اپنی جیب سے ایک لاکٹ نکالا یہ لوکٹ بہت ہی خوبصورت تھا اس میں دو دل آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔

میر نے ہاتھ میں پکڑا جب حیاء کی نظر اس پر پڑی

واؤ یہ کتنا خوبصورت ہے اسے میں لے لوں

حیاء نے معصومیت سے پوچھا؟

بیسٹ اس کی بات پر مسکرا پڑا لیکن یہ تو میں نے اپنی بیوی کے لیے لیا تھا بیسٹ نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ اسے دوسرا لے دینا حیاء نے معصومیت سے کہا اور میر کا دل کیا وہ حیاء کی معصومیت پر قربان ہی ہو جائے۔

یعنی ایسے ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس کی بیوی حیاء خود ہی ہے جو تھوڑی دیر پہلے بنی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے میں یہ تمہیں ایک شرط پر دونگا میر نے کہا وہ کیا؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے پوچھا اسے تم کبھی بھی نہیں اتارو گی وعدہ کرو پھر ملے گا میر نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا اور پھر حیاء نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ میر کے سخت ہاتھ میں رکھ دیا میر نے حیاء کو آئینے کے سامنے کیا۔

اور اس کی گردن سے بال پیچھے کیے حیاء ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔

میر نے حیاء کی صراحی دار گردن میں پیار سے لوکٹ پہنایا اور وہاں اپنے ہونٹ رکھ دیے۔

حیاء کے جسم میں میر کے لمس سے ایک کرنٹ سا دوڑا تھا حیاء ایک دم پیچھے ہوئی۔

یہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

حیاء نے گھبراتے ہوئے پوچھا ابھی تو کچھ نہیں لیکن بہت جلد کچھ ضرور کروں گا میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا کرے گے حیاء نے نا سمجھی سے پوچھا اسے میر کی بات

بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔

وہ اگر میں نے اب بتایا تو تم ناراض ہو جاؤ گی اس لیے کبھی فرصت میں بتاؤں گا ابھی جلدی کرو میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں میر نے کہا۔

میں آپی کو کیا بتاؤں گی کہ میں اب تک کہاں تھی؟ حیاء نے پوچھا۔

تم کالج گئی تھی اور ابھی بھی تمہارا کالج کا وقت ہی چل رہا ہے میر نے کہا۔

میر نے کبھی بھی اتنے پیار سے کسی سے بات نہیں کی تھی لیکن آج اس لڑکی کے لئے کر رہا تھا جو دن بہ دن میر کے لیے اہم ہوتی جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے ہاں میں سر ہلایا حیاء کو ابھی بھی پتہ نہیں چل رہا تھا یہ سب کچھ ہوا کیا ہے۔

اسے بس اس بات کی خوشی تھی ک اب وہ گھر جا رہی ہے حیاء نکاح کا مطلب نہیں جانتی تھی اگر جانتی ہوتی تو کبھی بھی سائن نہ کرتی۔ لیکن اب تو حیاء بیسٹ کی بیوی بن چکی تھی۔

حیاء میر کے ساتھ چل پڑی حیاء کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اس کی یہ معصومیت اسے نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔

زین شام کو ماہم بیگم سے ملنے کے لئے آیا تھا۔

زین جب دروازے کے پاس کھڑا اندر جانے ہی والا تھا جب اچانک اوپر سے کسی نے اس پر پانی ڈال دیا۔

زین تو ایک دم اس حملے پر ہڑبڑا گیا تھا۔

یار بارش تو ہو نہیں رہی تھی پانی کہا سے آگیا زین نے بڑبڑاتے ہوئے اوپر کی طرف دیکھ کر کہا

تو اوپر شیطان کی خالہ یعنی حور میڈم کھڑی تھی۔

اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں پھاڑے زین کو دیکھ رہی تھی۔

حور جلدی سے نیچے آئی اور دروازہ کھولا سر آپ؟

ایم سوری مجھے لگا گلی کے بچے ہیں میں تو ان کے ساتھ کھیل رہی تھی حور نے معصومیت سے کہا۔

سر کیا آپ میری امی جان کو شکایت لگانے آئے ہیں حور نے
زین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین تو کبھی اپنے کپڑوں کی طرف دیکھتا تو کبھی حور کی طرف۔

نہیں میں اتنا فارغ نہیں ہوں جو تمہاری شکایت لگانے تمہارے گھر تک آوں

زین نے غصے سے کہا

اتنے میں ماہم بیگم

دروازے کے پاس آئی زین بیٹا تم؟

آوَ اندر آوَ لیکن جب انہوں نے زین کے کپڑوں کی طرف دیکھا تو حیران ہو گئ تھی۔

زین بیٹا یہ کیا ہوا ہے تمہارے تو سارے کپڑے گیلے ہو گئے ہیں ماہم بیگم نے حیرانگی سے پوچھا؟

زین بولنے ہی والا تھا کہ حور جلدی سے بول پڑی

وہ میں بھی ان سے یہی پوچھ رہی تھی امی سر باہر گلی میں گر گ ئے تھے۔

حور نے جلدی سے کہا۔

اگر ماہم بیگم کو پتہ چل جاتا یہ سب کچھ حور نے کیا ہے ماہم بیگم نے سر کے سامنے ہی دھلائی شروع کر دینی تھی۔

اور زین تو حور کے جھوٹ بولنے پر اس کی شکل کی طرف دیکھنے لگ پڑا تھا۔

اچھا چلو بیٹا جلدی سے اندر آوَ اور جاوَ حور اپنے سر کو واشروم کا راستہ بتاوَ۔

تاکہ اپنے کپڑے ٹھیک کر لیں۔

جی امی حور نے فرمانبرداری سے کہا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آیئے سر حور نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا زین بھی چپ چاپ حور کے پیچھے چل پڑا تھا۔

ماہم بیگم حور اور اریبہ کو بتا چکی تھی کس طرح زین نے ان کی مدد کی تھی

انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ آج شام زین آنے والا ہے۔

لیکن حور میڈم اپنی مستی میں گم تھی اس کو پتہ نہ چلا کہ دروازے پر گلی کے بچے نہیں بلکہ زین کھڑا ہوا ہے لیکن اب کیا کر سکتے ہیں اب تو کافی دیر ہو گئی تھی۔

حور زین کو اپنے کمرے میں لے آئی تھی۔

زین باہر آیا تو اس کے کپڑے کافی حد تک خشک ہو چکے تھے۔

سر ایم سوری حور نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا کوئی بات نہیں زین نے کہا بھلا زین کہا برداشت کر سکتا تھا اپنی حور کا شرمندہ ہونا۔

اسے حور شرارتے کرتی ہوئی اچھی لگتی تھی۔

اچھا مجھے ایک بات پوچھنی تھی زین نے حور کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے بات بدلی

ڈانٹا تو میں نے بھی آپ کو تھا لیکن آپ نے میرے ساتھ تو ایسا کچھ بھی نہیں کیا جو سر وقاص کے ساتھ کیا تھا۔

زین کی بات پر حور کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

سر وہ سب تو میں نے آپ کے لئے ہی سوچا تھا لیکن پھر آپ نے میری مدد کی مجھے گھر تک پہنچایا اس لیے میں نے آپ کو معاف کر دیا حور نے کہا۔

اور جب زین نے اپنے آپ کو سر وقاص کی جگہ پر رکھ کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سوچا تو جلدی سے دماغ کو

جھٹکا اس سے آگے زین نہیں سوچ سکتا تھا۔

اگر یہ سب میرے ساتھ ہوتا تو کیا عزت رہ جاتی میری زین نے دل میں سوچا لیکن پھر شکر ادا بھی کیا کہ میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔

سر نیچے چلے امی انتظار کر رہی ہوں گی حور نے زین کو ہوش کی دنیا میں لاتے ہوئے کہا۔

ہاں چلو زین نے کہا۔۔

اور حور کے پیچھے چل پڑا۔

....

حیاء صبح والے واقعے کو بالکل فراموش کر چکی تھی ہانیہ بہت خوش تھی۔...

آپی آپ اکیلے اکیلے بیٹھے مسکرائی جا رہی ہے حیاء نے ہانی کے پاس بیٹھتے ہو کہا؟

کچھ نہیں میری جان ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہنی یہ لوکٹ ہانیہ کی نظر جب حیاء کے لوکٹ

پر پڑی تو پوچھا؟

وہ آپی حور نے مجھے دیا ہے حیاء نے جلدی سے کہا حیاء ہانیہ کو صبح والا واقعہ بتانا چاہتی تھی لیکن میر نے منع کیا تھا اور حیاء کو یہ بھی ڈر تھا کہ سچ بتانے پر میر اسے اپنے ساتھ ہی نہ لے جائے اس لئے اس نے ہانی کو کچھ نہیں بتایا.

بہت پیارا ہے ہانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہنی تمہاری سالگرہ آرہی ہے تمہیں گفٹ میں کیا چاہیے ہانیہ نے پوچھا؟

آپی مجھے ٹیڈی چاہیے حیاء نے خوشی سے بتایا۔

اوکے میں اپنی جان کے لیے ٹیڈی لے آؤں گی ہانی نے مسکراتے ہوئے کہا حیاء بھی ہانیہ کی بات پر خوش ہو گی۔

....

حیاء لان میں بیٹھی ہوئی تھی اس نے ہاتھوں میں مختلف رنگ کے پھول پکڑے ہوئے تھے کبھی ایک پھول کو سونگتی تو کبھی دوسرے پھول کو۔

حسن بھی حیاء کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

حیاء نے حسن کی طرف دیکھا تو آنکھوں میں الجھن پیدا ہوئی جیسے جاننا چاہ رہی ہوں کہ آپ کون؟

حسن اس کی خوبصورت آنکھوں میں الجھن دیکھ کر مسکرا پڑا میں حسن ہوں۔

حسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اووو حسن بھائی آپ حیاء نے اس بار خوشی سے کہا۔

حسن کو حیاء کا بھائی کہنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا لیکن کچھ بولا بھی نہیں۔

حسن بھی اس سے چھوٹے موٹے سوال پوچھنے لگ گیا تھا حیاء بھی جواب دینے لگی تھی۔

حیاء کو حسن اچھا لگا تھا۔

....

نومی اب کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا اس لئے آج یونیورسٹی آیا تھا۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب نومی کو ہانی نے دیکھا تو اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا عادل بھی ہانیہ کو ہی دیکھ رہا تھا جب اس نے ہانی کے چہرے کا رنگ اڑتے دیکھا تو اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہاں نومی کھڑا تھا۔

جو ہانیہ کو ہی دیکھ رہا تھا عادل جلدی سے ہانی کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

نومی نے جب ہانی کے سامنے عادل کو دیکھا تو اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آگئی۔

اووووتو اپنے ہیروئن کو کب تک بچاؤ گے مجھ سے نومی نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ پھر بتاؤں گا عادل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

ہم دیکھتے ہیں نومی کہہ کر وہاں سے چلا گیا

عادل نے ہانی کو کاندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا جو سہمی ہوئی نظروں سے عادل کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہو گا عادل نے کہا۔

اوکے چلو کنٹین چلتے ہیں

ہانی نے ہاں میں سر ہلایا عادل ہانیہ کو لے کو کنٹین کی طرف چلا گیا۔

دور کھڑی حناء یہ سب دیکھ رہی تھی۔ عادل خان تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے میں تم سے محبت کرتی ہوں میں کبھی بھی تمہیں کسی اور کا ہونے نہیں دوں گی اب دیکھو میں کیا کرتی ہوں۔

حناء نے غصے سے کہا اور نومی کے پاس چلی گئی۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماما میں شادی کرنا چاہتا ہوں حسن نے اپنی ماں سے کہا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے بیٹا شاہینہ بیگم نے خوشی سے کہا۔

بتاؤ مجھے تمہیں کس طرح کی لڑکی چاہیے شاہینہ بیگم نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

ماما لڑکی میں پسند کر چکا ہوں حسن نے کہا۔

کیا کون ہے وہ لڑکی ؟

شاہینہ بیگم نے اس بار تھوڑا سخت لہجے میں کہا حیاء میں حیاء سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

حسن نے سامنے دیوار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

کییییا؟

تم پاگل ہوگئے ہو میں نے تمہارے لئے کتنے خواب دیکھے تھے تمہارے لیے اچھے خاندان کی پڑھی لکھی امیر گھر کی لڑکی لاؤں گی اور تم اس حیاء سے شادی کرنا چاہتے ہو جس کے پلے کچھ بھی نہیں ہے شاہینہ بیگم نے نحوست سے کہا۔

مجھے کچھ نہیں پتا اب چاہے کچھ بھی ہو جائے شادی تو میں حیاء سے ہی کروں گا حسن کہتے ہی وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

ان دونوں بہن بھائیوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے ایک کہتی ہے مجھے آہل چاہیے اور دوسرا کہتا ہے مجھے حیاء چاہیے شہاہینہ بیگم نے سر پکڑتے ہوئے کہا وہ جانتی تھی۔

کہ یہ جتنا مرضی بول لے لیکن حسن کرے گا وہی جو اس کا دل چاہے گا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پاپا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔

حسن نے ارسلان صاحب کے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

جب سے حسن آیا تھا آج پہلی بار اپنے باپ کے سامنے آیا تھا۔

اور بنا سلام دعا کے اپنے مطلب کی بات پر آیا تھا۔

ارسلان صاحب نے غصے سے منہ پھیر لیا۔

حسن یہ دیکھ کر مسکرا پڑا وہ اسی قسم کی حرکت کی توقع کر رہا تھا۔

جب ارسلان صاحب کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو حسن نے بات شروع کی۔

میں حیاء سے شادی کرنا چاہتا ہوں حسن نے بنا کوئی تمہید باندھتے ہوئے کہا۔

ارسلان صاحب ایک جھٹکے سے پیچھے مڑے اور حسن کو دیکھنے لگے۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں اس معصوم کی شادی تمہارے ساتھ کروا دوں گا ارسلان صاحب نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا آپ مانے یا نہ مانے

میں حیاء کے ساتھ زبردستی شادی بھی کر سکتا ہوں حسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں تمہیں ایسا بالکل بھی کرنے نہیں دوں گا سمجھے میں تمہیں حیاء کی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گا میرے جیتے جی تم ایسا نہیں کر سکتے۔

ارسلان صاحب نے غصے سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہہم تو پاپا ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں اب آپ سارا دن تو گھر میں رہتے نہیں ہے،

حیاء کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا اب دیکھئے نا جب حیاء اور میں ایک ساتھ ایک ہی کمرے میں ہونگے تو میرا تو کچھ نہیں جائے گا بلکہ آپ پھر خود

اپنی بھتیجی کی شادی میرے ساتھ کروانے پر مجبور ہو جائے گ ئے۔

اور حیاء جتنی معصوم ہے میرا یہ کام اور آسان کر دے گی حسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حسن نے ڈھکے چھپے لفظوں میں ارسلان صاحب کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا ارسلان صاحب جانتے تھے جو کچھ حسن نے کہا ہے اسے کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔

حسن ایسے بات کر رہا تھا جیسے سامنے اس کا باپ نہیں کوئی غیر کھڑا ہو۔

ارسلان صاحب کو اس سے ایسی گھٹیا بات کی امید تھی۔

ارسلان صاحب کو اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو رہا تھا ان کو حسن کو گھر آنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے تھی۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یاپیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہرپیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شکریہ۔۔۔۔

آپ سوچ لیں کونسا آپشن زیادہ بہتر ہے میں تو عزت سے حیاء سے شادی کرنا چاہتا ہوں آگے آپ کی مرضی۔

میں انتظار کروں گا حسن کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

ارسلان صاحب اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے ان کی آنکھوں کے سامنے حیاء کا معصوم چہرہ آیا نہیں میں حیاء کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں ہونے دوں گا میں حیاء کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتا۔

ارسلان صاحب نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور باہر کی طرف چلے گئے۔

....

ارسلان صاحب اس وقت آہل کے آفس میں موجود تھے۔

آہل بیٹا میں آج تم سے کچھ مانگنے آیا ہوں میں امید کرتا ہوں کہ تم مجھے انکار نہیں کرو گے۔

ارسلان صاحب نے آہل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ارسلان صاحب کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

آہل کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا اسے بس اسی چیز کی فکر تھی ارسلان صاحب کوئی ایسی چیز نہ مانگ لیں جو آہل خان نہ دے سکے۔

میں چاہتا ہوں تم حیاء سے نکاح کر لو ارسلان صاحب نے کہتے ہی آہل کے چہرے کی طرف دیکھا۔

اور آہل نے شکر کا سانس لیا یہ بات سن کر آہل کا دل ڈانس کرنے کو کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل نہیں جانتا تھا دعائیں اتنی جلدی بھی قبول ہو جاتی ہیں۔

پھر ارسلان صاحب نے ساری بات آہل کو بتائی ارسلان صاحب کو بتاتے ہوئے شرمندگی بھی ہو رہی تھی ان کا اپنا بیٹا ایسا کر رہا ہے آہل کو بھی حسن پر بہت غصہ آرہا تھا۔

انکل آپ نے پہلی بار مجھ سے کچھ مانگا ہے آپ میرے باپ کی جگہ ہیں آپ مانگتے ہوئے اچھے نہیں لگتے آپ حکم کریں بس۔

آہل نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن بیٹا تم تو کسی اور لڑکی کو پسند کرتے ہو نہ ارسلان صاحب نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے پوچھا؟

آہل کچھ دیر تک ارسلان صاحب کو دیکھتا رہا۔

پھر بولا دراصل انکل وہ لڑکی حیاء ہی ہے جسے میں پسند کرتا ہوں۔

اور آہل کے اس جملے سے ارسلان صاحب کو اپنے اندر تک سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔

ٹھیک ہے بیٹا اس جمعہ کو حیاء کی سالگرہ بھی ہے تو اسی جمعہ کو ظہر کے بعد تمہارا اور حیاء کا نکاح بھی کر دیتے ہیں۔

تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں اتنی جلدی نکاح کرنے پر ارسلان صاحب نے آہل سے پوچھا۔

نہیں انکل مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے آہل نے کہا۔

تمھارا بہت بہت شکریہ بیٹا ارسلان صاحب نے کہا انکل بیٹا بھی کہہ رہے ہیں اور شکریہ بھی آہل نے کہتے ہی ارسلان صاحب کو گلے لگایا۔

____

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل میر خان تم پہلے ہی نکاح کر چکے ہو بقول

.تمہارے تمہیں اپنی بیوٹی مل گئی ہے۔

اور اب تم ارسلان صاحب کے کہنے پر حیاء سے نکاح کر رہے ہو مجھے بتانا پسند کرو گے تم کرنا کیا چاہتے ہو پہلے ایک بھی نکاح نہیں کر رہے تھے اب دو دو کر رہے ہو زین نے میر کو گھورتے ہوئے پوچھا؟

یہاں میرا ایک نہیں ہو رہا اور یہ بھائی صاحب دو دو کر رہے ہیں۔زین نے دل میں سوچا۔

زین کو یہ نہیں معلوم تھا کہ میر نے جس لڑکی کے ساتھ نکاح کیا ہے وہ حیاء ہی ہے۔

میر اس کی باتوں پر مسکرا پڑا تمہیں کیوں لگتا ہے میں اپنی بیوٹی کو دھوکا دونگا میر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

تو؟

زین کو سمجھ نہیں آ رہا تھا میر کہنا کیا چاہتا ہے۔

میں نے جس کے ساتھ نکاح کیا ہے وہ حیاء ہی ہے میر نے عام سے لہجے میں کہا۔

کییییییا۔۔۔۔

زین نے کیا کو لمبا کرتے ہوئے کہا۔

زین کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اتنا کچھ ہو گیا اور اسے خبر ہی نہیں ہوئی۔

تو تمہیں حیاء میر کے روپ میں دیکھ چکی ہے اور میر سے نکاح کر چکی ہے تو پھر آہل سے نکاح کیسے کرے گی؟

زین نے سنبھلتے ہوئے میر سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس بات کی فکر تم مت کرو وہ بہت معصوم ہے میں اسے سمجھالوں گا۔

میر نے کہا۔

ہہہم۔

کہہ تو تم بالکل ٹھیک رہے ہو معصوم تو وہ بہت ہے اس لیے تو تم سے نکاح کر لیا۔

زین نے ہنستے ہوئے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میر نے زین کو گھور کر دیکھا۔

نکاح کی تیاری تم کرو گے مجھے اپنی بیوٹی کی سالگرہ کی تیاری کرنی ہے میر کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

لووو جی اب اس کے نکاح کی تیاری بھی مجھے ہی کرنی پڑے گی۔

اور میں ابھی تک ویسے کا ویسا ہی بیٹھا ہوا ہوں کوئی نی زین اچھا کام کرے گا تو اللہ اس کا اچھا صلہ دے گا۔

زین بہت خوش تھا اس کا دوست اپنے بارے میں بھی سوچ رہا ہے۔

میر نے بہت دکھ سہے تھے اسے خوش دیکھ کر زین بھی خوش تھا۔حیاء زین کو بھی بہت اچھی لگی تھی معصوم سی گڑیا۔لیکن بیسٹ کے ساتھ زندگی گزارنا بھی بہت مشکل کام تھا اب دیکھو ہماری معصوم گڑیا کیا کرتی ہے۔

....

آہل کا پورا نام آہل میر خان تھا۔

آہل کو میر اس کی ماں پیار سے کہتی تھیں۔

آہل کے دو روپ تھے ایک بیسٹ اور دوسرا آہل خان۔آہل کو دنیا مشہور بزنس مین کے نام سے جانتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جبکہ میر کو بیسٹ کے نام سے جانتی تھی میر جب بھی بیسٹ کے روپ میں ہوتا تو اس نے اپنے چہرے پر ماسک پہنا ہوتا تھا۔

جس سے اس کی شکل آہل سے مختلف نظر آتی اور آنکھوں میں کالے رنگ کے لینسز لگائے ہوتے تھے تاکہ اس کی براؤن آنکھیں چھپ جائیں۔

جس نے بیسٹ کو دیکھا تھا اس نے میر کے روپ میں دیکھا تھا آہل والا روپ آج تک کسی نے بھی نہیں دیکھا تھا سوائے زین کے۔

....

اُس دن آہل مال میں اس آدمی کو مارنے کے لئے آیا تھا جب اس نے پہلی بار حیاء کو دیکھا تو اسے اپنا دل دے بیٹھا۔

اس کے بعد میر حیاء کے کمرے میں گیا تھا پھر جب میر نے حیاء کو اپنے گھر میں کالے فراک میں دیکھا جو کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی آہل کی نظریں پلٹنے سے انکاری تھیں۔

میر کو خوشی ہوئی تھی کہ حیاء ہانیہ کی بہن ہے کیونکہ میر کو پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا عادل ہانیہ کو پسند کرتا ہے۔

میر کو حیاء کی خوبصورتی نے نہیں بلکہ حیاء کی معصومیت نے اپنی طرف کھینچا تھا۔

جس میر نے آج تک کبھی کسی لڑکی کی طرف غلط نگاہ ڈالنا گوارا نہیں کیا تھا حیاء کو دیکھنے کے بعد اس سے عشق کر بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے جب آہل خان کو ہینڈ سم کہا تھا تو میر کو تو خوش ہونا چاہیے تھا لیکن میر کو برا لگا تھا عجیب انسان تھا اپنے اصل روپ کی تعریف اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

....

جس دن حسن اپنے گھر آیا تھا میر کو اسی دن پتہ چل گیا تھا کہ جے ہی حیاء کا کزن حسن ہے۔

میر اس دن حیاء کو انگوٹھی پہنانے آیا تھا یہ رنگ خاص طور پر میر نے حیاء کے لئے بنوائی تھی۔

اس میں چھوٹا سا سپیکر اور ٹریسر موجود تھا حیاء جہاں کہی بھی جاتی اس کی لوکیشن کا میر کو معلوم ہو جاتا اور اس کے زریعے میر حیاء کو سن بھی سکتا تھا۔

میر کو معلوم ہو گیا تھا کہ ہانیہ اور حیاء اس گھر میں محفوظ نہیں ہے اس لیے میر چاہتا تھا جلد از جلد ہانی اور عادل کا نکاح ہو جائے۔

....

جس رات حسن نے حیاء کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تھی میر سب کچھ سن رہا تھا۔

میر کو حسن پر بہت غصہ آیا تھا میر نے اپنا غصہ کنٹرول کیا کیونکہ میر ابھی حسن کو نہیں مارنا چاہتا تھا اسے ابھی حسن کی ضرورت تھی۔ بہت بری موت دونگا تمہیں میں حسن۔ تمھاری روح تک کانپ جائے گی۔ میر نے کہا تھا۔

....

پھر اگلے دن میر نے حیاء کو اغواء کیا اور اس کے ساتھ نکاح کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر چاہتا تھا نکاح کے بعد حیاء میر کے ساتھ ہی رہے لیکن پھر دل نے کہا کہ عزت سے اپنی بیوٹی کو لے کر آئے اس لیے میر نے دل کی بات مانی اور اپنی بیوٹی کو واپس بھیج دیا۔

جب ارسلان صاحب نے آہل کو حسن کے ارادوں کے بارے میں بتایا تو میر کا دل کیا حسن کی آنکھیں نکال دے جس سے اس نے حیاء کو دیکھ کر برا سوچا۔ حسن کے ساتھ کیا ہونا تھا بیسٹ نے یہ سوچ لیا تھا اب تو وقت آنے پر پتہ چلنا تھا۔

اور آہل پھر اس بات پر خوش بھی تھا اسے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی اور سب کچھ خود بخود ہو گیا تھا۔

اب بس حیاء کو سچائی بتانی تھی۔

اور میر جانتا تھا کہ یہ کام مشکل بلکل بھی نہیں ہے۔

....

میر نے عادل کو بتا دیا تھا کہ وہ حیاء سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔

عادل اپنے بھائی کے فیصلے سے بہت خوش تھا میر نے عادل کو کہا تھا کہ وہ حیاء اور ہانیہ کو گھر لے کر آئے۔

ہانیہ کو تو کوئی مسئلہ نہیں تھا اس لئے بارہ بجے کے قریب عادل حیاء اور ہانی کو اپنے گھر لے آیا تھا۔

حیاء کو یہ گھر کافی پسند آیا تھا کاکا ہانیہ اور حیاء سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے۔

ہنی اوپر سے میرا موبائل لا دو گی مجھے لگتا ہے کہ شاید کمرے میں بھول گیا ہوں عادل نے کہا۔

جی بھائی میں ابھی لاتی ہوں ہانی کچن میں کاکا سے باتیں کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

حیاء اپنے دھیان چل رہی تھی جب کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور روم میں لا کر روم کا دروازہ بند کر دیا۔

حیاء اس اچانک حملے پر گھبرا گی اس نے چیخ مارنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ میر نے جلدی سے حیاء کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

حیاء اپنے سامنے میر کو دیکھ کر ڈر گئی تھی اور میر حیاء کی جھیل سی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا۔

حیاء نے میر کے ہاتھ اپنے منہ سے پیچھے کیے

آپ؟

حیاء نے کہا تو میر بھی ہوش میں آیا۔

ہاں میں۔

میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ تو عادل بھائی کا گھر ہے نہ حیاء نے میر سے پوچھا۔

یہ میرا بھی گھر ہے ہنی میر نے حیاء کے حسین مکھڑے کو اپنے دل میں اتارتے ہوئے کیا۔

یہ گھر آپ کا کیسے؟

حیاء نے نا سمجھی سے پوچھا۔

تو میر نے اپنے چہرے سے باریک سی سکن اتاری تو نیچے سے آہل کا چہرا نکل آیا۔

آپ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء تو آج شوکڈ پے شوکڈ ہو رہی تھی۔

میر نے حیاء کا ہاتھ پکڑا اور اسے بیڈ پر بٹھایا میری بات غور سے سنو ہنی۔

میرا نام آہل میر خان ہے اور تمہارا نکاح میرے ساتھ ہوا ہے اور اب میں چاہتا ہوں اب ہمارا نکاح تمہارے چاچو کی موجودگی میں ہو میر نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

آپ نے اپنے دو چہرے کیوں رکھے ہوئے حیاء ابھی تک اس کے چہرے پر اٹکی ہوئی تھی۔

میر تھوڑی دیر تک حیاء کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا۔

میں اپنے دوسرے چہرے سے لوگوں کی مدد کرتا ہوں میر نے حیاء کے دماغ کے مطابق جواب دیا۔

وہ تو آپ اس چہرے سے بھی کر سکتے ہیں حیاء نے کہا۔

ہمم یہ بھی ہے میری معصوم سی پرنسیز لیکن میں نہیں چاہتا لوگوں کو پتہ چلے میر نے مسکراتے حیاء کی ناک کی بالی کو چھیڑتے ہوئے کہا جو حیاء کی چھوٹی سی ناک میں بہت اچھی لگ رہی تھی۔

اوووو اب میں سمجھی آپ کریڈٹ نہیں لینا چاہتے۔

حیاء نے اپنے دماغ کے مطابق اندازہ لگایا۔

اس کے اندازے پر میر مسکرا پڑا ہاں بالکل ایسا ہی ہے۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے پھر تو آپ بہت اچھا کام کرتے ہیں لوگوں کی مدد کر کے حیاء نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

میں حور کو بھی بتاؤں گی حیاء نے مسکراتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایسے تو سب کو معلوم ہو جائے گا میر نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔

او کے آپ اداس نہ ہو میں کسی کو نہیں بتاؤں گی حیاء نے جلدی سے کہا۔

میر کو اس کی معصومیت پر بہت پیار آیا۔

ہممم ٹھیک ہے اب میری بات سنو اس جمعے کو ہمارا نکاح ہے۔

نکاح پھر سے حیاء نے کہا۔

ہاں تمھارے چاچو کی موجودگی میں ہو گا اور پہلے والے نکاح کا تم کسی کو نہیں بتاؤں گی میر نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے میں نہیں بتاؤں گی۔

لیکن میری ایک شرط ہے حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بولو کیا شرط ہے؟

میر نے پوچھا۔

میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی حیاء نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور وہ کیوں میر نے گھورتے ہوئے پوچھا کیونکہ آپ مجھے ڈانٹتے ہیں۔

حیاء نے معصومیت سے کہا اب میں تمہیں نہیں ڈانٹوں گا۔

اور جب تم میرے پاس آ ؤ گی تو تم الگ کمرے میں رہ لینا ٹھیک ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے مسئلہ حل کرتے ہوئے کہاہاں یہ ٹھیک ہے۔

حیاء نے خوشی سے کہا میر جانتا تھا حیاء کبھی بھی اکیلی نہیں رہے گی۔

اس لیے اس نے یہ حل بتایا تھا اور ہماری معصوم حیاء میر کی چالاکی سمجھ نہیں پائی تھی۔

....

ہانی باہر آئی تو حیاء موجود نہیں تھی صرف عادل بیٹھا ہوا تھا۔

ہنی کہاں ہے؟

ہانی نے عادل کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

اسے واش روم جانا تھا عادل نے سرسری سا کہا۔

چلو ہانیہ میں تمہیں اپنا بیڈروم دکھاتا ہوں عادل نے اٹھتے ہوتے ہوئے کہا۔

عادل کی بات پر ہانی گھبرا گئی۔

کیو۔۔۔کیوں میں نہیں جاؤں گی ہانی نے عادل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

عادل بنا کچھ سنے ہانی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے کی طرف لے جانے لگا۔

عادل نے اپنے روم میں جا کر ہانی کا ہاتھ چھوڑ دیا ہانیہ کو عادل کا روم بہت اچھا لگا تھا عادل کی چوائس کمال کی تھی یہاں کی ایک ایک چیز لاجواب تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانیہ کمرہ دیکھنے میں مصروف تھی جب پیچھے سے عادل نے ہانی کو اپنے ساتھ لگایا ہانیہ نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن عادل کی گرفت مضبوط تھی۔

یار تم اب کیوں مجھ سے دور بھاگتی ہو اب تو ہم دونوں نکاح میں ہیں۔

عادل نے اپنی تھوڑی ہانی کے کندھے پر ٹکاتے ہوئے کہا۔

لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔

ہانیہ نے آہستہ آواز میں کہا ہہم کہہ تو تم بھی ٹھیک رہی ہو عادل نے کہا۔

ہانی مجھے تمہیں کچھ بتانا تھا عادل نے ہانی کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا ہانیہ نے نظریں اٹھا کر عادل کی طرف دیکھا۔

پھر عادل نے حیاء اور آہل کے نکاح کا بتایا اور یہ بھی بتایا یہ سب کچھ ارسلان صاحب کے کہنے پر ہو رہا ہے۔

یہ سن کر ہانی خوش ہو گئی تھی اسے ہمیشہ ہنی کی فکر رہتی تھی اور اب اللہ نے ہر حیاء کی قسمت میں آہل جیسا ہسفر لکھ دیا تھا ہانی کو یقین ہو گیا تھا حیاء آہل کے ساتھ خوش رہے گی۔

ہانی نے عادل سے یہ نہیں پوچھا کہ چاچو ایسا کیوں کر رہے ہیں کیونکہ ہانیہ جانتی تھی ضرور کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی جس کی وجہ سے چاچو سب سے چھپا کر یہ سب کر رہے ہیں۔

چلو جلدی سے مجھے میرا انعام دو عادل کی آواز نے ہانی کو خیالات کی دنیا سے باہر نکالا۔

انعام کس بات کا ہانی نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

یار اتنی اچھی خبر سنائی ہے انعام تو بنتا ہے نہ عادل نے ہنستے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم رہنے دو میں خود ہی اپنا انعام لے لیتا ہوں اور یہ کہتے ہی عادل ہانیہ کے چہرے پر جھکا کہ اچانک دروازہ کھول کر حیاء اندر آئی۔

ہانیہ جلدی سے عادل سے پیچھے ہوئی آپی آپ کو پتا ہے میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی ہوں اور آپ ادھر بھائی کے ساتھ ہیں۔

عادل بھائی آپ کا موبائل مجھے نہیں ملا حیاء نے اب عادل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جو حیاء کے آنے سے بدمزہ ہو گیا تھا ہنی گڑیا تھوڑی دیر اور ڈھونڈ لینا تھا۔

عادل نے مسکراتے ہوئے کہا ہانیہ نے عادل کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔

لیکن بھائی میں نے ہر طرف دیکھ لیا تھا مجھے نہیں ملا حیاء نے کہا اور ہاں نیچے کا کھانا لگا رہے ہیں میں آپ دونوں کو بلانے آئی تھی حیاء نے کہا۔

اچھا چلو

عادل نے جلدی سے کہا۔

ہانیہ نے اتنے دنوں میں یہ بات نوٹ کی تھی کہ یہ تینوں دوست بہت زیادہ کھاتے ہیں جہاں کھانا دیکھا وہاں کھانے پر ٹوٹ پڑے اب بھی عادل کو نیچے جانے کی جلدی تھی۔

\---------------

حناء اس وقت نومی کے گھر موجود تھی.

تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نومی نے حناء کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

عادل۔

حناء نے کہا۔

نومی اس کی بات پر مسکرا پڑا اووو تو تم عادل کو پسند کرتی ہو۔

لیکن وہ تو تمہاری طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا نومی نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔

تم بھی تو ہانی کو پسند کرتے ہو تمہیں بھی وہ منہ نہیں لگاتی حناء نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا۔

زبان سنبھال کر بات کرو میں اسے پسند نہیں کرتا۔نومی نے غصے سے کہا۔

اووو کم اون مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں دیکھ چکی ہوں تمہاری آنکھوں میں جط عادل ہانی کی طرف دیکھتا ہے تو تم سے برداشت نہیں ہوتا۔

.حناء نے ہنستے ہوئے کہا۔

میں ہانیہ کو برباد کرنا چاہتا ہوں نومی نے شراب پیتے ہوئے کہا۔بہت پارسا بنتی ہے نہ۔اس کو سب کے سامنے بدنام نہ کیا تو میرا نام بھی نومی نہیں۔نومی نے کہا۔

غصے سے اس کی آنکھیں سرح ہو رہی تھی۔

ہہم تو تمہیں ہانیہ چاہیے اور مجھے عادل منزل تو ہم دونوں کی ایک ہی ہے حناء نے کہا۔

نومی اٹھ کر حناء کے پاس آیا ان دونوں کو بعد میں دیکھے گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ابھی اپنے بارے میں سوچتے ہیں۔

نومی نے حناء کے بالوں کی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

اس وقت نومی نشے میں گم ہوتا جا رہا تھا۔

دونوں اکیلے تھے اور شیطان تو انسان کو گمراہ کرنے کا موقع کبھی بھی نہیں چھوڑتا۔

حناء بھی اس کی بات پر مسکرا پڑی۔

اب یہ دونوں مل کر کیا کرنے والے تھے یہ تو کسی کو نہیں پتہ تھا۔

....

حسن کو بوس نے کچھ کام دیا تھا اس لیے وہ ایک ہفتے کے لیے شہر سے باہر گیا تھا۔

ارسلان صاحب اپنے بیٹے کو شروع سے جانتے تھے کہ حسن غلط کاموں میں پڑ چکا ہے۔

ارسلان صاحب نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن حسن باز نہیں آیا۔

اس لئے ارسلان صاحب حسن کو گھر آنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔

....

آج جمعے کا مبارک دن تھا اور حیاء کا نکاح بھی تھا۔

حور سجل وغیرہ بھی موجود تھیں۔

حور تو بہت خوش تھی کہ اس کی دوست کو بہت اچھا شوہر مل رہا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے وائٹ کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا حیاء نظر لگ جانے کی حد تک حوب صورت لگ رہی تھی۔

ہانیہ تو اپنی بہن کو دیکھ کر نہال ہو رہی تھی۔ آپی میں کیسی لگ رہی ہوں؟

حیاء نے خوشی سے ہانی سے پوچھا۔

ہانیہ نے حیاء کو گلے لگایا میری گڑیا بہت اچھی لگ رہی ہے بلکل ایک پرنسز کی طرح۔

ہانی نے حیاء کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا۔۔

سچی۔۔

آپ سچ بول رہی ہیں؟

حیاء نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

میں اپنی گڑیا سے جھوٹ کیوں بولوں گی ہانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہانیہ آج بہت خوش تھی۔

....

آہل نے بھی وائٹ شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی آہل کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا آہل شلوار سوٹ بہت کم پہنتا تھا۔

لیکن جب پہنتا تھا تو لوگوں کی نظریں پلٹنے سے انکاری ہو جاتی۔

زین بھی یہی موجود تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نکاح آہل نے اپنے گھر میں رکھا تھا۔۔

زین کو معلوم تھا حور بھی یہی پر ہے لیکن شاید حور نے سوچ لیا تھا کہ آج وہ زین کو تڑپا کر ہی دم لے گی۔

زین کب سے حور کا انتظار کر رہا تھا جو باہر آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

آخر اللہ نے زین کی سن ہی لی حور باہر آ گی زین تو حور کو دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔

جو سرخ رنگ کے فراک میں گڑیا ہی لگ رہی تھی۔۔

ابھی بھی وقت ہے جاؤں اسے اپنے دل کی بات بتا دو یہ نہ ہو بعد میں تمہاری حور کو کوئی اور لے اڑے۔

آہل نے زین کے پاس آتے ہوئے کہا۔

جان لے لونگا جو میری حور کو مجھ سے دور کرنا چاہے گا۔

زین نے آہل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

گڈ میں تم سے اسی بات کی امید کرتا ہوں۔

آہل نے کہا ابھی تو اپنی حور کو جواب دو کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

آہل کہتے ہی وہاں سے چلا گیا وہ حور کو زین کی طرف آتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔

سر آپ یہاں؟

حور نے زین کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔

زین نے پیچھے مڑ کر حور کی طرف دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جی میں کیوں آپ کو میرا یہاں ہونا اچھا نہیں لگا؟

زین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

نہیں سر ایسی بات نہیں ہے۔لیکن آپ؟

حور نا سمجھی سے زین کی طرف دیکھنے لگی۔

میں آہل کا دوست ہوں زین۔

زین نے کہا۔

اوووو اچھا اچھا حور نے کہا۔

اور تھوڑی دیر بعد بولی۔

آج آہل بھائی کتنے پیارے لگ رہے ہیں نہ۔

حور نے آہل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میرے خیال سے اور بھی کوئی بہت اچھا لگ رہا ہے۔

زین نے حور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں نہ لگ رہا ہے عادل بھائی،احمد بھائی اور علی بھائی بھی حور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آہل ان دونوں کے قریب ہی کھڑا تھا آہل اپنے قہقہے کو روک نہ سکا۔

زین نے گھور کر آہل کی طرف دیکھا۔

حور وہاں سے چلی گئی تھی اسے اریبہ نے آواز دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ویسے یار حور ہے کمال کی لڑکی منہ پر سچ بول دیتی ہے اسے تیرے علاوہ باقی سب اچھے لگ رہے ہیں آہل نے ہنستے ہوئے کہا۔

اسے تو میں بعد میں دیکھ لوں گا تم اپنے نکاح پر دھیان دو۔

زین کہتے ہی وہاں سے واک آوٹ کر گیا کیونکہ اس سے بھی کوئی بات نہیں بن رہی تھی۔

آہل ہنس پڑا تمھارا ابھی کچھ نہ کچھ کرتا ہوں آہل منہ میں بڑبڑایا۔

....

آخر آہل کا انتظار ختم ہوا اس کی پرنسز روم سے باہر آئی۔

آہل تو حیاء کو دیکھتا ہی رہ گیا آہل کو اپنی نظریں ہٹانا مشکل لگ رہا تھا۔

ان دونوں کا نکاح آمنے سامنے ہونا تھا اور یہ

Idea

عادل کا تھا۔

آہل نے جلدی سے نظریں پھیر لی کہی اس کی پرنسز کو اس کی اپنی ہی نظر نہ لگ جائے۔

خوشگوار ماحول میں ان دونوں کا نکاح ہوا سب لوگ بہت خوش تھے۔

ارسلان صاحب آج اپنی ذمہ داری سے فارغ ہو گئے تھے ارسلان صاحب جانتے تھے آہل اور عادل ان کی دونوں بیٹوں کو خوش رکھے گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس لئے اب بے فکر تھے۔۔

نکاح کے بعد آہل سب سے ملا ارسلان صاحب سے جب ملا تو انہوں نے کہا۔

آہل بیٹا حیاء بہت معصوم ہے اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو معاف کر دینا۔

ارسلان صاحب نے کہا۔

انکل یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں مجھے اس کی معصومیت ہی تو پسند ہے اور آپ بلکل بھی فکر مت کریں آج سے حیاء میری ذمہ داری ہے میں اس کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ کروں گا.

اور آپ اپنی دونوں بیٹیوں کے لیے بے فکر ہو جائے آہل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ارسلان صاحب بھی مسکرا پڑے۔

ارسلان صاحب کو خوشی تھی ان کا فیصلہ بلکل درست تھا۔

....

حیاء کمرے میں چلی گئی تھی۔

آہل حیاء کے کمرے کی طرف گیا تو وہاں حور اور سجل کھڑی تھی بھائی پہلے ہمارا نیگ دے پھر آپ کو اندر جانے دے گے۔

حور نے کہا۔

لو جی آگی فقیروں کی طرف مانگنے علی نے سجل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تم تو اپنا منہ بند ہی رکھوں سجل نے گھورتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل آج بہت خوش تھا اس لیے ان دونوں نے جتنے پیسے مانگے تھے آہل نے شرافت سے دے دیے اسے بس اپنی پرنسز سے ملنے کی جلدی تھی۔

آہل اندر داخل ہوا تو حیاء اپنی چوڑیاں اتار رہی تھی آہل جلدی سے حیاء کے پاس آیا۔

یہ کیا کر رہی ہو آہل نے پوچھا چوڑیاں اتار رہی ہوں حیاء نے جواب دیا۔

کیوں آہل نے حیاء کو اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا مجھے لگ رہی تھی۔

یہ دیکھیے میری کلائی سرخ ہو گئی ہے۔

حیاء نے اپنی کلائی آہل کے اگے کرتے ہوئے کہا۔

آہل حیاء کی کلائی پکڑنے ہی والا تھا جب اچانک حیاء کو کچھ یاد آیا تو اس نے جلدی سے کلائی پیچھے کی۔

کیا ہوا آہل نے پوچھا؟

میری منہ دکھائی۔

حیاء نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی میر کے آگے کرتے ہوئے کہا۔

آہل کا دل کیا دنیا کی ساری چیزیں لا کر حیاء کے قدموں میں رکھ دے۔

حیاء ہاتھ پھیلائے بہت معصوم لگ رہی تھی۔

لیکن میں نے تو تمھارا چہرہ دیکھ لیا میر نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تو آپ مجھے نہیں دے گے حور تو کہہ رہی تھی منہ دکھائی ضرور ملتی ہے۔ آپ تو بہت کنجوس ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میری جان تم حکم کرو دنیا کی ساری چیزیں تمہارے قدموں میں لا کر رکھ دونگا۔

میر نے حیاء کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

اچھا ادھر بیٹھوں۔

میر نے حیاء کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود حیاء کے قدموں میں بیٹھ کر حیاء کے دونوں پاؤں میں پازیب پہنانے لگا۔ یہ تمھارے پیروں میں بہت اچھی لگ رہی ہے لگتا ہے تمہارے لیے ہی بنی ہے۔۔ میر نے کہا۔

یہ تو میری ہے جو گم ہو گی تھیں۔

حیاء نے خوشی سے کہا میر اسے خوشی دیکھ کر مسکرا پڑا۔

میر نے حیاء کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنائی یہ تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ ویسے تو تمہارے اس معصوم سے چہرے کے مطابق کوئی چیز نہیں لیکن پھر بھی اسے قبول کر لو۔

یہ کہتے ہی میر نے حیاء کو انگوٹھی پہنائی حیاء بہت خوش تھی۔ اسے گفٹ مل گیا ہے اب حور کو دکھائے گی ۔

آپ کا بہت شکریہ حیاء نے کہا۔ اور اپنی رنگ کو دیکھنے لگی۔

ایسے خالی شکریہ نہیں چلے گا۔

میر نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

پھر کیا چاہتے آپ کو حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہاں پر کس میر نے اپنی گال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

بسس۔۔

حیاء نے پوچھاہاں ابھی کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔میر نے کہا۔

پھر حیاء تھوڑی اونچی ہوئی میر حیاء سے لمبا تھاحیاء نے اپنے دونوں ہاتھوں سے میر کا چہرہ پکڑا میر حیاء کے ہاتھوں کی نرمی کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا تھا۔

حیاء نے اپنے ہونٹ میر کے گال پر رکھ دیے۔

حیاء جب حور کی طرف جاتی تھی تو ساتھ والی آنٹی کی چھوٹی بیٹی اکثر حور کے گھر آجاتی تھی حیاء اسے بھی اسے ہی کس کرتی تھی اور اب میر کے کہنے پر اس نے میر کو بھی کس کر دی تھی۔

اگر حیاء کو میاں بیوی کے رشتے کے بارے میں معلوم ہوتا تو کبھی بھی میر کے کہنے پر ایسا نہ کرتی بلکہ اس نے شرما جانا تھا۔

حیاء پیچھے ہوئی تو میر شوکڈ کھڑا تھا اسے پکا یقین تھا حیاء اسے کس نہیں کرے گی۔

لیکن یہاں پر حیاء نے میر کو غلط ثابت کیا تھا میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

تم سچ میں بہت بہت معصوم ہو۔

my innocent beauty

میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔اب میر نے اس کی معصومیت سے پورا پورا فائدہ اٹھانا تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نکاح مبارک ہو مسز آہل میر خان میر نے حیاء کے کان میں سر گوشی نما کہا۔

اور اپنے ہونٹ حیاء کے ماتھے پر رکھ دیے۔

لیکن میرا نام تو بس حیاء ہے اتنا لمبا میرا نام نہیں ہے۔حیاء نے معصومیت سے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔آج سے ہو گیا ہے کیونکہ اب تم میری بیوی ہو اور تمھارا نام میرے نام سے جڑ گیا ہے

میر نے حیاء کو دوبارہ گلے لگاتے ہوئے کہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہرپیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

چلو جلدی سے

Change

کرو ہمیں نکلا بھی ہے۔

میر نے حیاء کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کہا جانا ہے؟

حیاء نے پوچھا وہ تو تمہیں بعد میں پتہ چلے گا اور جلدی سے باہر آؤ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے حیاء کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا اور باہر چلا گیا

حیاء بھی

Change

کرنے چلی جائے۔

....

میر نے ہانی کو کہہ دیا تھا وہ حیاء کو گھر چھوڑ دے گا۔ میر حیاء کو اپنے وائٹ پیلس لے آیا تھا۔

واوووو یہ کتنا پیارا ہے حیاء نے گھر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہنی تمہیں پسند آیا میر نے باہر نکلتے ہوئے پوچھا ہاں بہت زیادہ حیاء نے خوشی سے کہا۔

تو ہنی یہ آج سے یہ تمہارا ہے

Infact

میری ہر چیز تمہاری ہے اور میں بھی میر نے حیاء کو کہتے ہی حیاء کا کان ہونٹوں سے چھوا۔

حیاء ایک دم کانپ گئ اندر چلے حیاء نے بمشکل کہا۔

بلکل چلو میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ حیاء جب اندر داخل ہوئی تو اسے ایسا لگا جیسے خوابوں کی دنیا میں آ گئ ہو حیاء گھر دیکھنے میں بزی تھی۔

جب میر نے اس کا ہاتھ پکڑا چلو میرے ساتھ میر حیاء کو اپنے روم میں لے آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء روم کو دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر بیڈ پر پڑے سرخ فراک پر پڑی جس کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے کسی پرنسز کا ہو۔

جیسے فلموں میں ہوتے ہیں حیاء جلدی سے فراک کے پاس گئی یہ کس کا ہے حیاء نے فراک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

یہ میری بیوی کا ہے میر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا یہ سنتے ہی حیاء کا منہ بن گیا تو پھر مجھے کیوں یہاں لائے ہو آپ؟

حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میر کو سمجھ نہیں آئی ابھی تو یہ خوش تھی اچانک کیا ہو گیا۔

میر حیاء کے پاس آیا ہنی کیا ہوا تمہیں پسند نہیں آیا؟

میر نے حیاء کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے پوچھا مجھے تو بہت پسند آیا ہے۔

لیکن۔

حیاء نے کہا۔

لیکن کیا؟

میر نے نا سمجھی سے پوچھا۔

لیکن یہ کہ یہ تو آپ کی بیوی کا ہے نہ حیاء نے معصومیت سے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ooooo my god۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے حیاء کو چھوڑ کر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا پھر حیاء کی طرف دیکھا۔

Honey my sweet princess my innocent beauty ۔

یہ تمھارے لیے ہی ہے میر نے پیار سے کہا۔

لیکن آپ کی بیوی حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

یار تم ہی تو میری بیوی ہو میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اووووہاں میں تو بھول ہی گئ حیاء نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور اس وقت میر کو یقین ہو گیا تھا کہ اس کی بیوی سے زیادہ معصوم اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔

چلو جلدی سے اسے پہن کر آؤ میر نے کہا حیاء فراک اٹھا کر واشروم چلی گئی۔

میر بھی اپنے کپڑے تبدیل کرنے چلا گیا میر

Change

کر کے آ گیا تھا۔

لیکن ابھی تک حیاء باہر نہیں آی تھی۔

ہنی سب ٹھیک ہے میر نے واشروم کے دروازے کے پاس جا کر پوچھا؟

اتنے میں حیاء باہر آ گئی میر تو حیاء کو دیکھتا ہی رہ گیا جو بلکل ایک پرنسز ہی لگ رہی تھی براؤن لمبے بال جن کی کچھ لٹے منہ پر آ رہی تھی سرخ ہونٹ بڑی بڑی جھیل سی آنکھیں جس میں میر کو لگ رہا تھا کہ آج تو ان میں ڈوب ہی جائے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء بنا کوئی میک اپ کے بہت حسین لگ رہی تھی۔

Beautiful

میر منہ میں بڑبڑایا۔

ہوش میں تو اسے حیاء کی آواز لائی تھی۔

ہاں ل کیا ہوا۔ میر نے سنبھلتے ہوئے پوچھا؟

خان میری زیپ بند نہیں ہو رہی حیاء نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کیا کہا تم نے ایک بار پھر سے کہوں میر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

میری زیپ بند نہیں ہو رہی حیاء نے دوبارہ کہا یہ نہیں میر انام۔

میر نے کہا۔

خان....

حیاء نے اس بار عجیب نظروں سے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اُف مجھے لگتا ہے آج تم پکا ارادہ کر کے آئی ہو میری جان لینے کا میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ آج سے پہلے کبھی مجھے اپنا نام اتنا اچھا نہیں لگا۔ میر نے کہا۔

خان میں اتنے بڑے بیسٹ کی جان کیسے لے سکتی ہوں میں نے تو آج تک مکھی بھی نہیں ماری حیاء نے کہا۔

تم نے مجھے بیسٹ کیوں کہا ہنی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیونکہ آپ کو دیکھ کر بیسٹ والی

Feeling

آتی ہے میں نے فلم میں دیکھا تھا وہ بیسٹ بھی آپ کی طرح کا تھا۔اس کے بھی دو دو چہرے تھے۔

حیاء نے خوشی سے بتایا میری بیوی کی

six sense

تو بہت تیز ہے میرنے حیاء کے کان میں سرگوشی نما کہا کیا۔

مطلب ؟

حیاء نے چہرے پر الجھن لئے پوچھا،

چھوڑوں اس بات کو یہ بتاؤں کیا بند نہیں ہو رہا تھا میر نے بات تبدیل کرتے ہوئے کہا۔

ہاں میری زیپ حیاء نے اپنی زیپ کی طرف اشارہ کیا۔

میر نے حیاء کا رخ آگلی طرف کیا اور پیچھے سے اس کے بال آگے کیے۔

میر کی نظر حیاء کی کمر کی طرف گئی سفید رنگ اور کمر کے درمیان میں ایک تل،بل کھاتی کمر اور یہ تل میر کو گستاخی کرنے پر اکسا رہا تھا۔

یار اس کے تل میری جان لے لیں گئے میر نے دل میں سوچا پہلے ہی میر نے حیاء کی گردن پر تل کو دیکھ کر اپنے آپ بہت مشکل سے کنٹرول کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن اب کنٹرول کرنا مشکل تھا جب بندی اپنی ہو اور اس پر حق بھی ہو تو انسان کنٹرول کیوں کریں میر نے یہ سوچتے ہی اپنے لب حیاء کے تل پر رکھ دیے۔

حیاء گھبرا گئ اور جلدی سے پیچھے ہونے لگی تو میر نے اسے پیچھے نہ ہونے دیا اپنے ہونٹ پیچھے کر کے زیپ بند کرنے لگا

چلو میر نے حیاء کا ہاتھ پکڑا اور نیچے لے جانے لگا میر حیاء کو لان میں لے آیا اور حیاء کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا یہ کیا کر رہے ہیں؟

حیاء نے گھبراتے ہوئے کہا۔

چپ..... میر نے کہا۔

میر نے لان میں آکر اپنے ہاتھ ہٹا دیے حیاء نے جب اپنی آنکھیں کھولی تو خوشی سے چیخ پڑی لان کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ساتھ ہی ایک بڑا سا

swimming pool

تھا۔

اور اس کے ساتھ ایک ٹیبل رکھا ہوا تھا جس پر کیک رکھا ہوا تھا کیک کو بہت خوبصورت سے

Decorate

کیا ہوا تھا اس کے اوپر بھی ایک پرنسز بنی ہوئی تھی اس نے بھی حیاء کی طرح لال رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا۔

میر نے اپنی پرنسز کے لیے بہت اچھا انتظام کیا ہوا تھا میر حیاء کے پاس آکھڑا ہوا۔

دنوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

perfect couple

لگ رہے تھے ہنی تمہیں پسند آیا میر نے حیاء کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جہاں صاف نظر آرہا تھا کہ اسے یہ سب کچھ بہت اچھا لگا ہے حیاء نے خوشی سے ہاں میں سر ہلایا اور میر کے گلے لگ گئی۔

thank u so much khan۔

حیاء نے کہا کبھی کبھی تو حیاء بھی بیسٹ کو شوکڈ کر دیتی تھی جو بڑی بڑی باتوں پر بھی شوکڈ نہ ہوتا لیکن حیاء کچھ ایسا کر دیتی ک بیسٹ بھی شوکڈ ہو جاتا اور اب بھی ہوا تھا میر نے بھی حیاء کو اپنی باہوں میں قید کر لیا۔

میر کی گرفت مضبوط تھی حیاء کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا حیاء جلدی سے میر سے پیچھے ہوئی۔

کیک کاٹے حیاء نے کہا۔

sure honey

میر نے مسکراتے ہوئے کہا حیاء نے پہلے

Candles

بجھائی اور پھر کیک کاٹ کر چھوٹا سا پیس میر کی طرف کیا میر نے کیک خود کھانے کی بجائے حیاء کو کھلایا۔

حیاء نے مسکرا کر کیک کھایا میر نے ہاتھ ٹشو سے صاف کیے۔

حیاء ہاتھ سے ہی کیک کھانے لگی تھی کیونکہ اس کے سامنے اس کا پسندیدہ

chocolate cake

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پڑا تھا حیاء ارد گرد سے بے نیاز کیک کھانے میں بزی تھی۔

جو کھا کم اور اپنے ہاتھ اور منہ پر زیادہ لگا رہی تھی میر کھڑا فرصت سے حیاء کو دیکھ رہا تھا جو کیک بلکل بچوں کی طرح کھا رہی تھی اور بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

اس کی ناک پر ہونٹوں پر اور ہاتھوں پر چاکلیٹ لگی ہوئی تھی۔

اپنے معصوم سے شوہر کو نہیں کھلاؤں گی اپنی برتھ ڈے کا کیک؟

میر نے حیاء کے معصوم چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

میں نے آپ کو کھلایا تو تھا آپ نے خود نہیں کھایا حیاء نے اپنی انگلی سے چاکلیٹ چاٹتے ہوئے کہا۔

تو دوبارہ کھلا دوں میر نے کہا۔

اوکے حیاء نے کہتے ہی کیک کا ایک ٹکڑا پکڑا اور وہی پر کھڑے اپنا ہاتھ میر کی طرف بڑھایا میر نے حیاء کے ہاتھ کو کھینچ کر حیاء کو اپنے قریب کیا۔

کیک حیاء کے ہاتھ سے نیچے گر گیا حیاء نے میر کی طرف دیکھا جو حیاء کو ہی دیکھ رہا تھا۔

کیک تو نیچے گر گیا میں اور لاتی ہو۔

حیاء نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا اس کی ضرورت نہیں ویسے بھی مجھے وہ والا کیک نہیں چاہیے تھا۔

میر نے کہا۔

تو۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے نا سمجھی سے میر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

میر نے بنا کوئی جواب دے اپنے ہونٹ حیاء کے نازک ہونٹوں پر رکھ کر انہیں قید کر لیا حیاء نے پیچھے ہونے کی کوشش کی لیکن میر نے اس کی کوشش ناکام بنادی اور حیاء کو اور اپنے قریب کیا حیاء کا ایک ہاتھ میر کے کاندھے پر تھا اور دوسرا سینے پر حیاء میر کو پیچھے کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو گئی تھی۔

لیکن میر اپنے کام میں جاری رہا حیاء کا سانس رکنے لگا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو آ گے تھے اس نے دور ہونے کی کوشش ترک کر دی تھی میر کو جب احساس ہوا تو جلدی سے پیچھے ہوا۔

حیاء میر کے پیچھے ہوتے ہی لمبے لمبے سانس لینے لگی حیاء کا سانس تھوڑا ٹھیک ہوا تو میر کو غصے سے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا حیاء کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

آپ مجھے مارنا چاہتے تھے اگر میرا سانس بند ہو جاتا تو حیاء نے غصے سے کہا؟

اوووو تو میری ہرنی کو غصہ بھی آتا ہے ویسے میں تو بس کیک کھا رہا تھا۔

میر نے مسکراتے ہوئے کہا اسے کھاتے ہیں کسی کی سانسیں بند کر کے میں نے تو کبھی نہیں کھایا ایسے حیاء نے معصومیت سے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کا غصہ پل بھر میں غائب ہوا تھا ہنی میرے علاوہ کوئی اور یہ جرات کر بھی نہیں سکتا تمہارے ساتھ اس طرح کیک کھانے کا حق صرف میرا ہے میر نے حیاء کو قریب کرتے ہوئے کہا۔

ویسے تمہیں پتہ ہے مجھے چاکلیٹ نہیں پسند لیکن آج کھانے کے بعد میں تو چاکلیٹ کا دیوانہ ہو گیا ہو میر نے حیاء کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے ذو معنی الفاظ میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جہاں ابھی بھی چاکلیٹ لگی ہوئی تھی لیکن آپ نے تو چاکلیٹ کھائی ہی نہیں تو آپ کو اچھی کسے لگی حیاء نے پوچھا تم چھوڑوں ان باتوں کو یہ تمھارے ننھے سے دماغ میں نہیں آئے گی۔

میر نے حیاء کے دماغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اپنی جیب سے ایک خوبصورت سا بریسلٹ نکالا اور حیاء کی نازک کلائی میں پہنایا.

یہ بہت پیارا ہے حیاء نے کہا لیکن تم سے زیادہ نہیں میر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن آپ نے مجھے پہلے ہی اتنی زیادہ چیزیں دے دی ہے میں کیا کیا پہنوں گی حیاء نے اپنا مسئلہ پیش کیا۔

اوووو یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے میر نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

اگر کوئی میر کو اس روپ میں دیکھ لیتا تو کبھی بھی یقین نہ کرتا کہ یہ وہی بیسٹ ہے جسے دیکھ کر لوگوں کی روح تک کانپ جاتی ہے۔

تم ایسا کرنا یہ رنگ اور یہ لوکٹ کبھی بھی مت اتارنا باقی جب تمہارا دل کریں تب پہن لینا ٹھیک ہے میر نے مسئلہ حل کرتے ہوئے کہا۔

حیاء نے ہاں میں سر ہلایا ایک اور بات جو کچھ یہاں ہوا تم کسی کو نہیں بتاؤں گی میر نے کہا۔

کیوں میں تو حور کو بتاؤں گی۔ حیاء نے کہا۔

میرا مطلب ہے میر کو سمجھانا نہیں آرہا تھا میں نے جو تمہیں کس کی وہ تم کسی کو نہیں بتاؤں گی میر نے کہا۔

کییییوں میں تو بتاؤ گی کس طرح آپ نے میری سانسیں بند کی حیاء نے تھوڑا غصے سے کہا اسے پھر یاد آگیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میری بات سنو ہنی یہ باتیں میاں بیوی کے درمیان ہوتی ہے اگر اس کو کسی اور کے ساتھ شیئر کرو تو اس انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ ملتا ہے تو کیا تم چاہتی ہو تمہیں گناہ ملے میر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا نہیں میں کسی کو نہیں بتاؤں گی حیاء نے جلدی سے کہا۔حیاء اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔

گڈ۔

میر نے مسکراتے ہوئے کہا اوکے چلو ڈنر کریں میر نے کہا اور حیاء بھی اس کے پیچھے چل پڑی دونوں نے ڈنر کیا اور ایک خوبصورت شام کا اختتام ہوا

....

اگلے دن جب حور کالج آئی تو حیاء نے چھوٹی کی تھی آج کے دن حور کے والد کا انتقال ہوا تھا تو جب بھی حور کو اپنے باپ کی یاد آتی تو کالج کی پیچھلی سائیڈ پر آجاتی۔

آج بھی حور اداس تھی حیاء بھی نہیں آئی تھی حور جب کالج کی پیچھلی سائیڈ پر آئی تو اس نے دیکھا سامنے دو لوگ کھڑے تھے۔

شاید کوئی بات کر رہے تھے یہ لڑکیوں کا کالج تھا یہاں پر کسی آدمی کا آنا عجیب بات تھی۔

حور کی

six sense

نے کہا حور یہاں سے چلی جاؤ یہاں خطرہ ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن پھر تجسس آڑے آگیا اور حور وہی کھڑی رہی حور نے دیکھا کہ ان کے پاس سر زین اکر کھڑے ہوئے ہیں پھر ان میں کوئی بحث ہوئی پھر زین نے اپنی گن نکال کر دونوں کو مار دیا۔

یہ دونوں بوس کے بھیجے ہوئے تھے جو زین پر نظر رکھنے آئے تھے ان کی نظر حیاء اور حور پر تھی اور ان کا اگلا شکار یہ دونوں ہی تھی زین روزانہ ان کو کالج کے باہر دیکھتا تھا اور اب یہ دونوں پرنسپل کے رشتے دار بن کر آئے تھے۔ آج ان دونوں کا ارادہ حور اور حیاء کو لے جانے کا تھا. حور آنکھیں پھاڑے زین کو دیکھ رہی تھی حور وہاں سے بھاگ گئی۔

زین نے حور کو دیکھ لیا تھا۔

حور واشروم میں آگئی تھی اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا زین سر نے خون کیا اس سے آگے حور سے سوچا نہیں جا رہا تھا۔

حور نے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی حور باہر آئی تو زین سامنے ہی کھڑا تھا حور کو زین کو دیکھ کر خوف آ رہا تھا۔

پھر اپنے اندر ہمت پیدا کر وہاں سے جانے لگی تو زین نے حور کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا حور نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی بہت کوشش کی لیکن سب بے سود زین کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

زین نے حور کو لا کر گاڑی میں پٹخا حور کا سر بہت زور سے سامنے جا لگا دوسری طرف سے زین اکر بیٹھ گیا اور گاڑی چلانے لگا آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں مجھے گھر جانا ہے۔

حور نے دروازے کو زور زور سے کھولتے ہوئے کہا میں پرنسپل کو بتاؤں گی آپ نے خون کیا ہے آپ بہت برے ہیں حور نے زین کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا حور کی بات پر زین کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اچھا تو کیا بتاؤں گی اور کیا

Prove

ہے تمہارے پاس زین نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

وہ دونوں کی لاشیں حور سے بولا نہیں جارہا تھا اووو

Sweetheart

اب تک تو میرے آدمیوں نے ان لاشوں کو غائب کر دیا ہو گا۔

زین نے کہا۔

Sweetheart

سے حور کو وہ اجنبی یاد آیا جو اس کے کمرے میں آیا تھا آپ وہی ہیں جو میرے کمرے میں آئے تھے حور نے بہت مشکل سے پوچھا۔

oo my god ۔

تمھاری یادداشت تو بہت تیز ہے زین نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا اور میری جان میں ایک بار نہیں کافی بار تمہارے کمرے میں آچکا ہوں زین نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔

کیا لینے ؟حور نے پوچھا؟

اب اگر وہ میں تمہیں بتاؤں گا تو تم شرما جاؤں گی زین نے حور کی طرف دیکھ کر آنکھ مار کر کہا۔

حور جیسے جیسے زین کی باتیں سنتی جارہی تھی ویسے ویسے شوکڈ ہوتی جارہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور اب حور کو سمجھ آیا جو انسان حور کو بچانے آیا تھا وہ زین ہی تھا مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا مجھے گھر جانا ہے حور نے پھر سے کہا۔

حور اس وقت بہت ڈری ہوئی تھی اسے نہیں پتہ تھا کیا غلط ہے اور کیا صحیح اسے یاد تھا تو صرف اتنا کہ زین نے خون کیا ہے۔

اب تو مشکل ہے۔

بے بی۔

اب تم میرے ساتھ رہو گی زین نے کہا۔

میں کیوں ایک

Criminal

کے ساتھ رہوں مجھے گھر جانا ہے آپ کو سمجھ کیوں نہیں آرہی حور نے اس بار غصے سے کہا۔

زین نے گاڑی روکی اور حور کی طرف مڑا تم ایسے نہیں مانو گی زین کہتے ہی حور کے قریب آیا حور پیچھے دروازے کے ساتھ جالگی۔

ک کی کیا مطلب حور نے اٹکتے ہوئے پوچھا زین نے حور کی گردن سے بال پیچھے کیے اور حور کی گردن کی مخصوص نس کو دبایا اور حور بے ہوش ہو گئ۔

I am really sorry sweetheart ۔

تمہاری حفاظت کے لیے یہ سب ضروری تھا زین کہتے ہی پیچھے ہوا اور گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین حور کو ایک فلیٹ پر لے آیا تھا جو اس کا اپنا تھا اس نے آرام سے حور کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور فلیٹ کے اندر لے آیا اور کمرے میں لٹایا۔

میری جنگلی بلی زین نے حور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

زین نے میر کو فون کیا میر میں حور سے نکاح کرنا چاہتا ہوں زین نے میر کے فون اٹھاتے ہی کہا اوو تو لڑکی مان گی نہیں مانی تو نہیں ہاں ڈرنے ضرور لگ گئ ہے زین نے حور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر میر کو ساری بات بتائ ٹھیک ہے میں ادھے گھنٹے تک پہنچ رہا ہوں میر نے کہتے ہی کال بند کر دی۔

زین حور کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا حور تھوڑی دیر بعد ہوش میں آنے لگی تھی۔

حور نے آنکھیں کھولی تو اپنے سامنے زین کو دیکھ کر ڈر گی اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئ آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں۔

مجھے گھر جانا ہے حور نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا حور کی آنکھوں میں آنسو آ گے تھے زین نے حور سے نظریں چرائی اس وقت زین نے دل سے نہیں بلکہ دماغ سے سوچنا تھا۔

اور ویسے بھی زین یہ سب حور کی بھلائی کے لیے کر رہا تھا۔

Sweetheart

آج سے تم نے یہی رہنا ہے اس لئے ضد چھوڑو اور نکاح کے لئے تیار ہو جاؤ زین نے کہا۔

نکاح کس کا؟ حور روتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Sweetheart

تمھارااور میرا زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں آپ سے نکاح کبھی بھی نہیں کرونگی حور نے رونا چھوڑ کر غصے سے کہا تو کوئی بات نہیں تم میرے ساتھ ویسے بھی رہ سکتی ہو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے میں تو تمہارے لیے کہہ رہا تھا۔زین نے کہا

حور کو آج زین بلکل ہی الگ رہا تھا۔

حور آنکھوں میں بے اعتباری لیے زین کو دیکھ رہی تھی زین کو حور کی آنکھوں میں دیکھنا دوبھر ہو رہا تھا وہ ایسا تو بلکل بھی نہیں چاہتا تھا لیکن حور اور حیاء بوس کی نظر میں آچکی تھیں اور بوس کتنا کمینہ تھا یہ تو زین بہت اچھی طرح جانتا تھا اور زین حور کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا.

آپ بہت برے ہیں میں آپ سے نکاح نہیں کروں گی حور نے کہا

تو

Sweetie

پھر دوسرا آپشن ٹھیک ہے نکاح کے بغیر والا زین نے سوچنے والے انداز میں کہا حور جلدی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگی زین اس کی حرکت پر مسکرا پڑا۔

حور نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ بند تھا زین جا کر حور کے پیچھے کھڑا ہو گیا یہ میری اجازت کے بغیر نہیں کھلے گا۔

زین نے حور کے کان کے پاس آکر کہا حور آواز پر ایک دم ڈر گئ پیچھے مڑی تو زین حور کے بہت قریب کھڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے اپنے دونوں ہاتھ حور کے ارد گرد دروازے پر رکھے حور اس وقت اپنے آپ کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی

آپ کیوں ایسا کر رہے ہیں کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا؟

حور نے روتے ہوئے پوچھا زین نے کوئی جواب نہیں دیا اور اس کی کالی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر تھوڑی دیر بعد اپنے ہاتھ پیچھے کیے جلدی سے اپنا حلیہ ٹھیک کرو مولوی صاحب آتے ہی ہونگے زین کہہ کر باہر چلا گیا حور وہی زمین پر ڈھ گئی۔

زین باہر آیا تو میر آچکا تھا کیا ہوا میر نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو پریشان لگ رہا تھا۔

یار میں حور کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا اور ویسے وہ میری بات نہیں مان رہی زین نے کہا۔

میں بات کرتا ہوں میر کہتے ہی حور کے کمرے کی طرف گیا۔

میر اندر داخل ہوا تو حور دروازے کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی میر بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گیا حور۔

میر نے پکارا حور نے جلدی سے اپنا سر اوپر کیا روبے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی آہل بھائی آپ؟

حور نے خوشی سے کہا حور پہلے میری بات سن لو پھر جو تم کہو گی میں وہی کرونگا میر نے کہا۔

حور بھی میر کی طرف متوجہ ہوئی۔

تمھاری جان خطرے میں ہے اب یہ مت پوچھنا کہ مجھے کون مارنا چاہتا ہے زین جو کچھ کر رہا ہے تمھاری بھلائی کے لئے کر رہا ہے۔ میر نے حور کو حقیقت بتاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن کالج میں خون حور نے بات ادھوری چھوڑ دی وہ لوگ تمہیں مارنے آئے تھے اگر زین انہیں نہیں مارتا تو انہوں نے تمہیں ماردینا تھا زین برا بلکل بھی نہیں ہے میر نے کہا اور یہ بلکل بھی مت سوچنا ک زین میرا دوست ہے اس لئے اس کی

Favor

کر رہا ہو ایسا بلکل بھی نہیں ہے میں زین کو بہت اچھے سے جانتا ہوں وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا۔

ں حور نے کہا تم اس بات کی فکر مت کرو میں ان سے بات کر چکا لیکن بھائی میں امی سے پوچھے بغیر کیسے کر سکتی ہوں انہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور جب حالات ٹھیک ہو جائے گئے تو تم ان سے مل سکتی ہو۔

حور تم نے مجھے بھائی صرف کہا ہے یا سچ میں مانتی ہو میر نے حور کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا بھائی میں نے آپ کو دل سے بھائی مانا ہے حور نے کہا تو پھر اپنے بھائی پر بھروسہ کرو تمہارا بھائی کبھی بھی تمہارے ساتھ برا نہیں ہونے دے گا۔

میر نے کہا اور اگر زین تمہیں تنگ کریں تو بلا جھجک مجھے بتایا سیدھا کر دونگا حور میر کی بات پر مسکرا پڑی۔

اب حور کو حوصلہ ہو گیا تھا کہ سب کچھ اس کی امی کی رضامندی سے ہو رہا ہے اور میر بھی سب جانتا ہے زین کو تو حور اچھے سے مزا چکھائے گی یہ تو حور نے سوچ لیا تھا۔

میر نے ماہم بیگم کو کیا کہا تھا یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن ماہم بیگم حور کے لئے بہت خوش تھی ان کو زین شروع سے بہت اچھا لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھوڑی دیر بعد حور اور زین کا نکاح ہو گیا تھا۔

زین بہت خوش تھا اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے خزانہ مل گیا ہو۔ میر اپنے دوست کے لیے بہت خوش تھا۔

میر حور سے مل کر اسے موبائل دے کر چلا گیا تھا اسے ضروری کام تھا۔

اس نے زین کے سامنے حور کو کہا تھا اگر زین اسے تنگ کرے تو مجھے ایک کال کرنا بس میں خود ہی اسے دیکھ لوں گا میر نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

تجھ جیسا کمینہ دوست ہو تو دشمن کی کیا ضرورت ہے زین نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔

میر اس کی بات پر مسکرا پڑا تھا۔

میر کے جانے کے بعد زین حور کے پاس آیا تھا حور نے زین کو دیکھ کر منہ پھیر لیا تھا۔

یار میں مانتا ہوں غلطی ہوئی ہے مجھ سے۔ مجھے تمہیں ڈرانا نہیں چاہیے تھا بس ہو گئی غلطی اب معاف کر دو زین نے کہا

واہ مجھے اتنا ڈرایا اگر میرا

heart fail

ہو جاتا تو اس دنیا سے ایک عظیم ہستی نے تو چلے جانا تھا نہ آپ کا کیا جانا تھا حور نے کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا عورتوں کی طرح زین کو گھورتے ہوئے کہا۔

اور مجھے پتہ ہے آپ نے مجھ سے بدلہ لیا ہے لیکن میری بھی بات لکھ کر رکھ لیں زین صاحب آپ کی زندگی میں نے جہنم نہ بنا دی تو میرا نام بھی حور نہیں ہے آپ جانتے نہیں ہے آپ کا پالا کس سے پڑا ہے حور کہتے ہی وہاں سے چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور زین اپنی چھوٹی سی بیوی کو دیکھ کر شوکڈ ہو گیا تھا جو تھوڑی دیر پہلے بھیگی بلی بنی ہوئی تھی اور اب شیرنی بنی ہوئی ہے زین نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا۔

زین تیرا مستقبل بہت دلچسپ ہونے والا ہے یہ تو کنفرم ہو گیا ہے۔زین نے خود سے کہا۔

ایک تو پتہ نہیں یہ میر کیا کہہ کر گیا ہے جو وہ اتنی شیرنی بن گئ ویسے میری پٹاخہ کو کسی کی ضرورت بھی نہیں ہے وہ پہلے سے ہی شیرنی ہے زین اپنی بات پر خود ہی مسکرا پڑا۔

....

رات کو زین اپنے کمرے میں آیا تو حور پوری بیڈ پر پھیل کر بیٹھی ہوئی تھی۔

زین دوسری طرف جا کر لیٹنے لگا تو حور چیخی آپ کیا کر رہے ہیں؟

زین جلدی سے پیچھے ہوا اتنا چیخ کیوں رہی ہو پاس ہی کھڑا ہوں اور میں یہاں لیٹنے لگا ہوں۔

زین نے حور کو گھورتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب یہاں لیٹنے لگے ہیں آپ یہاں نہیں لیٹے گے میں یہاں لیٹوں گی۔

حور نے زین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

excuse me

یہ میرا گھر ہے میرا بیڈ روم ہے اور میں اسی بیڈ پر سوؤ گا زین نے کہا۔

آج سے یہ گھر اور یہ بیڈ روم میرا بھی ہے اس لئے آپ یہاں نہیں سوئے گئے یہاں میں اکیلی سوؤ گی حور نے بھی زین کے انداز میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین حور کی بات کو اگنور کر کے بیڈ پر بیٹھے لگا تو حور جلدی سے بولی اگر آپ یہاں پر سوئے تو میں آہل بھائی کو کال کر کے یہ بتاؤ گئ آپ نے مجھے کمرے سے نکال دیا ہے۔

حور نے معصومیت سے کہا۔

زین تو اپنی بیوی کے جھوٹ پر حیران کھڑا تھا۔

تم جھوٹ بولو گئ زین نے سنبھلتے ہوئے پوچھا؟

جی بلکل۔

حور نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا میں بلکل بھی تمھارے بھائی سے نہیں ڈرتا جو کرنا ہے کر لو زین نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی حور نے فرمانبرداری سے کہا اور میر کا نمبر ملانے لگی۔

زین نے جب اسے سچ میں نمبر ملاتے ہوئے دیکھا تو جلدی سے بولا حور میری بات سنو میں مزاخ کر رہا تھا یار تم مزاخ بھی نہیں سمجھتی زین نے مسکراتے ہوئے دانت پیستے ہوئے کہا۔

تم یہاں سو جاؤ میں باہر سو جاتا ہو زین کہہ کر منہ بنا کر باہر کی طرف چل پڑا۔

حور کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی زین کو لگا تھا حور مزاخ کر رہی ہے لیکن یہ تو سچ میں میر کو کال کرنے لگی تھی۔

اور اگر کال کر دیتی تو میر سے کوئی بعید نہیں کہ وہ حور کو اپنے گھر لے جاتا اور زین ایسا بلکل بھی نہیں چاہتا تھا زین باہر آیا تو صوفے پر لیٹ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نکاح مبارک ہو زین نے اپنے آپ سے کہا صحیح کہتے ہیں لوگ شادی کا لڈو جو کھائے گا وہ بھی پچھتائے گا اور جو نہیں کھائے گا وہ بھی پچھتائے گا یہ کہتے ہی زین نے آنکھیں بند کر لیں ۔

....

حسن گھر آ گیا تھا اور سیدھا اپنے باپ کے پاس آیا تھا۔

تو بابا کیا سوچا آپ نے حسن نے اپنے باپ کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

شاہینہ بیگم بھی پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی ارسلان صاحب نے اپنی بیگم کو بتایا تھا کہ ان کا بیٹا حیاء سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

ارسلان صاحب بولنے ہی والے تھے جب شاہینہ بیگم بول پڑی اس میں سوچنے والی کیا بات ہے بیٹا اسے تو خوش ہونا چاہیے کہ اسے تم جیسا لڑکا مل رہا ہے شاہینہ بیگم نے پیار سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

شاہینہ بیگم جانتی تھی حسن کبھی بھی اس معاملے میں ان کی بات نہیں مانے گا اس لئے اپنے بیٹے کی خوشی میں خوش تھی۔

حسن اپنی ماں کی بات پر مسکرا پڑا اماں میں نکاح کرنا چاہتا ہو وہ بھی دو دن تک حسن کہتے ہی وہاں سے اٹھ کر چلا گیا بنا اپنے باپ کا جواب سنے۔

ارسلان نے سوچ لیا تھا وہ میر سے بات کرے گئے۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ارسلان صاحب نے میر کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ وہ شہر سے باہر ہے کل تک آئے گا میر نے ارسلان صاحب سے پوچھا تھا کوئی مسئلہ تو نہیں لیکن ارسلان صاحب نے کچھ نہیں بتایا اور کہا کہ تم کل آؤ گے تو بات کریں گے۔

اور شاید یہاں ارسلان صاحب نے میر کو کچھ نہ بتا کر غلطی کی تھی جس کی سزا احیاء بھگتنے والی تھی۔

امل نے اپنی دوست کی شادی میں جانا تھا۔

.اسے اپنی دوست کا بھائی پسند آیا تھا اور اپنے ماں باپ سے ملانا چاہتی تھی

شاہینہ بیگم خوش تھی کہ ان کی بیٹی کے دماغ سے آہل تو نکل گیا ہے شاہینہ بیگم ارسلان صاحب کو بھی ساتھ لے جانا چاہتی تھی۔

لیکن ارسلان صاحب نے منع کر دیا تھا انہوں نے آہل سے ملنا تھا۔

امل کی دوست کا گھر دور تھا اس لیے یہ لوگ صبح ہی نکل گئے تھے۔

ہانیہ گھر پر ہی تھی ارسلان صاحب ہانی کو بتا کر گئے تھے کہ وہ ایک ضروری کام سے جا رہے ہے دروازہ اچھے سے بند کر لے۔

حسن گھر پر نہیں تھا۔

....

حسن بوس کے پاس موجود تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

میں نے سنا ہے تمہیں کوئی لڑکی پسند آئی ہے اور کافی خوبصورت بھی ہے ہم سے کب ملا رہے ہو بوس نے کمینگی سے شراب کا گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

حسن ہنس پڑا پہلے میرے ہاتھ تو آجائے پھر آپ کے حوالے بھی کر دونگا اور ہاں خوبصورت تو وہ سچ میں ہے ایسی خوبصورتی میں نے آج تک نہیں دیکھی حسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

لیکن تم ایک بات نہیں جانتے بوس نے حسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ کیا حسن کی چہرے پر الجھن لیے پوچھا؟

اس لڑکی کا نکاح ہو چکا ہے بوس نے حسن کے سر پر بم پھوڑا۔

یہ کیا بکواس ہے حسن نے غصے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

میرے شیر یہ پکی خبر ہے اور جاؤ جا کر اپنے باپ سے پوچھو بوس نے طنزیہ کہا۔

حسن غصے سے وہاں سے چلا گیا اس کا رخ گھر کی طرف تھا۔

....

حیاء اور ہانی دونوں اپنے روم میں تھی جب حسن گھر میں داخل ہوا۔

اسے گھر میں کوئی نظر نہیں آیا حسن کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آگئی۔

اسے یاد آیا کہ اس کی ماں نے صبح بتایا تھا کہ ان لوگوں کو شادی میں جانا ہے۔

حسن حیاء کے کمرے کی طرف چل پڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

حسن دروازہ کھول کر اندر آیا ہانی بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی حیاء ہانی کے پاس کھڑی کوئی بات کر رہی تھی۔

ہانی کی نظر حسن پر پڑی تو ایک دم ڈر گی ہانی کو حسن کا چہرہ دیکھ کر خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔

ہانی جلدی سے کھڑی ہوئی حسن بھائی آپ کو کچھ چاہیے تھا۔

ہانیہ نے سنبھلتے ہوئے پوچھا؟

حسن آگے بڑھا اور ہانی کا ہاتھ زور سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا ہانی کی چیخ نکل گئی۔

میں جو کچھ پوچھو گا تم سچ سچ بتاؤ گی ورنہ تمہاری بہن کو اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

سمجھی حسن نے غصے سے کہا ہانیہ نے ڈر کے مارے ہاں میں سر ہلایا۔

حیاء تو حسن کو اس روپ میں دیکھ کر ڈر گئی تھی اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں اس میں اتنی ہمت نہیں تھی ہانی کے پاس جا سکے۔

حیاء کا نکاح کس سے ہوا ہے حسن نے پوچھا؟

ہانیہ نے بولنے کی کوشش کی تو اس سے بولا نہیں گیا۔

جواب دوں اس بار حسن اونچی آواز میں بولا ہانی کی آنکھوں میں آنسو آ گے تھے۔

خاخان سے ہوا ہے میرا نکاح حیاء جلدی سے بولی وہ اپنی بہن کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

حسن ہانیہ کو چھوڑ کر حیاء کی طرف بڑھا اور حیاء کو بازوں سے کھینچ کر باہر لے جانے لگا۔

ہانی جلدی سے حیاء کے قریب آئی حسن نے ہانی کو دھکا دیا اور اس کا سر ٹیبل سے جا لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ٹیبل زیادہ زور سے لگا تھا اور خون بھی زیادہ نکل رہا تھا۔

حیاء اپنا بازو چھڑوا کر ہانیہ کے پاس جانا چاہتی تھی لیکن حسن نے اس کا بازو نہیں چھوڑا۔

اور باہر لے جانے لگا پلیز مجھے چھوڑ دے آپی کو چوٹ لگی ہے حیاء روتے ہوئے بول رہی تھی اور اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

حسن حیاء کو وہاں سے باہر لے گیا اور کمرے کو باہر سے لوک کر دیا۔

ہانیہ اٹھ نہیں پا رہی تھی لیکن اپنی بہن کو بچانے کے لیے کسی کو تو مدد کے لئے بلانا تھا۔

ہانی اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر بہت مشکل سے اٹھی اور اپنا موبائل پکڑا پہلا نمبر عادل کا ہی آ رہا تھا۔

ہانیہ نے نمبر ملایا تھوڑی دیر بعد ہی اٹھا لیا گیا تھا آج تو بڑے لوگوں نے خود ہم غریب کو یاد کیا ہے۔

عادل کی خوشگوار آواز ہانیہ کو سنائی دی اگر سب کچھ ٹھیک ہوتا تو ہانیہ عادل کی بات کو ضرور انجوائے کرتی۔

لیکن ابھی صورتحال مختلف تھی عادل ہانیہ نے بہت مشکل سے عادل جو پکارا اس کا سر بہت درد کر رہا تھا اور آنکھیں بھی بند ہو رہی تھیں۔

عادل اس کی آواز سن کر ایک دم گھبرا گیا ہانیہ تم ٹھیک ہو کہاں پر ہو؟

عادل نے بے چینی سے پوچھا۔

گھر۔۔

ہانیہ یہ کہتے ہی بے ہوش ہو گئی اور موبائل اس کے ہاتھ سے گر گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

.....عادل ہیلو ہیلو ہی کرتا رہ گیا عادل نے جلدی سے اپنی کار کی کیز اٹھائی اور باہر کی طرف بھاگا

....

میر کا آج دل بہت گھبرا رہا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ ہونے والا ہے۔

حیاء کی آواز وہ تھوڑی دیر پہلے ہی سن چکا تھا وہ بھی ٹھیک تھی پھر پتہ نہیں کیوں میر کا دل گھبرا رہا تھا۔ میر صبح پانچ بجے ہی واپس آگیا تھا۔ اس کا کام جلدی ختم ہو گیا تھا اس لیے جلدی آگیا تھا۔

میر نے اپنا فوکس کام کی طرف کرنا چاہا لیکن کام میں اس کا دل نہیں لگا پھر میر کام چھوڑ کر اپنی پرنسز کی باتیں سننے لگا۔

جو ہانی سے پتہ نہیں کس مطلق بات کر رہی تھی لیکن حیاء کی باتیں ایسی ضرور تھی کہ میر کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی۔

میری معصوم چڑیا میر نے دل میں کہا۔

میر حیاء کی باتیں سن رہا تھا جب اسے ہانی کی آواز آئی حسن بھائی آپ؟

میر نے جب یہ نام سنا تو اس کے ماتھے پر تیوری چڑھ گئی تھی۔

یہ کمینہ ان کے کمرے میں کیا کر رہا ہے میر نے غصے سے کہا لیکن جب ہانیہ کی چیخ کی آواز آئی تو میر جلدی سے اپنے آفس سے باہر بھاگا اس کا سارا اسٹاف میر کو اس طرح پریشان پہلی بار دیکھ رہا تھا۔

میر وہاں کی ایک ایک بات سن رہا تھا اس کا خون کھول رہا تھا۔

تم نے اگر ان دونوں کے ساتھ کچھ بھی کیا بیسٹ تمہیں بہت بری موت دے گا۔

میر نے غصے سے کار ڈرائیور کرتے ہوئے فون کو گھورتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جہاں سے اب حیاء کے رونے کی آواز آ رہی تھی میر کا بس چلتا تو وہاں اڑ کر پہنچ جاتا۔

....

حسن حیاء کو گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔

حسن بھائی یہ آپ کیا کر رہے ہیں میرا بازو چھوڑے حیاء نے روتے ہوئے کہا۔

حسن نے حیاء کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا حیاء بیڈ پر اوندھے منہ گری۔

اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا اور وہاں سے خون نکل رہا تھا حیاء سیدھی ہوئی تو حسن نے اس کا جبڑا زور سے پکڑا۔

تم صرف میری ہو اور تمہیں اپنا بنانے کے لئے میں کسی بھی حد تک جاؤں گا سمجھی حسن نے حیاء کو پیچھے دھکا دیتے ہوئے کہا۔

حسن حیاء کے قریب آنے لگا تو حیاء کے ہاتھ میں جو چیز آئی وہ اٹھا کر حسن کے سر پر دے ماری حیاء نہیں جانتی تھی اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی۔

حیاء کے ہاتھ میں گلدستہ آیا تھا حسن ایک دم پیچھے ہوا حیاء جلدی سے وہاں سے اٹھی اور باہر کی طرف بھاگی۔

حیاء کا پورا جسم کانپ رہا تھا اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

حیاء سیڑھیوں کے قریب آئی جلدی اترنے کے چکر میں ایک چیخ کی آواز آئی اور پہلی سیڑھی سے نیچے گرتی گئی۔

حسن کا خون زیادہ نکل رہا تھا۔اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔ابھی خون کو روکنا زیادہ ضروری تھا۔

اس کو تو میں بعد میں دیکھ لونگا حسن کہتے ہی کھڑکی سے باہر کود گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

میر اور عادل اکٹھے ہی پہنچے تھے دونوں اگے بڑھے کیونکہ بات کرنے کا وقت نہیں تھا۔

جب اچانک حیاء کی چیخ کی آواز آئی میر کے قدم وہی تھمے تھے۔

وہ اپنی بیوٹی کی آواز بہت اچھی طرح پہچانتا تھا میر اندر داخل ہوا تو اس کی نظریں ساکت ہو گئی عادل کی بھی یہی حالت تھی۔

اس کی بیوٹی خون میں لت پت اوندھے منہ گری پڑی تھی. سر سے نکلتا خون زمین کو رنگین کر رہا تھا۔

میر جلدی سے آگے بڑھا اور حیاء کے پاس پہنچا۔

میر نے حیاء کی نبض چیک کی جو نہ ہونے کے برابر چل رہی تھی خون کافی مقدار میں بہہ گیا تھا۔

عادل ابھی تک شوکڈ کھڑا تھا میر نے حیاء کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور باہر کی طرف بھاگا۔

عادل ہانیہ کو دیکھو جاؤ میر عادل کو کہتے ہی باہر چلا گیا۔

عادل جلدی سے ہوش میں آیا اور اوپر کی جانب بڑھا۔

اسے ہانی کے کمرے کا تو پتہ نہیں تھا۔

اوپر تین کمرے تھے دو کھلے ہوئے تھے اور ایک دروازہ بند تھا عادل جلدی سے اس دروازے کے پاس گیا جو باہر سے بند تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل نے دروازہ کھولا تو ہانیہ سامنے ہی زمین پر گری ہوئی تھی اس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔

عادل جلدی سے ہانی کے پاس آیا اور اسے اٹھا کر باہر کی طرف بھاگا۔

....

میر نے حیاء کو پیچھلی سیٹ پر لیٹایا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دونگا میری جان میر نے جیسے خود کو تسلی دی تھی۔

میر کہتے ہی اگلی سیٹ پر آیا اور گاڑی ہوسپٹل کے راستے پر دوڑائی۔

میر بار بار پیچھے مڑ کر حیاء کو دیکھ رہا تھا۔اس کے زخم میر کو تکلیف دے رہے تھے۔

تم نے بہت برا کیا ہے جے اب تمہیں دنیا کی کوئی بھی طاقت بیسٹ سے نہیں بچا سکتی۔

میر نے نفرت سے سوچتے ہوئے کہا.

....

عادل بھی ہانی کو لے کر ہوسپٹل چلا گیا تھا دونوں الگ الگ ہسپتال گ ئے تھے عادل نے فون کر کے زین کو سب کچھ

بتا دیا تھا اور آہل کے پاس جانے کا بھی کہا تھا۔

عادل ہانیہ کو لے کر ہوسپٹل پہنچا ڈاکٹر نے چیک کیا ڈاکٹر نے کہا زیادہ پریشانی کی بات نہیں بس سر پر گرنے کی وجہ

سے چوٹ لگی ہے۔

وہ بھی ہم نے پٹی کر دی ہے تھوڑی دیر بعد اپ ان کو گھر لے کر جا سکتے ہیں۔

عادل نے شکر ادا کیا تھا لیکن دل میں حیاء کی سلامتی کی دعا مانگ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

زین ہوسپٹل پہنچا تو میر بینچ پر آنکھیں موندے بیٹھا ہوا تھا۔

اس کی سفید شرٹ جو صبح اس پر بہت جچ رہی تھی اس وقت خون سے سرخ تھی۔

زین میر کے پاس آکر بیٹھ گیا میر حیاء کیسی ہے؟۔

زین نے میر کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

میر نے آنکھیں کھولی تو اس کے ساتھ زین بیٹھا ہوا تھا میر نے زین کی طرف دیکھا جس نے ہر مشکل وقت میں میر کا ساتھ دیا تھا اب بھی میر کے ساتھ تھا۔

میر کی آنکھوں میں پانی تھا وہ بیسٹ جو آج تک نہیں رویا ایک چھوٹی سی لڑکی نے اسے رولا دیا تھا۔

زین نے میر کی آنکھوں میں پانی دیکھا تو تڑپ گیا اور میر کو گلے لگایا۔اس نے آج تک اپنے دوست کو روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

غلط کہتے ہیں لوگ مرد روتا نہیں مرد بھی انسان ہوتا ہے وہ بھی ایک عدد دل رکھتا ہے اسے بھی تکلیف ہوتی ہے جب اس کی تکلیف حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو مرد روتا ہے لیکن فرق صرف اتنا ہے مرد اپنے آنسو کسی کے سامنے نہیں بہاتا۔

حیاء ٹھیک ہو جائے گی انشاءاللہ تو فکر. مت کر سب ٹھیک ہو گا اللہ پر بھروسہ رکھ وہ کبھی بھی اپنے بندے کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے میر کو کہا۔

مجھے اپنے اللہ پر پورا بھروسہ ہے زین لیکن

وہ خون میں لت پت میری آنکھوں کے سامنے گری ہوئی تھی زین میں اس کی حفاظت نہیں کر سکا۔اگر اس کے ساتھ کچھ ہو جاتا تو؟میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کر پاتا۔

میر سامنے دیوار کو دیکھتے بہت آہستہ آواز میں کہہ رہا تھا۔

میر اس میں تیری کوئی غلطی نہیں ہے اور حیاء کے ساتھ بھی کچھ نہیں ہوا۔سارا قصور اُس کمینے حسن کا ہے۔

زین نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

اسے تو میں اتنی بری سزا دونگا اگر موت بھی مانگے گا تو اسے موت نصیب نہیں ہو گی جتنی تکلیف اس نے حیاء کو دی ہے اس سے سو گنا زیادہ میں اسے دونگا میر نے غصے سے کہا۔

اتنے میں ڈاکٹر باہر آیا میر اور زین جلدی سے ڈاکٹر کے پاس گ ئے۔میر کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔

آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہے؟

ڈاکٹر نے پوچھا میں شوہر ہو حیاء کا میر نے کہا۔

دیکھے آپ کی وائف کو سر کے پیچھے بہت گہری چوٹ لگی ہے اور ان کا بہت خون بھی بہہ گیا ہے بچنے کے بہت کم چانسز تھے لیکن اللہ نے آپ پر کرم کیا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہے۔

لیکن سر کے پیچھے چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ اپنی پیچھلے دو سال کی یادداشت کھو چکی ہے۔

یاد آنے کو ان کو سب کچھ کل بھی یاد آ سکتا ہے اور نہ آنے کو پوری زندگی بھی لگ سکتی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور ان کے ایک بازو پر گرنے کی وجہ سے زیادہ زور پڑا ہے لیکن کچھ دنوں تک ٹھیک ہو جائے گا پر درد ضرور ہو گا۔

میر میں اس سے زیادہ سننے کی سکت نہیں تھی۔

ہم انہیں کب تک گھر لے جاسکتے ہیں زین نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

ابھی دو دن تک تو یہی رہے گی اس کے بعد آپ انہیں گھر لے جاسکتے ہے اور ہاں ایک اور بات آپ کو شش کریے گا کہ ان کو کسی قسم کی ٹینشن نہ ملے اس چیز کا خاص دھیان رکھیے گا۔ ٹینشن سے ان کی حالت خراب بھی ہو سکتی ہے۔

اور ہوش کب تک آئے گا میر نے پوچھا ؟

ایک یا دو گھنٹوں تک آجائے گا۔

ڈاکٹر کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

یعنی میری پرنسز مجھے اب پہچانے گی بھی نہیں میں اسے بلکل بھی یاد نہیں ہو نگا۔

میر نے دل میں سوچا یہ خیال ہی بہت تکلیف دہ تھا کہ اب حیاء کو میر کے مطلق کچھ بھی یاد نہیں ہو گا۔

میر تم ٹھیک ہو زین نے میر سے پوچھا جو بت بنا کھڑا تھا۔

ہاہاں میں ٹھیک ہوں تم عادل سے پوچھو ہانیہ کسی ہے؟

میر نے کہا۔

میری بات ہوئی ہے اس سے ہانیہ کو سر پر چوٹ لگی ہے لیکن پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے اب وہ ٹھیک ہے۔زین نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہمم ٹھیک تم ایسا کرو ارسلان صاحب کو کال کر کے یہاں بلاؤ میر نے زین سے کہا۔

ٹھیک ہے۔

زین نے کہا اور ارسلان صاحب کو فون کرنے لگا۔

میر اپنی آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد ارسلان صاحب ہوسپٹل آ گے تھے۔

.زین نے ان کو ساری بات بتا دی تھی ارسلان صاحب بہت شرمندہ تھے وہ میر کے سامنے جانے سے کترا رہے تھے

میر نے ارسلان صاحب کو دیکھا تو خود ان کے پاس آیا۔

میر ان کے چہرے پر شرمندگی دیکھ چکا تھا اور اس سب میں ارسلان صاحب کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔

انکل آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میر نے ارسلان صاحب کے پاس آ کر کہا۔

لیکن بیٹا ارسلان صاحب نے کچھ کہنا چاہا تو میر جلدی سے بول پڑا۔

انکل اس کے ذمہ دار آپ نہیں ہے میر نے کہا ارسلان صاحب میر کی بات پر چپ کر گ ئے۔

انکل مجھے لگتا ہے اب ہانیہ اور حیاء کا آپ کے گھر میں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔

میر نے کہا۔

بیٹا میں بھی اسی مطلق تم سے بات کرنے تمھارے آفس جا رہا تھا ارسلان صاحب نے کہا۔

کیا بات کرنی تھی اپ نے میر نے پوچھا؟

ارسلان صاحب نے پھر میر کو ساری بات بتا دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے پوری بات سننے کے بعد کہا انکل میں چاہتا ہوں حیاء اور ہانیہ میرے گھر میں رہے اب تو وہ گھر ان دونوں کا بھی ہے اور آپ فکر مت کریے وہاں وہ دونوں مکمل حفاظت میں رہے گی اور رخصتی تب ہی ہو گی جب ان کی پڑھائی مکمل ہو گئی میر نے ارسلان صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہیں بہتر لگے ارسلان صاحب نے کہا۔

اتنے میں نرس نے اکر بتایا کہ آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے ارسلان صاحب حیاء کے پاس چلے گئے۔

حیاء کا ایک گال سوجا ہوا تھا سر پٹی بندھی ہوئی تھی اور بازو پر بھی پٹی بندھی ہوئی تھی ارسلان صاحب کو حیاء کو اس حالت میں دیکھ کر بہت دکھ ہو رہا تھا۔

ارسلان صاحب حیاء کے پاس آئے۔

حیاء۔

ارسلان صاحب نے پکارا تو حیاء نے آنکھیں کھولی چاچو مجھے کیا ہوا تھا حیاء نے آہستہ آواز میں پوچھا؟

کچھ نہیں ہوا بیٹا تم بس سیڑھیوں سے گر گئی تھی اب تم ٹھیک ہو ارسلان صاحب نے پیار سے کہا۔ اگر ارسلان صاحب حیاء کو بتا دیتے کہ اسے کیا ہوا تھا تو ہر ایک سے ڈرتی رہتی۔ اور ارسلان صاحب ایسا نہیں چاہتے تھے۔

اتنے میں میر اور زین اندر آئے حیاء میر کو دیکھ کر ڈر گی تھی میر کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں حیاء نے ارسلان صاحب کا بازو زور سے پکڑ لیا تھا میر نے حیاء کی اس حرکت کو نوٹ کیا تھا۔ اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی حیاء کو اس حالت میں دیکھ کر. اور اسے نہ پہچان کر۔

بیٹا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمھارے ارسلان صاحب بتانے ہی والے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب میر بول پڑا میں تمہاری بہن کے شوہر کا بڑا بھائی ہوں میر نے کہا۔

ارسلان صاحب اور زین دونوں نے میر کی طرف دیکھا جس نے نظروں سے کچھ بھی بتانے سے منع کیا۔

لیکن چاچو آپی کی شادی کب ہوئی حیاء نے پوچھا؟

بیٹا ہانیہ تمہیں

Surprise

دینا چاہتی تھی عادل اور ہانی ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور تمھاری چاچی مان نہیں رہی تھی اس لیے میں نے ہانی کا نکاح کروا دیا۔ ارسلان صاحب نے کہا۔

حیاء نے دوبارہ کوئی سوال نہیں پوچھا اور ہاں میں سر ہلایا۔ وہ بس اسی بات نسے مطمئن تھی کہ اس کی آپی خوش ہے اسے اور کیا چاہیے تھا۔

چاچو آپی حیاء نے کچھ کہنا چاہا کہ پھر سے اس پر غنودگی چھانے لگی اور پھر سے نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔

میر کو حیاء کو اس حالت میں دیکھ کر بہت تکلیف ہو رہی تھی اس لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ارسلان صاحب اور زین بھی باہر آگے۔

بیٹا تم نے اپنے نکاح کا بتانے کیوں نہیں دیا ارسلان صاحب نے پوچھا؟

انکل آپ نے حیاء کی آنکھوں میں خوف نہیں دیکھا جو مجھے دیکھنے کے بعد آیا تھا آگر آپ حیاء کو بتا دیتے تو اس نے مجھ سے ڈرنا تھا اور ٹینشن لینی تھی اور ڈاکٹر نے کسی بھی قسم کی ٹینشن لینے سے منع کیا ہے میں آہستہ آہستہ اس کا ڈر دور کر کے نکاح کا بتا دوں گا میر اپنی بات کہہ کر خاموش ہو گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر کو بہت تکلیف ہوئی تھی جب حیاء نے ڈر کر اپنے چاچو کا ہاتھ پکڑا تھا لیکن یہ بات چھپا کر میر نے حیاء کا بھلا سوچا تھا۔میر خود غرض نہیں بننا چاہتا تھا۔

وہ مزید اپنی پرنسز کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا اور جہاں تک بات ہے میر سے دور رہنے کی میر تو اب ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور نہ وہ خود حیاء سے دور ہونا چاہتا تھا نہ حیاء کو اس بات کی اجازت دے سکتا تھا کہ وہ میر سے دور رہے۔اسی لئے اپنے گھر اپنی آپ کے سامنے اپنی پرنسز کو رکھنا چاہتا تھا۔

....

ہانی کو ہوش آ گیا تھا اس نے سب سے پہلے حیاء کا پوچھا تھا۔

عادل نے اسے سب سچ بتا دیا تھا ہانیہ نے رونا شروع کر دیا تھا۔

یار وہ اب ٹھیک ہے تم پلیز رونا بند کرو عادل کو ہانی کے رونے سے تکلیف ہو رہی تھی۔

عادل اگر اس کا زرا سا ہاتھ جل جاتا تو اس کا رونا نہیں رکتا تھا اب اس کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا پتہ نہیں کیسے میری گڑیا نے برداشت کیا ہو گا ہانیہ نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔عادل کو بھی بہت دکھ تھا جو کچھ حیاء کے ساتھ ہوا۔

اچھا تم رونا بند کرو اس کے پاس بھائی ہے اب حیاء کو کچھ نہیں ہونے دے گے عادل نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

لیکن آپ نے تو بتایا حیاء اپنے پچھلے دو سال کی یادداشت کھو چکی ہے تو آہل بھائی کو اور اپنے نکاح کو بھی بھول گئی ہو گی۔

ہانی نے کہا۔

ہمم یہ تو ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم ٹینشن نہ لو بھائی سنبھال لے گئے اگر انہوں نے حیاء کو نکاح کا بتانے سے منع کیا ہے تو ضرور کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی

عادل نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

عادل مجھے حیاء کے پاس جانا ہے ہانی نے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے میں ڈاکٹر سے بات کر لوں لو پھر چلتے ہیں عادل کہہ کر باہر چلا گیا۔

عادل ہانیہ کو حیاء کے پاس لے آیا تھا۔

حیاء اپنے درد کو بھول کر ہانیہ سے شکوہ کر رہی تھی۔ کہ

اس نے حیاء کو اپنے نکاح کا کیوں نہیں بتایا اور ہانیہ اسے سمجھا رہی تھی۔

عادل بھی پاس ہی موجود تھا اور اس نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا کہ حیاء ٹھیک ہے۔

لیکن یہ بھی ایک طرح سے اچھا ہوا تھا کہ حیاء کو کچھ یاد نہیں ہے اگر اسے یاد ہو تا تو اس حادثہ کا اس کے دماغ پر بہت برا اثر پڑتا اور اسے ان سب سے باہر آنے میں بہت وقت لگنا تھا۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ جو کچھ ہمارے ساتھ کرتا ہے اس میں ہماری ہی بھلائی چھپی ہوتی ہے۔

حیاء کو عادل بہت اچھا لگا تھا حیاء اپنی آپی کے لیے بہت خوش تھی۔

ہنی گڑیا ہم سب مل کر تمہیں

Surprise

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دینا چاہتے تھے لیکن تم فکر مت کرو تم ٹھیک ہو جاؤ پھر نکاح کی خوشی میں پارٹی رکھے گئے۔

عادل نے پیار سے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

پارٹی سچ میں حیاء نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

جی بلکل بس تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤں عادل نے کہا۔

حیاء نے ہاں میں سر ہلایا۔

لیکن آپی آپ تو کالج جاتی تھی نہ تو اتنی جلدی یونی کیسے چلی گئ حیاء نے پریشانی سے پوچھا؟

حیاء کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آپی اتنی جلدی یونی کیسے چلی گئ۔اسے کچھ یاد بھی نہیں آرہا تھا۔

ہانیہ نے عادل کی طرف دیکھا اور پھر حیاء کو جواب دیا۔

ہنی ڈاکٹر نے بتایا ہے تم کچھ باتیں بھول گئ ہو شاید تمہیں یاد نہیں کہ تم بھی اب کالج جاتی ہو اور میں یونی لیکن تم فکر مت کرو تمہیں آہستہ آہستہ یاد آجائے گا ٹھیک ہے۔

ہانی نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آپی میں اب کالج جاتی ہو حیاء نے حیرانگی سے پوچھا جی میری جان اور اب تو اگلے سال سے تم میرے ساتھ یونی بھی جایا کرو گی۔

اور تم جانتی ہو تمھاری ایک دوست بھی ہیں حور ہانی نے کہا۔

حیاء کو حور کا نام سن کر دل کو کچھ ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کہاں ہے؟

حیاء نے بے خودی کے عالم میں پوچھا۔

وہ بھی تھوڑی دیر تک آجائے گی ہانی نے پیار سے کہا۔

عادل بیٹھا دونوں بہنوں کی باتیں سن رہا تھا۔

....

زین حسن کو کہی سے بھی ڈھونڈو وہ مجھے زندہ چاہیے میں اپنی بیوٹی کے پاس تب ہی جاؤں گا جب تک اس کمینے کو سزا نہ دے دوں میر نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے تم فکر مت کرو شام تک وہ تمھارے پاس ہو گا زین نے کہا۔

ہمممم تم ایسا کرو حور کو تھوڑی دیر حیاء کے پاس لے آو ویسے تو اسے حور یاد نہیں ہو گی لیکن ہانیہ نے حور کا بتا دیا ہو گا۔اور اگر بعد میں حور کو حیاء کا پتہ چلتا ہے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑے گی۔

میر نے سنجیدگی سے کہا۔لیکن شرارت اس کی آنکھوں میں واضح تھی۔

ہاں یہ تو ہے زین نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر میر فریش ہونے چلا گیا۔

زین بہت مشکل سے میر کو گھر لایا تھا تاکہ وہ اپنے کپڑے بدل سکے میر وہاں سے آنے پر راضی نہیں تھا لیکن زین میر کو زبردستی لے آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے سیکورٹی کا انتظام کر دیا تھا اور عادل بھی وہی موجود تھا۔

....

اریبہ اور سجل وغیرہ کو جب معلوم ہوا تو اسی وقت وہ لوگ ہوسپٹل آئے تھے ۔

حیاء ان کے آنے سے کافی خوش تھی۔

....

زین اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا اور سوچ رہا تھا حور کو کیسے بتائے گا اتنے میں گھر آ گیا۔

زین دروازہ کھول کر اندر آیا تو حور سامنے ہی کھڑی زین کو گھور رہی تھی۔

یا اللہ اب میں نے کیا کر دیا زین نے دل میں سوچا۔

بیوی ایسے کیوں گھور رہی ہو لگتا ہے اپنے شوہر کو مس کر رہی تھی زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور آگے بڑھ کر ٹیبل پر گاڑی کی چابی رکھی۔

میری بات کان کھول کر سن لے میں آپ کی کوئی بیوی نہیں ہوں اور دوسری بات کوئی انسان اکیلی لڑکی کو اس طرح تنہا چھوڑ کر جاتا ہے۔

بالکل ہی غیر ذمہ دار ہے اگر مجھے یہاں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔

ہائے اللہ پھر میں لوگوں کو تنگ کیسے کرتی ذرا سا بھی سوچا آپ نے میرے بارے میں۔ حور کمر پر ہاتھ رکھ کر بلکل لڑاکا عورتوں کی طرح بات کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور ابھی بول ہی رہی تھی کہ زین نے حور کو دونوں بازوں سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔حور زین کے ایسا کرنے سے ایک دم بوکھلا گئ تھی.

اس کی بولتی زین کے اتنے قریب آنے سے ہی بند ہو گئی تھی۔

تمہیں ہی تو سوچتا رہتا ہو سارا دن جانِ من

زین نے حور کے ہونٹ پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا۔

زین کی اس حرکت پر حور کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا۔

زین بہت دلچسپی سے حور کے چہرے کے تاثرات کو دیکھ رہا تھا حور کے گال لال ہو گئے تھے۔

زین نے حور کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کمر کے ساتھ لگایا۔دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے۔

اب بولو نہ کیا کہہ رہی تھی اب بولتی کیوں بند ہو گئی ہے میری پٹاخہ کی۔

زین نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

حور کی تو آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔زین حور کے دل کی دھڑکن کو محسوس کر سکتا تھا جو بہت زور سے دھڑک رہا تھا

زین حور کے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا اب تو حور کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

زین کو ایسا لگا اگر اب یہ پیچھے نہ ہوا تو حور بے ہوش ہو جائے گی کیونکہ حور کے ہونٹ گھبراہٹ سے کانپ رہے تھے۔

میرا پٹاخہ زین نے دل میں کہا اور مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے حور سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جلدی سے تیار ہو جاؤ تمہیں کہی لے کر جانا ہے زین نے کہتے ہی حور کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے اور کمرے میں چلا گیا۔ یہ سب اتنی جلدی ہوا حور کچھ سمجھ نہ پائی۔

حور ابھی تک شوکڈ کھڑی تھی ہوش تو زین کی آواز سے آئی جو کہہ رہا تھا مراقبے میں بعد میں چلی جانا ابھی تیار ہو جاؤ۔

ایک نمبر کا بے شرم، واہیات، چھچھوڑا اور بد تمیز انسان ہے حور زین کو دل میں کوسنے لگی۔

اس سے تو میں بعد میں بدلہ لوں گی وہ بھی سود سمیت اس نے سمجھا کیا ہوا ہے حور کو اگر زین صاحب سمجھتے ہیں اس طرح مجھے ڈرا لے گئے تو ان کی بھول ہے۔

حور منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کپڑے تبدیل کرنے چلی گئ۔

....

زین آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں حور نے ہوسپیٹل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

اندر چلو خود ہی پتہ چل جائے گا زین نے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

حور کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔

پتہ نہیں اندر کیا ہو گا نہیں حور کچھ برا نہیں ہو گا اچھا سوچو گی تو اچھا ہو گا حور اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے اپنے آپ سے کہہ رہی تھی۔

زین نے جب حور کو اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا تو اسے پکا یقین ہو گیا تھا کہ اس کی بیوی دماغ سے بھی فارغ ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین حور کو لے کر کمرے میں داخل ہوا۔ تو سامنے حیاء موجود تھی۔

سجل لوگ پہلے چلے گئے تھے صرف اریبہ وہاں موجود تھی۔

عادل نے زین کو دیکھا کو اس کے ساتھ باہر چلا گیا ان دونوں کو پتہ تھا اب پھر سے لڑکیوں کا رونا دھونا شروع ہو جائے گا۔

حیاء۔۔۔

حور کہتے ہی حیاء کی طرف بڑھی اور حیاء کو گلے لگایا۔

تمہیں کیا ہوا ہے؟

تم ٹھیک ہو؟

مجھے کسی نے کچھ بتایا کیوں نہیں۔

حور آنکھیں میں آنسو لیے

non stop

بولی جا رہی تھی۔

اریبہ بھی آپنی بہن کو دیکھ کر بہت خوش تھی۔

اس نے حور کو حور کی شرارتوں کو بہت مس کیا تھا۔

حیاء کو حور یاد تو نہیں تھی لیکن اپنے لیے فکر مند دیکھ کر اسے خوشی بھی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں ٹھیک ہوں آپ پلیز روئے مت حیاء نے حور کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا۔

حور نے شاید حیاء کا آپ کہنا نوٹ نہیں کیا تھا۔

۔لیکن یہ سب ہوا کیسے حور نے پوچھا تو اریبہ جلدی سے بولی حور اپنی بہن سے نہیں ملو گئ اریبہ نے حور کو دیکھتے ہوئے کہا۔

میں تو بھول ہی گئ تھی حور کہتے ہی اریبہ کے گلے لگی۔

آپی میں نے اپ کو بہت مس کیا حور نے گلے لگتے ہوئے کہا۔

میں نے بھی اریبہ نے پیار سے کہا۔

حیاء کو نرس نیند کا انجکشن لگا کر گئ تھی اس لیے حیاء نیند کی وادیوں میں چلی گئ۔

پھر اریبہ اور ہانی نے حور کو سب کچھ بتایا حور کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی معصوم دوست کے ساتھ کیا کیا کچھ ہو گیا ہے۔

اور حیاء حور کو بھی بھول گئ ہے۔اسے بہت افسوس ہوا تھا کہ حسن پر اور اس کی سوچ پر۔

حور کو یہ نہیں معلوم تھا کہ حور کو بھی حسن کے کہنے پر اٹھوایا گیا تھا کیونکہ حسن حور کو کالج میں دیکھ چکا تھا اس دن حور اکیلی کالج آئ تھی۔

لیکن اسے اس بات کی خوشی بھی تھی کہ اللہ نے حیاء کو نئ زندگی دی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

حسن اس وقت بیسٹ کے ٹارچر روم میں موجود تھا.

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔

اور خود بے ہوش تھا۔

میر ٹارچر روم میں داخل ہوا تو حسن کو دیکھ کر ہی اس کی آنکھوں میں غصے آگیا۔

ٹھنڈا پانی لاؤ بیسٹ نے پاس کھڑے آدمی سے کہا۔

وہ آدمی جلدی سے ٹھنڈا پانی لے آیا میر نے پانی حسن پر ڈالا تو حسن نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں۔

اپنے سامنے ایک انجان شخص کو کھڑا پایا۔

کون ہو تم؟

مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟

تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں۔

حسن نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

حسن کی بات سے میر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آگئ۔

میں تو تمہیں بہت اچھی طرح جانتا ہوں تم بوس کے کتے ہو لیکن لگتا ہے تم مجھے نہیں جانتے اگر جانتے ہوتے تو کبھی بھی میری بیوٹی کے ساتھ ایسا نہ کرتے۔

میر نے آنکھوں میں سرد پن لیے حسن کو کہا۔

حسن کو میر کی آنکھوں سے ڈر لگ رہا تھا جو سرخ ہو رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کون کون بیوٹی میں نے کچھ نہیں کیا حسن نے جلدی سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

میر اس کی بات پر مسکرا پڑا۔

ہر چور چوری کرنے کے بعد یہی کہتا ہے اس نے چوری نہیں کی۔ میر کہتے ہی حسن کے قریب آیا

کس ہاتھ سے تم نے حیاء کو تھپڑ مارا تھا میر نے ایک دم آنکھوں میں غصہ لیے حسن سے پوچھا؟

اس کی آواز ایسی تھی کہ پاس کھڑا آدمی کانپ گیا اور حسن کو تو حیاء کا نام سن کر ہی سانپ سونگ گیا تھا۔

تم کون ہو؟

تم سے اس کا نکاح ہوا ہے؟

حسن نے پوچھا۔

بیوٹی ہمیشہ بیسٹ کی ہی تھی اور تم نے بیسٹ کی بیوٹی کے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی ہے تو تمہیں کیا لگتا کہ بیسٹ اب تمہیں چھوڑ دے گا۔

میر نے ہنستے ہوئے کہا میر کی ہنسی سے بھی حسن کو اب ڈر لگ رہا تھا۔

اس ہاتھ سے تھپڑ مارا تھا بیسٹ نے حسن کے دائیں ہاتھ کو پکڑتے ہوئے پوچھا حسن نے کوئی جواب نہیں دیا۔

میر نے پاس پڑے اوزاروں میں سے تیز دھاڑ کی چھری پکڑی اور حسن کا ہاتھ کاٹ دیا۔

حسن کی آوازیں پورے روم میں گونج اٹھی تھیں اب اسے بوس کی بات یاد آئی تھی جو بلکل ٹھیک کہہ رہا تھا بیسٹ کے بارے میں کہ وہ ایک درندہ ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پاس کھڑا آدمی خوف سے آنکھیں پھیلائے خون کو دیکھ رہا تھا جو زمین کو رنگین کر رہا تھا۔

میراب حسن کے دوسرے ہاتھ کی طرف بھر رہا تھا حسن کی آنکھیں خوف سے پھیل گی تھی۔

پلیز مجھے معاف کر دوں حسن نے التجا کرتے ہوئے کہا۔

لیکن میر کے سامنے حیاء کا زخمی چہرہ آ رہا تھا۔

میر نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا۔

اگر تم مجھے بتا دیتے تو شاید تمھارا ایک ہاتھ سلامت ہوتا۔

میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حسن اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر پڑے دیکھ کر چیخ رہا تھا۔

اس کے ہاتھوں سے خون فوارے کی طرف نکل رہا تھا۔

تمہاری آواز مجھے بلکل اچھی نہیں لگ رہی میر نے کہتے ہی حسن کی زبان کاٹ دی۔

حسن تڑپنے لگا اور بے ہوش ہو گیا۔

میر شاید ابھی بھی حسن کو چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

پانی لاؤ میر نے پاس کھڑے آدمی کو کہا جو جلدی سے باہر کی طرف بھاگا میر نے اس بار گرم پانی منگوایا تھا۔

اس نے پانی حسن پر ڈال تو حسن ہوش میں آیا اور منہ سے گو گو کی آوازیں نکالنے لگا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسن کو اس وقت وہ سارے لوگ یاد آرہے تھے جن کے ساتھ حسن نے برا کیا تھا اور اللہ کی لاٹھی بے نیاز ہے وہ انسان کو ڈھیل دیتا ہے اور دیکھتا ہے کہ انسان آخر کس حد تک جاتا ہے اور انسان جب برے کام کرتا ہے تو یہی سوچتا ہے اس کے پاس پیسہ ہے پاور ہے وہ کسی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے۔

لیکن یہ بھول جاتا ہے جب اللہ بندے کی رسی کھینچنے پر آتا ہے تو وہ انسان منہ کے بل گرتا ہے حسن کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا تھا شاید اسے ان مظلوم لوگوں کی آہ لگی تھی جن کے ساتھ اس نے برا کیا تھا۔

اور برائی تو کبھی بھی ہمیشہ نہیں رہتی۔

حسن کی جلد جل گئی تھی تم جانتے ہو تمھارے ساتھ آج کیا ہونے والا ہے میر نے حسن کے پاس آکر کہا۔

وہ حسن جیسے اپنی پاور پر بہت ناز تھا اس وقت بے یارو مدرگار بنا ہوا تھا۔

میر نے حسن کی ایک جھٹکے میں گردن توڑ دی۔

میر نے اب بوس کو ایک

Surprise

دینا تھا۔

اب اس

Surprise

میں کیا یوگا یہ تو بعد میں معلوم ہونا تھا۔

میر روم سے باہر چلا گیا اور پیچھے سے اس کا آدمی حسن کو وہاں سے اٹھا کر جگہ کو صاف کرنے لگا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

بوس اپنی ماں اور باپ کے ساتھ بیٹھا ڈنر کر رہا تھا۔

تو ایک نوکر نے آکر ایک لفافہ بوس کو پکڑایا جس پر کچھ لکھا تھا۔

سر یہ کوئی دروازے پر باہر چھوڑ گیا ہے اس پر آپ کا نام لکھا ہوا ہے۔

ملازم نے کہا۔

اور لفافہ بوس کو پکڑایا اور وہاں سے چلا گیا۔

بوس نے لفافہ کھولا تو اس میں ایک پیج تھا جس پر لکھا ہوا تھا۔

امید کرتا ہوں آج کا ڈنر تم لوگوں کو بہت لزیز لگا ہو گا ظاہر سی بات ہے تمھارے

Right Hand

حسن کا گوشت ہے مزے دار تو ہو گا نہ۔۔ انسان کے گوشت سے زیادہ لزیز تو کوئی گوشت نہیں ہے نہ۔۔۔

بوس نے یہ پڑھتے ہی جو منہ میں نوالہ تھا اسے باہر پھینکا اور جلدی سے جو قورمہ بنا ہوا تھا اسے دور پھینکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس قورمے کی تعریف بوس کے ماں باپ نے کی تھی۔

کیا ہوا ہے بیٹا بوس کے باپ نے پوچھا؟

بوس کی غصے سے رگیں تن گئ تھیں۔

یہ جو سالن بنا ہے یہ انسانی گوشت کا ہے بوس کا کہنا تھا کہ بوس کی ماں منہ پر ہاتھ رکھ کر واشروم کی طرف بھاگئ۔

بوس کے باپ کی بھی یہی حالت تھی بوس نے باقی کا لکھا ہوا پڑھا۔

جس میں لکھا تھا اگر آیندہ میری فیملی کی طرف دیکھنے کا سوچا بھی تو حسن سے بھی برا حال کروں گا۔

نیچے لکھا تھا۔

بیسٹ۔

بیسٹ میں تمہیں چھوڑو گا نہیں بوس نے ٹیبل سے ساری چیزیں نیچے پھینکتے ہوئے کہا۔

بوس میٹ بہت کم کھاتا تھا اب بھی اپنی ماں کے کہنے پر ایک نوالہ منہ میں ڈالا تھا اور وہ بھی باہر نکال دیا۔

جی تو یہ تھا بیسٹ کا

Surprise

جو بیسٹ کی طرح خطرناک تھا۔

....

بیسٹ رات کو حیاء کے پاس آیا تھا اس نے ڈاکٹر سے بات کرلی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی دیکھ بھال میر اپنے گھر میں رکھ کر کرنا چاہتا تھا۔

وہ مزید کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا ہانی کو بھی اس نے بتادیا تھا۔

حیاء نیند کے انجکشن کی وجہ سے نیند میں تھی۔

عادل بہت خوش تھا۔

ہانیہ کے گھر آنے پر لیکن میر نے اس کی خوشی پر پانی پھیر دیا یہ کہہ کر کہ حیاء اور ہانی وائٹ پیلس میں رہے گی۔

عادل کا منہ لٹک گیا تھا۔

بھائی یہ غلط بات ہے عادل نے آہل سے کہا۔

کیا غلط ہے؟

میر نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

بھائی آپ عادل کو سمجھ نہیں آرہی تھی

کہ کس طرح آہل سے بات کرے۔

کچھ نہیں جب عادل سے کوئی بات نہیں بنی تو منہ لٹکا کر جانے لگا۔

میر نے مزید عادل کو تنگ کرنا بہتر نہ سمجھا۔

کیونکہ آہل عادل کو اداس بلکل بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

عادل گھر جا کر اپنی پیکنگ کر لو میر نے عادل کو کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیوں بھائی عادل نے مڑتے ہوئے پوچھا۔

یار میں تو کام پر چلا جاؤں گا تو حیاء اور ہانی کو

Company

کون دے گا۔

میر نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

عادل بھاگ کر میر کے گلے لگا بھائی آپ بہت اچھے ہیں۔

عادل نے خوشی سے کہا۔

تو میر نے عادل کے بال بکھرے۔

بھائیییییی.......

عادل نے مصنوعی غصے سے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

تم گھر پہنچوں میں دونوں کو لے کر آتا ہو میر نے کہا۔

عادل ہاں میں سر ہلا کر وہاں سے تقریباً بھاگتے ہوئے گیا۔

میر اس کی جلد بازی پر مسکرا پڑا۔

....

زین بیٹھا کام کر رہا تھا حور بیڈ پر بیٹھی کب سے زین کو دیکھ رہی تھی تو اچانک بول پڑی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین میں آپ کو ایک مفت کا مشورہ دو حور نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

زین تو حور کے بلانے پر اور خود کا نام لینے پر نہال ہو گیا تھا۔

جی جی بلکل آپ کے مشورے کی مجھے بہت ضرورت ہے زین نے پیار سے ہنستے ہوئے کہا۔

نظریں اب بھی لیپ ٹاپ کی سکرین پر تھی زین اس وقت بہت اہم کام کر رہا تھا۔

آپ نہ کریم استعمال کیا کریں۔

حور نے سنجیدگی سے کہا۔

کریم کونسی کریم زین نے

Coffee

کو لبوں سے لگاتے ہو پوچھا۔

رنگ گورا کرنے والی کریم حور نے کہا۔

اور زین نے

Coffe

کا جو گھونٹ پیا تھا وہ سیدھا حلق کو جا لگا تھا زین نے کھانسنا شروع کر دیا۔

اس کے چہرے کا رنگ لال ہو گیا تھا۔

حور جلدی سے زین کے پاس آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مانا کے سچ کڑوا ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں نہ کہ آپ سارا صوفہ گندہ کر دے حور نے بجائے پانی دینے کے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے افسوس سے کہا۔

زین نے جلدی سے پانی پیا اور کچھ ٹھیک ہوا۔

اسے اب پتہ چل رہا تھا اس نے کس کے ساتھ دل لگایا ہے۔

تمہیں میں کہا سے کالا لگ رہا ہو زین نے حور کے پاس آ کر اپنی رنگت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گھور کر پوچھا۔ جو سانولی تو بلکل بھی نہیں تھی۔

اب جو سچ تھا میں نے کہہ دیا ماننا یا نہ ماننا آپ کی مرضی اور ویسے بھی سچ کو قبول کرنا چاہیے حور نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

حور کہہ کر وہاں سے جانے لگی تو زین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

حور سیدھی زین کے سینے سے جا لگی۔

زین نے اپنا ہاتھ حور کے بالوں کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ حور جلدی سے بولی۔

اگر آپ نے کچھ کرنے کی کوشش کی تو میں ابھی آہل بھائی کو کال کر دوں گی۔

حور کو صبح والا واقعہ یاد آ گیا تھا زین اس کی دھمکی پر مسکرا پڑا ویسے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اگر تم کہتی ہو تو کچھ کر لیتا ہوں زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ کو پتہ ہے آپ ایک نمبر کے چھچھوڑے انسان ہے۔ حور نے غصے سے کہا۔

یار بیوی تمھارے ساتھ ہی چھچھوڑا پن کرتا ہوں کسی اور کے ساتھ تو نہیں کرتا نہ زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے ابھی بہت ضروری کام ہے اس لیے تمہیں چھوڑ رہا ہو ورنہ تمہیں ضرور بتاتا کہ صحیح والا چھچھوڑا پن ہوتا کیا ہے اور آیندہ سوچ سمجھ کر بولنا ہمیشہ مجھے کام نہیں ہو گا۔

زین کہہ کر حور کا گال تھپتھپا کر اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر باہر چلا گیا۔

حور جلدی سے جا کر بستر میں گھس گئی۔

....

شاہینہ بیگم گھر آئی تو حیاء اور ہانی گھر پر نہیں تھیں۔

شاہینہ بیگم نے ارسلان صاحب سے پوچھا تو انہوں نے صاف صاف بتا دیا کہ دونوں کا نکاح کر چکے ہیں۔

ہانیہ کا عادل کے ساتھ اور آہل کا حیاء کے ساتھ۔

دونوں ماں بیٹی یہ سن کر شوکڈ کھڑی تھیں۔

شاہینہ بیگم پہلے ہوش میں آئی تھی۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں جب میں نے منع کر دیا تھا پھر آپ نے ایسا کیوں کیا اور آپ جانتے تھے حسن حیاء سے شادی کرنا چاہتا ہے پھر آپ نے حیاء کا نکاح کیوں کیا۔

شاہینہ بیگم غصے میں اونچی آواز میں بول رہی تھی۔

شاہینہ مجھ سے نیچی آواز میں بات کروں اور میں تمھیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔

مجھے ان دونوں کے لیے جو بہتر لگا میں نے کیا اور اب اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں ہو گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ارسلان صاحب شاہینہ سے بھی اونچی آواز میں کہتے ہی وہاں سے چلے گئے۔

شاہینہ بیگم اور امل ابھی تک حیران کھڑی تھی۔

ارسلان صاحب نے کبھی بھی اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی لیکن آج ارسلان صاحب کی اونچی آواز سے شاہینہ بیگم بھی ڈر گی تھی۔

\-------------

بوس نے حسن کے گھر خبر پہنچادی تھی کہ اس کا بہت شدید

Accident

ہوا ہے لاش رکھنے کی حالت میں نہیں تھی اس لیے حسن کو جلدی دفنا دیا گیا۔

شاہینہ بیگم تو خبر سن کر بے ہوش ہو گئی تھی۔

ان کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ ان کا بیٹا اب ان کے پاس نہیں رہا۔

ارسلان صاحب بھی بہت دکھی تھے۔

ارسلان صاحب کو کچھ کچھ سمجھ آرہی تھی کیونکہ حسن کا جن لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا تھا وہ اچھے سے جانتے تھے۔

اور ایسے کام میں تو انسان کے ہزاروں دشمن ہوتے ہیں۔

ارسلان صاحب نے بہت کوشش کی تھی حسن سدھر جائے۔

لیکن وہ نہیں سدھرا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ارسلان صاحب نے اپنے آپ کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا وہ جانتے تھے کہ اپنی بیٹی اور بیوی کو انہوں نے ہی سنبھلنا ہے اگر ان کو کچھ ہو جاتا ہے تو ان دونوں کا کیا بنے گا۔

شاہینہ بیگم خاموش ہو گئیں تھیں امل نے بہت کوشش کی لیکن وہ ٹھیک نہیں ہوئیں۔

حسن زیادہ تر ان لوگوں سے دور رہا تھا اس لئے امل کو دکھ تھا لیکن اتنا زیادہ بھی نہیں تھا وہ اپنی زندگی میں

Normal

ہو گئی تھی۔

لیکن شاہینہ بیگم تو ماں تھی اور ان کا غم بھی بڑا تھا. جو وقت کے ساتھ ساتھ ہی بھرنا تھا۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

شکریہ-----

تم نے حسن کے ساتھ کیا کیا؟

زین نے میر سے پوچھا۔

وہی جو وہ

کرتا تھا۔

میر نے کش لیتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔

زین سمجھ گیا تھا حسن کے ساتھ کیا ہوا ہو گا۔

تم جانتے ہو بوس اب آرام سے نہیں بیٹھے گا وہ کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا زین نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جانتا ہوں ظاہر سی بات ہے اُس کے رائٹ ہینڈ کا قتل ہوا ہے اِسے آرام سے بیٹھنا بھی نہیں چاہیے میر نے ہنستے ہوئے کہا۔

تم چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ حور کیسی ہے؟

میر نے پوچھا۔

یار مجھے ایک سوال کا صحیح صحیح جواب دے۔

زین نے میر کے سوال پر جواب دینے کی بجائے سوال کیا۔

ہمم پوچھو میر نے کہا۔

کیا میں کالا ہوں؟

زین نے سنجیدگی سے پوچھا

میر پہلے تو زین کے سوال پر غور کرتا رہا لیکن پھر جب سمجھ آئی تو اس کا قہقہہ جاندار تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین کو میر اس وقت زہر لگ رہا تھا میں نے کچھ پوچھا ہے تجھ سے زین نے دانت پیستے ہوئے میر سے کہا۔

یہ تجھے حور نے کہا ہے میر نے ہنستے ہوئے پوچھا؟

تجھے کیسے پتہ چلا زین نے حیرانگی سے پوچھا۔

ایسا بچپنے والا سوال صرف تمھاری بیوی ہی کر سکتی ہے۔ میر نے کہا۔

کیا مطلب اس بات کا میری بیوی سے زیادہ بچپنا تمھاری بیوی میں ہے۔

زین. نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

ہاں یہ تو سچ بات ہے یہ بات تو میں بھی مانتا ہوں۔

دونوں ایک جیسی ہے معصوم میر نے زین. کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

میری والی معصوم تو بلکل بھی نہیں ہے زین نے دل میں سوچا۔

ویسے تم میری بیوی کو کونسی پٹی پڑھا کر آئے تھے ۔

جو ہر چھوٹی بات پر مجھے تمھارے نام کی دھمکی دیتی ہے زین نے گھورتے ہوئے میر سے پوچھا۔

میر زین کی بات پر ہنس پڑا ویسے تمھاری بیوی کو کسی قسم کی پٹی کی ضرورت تو نہیں ہے وہ اکیلی ہی تمھارے لیے کافی ہے۔

میر نے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ تو ہے زین نے کہا۔ تم اپنی نگرانی میں حور کو اُس کے گھر لے کر جاسکتے ہو وہ اپنی ماں سے مل لے گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے زین سے کہا۔

ہمم میں بھی یہی سوچ رہا تھا زین نے کہا۔

پھر دونوں اپنے کام کے متعلق باتیں کرنے لگے...

....

بوس کو ایک بات کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ حسن نے ایسا کیا کیا جو بیسٹ نے اس کی جان لی۔

بیسٹ نے لکھا تھا اس کی فیملی.......

اور حسن غصے میں گھر گیا تھا۔

کیونکہ اس کی کزن کا نکاح کسی اور سے ہو گیا تھا۔بوس کڑی سے کڑی ملاتا جا رہا تھا

کہی بیسٹ کا نکاح حسن کی کزن سے تو نہیں ہوا بوس سوچتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچا۔

لیکن کنفرم ابھی بھی نہیں تھا۔

بوس نے اپنے کچھ آدمیوں کو معلوم کرنے بھیجا تھا کہ حسن کی کزن ابھی بھی حسن کے گھر میں ہے اگر ہے تو پھر اس کا مطلب حسن کی کزن کا نکاح بیسٹ سے نہیں ہوا اور اگر نہیں ہے تو اس کا مطلب حسن کی کزن ہی بیسٹ کی بیوی ہے۔

اور اس کا شک صحیح نکلا اب وہاں حسن کی کزن نہیں تھی اس کا مطلب بیسٹ اسے وہاں سے لے گیا ہے۔

یہ سوچتے ہی بوس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب تو تم سے ملنا ہی پڑے گا آخر ہم بھی تو دیکھیں بیسٹ کی پسند کیسی ہے۔

بوس نے کمینگی سے ہنستے ہوئے کہا۔

بوس نے سنا تھا کہ حسن کی کزن بہت خوبصورت ہے لیکن اسے دیکھا کبھی نہیں تھا۔

....

ہانی حیاء کے پاس حیاء کے روم میں ہی رکی تھی جب تک حیا مکمل ٹھیک نہ ہو جاتی تب تک ہانی نے حیاء کے پاس رکنے کا ہی سوچا تھا۔

حیاء کی صبح آنکھ کھولی تو اپنے آپ کو انجان جگہ پر پایا۔

حیاء نے ہانی کو ڈھونڈنے کے لئے آس پاس نظر دوڑائی تو ہانیہ اس کے پاس ہی لیٹی ہوئی تھی۔

حیاء کو کچھ حوصلہ ہوا اب حیاء کمرے کو دیکھ رہی تھی جو

pink or white combination

کے ساتھ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

بلکل ایک

Barbie

کا روم لگ رہا تھا۔

میر نے خاص حیاء کی پسند کو مد نظر رکھ کر سارا کمرا

decorate

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرروایا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہانیہ کی بھی آنکھ کھل گئی تھی۔

ہنی تم ٹھیک ہو؟

ہانی نے حیاء کو جاگتے ہوئے دیکھا تو پوچھا۔

جی آپی میں ٹھیک ہوں۔

آپی ہم کہاں پر ہیں؟

حیاء نے ہانی سے پوچھا۔

ہم لوگ عادل کے گھر میں ہیں ہانی نے کہا۔

.... کیوں؟

حیاء نے لیٹے لیٹے پوچھا۔

کیونکہ چاچی اپنے میکے گئی ہے انہیں کچھ ضروری کام تھا تو چاچو نہیں چاہتے تھے ہم دونوں گھر میں اکیلی رہیں۔

اس لیے ہم یہاں آگ ئے اگر تمہیں یہاں کوئی مسئلہ ہے تو ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں۔

ہانیہ نے پیار سے پوچھا۔

نہیں آپی ایسی بات نہیں ہے میں نے تو ویسے ہی پوچھا تھا۔

حیاء نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اچھا تم جلدی سے فریش ہو جاؤ میں تمہاری

لیے ناشتہ لاتی ہوں پھر تم نے میڈیسن بھی لینی ہے ہانی نے کہا اور باہر چلی گئ۔

ہانیہ نیچے کچن میں آئی تو کاکا وہیں پر تھے۔

میر نے کاکا کو بھی وہی بلوا لیا تھا۔

کاکا آپ؟ ہانی نے سلام کرنے کے بعد خوشی سے پوچھا؟

جی بیٹا جی۔ آہل بیٹا مجھے یہاں لائے ہیں۔

عادل بھی یہیں آگیا ہے تو میرا اُس گھر میں اب کیا کام تھا۔

کاکا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے ہانی نے کہا اور حیاء کے لیے سوپ بنانے لگی۔

ارے بیٹا یہ کیا کر رہی ہو مجھے بتاؤ میں بنا دوں گا کاکا نے جلدی سے کہا۔

نہیں کاکا جب تک میں یہاں ہوں کھانا میں بناؤں گی آپ اور کوئی کام کر لیجئے گا۔

ہانی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن بیٹا باقی سارے کام تو ہو جاتے پھر میں کیا کرو گا۔

کاکا نے کہا۔

ہمممم یہ تو ہے پھر ہم ایسا کرے گئے دونوں مل کر کچن کا کام کر لیں گئے۔

ہانیہ نے حل بتاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کاکا ہانی کی بات پر مسکرا پڑے ہاں یہ ٹھیک ہے۔کاکا نے کہا اور

دونوں باتیں کرنے لگے جب عادل کچن میں داخل ہوا

____

ہانی کو دیکھ کر عادل کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

کاکا کو کچھ کام یاد آگیا تھا اس لیئے کچن سے باہر چلے گئے۔

ہانی کی

back side

عادل کی طرف تھی اس لیئے عادل کو نہ دیکھ سکی۔

عادل ہانی کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور ہانی کے کان کے پاس جا کر ہا وو کہا۔

ہانیہ نے ہاتھ میں شیشے کا گلاس پکڑا ہوا تھا وہ نیچے زمین پر گر گیا۔

ہانی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو پیچھے عادل کھڑا تھا۔

آپ۔۔

ہانی نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

کوئی ایسے کرتا ہے کیا؟ہانی نے گھورتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جی میری جان میں

اور کس کی ہمت ایسا کرنے کی۔

عادل نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

ہانی عادل کے جان کہنے پر بلش کر گئی اور اپنی نظریں نیچے کر لیں۔

عادل نے یہ منظر بہت دلچسپی سے دیکھا۔

آپ کو کچھ چاہیے تھا ہانیہ نے پوچھا؟

ہاں یار ناشتہ چاہیے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔

عادل نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

ہانی کو اس وقت عادل بلکل ایک معصوم بچہ ہی لگ رہا تھا۔

آپ بیٹھیے میں ناشتہ لگاتی ہوں ہانی نے کہا۔

تم کیوں؟؟

کاکا کو کہو وہ لگاتے ہیں۔

عادل نے کہا۔

نہیں میں نے خود کاکا کو منع کیا ہے ہانی نے کہا۔

ہمم ویسے بھی آگے یہ ذمہ داری تم نے ہی تو سنبھالنی ہے عادل نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپ نے کچھ کہا ہانی نے پوچھا؟

ہاں میں نے کہا جیسی تمہاری مرضی عادل کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

ہانی بھی ناشتہ لگانے لگی۔

....

حیاء شیشے کے سامنے کھڑی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

حیاء کو لگا ہانی ہو گئی لیکن دروازہ تو کھلا ہوا تھا۔

حیاء نے اندر آنے کی اِجازت دی تو میر اندر آیا۔

حیاء نے دوبارہ اپنا منہ شیشے کی طرف کر لیا تھا۔

حیاء نے آج پھر وہی سوٹ پہنا ہوا تھا جو اُس دن مال میں پہنا ہوا تھا۔

میر دروازے سے ٹیک لگائے فرصت سے اپنی پرنسز کو دیکھ رہا تھا جو پہلے کی نسبت کمزور لگ رہی تھی۔

حیاء نے جب کسی کی آنکھوں کی تپش کو محسوس کیا تو دروازے کی طرف دیکھا۔

تو وہاں پر میر کو کھڑا دیکھا۔

آپ۔۔

حیاء نے کہتے ہی جلدی سے ڈوپٹہ لیا جو بیڈ پر پڑا تھا۔

حیاء کے چہرے پر اب وہ ڈر نہیں تھا جو ہوسپٹل میں میر کو دیکھ کر حیاء کے چہرے پر آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی نے حیاء کو بہت اچھی طرح سمجھایا تھا کہ میر برا نہیں ہے اور نہ ہی وہ تمہیں ڈانٹے گا کافی دیر سمجھانے کے بعد آخر کار حیاء سمجھ بھی گئی تھی۔

اور اب اس کے چہرے پر ڈر نہیں تھا۔

میر کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی تھی کہ اس کی پرنسز اب اس سے ڈر نہیں رہی تھی۔

اور اس کا جلدی سے ڈوپٹہ لینا میر کو اچھا لگا تھا۔

میر چلتا ہوا حیاء کے پاس آیا۔

میر بھی اس وقت بلیک سوٹ میں بہت اچھا لگ رہا تھا بالوں کو جیل سے اچھی طرح سیٹ کیا ہوا تھا شرٹ کے بازوں کو فولڈ کیا ہوا تھا آہل خان کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا ہے لیکن سامنے والی لڑکی کو پرواہ ہی نہیں تھی جو اس کی بیوی تھی۔

اب تمہاری طبیعت کیسی ہے؟

میر نے پیار سے پوچھا

حیاء نظریں جھکائے ہونٹ کو کچل رہی تھی۔

میر کو حیاء کی یہ حرکت بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی لیکن ابھی وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے حیاء پھر سے ڈر جائے۔

حیاء کو بھی اب لگ رہا تھا ہانی بلکل ٹھیک کہہ رہی تھی میر کے بارے میں۔میر کے آرام سے بات کرنے پر اسے بھی حوصلہ ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں ٹھیک ہوں بھائی۔

حیاء نے معصومیت سے آہستہ آواز میں کہا۔

میر نے بھائی سنتے ہی استغفر اللہ کہا تھا۔شکر ہے اس نے کسی کے سامنے نہیں کہہ دیا ورنہ زین نے تو اس بات کو لے کر میر کو ہمیشہ تنگ کرنا تھا۔میر نے دل میں سوچا۔

لڑکی میں تمہارا بھائی نہیں ہوں میر نے تحمل سے کہا

کیوں؟

آپی بھی تو آپ کو بھائی کہتی ہیں۔

حیاء نے نا سمجھی سے پوچھا۔

کیونکہ میں ہانیہ کا بھائی ہوں تمہارا نہیں میر نے سمجھانے والے انداز میں کہا اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے اپنی معصوم چڑیا کو سمجھائے۔

کیا میں اچھی نہیں ہوں حیاء نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

کس نے کہا تم اچھی نہیں ہو میر نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔

آپ نے۔

حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میر تو صدمے میں کھڑا اپنی معصوم بیوی کو دیکھ رہا تھا جو بلاوجہ میر پر الزام لگا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہنی میں نے کب تمہیں کہا کہ تم اچھی نہیں ہو۔

میر نے آرام سے پوچھا۔

ابھی آپ نے ہی تو کہا کہ آپی آپ کی بہن ہے اور میں نہیں ہوں تو اس کا مطلب یہی ہوا نہ کہ میں اچھی نہیں ہوں اس لیئے آپ مجھے اپنی بہن نہیں بنا رہے حیاء نے سمجھاتے ہوئے اپنے دماغ کے مطابق جواب دیا۔

اور میر کا دل کیا حیاء کی اتنی لمبی اور فضول سی دلیل پر اپنا سر پیٹ لے۔

میر اسے اپنے دل کی رانی بنانا چاہتا تھا اور یہ میڈم بہن بننے پر تلی ہوئی تھیں

پرنسز تم مجھے میرے نام سے پکارو گی میر نے پیار سے کہا۔

لیکن آپ کا تو اتنا لمبا نام ہے میں کیسے لوں گی حیاء نے پہلے والا مسئلہ پھر سے پیش کیا۔

اس کی بات سن کر میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جس سے اس کے گال کا ڈمپل نمایا ہوا۔اسے سالگرہ کی رات یاد آگئی جب حیاء نے یہی سوال کیا تھا۔

تم مجھے خان کہہ سکتی ہو۔

میر نے کہا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے حیاء نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

تم نے گھر دیکھا میر نے بات بدلتے ہوئے کہا حیاء نے نہ میں سر ہلایا۔

شام کو میں جلدی لوٹ آونگا پھر میرے ساتھ مل کر سارا گھر دیکھنا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

میر نے مسکراتے ہوئے کہا حیاء بھی خوش ہو گئی۔

اسے بھی گھر دیکھنے کا تجسس تھا جس گھر کا کمرا اتنا پیارا ہے تو باقی کا گھر کیسا ہو گا۔

تم میری دوست بننا چاہو گی میر کے دماغ میں ایک خیال آیا تو حیاء سے پوچھا۔

میں۔۔

حیاء نے حیران ہوتے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا؟

ہاں تم۔

میر ازین کے علاوہ اور کوئی دوست نہیں ہے

میر نے اداسی سے کہا۔

اور ہماری حیاء تو نرم دل رکھتی ہیں کسی کو اداس کیسے دیکھ سکتی تھیں اس لیے جلدی سے بولی۔

آپ پلیز اداس مت ہو۔

میں آپ کی دوست بنوں گی حیاء نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔وہ جانتا تھا حیاء کا یہی جواب ہو گا۔

او کے شام کو ملتے ہیں۔

اپنا خیال رکھنا میر کہہ کر چلا گیا۔اس کا آج ارادہ تو نہیں تھا آفس جانے کا لیکن کچھ ضروری میٹنگز تھیں جس کی وجہ سے میر کو آفس جانا پڑ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء کو میر کے بارے میں اپنی رائے تبدیل کرنی پڑی تھی میر ویسا بلکل بھی نہیں تھا جیسا حیاء نے سوچا تھا۔

....

زین کمرے میں آیا تو حور ابھی تک سو رہی تھی۔

میری زندگی عزاب کر کے خود کیسے آرام سے سو رہی ہے۔

زین نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے پانی کا جگ پکڑا اور سارا پانی حور پر پھنک دیا۔

یا اللہ بارش آگئی حور کہتے ہی ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھی۔

لیکن جب سامنے زین کو دیکھا جو چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے حور کی طرف دیکھ رہا تھا۔

حور کو ساری بات سمجھ آگئی تھی۔

انسان آرام سے بھی جگا سکتا ہے حور نے گھورتے ہوئے کہا۔

ہہہہم اگلی مرتبہ اس بات کا دھیان رکھوں گا۔

زین نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

حور زین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

اب گھورنا بند کرو میں جانتا ہوں کہ میں خوبصورت ہوں مجھے نظر لگ جائے گی زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

زیادہ خوش فہمی بھی نہیں پالنی چاہیے انسان کو حور نے اٹھتے ہوئے جل کر جواب دیا۔

اسے افسوس ہو رہا تھا اپنی نیند کے خراب ہونے پر۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور زین پر شدید غصہ بھی آ رہا تھا۔

حور وہاں سے جانے لگی تو زین کی آواز نے اس کے قدموں کو روکا۔

میرے لئے ناشتہ بناؤ مجھے جلدی نکلنا ہے زین کہتے ہی بنا حور کا جواب سنے وہاں سے واشروم گھس گیا۔

بہت اچھا ناشتہ بناؤں گی آپ کے لیئے جو آپ کو کبھی نہیں بھولے گا۔

حور نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

اور ناشتہ بنانے چلی گئ۔

زین باہر آیا تو حور ناشتہ تیار کر چکی تھی زین کو حیرت ہوئی کہ حور نے اتنی جلدی بات کیسے مان لی۔

واہ مجھے تو لگا تھا کہ تم ناشتہ بلکل بھی نہیں بناؤں گی زین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

حور کچھ نہیں بولی آرام سے اپنا ناشتہ کرتی رہی۔

زین نے چائے کا ابھی ایک گھونٹ ہی پیا تھا جو سیدھا باہر آیا۔

یہ چائے ہے؟ زین نے غصے میں حور سے پوچھا۔جو معصوم سی شکل بنا کر ناشتہ کر رہی تھی جیسی اس کی کوئی غلطی ہی نہ ہو.

جی بلکل یہ چائے ہی ہے۔

حور نے اپنی چائے پیتے ہوئے شرافت سے جواب دیا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے چائے تو بلکل بھی نہیں کہہ سکتے ہاں چائے کے علاوہ جو بھی تم نام رکھنا چاہو رکھ سکتی ہو زین نے طنزیہ کہا۔

واؤ وواس کا مطلب میں نے ایک نئی چیز ایجاد کی ہے۔

حور نے خوشی سے کہا۔ جیسے اس نے دنیا کے لیئے بہت فائدہ مند چیز ایجاد کی ہو۔

زین اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

کہاں پھس گیا ہے تو زین۔

زین نے دل میں سوچا۔

یقیناً میرے اس آملیٹ پر بھی تم نے کوئی نہ کوئی ایکسپیریمنٹ کیا ہو گا۔

زین نے دانت پیستے ہو پوچھا۔

ہائے میں صدقے جاؤں۔

کتنے سمجھدار ہو گئے ہیں آپ میرے ساتھ رہتے ہوئے حور نے اماؤں کی طرح صدقے واری جاتے ہوئے کہا۔

سمجھدار کا تو پتہ نہیں لیکن پاگل ضرور ہو جاؤں گا

زین نے دل میں کہا۔

زین کو حور اس وقت بیوی کم اور زین کی ماں زیادہ لگ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے ابھی دیر ہو رہی ہے تمھیں تو میں آ کر بتاؤں گا زین نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

حور نے زین کی دھمکی کو ہوا میں اُڑایا اور اپنی چائے پینے لگی۔

اب ظاہر سی بات ہے حور میڈم نے اپنی نیند کے خراب ہونے کا بدلہ بھی تو لینا تھا نہ۔

____

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں ۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہرپیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

زین سیدھا میر کے آفس آیا تھا.

میر لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب اس کی نظر سامنے بیٹھے زین پر پڑی جو پہلی مرتبہ خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔

کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک ہے؟ میر نے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتے ہوئے پوچھا۔

یار کچھ کھانے کے لیے ہی منگوا لے بندہ مہمان سے چائے ناشتے کا ہی پوچھ لیتا ہے۔

گھر سے بھی ناشتہ نہیں ملا اور تو بھی کنجوس بنا بیٹھا ہے۔

زین نے کہا۔زین نے حور کا غصہ میر پر نکالتے ہوئے کہا۔

مہمان..... کہاں ہے؟ میر نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تجھے میں نظر نہیں آ رہا زین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

بیوی کا غصے مجھ غریب پر کیوں نکال رہا ہے آہل نے ہنستے ہوئے کہا۔

تو اور غریب

what a joke

زین نے طنزیہ کہا۔

بات کو نہ بدل تیری بیوی نے تجھے ناشتہ نہیں دیا؟ یا گھر سے نکال دیا اب آہل نے طنزیہ ہنستے ہوئے افسوس سے کہا۔

نہیں میری بیوی تو بہت اچھی ہے اس نے ناشتہ بنا کر دیا تھا زین نے کہا۔

تو پھر میر نے حیرانگی سے پوچھا؟

وہ کھانے کے لائق نہیں تھا زین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

اب تو مجھے لگتا ہے میرے ساتھ روزانہ ایسا ہی ہو گا.

زین اپنے دکھ میر کے سامنے بیان کر رہا تھا اور میر کے چہرے سے مسکراہٹ نہیں جا رہی تھی۔

تمہیں میری حالت پر ہنسی آ رہی ہے زین نے گھورتے ہوئے کہا۔

بلکل........

آج تک تم نے مجھے تنگ کرنے کا ٹھیکا اٹھایا ہوا تھا اب تمہیں تنگ کرنے والی بھی آ گئی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں تو بہت خوش ہوں میر نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

تم جیسے دوست سے اور امید بھی کیا کی جاسکتی ہے۔

زین نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔

اوکے اب غصہ نہ کرو ورنہ اور کالا ہو جائے گا پھر تیری بیوی کریم کا مشورہ نہیں دے گی بلکہ سیدھا تیزاب میں پھینک دے گی میر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

استغفر اللہ

یار کیوں ڈرا رہا ہے۔

زین نے گھبراتے ہوئے کہا حور سے کوئی بعید نہیں وہ یہ بھی کر گزرے۔

میر اس کی بات پر مسکرا پڑا اچل

بتا کیا کھائے گا میر نے پوچھا۔

یار کچھ بھی منگوا لیں زین نے بے چارگی سے کہا میر کو اپنے دوست پر اس وقت بہت پیار آرہا تھا زین لگ ہی اتنا معصوم رہا تھا میر نے اس وقت دل سے دعا مانگی کہ اللہ اس کے دوست کو ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے لیکن کچھ دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

....

کون ہے وہ کمینہ جس نے تمھارے ساتھ پنگا لیا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا اسے اپنی جان عزیز نہیں ہے؟

بوس کے والد نے غصے سے بوس سے پوچھا۔

بیسٹ نے کیا تھا لیکن آپ فکر مت کریں بہت جلد بیسٹ کو اس سب کا حساب دینا ہو گا۔

بوس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

بوس کے والد کو تو بیسٹ کا نام سن کر ہی سانپ سونگ گیا تھا۔

جو حرکت بیسٹ نے کی تھی اُس کے علاوہ اور کوئی کر بھی نہیں سکتا تھا۔

بیسٹ کیا کیا کر سکتا تھا یہ بوس کا والد بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

بیسٹ بلاوجہ تو ایسا نہیں کرے گا ضرور تم نے کچھ کیا ہو گا۔

بوس کے والد نے بوس سے پوچھا۔

بوس نے اپنے والد کی طرف دیکھا جنھوں نے بلکل درست اندازہ لگایا تھا۔

بوس اپنے والد کی بات سن کر مسکرا پڑا۔

آپ تو بہت اچھی طرح جانتے ہیں بیسٹ کو بوس نے اپنے والد کی طرف دیکھ کر طنزیہ کہا۔

یہ میری بات کا جواب نہیں ہے بوس کے والد نے بوس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔

حسن کی گندی نظر تھی اس کی بیوی پر اور بیسٹ نے اس کی جان لے لی بوس نے صاف لفظوں میں بتایا۔

تو کیا وہ گوشت حسن کا تھا بوس کے والد نے حیرانگی سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بوس کی ماں ابھی تک بیمار تھی۔

ہمممممم بوس نے بس اتنا ہی کہا۔

تمہیں بیسٹ سے بچ کر رہنا ہو گا بوس کے والد نے بوس سے کہا۔

مجھے نہیں بیسٹ کمینے کو مجھ سے بچ کر رہنا ہو گا میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔

بوس غصے میں کہتے وہاں سے چلا گیا۔

....

میر نے پوری کوشش کی تھی جلدی گھر آنے کی لیکن پھر بھی آتے آتے دیر ہو گئی تھی۔

میر حیاء کے روم میں گیا تھا وہ وہاں نہیں تھی۔

میر نے کاکا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حیاء کو گارڈن کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

میر باہر آیا تو حیاء مختلف رنگ کے پھول توڑ رہی تھی۔

حیاء کو دیکھ کر میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

میر چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتا ہوا حیاء کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔

کیا کر رہی ہو پرنسز میر نے حیاء کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حیاء اپنے روم میں بند تھی تو ہانی اسے اپنے ساتھ یہاں لائی تھی۔

ہانی کو کچھ کام یاد آگیا تھا اس لیئے اندر چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے اپنے ارد گرد دیکھا تو وہاں پر کوئی نہیں تھا۔

کہاں ہے پرنسز؟

حیاء نے معصومیت سے پوچھا۔

میر اس کی بات پر مسکرا پڑا تم ہو پرنسز میر نے حیاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

لیکن میرا نام تو حیاء ہے۔

حیاء نے میر کو کہا جو گہری نظروں سے حیاء کو دیکھ رہا تھا۔

ہمممم لیکن مجھے تو تم پرنسز لگتی ہو۔

میر نے کہا۔

کیا سچ مچ میں پرنسز لگتی ہوں حیاء نے خوشی سے پوچھا؟

ہاں بلکل اس میں کوئی شک ہے میر نے کہا۔

تمہیں پھول پسند ہیں؟۔

میر نے حیاء سے پھول پکڑتے ہوئے پوچھا جو ایک ہاتھ میں پکڑے نہیں جا رہے تھے۔

بہت زیادہ پسند ہیں مجھے حیاء نے خوشی سے کہا۔

اور آپ نے تو مجھے گھر بھی دکھانا تھا حیاء نے یاد کرواتے ہوئے کہا۔

تم انتظار کر رہی تھی میر نے حیاء کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہمممم بہت دیر سے لیکن آپ نے تو کہا تھا آپ جلدی آئے گئے حیاء نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اسے خوشی ہو رہی تھی کہ اس کی پرنسز اس کا انتظار کر رہی تھی بڑی بڑی باتوں پر خوش نہ ہونے والا بیسٹ اپنی پرنسز کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جاتا تھا۔

آہل میر خان جب بھی حیاء کے ساتھ ہوتا تو بہت ہی آرام اور تحمل سے بات کرتا تھا اسے اپنی پرنسز کی کوئی بھی بات بری نہیں لگتی تھی۔

Sorry

ہنی ضروری میٹنگ تھی اس لئے دیر ہو گئی میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایک شرط پر میں اپ کو معاف کر سکتی ہوں حیاء نے سوچتے ہوئے کہا۔

اور وہ شرط کیا ہے میر تو حیاء کے اس طرح بات کرنے پر ہی نہال ہو رہا تھا۔

آپ کو مجھے آیسکریم کھلانی ہو گی چاکلیٹ لے کر دینی ہو نگی وہ بھی پوری دس حیاء نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو میر کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

میر حیاء کی شرط سن کر مسکرا پڑا وہ تو اپنی پرنسز کے قدموں میں دنیا بھر کی چیزوں کا ڈھیر لگانے کو تیار تھا۔

آپ کو پتہ ہے آپی مجھے دو سے زیادہ چاکلیٹ کھانے نہیں دیتی وہ کہتی ہیں میرے دانت خراب ہو جائے گ ئے۔

لیکن آپ کو پتہ ہے میں پھر بھی حور کے ساتھ مل کر آپی سے چھپ کر کھا لیتی تھی۔

حیاء کو معلوم ہی نہ ہوا اس نے حور کا نام لیا ہے میر نے یہ نوٹ کیا تھا۔

لیکن حیاء کو ٹوکا نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور مجھے اب میڈیسن بھی نہیں کھانی وہ بھی بہت کڑوی ہوتی ہے۔

حیاء اپنے منہ کے عجیب و غریب زاویے بنا کر میر کو اپنی شرط بتا رہی تھی۔

میر کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔

یہ سب کرتے ہوئے حیاء بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

آپ یہ باتیں کسی کو بھی نہیں بتائے گے ٹھیک ہے حیاء نے تھوڑا آگے کو جھک کر کہا۔

تو پھر تم نے مجھے کیوں بتائی میر نے پوچھا۔

آپ تو میرے فرینڈ ہو نہ اس لئے حیاء نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

اوکے پرومیس میں کسی کو نہیں بتاؤں گا اور تمھارے لئے چاکلیٹ بھی لاؤں اور آیسکریم بھی اوکے اب معاف کیا میر نے پوچھا۔

وہ تو میں تب کروں گی نہ جب آپ مجھے یہ چیزیں لا کر دے گئے اگر میں نے آپ کو معاف کر دیا اور پھر آپ اپنی بات سے مکر گئے تو؟۔

حیاء نے اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

میر اس کی بات سے محفوظ ہوا۔

تو پھر ٹھیک ہے تم آج ہی میرے ساتھ چلنا میں تمہیں آیسکریم بھی دلاؤں گا اور چاکلیٹ بھی اب ٹھیک ہے میر نے پوچھا؟

ہممممم حیاء نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے خوشی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب گھر دیکھے میر نے حیاء سے پوچھا۔

حیاء ہاں میں سر ہلا کر میر کے ساتھ چل پڑی۔

میں بھی ایک سیکریٹ شیئر کروں میر نے ساتھ چلتی حیاء سے پوچھا۔

آپ کا بھی سیکریٹ ہے؟

حیا نے خوشی سے پوچھا۔

ہممم ہر انسان کا کوئی نہ کوئی سیکریٹ ہوتا ہے۔

میر نے چلتے ہوئے کہا۔

میر نے بات شروع کی۔

میرا نکاح ہوا تھا لیکن میری بیوی مجھے بھول گی ہے میر نے حیاء کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ کیوں بھول گی ہے آپ کو حیاء نے پوچھا۔

کیونکہ اس کی یادداشت چلی گئی ہے میر نے اداسی سے کہا۔

اووووو۔۔

حیاء نے بھی اداسی سے کہا۔

تو آپ اسے یاد کروائے نہ حیاء نے میر کو حل بتاتے ہوئے کہا۔

ہممم کوشش تو کر رہا ہوں لیکن یہ نہیں پتہ کب کامیاب ہونگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میرے پاس ایک آئیڈیہ ہے جس سے آپ کی بیوی کی میموری واپس آسکتی ہے حیاء نے خوشی سے کہا

Really

وہ کیسے میر نے پوچھا؟

پہلے آپ مجھے یہ بتائے آپ کی بیوی کی میموری لاس کیسے ہوئی تھی حیاء نے سنجیدگی سے پوچھا

وہ سیڑھیوں سے گری تھی میر نے کہا۔

تو اُسے دوبارہ سیڑھیوں سے دھکا دے دیں وہ ٹھیک ہو جائے گی حیاء نے کہا۔

میر حیاء کی بات سن کر ایک دم رک گیا اور حیرانگی سے اپنی بیوٹی کی طرف دیکھا۔

What??

تمہیں یہ آئیڈیہ کس نے دیا میر نے حیاء سے پوچھا

وہ کارٹون میں تو ایسا ہی ہوتا ہے حیاء نے عام سے لہجے میں کہا۔

او میرے خدا میر نے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا تمھارے تو میں یہ فضول کارٹون بند کرواتا ہوں میر نے دل میں سوچا۔

کیا ہوا آپ کے سر میں درد ہے؟ حیاء نے فکر مندی سے پوچھا۔

میر کو اس کا فکر کرنا اچھا لگا تھا۔

نہیں لیکن ہنی کارٹون میں اور انسانوں میں بہت فرق ہوتا ہے میر نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

جو حیاء کے سر کے اوپر سے گزر گیا۔

حیاء آنکھوں میں الجھن لیے میر کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے میر کی بات کو سمجھنے کے کوشش کر رہی ہو۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ نہیں چلو میرے ساتھ میر نے جب حیاء کی آنکھوں میں الجھن دیکھی تو حیاء سے کہا۔

حیاء بھی میر کے ساتھ چلنے لگی اور ایک سیکنڈ بعد پھر اسے کچھ یاد آیا تو بولی۔

آپ کی وائف دیکھنے میں کسی ہے؟

کیا وہ خوبصورت ہے؟

اس کے بال لمبے ہیں؟

کیا آپ مجھے اس سے ملواؤ گئے؟

حیاء نے

Excited

ہوتے ہوئے پوچھا۔

میر حیاء کا سوال سن کر ایک بار پھر رک کر حیاء کی طرف دیکھنے لگا۔

حیاء بھی رک گئی۔

وہ بہت خوبصورت ہے۔

اُس کی آنکھیں جھیل جیسی ہے۔

اُس کے بال لمبے اور براؤن ہیں۔

جو مجھے بہت پسند ہیں۔

اس کے ہونٹ کے اُوپر کا تل میری جان نکالنے کے لیے کافی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر حیاء کے چہرے پر نظریں جمائے بول رہا تھا۔اس کی نظر حیاء کے تل پر پڑی تو میر کا دل اسے چھونے کو کیا

میر نے بہت مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کیا۔

حیاء بھی بہت غور سے میر کی بات سن رہی تھی۔

اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ سب خصوصیات حیاء میں بھی موجود ہیں۔

اورہاں میں تمہیں ابھی بھی ملوا سکتا ہوں لیکن تم کیسی کو بتاؤ گی نہیں اوکے میر نے کہا۔

حیاء نے خوشی سے ہاں میں سر ہلایا۔

میر حیاء کو اپنے روم میں لے آیا۔

حیاء کو روم دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ یہاں پہلے بھی آئی ہے لیکن ٹھیک سے یاد نہیں آرہا تھا۔

کیا ہوا میر نے حیاء کو روکتے ہوئے دیکھا تو پوچھا؟

کچھ نہیں حیاء نے کہا اور میر کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔

کہاں ہے آپ کی بیوی؟

حیاء نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا؟

پہلے آنکھیں بند کرو میر نے کہا۔

حیاء نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا میر حیاء کو آئینے کے سامنے لے آیا۔

اب آنکھیں کھولو میر نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تو حیاء نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ پیچھے کیا۔

تو آئینے میں حیاء کو اپنا عکس نظر آرہا تھا۔

پیچھے میر کھڑا تھا۔

کہاں ہے آپ کی بیوی حیاء نے بے تابی سے پوچھا؟

وہ سامنے دیکھو تمھارے سامنے تو ہے میر نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ تو میں ہوں حیاء نے حیرانگی سے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میر نے حیاء کو کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا میری جان تم ہی تو ہو میری بیوی جو مجھے بھول گئ ہو۔

میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن میں کیسے..... حیاء کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کہے۔

یہ دیکھو ہمارے نکاح کی تصور۔

یہ تصویر فیملی فوٹو تھی جس میں سارے لوگ تھے اور پھر میر نے حیاء کی سالگرہ کی تصویر دکھائی۔

یہ تو میں ہی ہوں لیکن آپی نے مجھے کچھ نہیں بتایا اور مجھے یاد بھی نہیں آرہا حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میر نے حیاء کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل حیاء کے سامنے بیٹھا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

پرنسز میں نے ہی سب کو منع کیا تھا جب تم سیڑھیوں سے گری تھی تو تم کچھ باتوں کو بھول گئ تھی اور ہمارے نکاح کو بھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں چاہتا تھا تم کچھ بہتر ہو جاؤ پھر میں خود تمہیں بتاؤں گا کیونکہ ڈاکٹر نے تمہیں ٹینشن لینے سے منع کیا تھا۔

میر نے حیاء کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں الجھن تھی۔

کیسے سیکریٹ ہوا یہ بات تو سارے جانتے ہیں نہ اور سیکریٹ تو وہ ہوتا ہے جو کوئی بھی نہ جانتا ہو حیاء تو پھر یہ آپ کا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

حیاء کی بات پر میر کا قہقہہ بے ساختہ تھا یعنی اسے اتنی بڑی خبر میر نے بتائی تھی اور اسے سیکریٹ کی پڑی تھی۔

my innocent beauty

میر نے کہا اور حیاء کو اپنے سامنے کھڑا کیا۔

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں میر نے مصنوعی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

دیکھا آپ کو معلوم ہی نہیں تھا اور میں نے آپ کو کتنی اہم بات بتائی ہے حیاء نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ تو ہے اور اسی بات کی خوشی میں
آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔

میر نے کہا۔ تو حیاء خوش ہوتے میر کے ساتھ چل پڑی

میر کے دل سے بہت بڑا بوجھ اُتر گیا تھا۔

میر خوش تھا۔

اور اسے نہیں پتہ تھا اس کی بیوٹی اتنی معصوم ہو گی اور نکاح کی بات کو اتنا نارمل لے گی۔

سچ میں اللہ تعالیٰ نے حیاء کو بہت زیادہ معصومیت سے نوازا تھا اور یہی معصومیت تو میر کو پسند تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

.پک کرنے جانا ہے تمہیں یاد ہے تم نے حمنہ کو

بوس کے والد نے بوس کو کہا جو پرفیوم لگا رہا تھا۔

جانتا ہوں اور یہ بات تو میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا۔

اپنی بہن کا ذکر کرتے ہوئے بوس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

بوس کی بہن لندن سے اسٹڈی مکمل کر کے واپس پاکستان آ رہی تھی۔

بوس اپنی بہن کے لئیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔

اسے اپنی بہن کی خوشی بہت عزیز تھی۔

بوس دنیا میں اگر سب سے زیادہ کسی سے محبت کرتا تھا تو وہ اس کی بہن حمنہ تھی۔

بوس کی بہن بھی بوس جیسی تھی اسے اگر کوئی چیز پسند آجاتی تو تب تک سکون سے نہ بیٹھتی جب تک وہ چیز حاصل نہ کر لیتی۔

دوسروں کی بہنوں کی عزتوں کے ساتھ کھلنے والے کو اپنی بہن کی عزت بہت عزیز تھی۔

....

بوس حمنہ کو لینے آئیر ہورٹ گیا تھا۔

ٹھیک 30 منٹ بعد حمنہ اپنے بھائی کے پاس موجود تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حمنہ اپنے بھائی کو سامنے دیکھ کر بہت خوش تھی۔

بھائی میں نے آپ کو بہت مس کیا حمنہ نے بوس کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

میں نے بھی بوس نے حمنہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اتنی دیر کیوں کر دی آنے میں۔

میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں بوس نے کہا۔

وہ بھائی ایک اسٹرینجر سے ٹکرا گئی تھی تو وہاں تھوڑی دیر ہو گئی۔

حمنہ کو وہ واقعہ یاد آیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

اوکے تم ٹھیک ہو کچھ ہوا تو نہیں بوس نے پوچھا؟

نہیں بھائی مجھے کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں۔

حمنہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

حمنہ نے چست شرٹ پہنی ہوئی تھی جو اتنی شارٹ تھی کہ اس کا آدھا پیٹ نظر آ رہا تھا۔

گلہ بھی بہت گہرا تھا۔

اور چست ہی پینٹ پہنی ہوئی تھی جو گھٹنوں سے پھٹی ہوئی تھی

آنے جانے والے سارے لوگ اسے دیکھ رہے تھے لیکن اسے پرواہ کہا تھی۔

چلو گھر چلے ماما پاپا انتظار کر رہے ہیں بوس نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حمنہ نے ہاں میں سر ہلایا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

....

میر حیاء کو آئسکریم کھانے لایا تھا جو کھا کم اور اپنے منہ پر زیادہ لگا رہی تھی۔

میر بیٹھا فرصت سے حیاء کو دیکھ رہا تھا جیسے بلکل بھی ہوش نہیں تھی۔

اسے صرف آئسکریم سے مطلب تھا۔

دور کچھ لڑکے بیٹھے ہوئے تھے جو حیاء کو دیکھ کر کمینگی سے ہنس رہے تھے۔

میر نے انہیں دو بار اگنور کیا تھا لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آئے.

۔اور اس بار میر کا صبر جواب دے گیا بیسٹ کہاں اپنی بیوٹی پر کسی اور کی گندی نظر برداشت کر سکتا تھا۔

ہنی چلے باقی کی آئسکریم گاڑی میں کھالینا ابھی ہم نے چاکلیٹ بھی تو لینی ہے میر نے حیاء کو کہا۔

مجھے شاپنگ بھی کرنی ہے حیاء نے اپنی انگلی کو چاٹتے ہوئے کہا۔

اوکے جو تم کہو گی وہ سب کچھ لے دوں گا میر نے کہا۔

حیاء میر کے ساتھ چل پڑی میر نے حیاء کو گاڑی میں بٹھایا اور کہا تم آئسکریم کھاؤ میں پے مینٹ کر کے آتا ہوں۔

میر کہہ کر وہاں سے چلا گیا وہ لڑکے باہر آئے تو ایک بچہ ان لڑکوں کے پاس آیا۔

آپ کو وہاں پیچھے کوئی بلا رہا ہے۔

اس بچے نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کون ان لڑکوں میں سے ایک لڑکے نے پوچھا پتہ نہیں بچہ کہہ کر وہاں سے بھاگ گیا۔

چل یار دیکھتے ہیں کون بلا رہا ہے ہو سکتا ہے کوئی لڑکی ہو ایک لڑکے نے خباثت سے کہا۔

اور سارے اس طرف چل پڑے جس طرف بچے نے اشارہ کیا تھا۔

یہ جگہ کچھ سنسان تھی۔

لڑکے وہاں پہنچے تو وہاں میر کھڑا سگریٹ پی رہا تھا۔

اووو تو تمہارے ساتھ جو بلبل تھی اس نے بلایا ہے ہمیں ان میں سے ایک لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا۔

میر نے سگریٹ زمین پر پھنکا اور اپنے پاؤں سے کچلا اور چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے ان لڑکوں کے پاس آیا۔

تم لوگ بیسٹ کو جانتے ہو میر نے عام سے لہجہ میں پوچھا۔

اسے کون نہیں جانتا ایک لڑکے نے کہا۔

لیکن آج تک دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا دوسرے لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا۔

یہ خواہش تم لوگوں کی آج ہی پوری ہو جائے گی میر نے اپنی بیلٹ نکالتے ہوئے کہا۔

وہ لڑکے میر کے اس انداز پر گھبرا گئے۔

میر نے بیلٹ نکالی اور اُن چاروں لڑکوں کی دھلائی کرنے لگا وہ چار ہوتے ہوئے بھی میر کے سامنے بے بس تھے۔

جب میر کا غصہ کم ہوا تو ان سے دور ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگر آج کے بعد کسی بھی لڑکی کے آس پاس نظر آئے یا اُن کے بارے میں فضول بکواس کی تو اس سے بھی برا حشر کروں گا۔

میر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

ہمیں معاف کر دو بیسٹ بھائی ہم آیندہ کسی بھی لڑکی کو تنگ نہیں کریں گئے۔

ان لوگوں کی جان تو اس بات سے ہی نکل رہی تھی کہ ان کے سامنے بیسٹ کھڑا ہے جو لوگوں کو بخشتا نہیں ہے اور اگر بیسٹ ان کو چھوڑ رہا تھا تو یہ بھی بہت بری غنیمت تھی۔

ہمممم گڈ میر نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

حیاء ابھی بھی آیسکریم کھا رہی تھی میر اس کے ساتھ آکر بیٹھا تب بھی اسے ہوش نہیں آئی۔

میر نے ٹشو پکڑا اور پیار سے حیاء کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اس کے ہونٹوں سے گال سے آیسکریم صاف کرنے لگا۔

یہ کام میر بہت پیار سے کر رہا تھا۔

حیاء کا تل میر کو اپنی طر کھینچ رہا تھا میر نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر حیاء کے ہونٹ کے اوپر والے تل پر اپنے ہونٹ رکھے اور پیار سے وہاں بوسہ دیا اور پیچھے ہو گیا

یہ کیا کیا آپ نے حیاء نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا؟

آیسکریم صاف میر نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

ایسے کرتے ہیں حیاء نے معصومیت سے پوچھا۔

ہاں میں تو اپنی بیوی کی ایسے ہی کروں گا میر نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیوی کہاں ہیں حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یار تم ہو میری بیوی میر نے کہا۔

اووو ہاں حیاء نے کہا اور

پھر سے آئیسکریم کھانے لگی۔

ہنی یار بس کر دو اب تو آئیسکریم پانی بن گی ہے میر نے جھنجھلا کر کہا۔ میر جتنا صفائی پسند تھا اُتنا ہی حیاء ایسی حرکتیں کر کے میر کا صبر آزماتی تھی۔

تو آپ مجھے اور لے دیں حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میری جان اب ہم شاپنگ کرنے جائے گے اور

no more ice-cream

میر نے کہا۔

آپ نے وعدہ کیا تھا آپ مجھے کسی بھی چیز کو لینے سے منع نہیں کرے گئے۔

حیاء نے منہ پھولاتے ہوئے کہا۔

میری جان ہم جا رہے ہیں نہ شاپنگ کرنے جو کچھ تم کہو گئ وہ سب کچھ لے دوں گا میر نے پیار سے کہا۔

آپ چھوٹے ہیں میں آپ سے بات نہیں کروں گئ حیاء نے اپنا منہ ونڈو کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

میر اس کی ناراضگی پر مسکرا پڑا میں تمہیں منا لوں گا ہنی میر نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں نہیں مانوں گی حیاء نے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

Let's see

میر منہ میں بڑبڑایا اور گاڑی شاپنگ مال کی طرف موڑلی۔

....

زین کو میر نے آئیر پورٹ بھیجا تھا اِسے وہاں کچھ کام تھا۔

زین اپنے دھیان چل رہا تھا جب ایک لڑکی اس کے ساتھ ٹکرائی۔

زین نے اس لڑکی کی طرف دیکھا جو بلاشبہ حسین تھی لیکن اس کی ڈریسنگ نا قابل قبول تھی۔

زین نے اپی نظریں جھکالی۔

وہ لڑکی زین کو دیکھ کر مسکرا پڑی۔

زین نے سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔

قمیض کے بازوں کو فولڈ کیا ہوا تھا۔

آنکھوں پر گلاسس لگائے ہوئے تھے وہاں سے گزرتی ہر ایک لڑکی زین کو ضرور دیکھتی۔

ہینڈ سم میرا سامان ہی اٹھادوں اس لڑکی نے ایک ادا سے کہا۔

غلطی آپ کی تھی مس آپ کو دیکھ کر چلنا چاہیے تھا۔

تو غلطی آپ کی ہے تو پیپرز بھی خود ہی اُٹھائیں زین بنا اس کا جواب سنے وہاں سے چلا گیا۔

Attitude i like it

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رابرٹ سے بھی زیادہ ہینڈ سم ہے اور خوبصورتی پر تو صرف میرا حق ہے اس لڑکی نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔ یہ تو

....

زین گھر پہنچا تو حور اپنے ہاتھ پر پٹی کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

زین نے حور کے ہاتھ پر خون دیکھا تو جلدی سے حور کے پاس آیا۔

حور یہ کیا ہوا ہے؟

یہ خون..... زین نے حور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔

حور نے زین کے چہرے پر اپنے لئے فکرمندی دیکھی تو اسے زین کا فکر کرنا اچھا لگا تھا۔

حور کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں کیسے ہوا یہ؟

زین نے اس بار تھوڑا غصے سے پوچھا۔

کٹ کافی گہرا تھا۔

سبزی کاٹتے وقت ہوا ہے حور نے کہا۔

زین اب حور کے زخم کو صاف کر کے پٹی کر رہا تھا۔

کیا کاٹ رہی تھی جو اتنا گہرا کٹ لگ گیا زین نے سرسری سا پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

وہ میں کھیرا کاٹ رہی تھی وہ کٹ ہی نہیں رہا تھا حور نے کہا۔

کیا کھیرا اور تم سے کٹ نہیں رہا تھا ایسا کون سا کھیرا ہے جو حور میڈم سے نہیں کٹ رہا تھا۔

زین نے طنزیہ کہا۔

ویٹ.......

گھر میں تو کھیرے تھے ہی نہیں تو تم نے کیسے کھیرا کاٹ لیا زین کو جب یاد آیا تو حور کی طرف دیکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔

وہ جو کچن کے سائیڈ ڈرا میں پڑے تھے حور نے یاد کروانے والے انداز میں کہا۔

what.......

are you serious.

وہ تو نقلی تھے زین نے حیرانگی سے کہا۔

اب مجھے کیسے پتہ میں نے کبھی سبزی کاٹی تھوڑی ہے جو مجھے معلوم ہو۔

اور ویسے بھی گھر میں اصلی چیزیں رکھتے ہے نقلی نہیں۔

کھانے کو کچھ ہے نہیں گھر میں اور نقلی پھل اور سبزیاں رکھی ہوئی ہے حور نان سٹاپ بولی جا رہی تھی۔

اور جو فریج میں فروٹ پڑا ہوا تھا وہ

اور بھی کافی چیزیں پڑی ہوئی تھی وہ کھا لیتی زین نے سنبھلتے ہو کہا۔

وہ تو میں کھا چکی ہوں ان چیزوں سے میرا کیا ہو گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو شوکڈ کی حالت میں حور کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ حور نے غصے میں پوچھا۔

میں دیکھ رہا ہوں اتنا سب کچھ جاتا کہاں ہو گا۔

زین نے حور کے متناسب جسامت کی طرف دیکھتے ہوئے میٹھا سا طنز کیا۔

اب آپ میرے کھانے پر بھی نظر رکھے گئے حور نے غصے اور صدمے کی ملی جلی کیفیت سے زین کو گھورتے ہوئے کہا۔

.......بالکل بھی

زین جواب دینے ہی والا تھا جب اس کا موبائل رنگ ہوا۔

زین نے شکر ادا کیا اور کال اٹینڈ کرتا ہوا باہر چلا گیا۔۔

آج کال نے بچا لیا تھا ورنہ یہ جنگ کتنے وقت تک اور چلنی تھی یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا۔

بھلا ہو اس موبائل کا جس نے زین کو بچا لیا۔

\-----------

حمنہ گھر پہنچی تو اس کا بہت اچھا استقبال کیا گیا۔

میری جان تم اب یہاں ہی رہو گئی میں تمہیں دوبارہ لندن جانے نہیں دوں گی حمنہ کی ماما نے پیار سے اپنی بیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ماما میں نے بھی یہاں آنے سے پہلے یہی سوچا تھا میں واپس چلی جاؤں گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن یہاں آکر میرا ارادہ تبدیل ہو گیا حمنہ کے سامنے زین کا چہرہ آیا تو مسکرا پڑی۔

کیا مطلب؟

حمنہ کی ماما نے پوچھا۔

وہ ماما اپنی کنٹری تو اپنی ہی ہوتی ہے نہ چاہے انسان کتنا ہی باہر کیوں نہ رہ لیں۔

لیکن اپنی کنٹری کی بات ہی الگ ہے حمنہ نے بات بدلتے ہو کہا۔

ہاں یہ بات تو ٹھیک کہی تم نے حمنہ کی ماما نے اپنی بیٹی کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

بوس اپنی بہن کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا۔

بابا مجھے کچھ ضروری کام ہے تو رات کے کھانے پر میرا انتظار مت کیجیے گا۔

بوس نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

کیا بھائی میں اتنے سالوں بعد آئی ہوں اور آپ آج کے دن بھی بزی ہیں۔

حمنہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

گڑیا آج کا کام بہت اہم ہے کل کا سارا دن تمہارے ساتھ سپینڈ کروں گا اوکے۔

بوس نے پیار سے اپنی بہن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

promise

حمنہ نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Ok promise

بوس نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

....

زین واپس آیا تو حور ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی زین حور کے سامنے بیٹھ گیا۔

حور نے ایک نظر زین پر ڈالی اور پھر اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔

زین کو حور کا چپ رہنا بہت عجیب لگ رہا تھا۔

زین حور کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

حور زیادہ درد ہو رہا ہے زین نے حور کا چہرہ اُونچا کرتے ہوئے پوچھا۔

زین کو لگا شاید اس کے ہاتھ میں درد ہو رہا ہے۔

لیکن حور کی آنکھوں میں پانی تھا زین تو حور کی آنکھوں میں پانی دیکھ کر تڑپ گیا تھا۔

حور یار رو کیوں رہی ہو زیادہ درد ہو رہا ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلے زین نے حور کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

حور کچھ نہیں بولی اور روتے روتے زین کے گلے لگے نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔

زین کو جب لگا کہ حور سو گئی ہے تو آرام سے حور کو الگ کیا اور اس کے سر پر کس کی۔

اور بیڈ پر ٹھیک سے لیٹایا۔

زین کو پتہ چل گیا تھا حور اپنے گھر والوں کو مِس کر رہی ہے۔ لیکن بتا نہیں رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین بیٹھا حور کے چہرے کو دیکھتا رہا۔

اس وقت اسے حور معصوم گڑیا ہی لگ رہی تھی۔

کہی سے بھی نہیں لگ رہا تھا یہ وہی شرارتی حور ہے۔جو لوگوں کے ناک میں دم کیے رکھتی ہے۔

لیکن یہ بات بھی سچ تھی زین کو اب حور کی عادت ہوتی جا رہی تھی۔

زین نے حور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

تم نہیں جانتی کہ تم میرے لیے کیا ہو۔

تمہیں پہلی بار دیکھتے ہی یہ دل تمہارا ہو گیا تھا زین نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر ہوئے کہا۔

اتنا بد تمیز ہے میری سنتا ہی نہیں اپنی من مانی کرتا ہے اور یہ من مانی مجھے دل و جان سے قبول ہے۔

زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

زین کیا سے کیا تمہیں اس لڑکی نے بنا دیا ہے زین نے دل میں سوچا۔

سچ کہتے ہیں لوگ جو لوگ عشق محبت کرتے ہیں وہ پھر کہی کے نہیں رہتے۔

اور یہی حال زین کا تھا اب وہ حور کے بغیر اپنی زندگی تصور ہی نہیں کر سکتا تھا۔

thank you

میری جان میری زندگی میں آنے کے لیئے اور اِسے اتنا حسین بنانے کے لئے زین نے کہا۔

اور حور کے ہاتھوں پر بوسہ دے کر لائٹ آف کر کے باہر چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین کے جاتے ہی حور کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

اس نے آنکھیں کھول لیں۔

حور نہیں جانتی تھی کہ زین اسے پسند کرتا ہے۔

حور خوش تھی اسے میر کی بات یاد آئی جس نے کہا تھا مجھ پر اعتماد کرنا میں جو بھی کروں گا تمہاری بھلائی کے لئے کروں گا۔

حور اب اپنے نکاح کو لے کر بالکل مطمئن ہو چکی تھی۔

بے شک اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔

اور زین نے حور کو اس سانڈ نما آدمی سے بھی تو بچایا تھا حور جتنا زین کا شکرادا کرتی اتنا ہی کم تھا۔

حور کو اپنی ماما کی بہت یاد آرہی تھی اس لئے اس کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا۔

لیکن زین کا اس کے لیے پریشان ہونا اسے اندر تک سکون دے گیا تھا۔

حور معصوم تھی لیکن حیاء کی طرح معصوم بالکل بھی نہیں تھی۔

حور کی ماما حور اور اریبہ کو مختلف باتیں سمجھاتی رہتی تھیں۔

کیا غلط ہے اور کیا ٹھیک ہے۔

اور جب حور اریبہ سے ملی تھی تو اریبہ نے بھی حور کو سمجھا دیا تھا شوہر کی عزت کرنا اُسے تنگ نہ کرنا وغیرہ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور نکاح کے معانی بہت اچھی طرح جانتی تھی وہ زین سے جیتا بھی لڑتی رہتی لیکن زین تھا تو اس کا شوہر ہی۔ لیکن شرارتیں حور کے خون میں شامل تھیں اس لئے اس چیز سے تو حور بلکل بھی باز نہیں آسکتی تھی۔

حور نے زین کو اسی وقت شوہر کے روپ میں تسلیم کر لیا تھا جب اس کا نکاح زین سے ہوا تھا۔

اب آگے کیا ہونا تھا ان دونوں کے ساتھ یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

....

میر حیاء کو اسی مال لے آیا تھا جس مال میں اس نے حیاء کو پہلی بار دیکھا تھا۔

حیاء جس چیز پر ہات رکھتی میر اسے خوشی خوشی لے دیتا۔

حیاء جان بوجھ کر زیادہ شاپنگ کر رہی تھی اور میر کو زیادہ گھوما پھیرا رہی تھی۔

تاکہ میر کو تنگ کر سکے کیونکہ میر نے اسے اور آیسکریم جو نہیں لے کر دی تھی۔

....ہائے ہماری معصوم حیاء کے معصوم خیالات

لیکن میر تو خوشی خوشی سب کچھ لے کر دے رہا تھا۔

جب حیاء سے مزید برداشت نہیں ہوا تو میر سے پوچھ ہی لیا۔

آپ مجھے ڈانٹ کیوں نہیں رہے حیاء نے روکتے ہوئے میر سے پوچھا۔

میر اس کے عجیب و غریب سوال پر حیران ہوا۔

کیا مطلب؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور میں کیوں تمہیں ڈانٹوں گا میر نے حیرانگی سے پوچھا۔

میں اتنی زیادہ فضول چیزیں جو لے رہی ہوں اور آپ کو اتنا گھوما بھی تو رہی ہو تا کہ آپ تنگ آ جاؤ۔

لیکن آپ تو کچھ بھی نہیں کہہ رہے حیاء نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میر اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔

پہلی بات جو چیز میری جان نے لی ہے وہ فضول کیسے ہو سکتی ہے۔

اور میں کبھی بھی تم سے تنگ نہیں ہو سکتا میر نے حیاء کے حسین مکھڑے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

حیاء نے گہرے نیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور ڈوپٹہ گلے میں لیا ہوا تھا۔

یہاں آکر میر نے سب سے پہلے حیاء کو شال لے کر دی تھی کیونکہ وہاں سے گزرتے سارے لوگ حیاء کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔

حیاء بہت مشکل سے چادر کو سنبھال رہی تھی۔

میں اتنی بڑی چادر کیسے لوں گی حیاء نے رونے والی شکل بنا کر میر کو کہا۔

میر حیاء کی شکل دیکھ کر ہنس پڑا میں ٹھیک کر دیتا ہوں میر کہتے ہی حیا کی چادر سیٹ کرنے لگا۔

پاس سے گزرتے لوگ ان دونوں کی جوڑی کو سراہتے ہوئے جا رہے تھے۔

دونوں لگ ہی اتنے خوبصورت رہے تھے۔

ایک دم پرفیکٹ۔

اور اگر اس کی وجہ سے میں گر گئی تو حیاء نے پریشانی سے پوچھا؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں تمہیں کبھی بھی گرنے نہیں دوں گا میر نے پیار سے کہا۔

لیکن میں ابھی بھی آپ سے ناراض ہوں حیاء نے میر کو یاد کرواتے ہوئے کہا۔

اووو میں تو بھول ہی گیا تھا میر نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

حیاء اس کے انداز پر ہنس پڑی میر تو حیاء کی ہنسی میں کھو سا گیا تھا۔

تو کسے مانے گی میری جان میر نے سنبھلتے ہوئے محبت سے پوچھا۔

آپ مجھے چاکلیٹ لے دے حیاء نے حل بتایا۔

اوکے چلو میر نے حیاء کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

دونوں ایک اچھی شام ایک ساتھ گزار کر گھر چلے گئے۔

حیاء اپنے پسند کی چیزیں لے کر بہت خوش تھی۔

دور کھڑا بوس بہت گہری نظروں سے حیاء کو دیکھ رہا تھا۔

حیاء کو دیکھ کر بوس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔چونکہ حیاء بوس کے بلکل سامنے کھڑی تھی اور میر حیاء کے سامنے اس لئے بوس میر کا چہرہ نہیں دیکھ سکا۔

innocent beauty

بوس منہ میں بڑبڑایا اور وہاں سے چلا گیا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور تھوڑی دیر بعد باہر آئی تو زین گھر کا سامان لے آیا تھا۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے حور نے زین کے پاس آتے ہوئے کہا۔

جو پانی گلاس میں ڈال رہا تھا۔

ہممم کہوں زین نے کہا۔

مجھے اپنے گھر جانا ہے حور نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Sweetheart

تم اپنے گھر پر ہی تو ہو

زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

شاید آپ نے ٹھیک سے سنا نہیں میں نے کہا مجھے اپنے گھر جانا ہے حور نے اپنے پر زور دیتے ہوئے دانت پیستے ہوئے کہا۔

جان میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں یہ بھی تمھارا ہی گھر ہے۔

ویسے یہاں تمہیں مسئلہ کیا ہے۔

زین نے حور کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اگر میں یہاں رہی تو آپ تو مجھے بھوکا مار دے گئے۔

حور نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا مطلب اس بات کا؟

زین نے نا سمجھی سے پوچھا۔

آپ کے گھر میں کچھ کھانے کو ہی نہیں ہے اور ساری نقلی چیزیں رکھی ہوئی ہیں۔اس لئے مجھے اپنے گھر جانا ہے میں اپنی بھوک پر کسی قسم کا کومپرومائز نہیں کر سکتی۔

حور کہہ کر وہاں سے جانے لگی تو زین نے آگے بڑھ حور کا ہاتھ پکڑ لیا۔

لکن اب تو میں ساری چیزیں لے آیا ہوں نہ۔

زین نے حور کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

زین اور حور میں فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔

زین کے قریب آنے سے حور کا دل دھک دھک کرنے لگا تھا۔

کیا ہوا تمھارا دل اتنی زور سے کیوں دھڑک رہا ہے اور اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔زین نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔

نہیں تو مجھے کچھ بھی نہیں ہوا حور نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

زین کو حور کو تنگ کرنے میں بہت مزا آرہا تھا۔

آپ پلیز پیچھے ہو کر بات کریں۔

حور نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیوں تمہیں

something, something feel

ہو رہا ہے۔

زین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

حور نے زین کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنی نظریں جھکا لیں۔

زین تو حور کی اس ادا پر فدا ہی ہو گیا تھا۔

حور میں تمہیں ملانے کے لیے تمھارے گھر لے جاؤں گا۔

لیکن پلیز مجھ سے الگ ہونے کا سوچنا بھی مت زین نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

میں تمہیں اپنے سے الگ نہیں کر سکتا اور اگر تم میرے ساتھ نہ بھی رہنا چاہو تو بھی تمہاری علیحدگی کی بات میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی۔

میں تمہیں اپنے ساتھ زبردستی بھی رکھ سکتا ہوں اور

trust me

مجھے کوئی بھی روک نہیں سکتا۔

زین اپنے دل کی بات بھی حور کو بتا رہا تھا اور ساتھ دھمکی بھی دے رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی آنکھوں میں جنون تھا حور کو اب اس کی باتوں سے ڈر لگ رہا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے والے زین میں اور اس زین میں بہت فرق تھا۔

زین کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے۔

حور نے اپنے بازوں کو چھڑاتے ہوئے کہا۔

جن پر زین کی گرفت سخت ہو گی تھی۔

زین نے حور کی بازوں پر سے گرفت کم کرلی.

اور حور کی ناک پرِ کس کر کے پیچھے ہوا۔

حور نے گھورتے ہوئے زین کو دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ یہ انسان حور کی سمجھ سے باہر تھا۔

حور نے دل میں زین کو چھچھوڑا ضرور کہا تھا لیکن زین کے سامنے کہنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

پھر پتہ نہیں زین اس کے ساتھ کیا کرتا۔

حور اپنی سوچوں میں گم تھی جب زین کی آواز اس ہوش میں لائی۔

جلدی سے ریڈی ہو جاؤ پھر تمھاری امی کی طرف چلے گئے۔

زین نے کہا۔

سچی حور نے اونچی آواز میں پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یار

آہستہ بولو میں پاس ہی تو کھڑا ہو زین نے حور سے کہا۔

حور جلدی سے آگے بڑھی اور زین کے گلے لگ گئی۔

زین حور کی اس حرکت پر شوکڈ ضرور ہوا تھا لیکن پھر مسکرا پڑا تھا اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی بیوی حور ہے جو اسے جھوٹے موٹے جھٹکے دیتی رہے گی۔

حور زین کو تھینک یو بول کر تیار ہونے چلی گئی تھی۔

اسے اس وقت کچھ یاد نہیں تھا اگر کچھ یاد تھا تو بس اتنا کہ زین اسے اس کی ماما اور آپی کے پاس لے کر جا رہا ہے۔

میری معصوم پٹاخہ زین نے حور کے جانے کے بعد کہا اور باہر کی طرف چل پڑا۔

حیاء ہانی کو خوشی خوشی اپنی شاپنگ دیکھا رہی تھی۔

ہانیہ بھی اپنی بہن کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھی۔

حیاء کا بازو اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔

ہانی نے کل سے یونی جانا تھا۔

اور ہانی کی ذمہ داری آہل نے عادل کو سونپی تھی۔

اور عادل اس ذمہ داری کو دل و جان سے نبھانے کے لئے تیار تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

حور بہت خوش تھی اس کی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔

حور کو خوش دیکھ کر زین کے دل میں سکون اُتر رہا تھا۔

حور گھر میں داخل ہوئی تو اس کی امی سامنے بیٹھی کپڑے سلائی کر رہی تھیں۔

حور بھاگ کر ماہم بیگم کے پاس گئ اور ان کے گلے لگ گئ۔

ماہم بیگم پہلے تو گھبرا گئ لیکن جب حور کو دیکھا تو خوشی سے اس کا ماتھا چوما۔

اِن کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔

امی یار میں بلکل ٹھیک ہوں آپ پلیز رونا بند کریں۔

حور نے اپنی امی کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

ماہم بیگم مسکرا پڑی تم ٹھیک ہو؟

ماہم بیگم نے پوچھا۔

زین کھڑا ماں بیٹی کا پیار دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

امی آپ کو مجھے دیکھ کر لگ رہا ہے کہ مجھے کچھ ہوا ہے؟

حور نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ہمم تمہیں دیکھ کر تو نہیں لگ رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے تو یہ سوال اپنے داماد سے پوچھنا چاہیے تھا ماہم بیگم مسکراتے ہوئے کہا۔

زین ان کی بات سن کر اپنی ہنسی کنٹرول نہ کر سکا اور ہنسے لگا۔

حور نے گھور کے زین کو دیکھا۔

ماہم بیگم کی نظر زین پر پڑی تو جلدی سے بولی۔

آؤ بیٹا کھڑے کیوں ہو یہاں آکر بیٹھو۔

ماہم بیگم نے کہا۔

تو زین ان کے پاس جاکر بیٹھ گیا۔

امی آپی کہاں ہیں حور نے پوچھا اسے اریبہ نظر نہیں آئی تھی۔

وہ سجل کی طرف گئی ہوئی ہے۔

ماہم بیگم نے کہا۔

تم لوگ بیٹھوں میں چائے لاتی ہوں۔ماہم بیگم نے کہا۔

ارے آنٹی آپ کیوں حور بنا لاتی ہے کیوں حور؟

زین نے مسکراتے ہوئے حور سے پوچھا۔

جی بلکل میں ابھی لاتی ہوں حور کہہ کر وہاں سے اُٹھ کر چلی گی۔

زین حور سے اتنی جلدی بات مان جانے کی امید بلکل بھی نہیں کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور تھوڑی دیر بعد چائے اور ساتھ مختلف لوازمات لے آئی تھی۔

زین اور ماہم بیگم باتیں کر رہے تھے۔

ماہم بیگم حور کو خوش دیکھ کر مطمئن تھی۔

انہیں زین تو بہت اچھا لگا تھا لیکن ان کو لگ رہا تھا کہ ان کو حور سے ایک بار پوچھ لینا چاہیے تھا۔

لیکن اب ان دونوں کو خوش دیکھ کر وہ بھی خوش تھیں۔

زین نے چائے کا ایک ہی سیپ لیا تھا اور اس کا دل کیا ابھی یہ چائے باہر نکال دے اور یہ ایسا کر بھی گزرتا لیکن ماہم بیگم کی وجہ سے باہر بھی نہیں نکال سکتا تھا۔

زین کا چہرہ لال ہو گیا تھا اس نے بہت مشکل سے چائے کو حلق سے اندر بھیجا۔

یہ چائے صبح والی چائے سے زیادہ عجیب تھی۔

سنیے جی چائے کیسی بنی ہے حور نے شرماتے ہوئے پوچھا؟

زین تو اپنی بیوی کے اتنے پیار سے بلانے پر حیران ہو گیا تھا۔اور شرمانا تو اُف کوئی بھی قربان ہو جائے۔

بہت اچھی ایسی چائے تو میں نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں پی زین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

حور کو زین کی شکل دیکھ کر بہت ہنسی آ رہی تھی۔

ہاں بیٹا کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو حور چائے بہت مزے کی بناتی ہے۔

ماہم بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کاش آنٹی یہ چائے میں آپ کو ٹیسٹ کروا سکتا زین نے دل میں سوچا اور کہا بس اتنا ہی جی آنٹی۔

حور واشروم کس طرف ہے زین نے حور سے پوچھا۔

کیونکہ زین اس چائے نما چیز کو اور نہیں پی سکتا تھا۔

پوچھ تو ایسے رہے ہیں جیسے پہلی بار گھر میں آئے ہیں۔

حور نے دل میں سوچا۔

اوپر روم میں حور نے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

حور بیٹا وہ پہلی بار آیا ہے اِسے کیسے معلوم ہو گا جاؤ خود ساتھ جاؤ ماہم بیگم نے کہا۔

جی امی حور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

چلیے حور نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور دونوں اوپر کمرے کی طرف چل پڑے ماہم بیگم اریبہ کو فون کرنے لگیں۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ۔۔۔۔۔

ہانیہ اور عادل گارڈن میں بیٹھے ہوئے تھے۔

آپ کا گھر بہت خوبصورت ہے ہانیہ نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میرا نہیں ہمارا عادل نے جملے کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

ہانی اس کی بات پر مسکرا پڑی۔

میں سوچ رہا تھا کیوں نہ نکاح کی خوشی میں ایک پارٹی رکھ لیں میں نے حیاء سے بھی وعدہ کیا تھا۔

عادل نے کہا۔

جیسی آپ کی مرضی ہانی نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

ہممم پھر میں بھائی بات کرتا ہوں اُن کو جو دن مناسب لگے گا اُسی دن رکھ لے گئے عادل نے کہا۔

آپ آہل بھائی سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں نہ ہانی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ہاں بہت زیادہ عادل نے بھی سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

تم جانتی ہو جب ماما کی ڈیتھ ہوئی تھی میں تو بہت چھوٹا تھا۔

مجھے تو اِتنی ہوش ہی نہیں تھی۔

مجھے بھائی نے ہی پالا

اور ہمارا باپ وہ تو اپنی عیاشیوں میں اس قدر گُم تھے کہ ماما ڈیتھ کے ایک دن بعد ہی وہ ہمیں چھوڑ کر اپنی دوسری بیوی کے پاس چلے گ ئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باپ کی بات کرتے ہوئے عادل کی باتوں میں تلخی شامل ہو گی تھی۔

اور تم جانتی ہو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا انہوں نے ہمارے بارے میں بلکل بھی نہیں سوچا دو چھوٹے بچے اکیلے کیسے رہے گ ئے ۔

صرف ایک گھر تھا شاید ہمارے باپ کو ہم پر ترس آگیا تھا اس لیئے اُس گھر کو ہمارے لئے چھوڑ گئے۔

بھائی نے بہت محنت کی آج بھائی جس مقام پر ہے صرف میں جانتا ہوں یا زین بھائی جانتے ہیں۔

اُن دونوں نے بہت محنت کی اور یہ مقام حاصل کیا ہے۔

میں جب جھوٹا تھا میں جس بھی چیز پر ہاتھ رکھتا بھائی مجھے وہ لے دیتے تھے۔وہ جانتے تھے وہ چیز بہت مہنگی ہے لیکن بھائی نے مجھے کبھی منع نہیں کیا دن رات محنت کر کے وہ چیز مجھے لا کر دیتے تھے۔

مجھے اچھے سکول میں پڑھایا انہوں نے دنیا کی ہر خوشی اُنہوں نے مجھے دینے کی کوشش کی تاکہ مجھے یہ بات فیل نہ ہو کہ میں اکیلا ہوں میرے ماں باپ نہیں ہے۔

اُنہوں نے مجھے ماں اور باپ دونوں بن کر پالا ہے۔

میر کا ذکر کرتے ہوئے عادل کے چہرے پر مسکراہٹ اور اس کے الفاظوں میں خود بخود محبت اور عزت شامل ہو گئی تھی۔

ہانی نے یہ بات نوٹ کی تھی۔

وہ میر کے درد کو محسوس کر سکتی تھی اس نے بھی حیاء کو پالا تھا۔

ہانی نے دل سے دعا مانگی کہ اللہ کبھی بھی ان دونوں بھائیوں کو الگ نہ کرے اور ہمیشہ خوش رکھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل نے ہانی کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں پانی تھا۔

تم بہت نازک دل کی ہو یار عادل نے ہانی کو گلے لگاتے ہنستے ہوئے کہا۔

میں اپنے بھائی سے بہت محبت کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا اور جو گزر گیا وہ ماضی تھا اور آج ہم لوگ اپنی زندگی میں بہت خوش ہیں۔

اللہ نے ہمیں بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے ہم جتنا اللہ کا شکر ادا کرے اتنا ہی کم ہے۔

اس لئے تم بلکل بھی اداس نہ ہو۔

عادل نے پیار سے کہا۔

ہانی نے ہاں میں گردن ہلائی اور جب احساس ہوا کہ وہ عادل کے اتنے قریب ہے تو جلدی سے پیچھے ہونے لگی۔

تو عادل نے ہانی کا ارادہ بھانپ کر اپنی گرفت ہانی پر مظبوط کر دی۔

یار شوہر ہوں تمھارا عادل نے ہنستے ہوئے کہا۔

وہ بھائی آجائے گئے ہانی نے مری ہوئی آواز میں کہا۔

وہ حیاء کو چھوڑ کر باہر چلے گ ئے تھے ان کو کچھ کام تھا۔

عادل نے کہا۔

تو حیا آجائے گی ہانی نے ایک بار پھر کوشش کی۔

تم فکر مت کرو وہ اپنے پسندیدہ کارٹون دیکھ رہی ہے عادل نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھوڑی دیر کے بعد پھر ہانی کی آواز آئی۔

مجھے بھوک لگی ہے ہانی اس بار رونے والی ہو گئی تھی۔

عادل کو بھی اس پر ترس آ گیا اور ہانی سے الگ ہوا۔

ہانی نے لمبا سانس لیا۔

کل یونی کے بعد شاپنگ کرنے چلے گئے عادل نے کہا۔

وہ کیوں ہانی نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

یار پارٹی کے لیے عادل نے کہا۔

لیکن میرے پاس تو کافی سوٹ ہیں ہانی نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

مجھے کچھ نہیں سننا بس ہم کل چلے گئے تو چلے گئے۔

عادل کہتے ہی بنا ہانی کا جواب سنے وہاں سے چلا گیا۔

ہانی عادل کے جانے کے بعد مسکرا پڑی۔

کب اا س نے سوچا تھا زندگی اتنی حسین ہو گی اور اتنے چاہنے والے لوگ مل جائے گئے ۔

....

آپ یہاں پہلی بار آئے ہیں؟

حور نے کمرے میں آ کر زین سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں کافی بار آیا ہوں زیادہ تر اُس وقت آتا تھا جس وقت تم سو رہی ہوتی تھی۔

زین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

تو پھر واشروم کا بھی معلوم ہو گا حور نے گھورتے ہوئے پوچھا؟

ہمممم بلکل معلوم ہے زین نے کہا۔

تو پھر مجھے ساتھ کیوں لائے ہیں آپ؟

حور نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا؟

تمہیں کس نے کہا کہ میں یہاں تمہارے ساتھ واشروم کا معلوم کرنے آیا ہوں۔

زین نے دروازے کو لوک کرتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب حور نے جب زین کو دروازے کو لوک کرتے ہوئے دیکھا تو گھبراتے ہوئے پوچھا۔

کیا ہوا میری

Sweetheart

ڈر لگ رہا ہے۔

زین نے حور کے قریب آتے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

زین آگے آتا جا رہا تھا حور پیچھے جاتی جا رہی تھی۔

حور کو اب پچھتاوا ہو رہا تھا جو وہ زین کے ساتھ یہاں تک آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے چائے والی حرکت تو بلکل ہی بھول گئ تھی۔

حور نے جب زین کو مزید اپنے قریب آتے ہوئے دیکھا تو دروازے کی طرف بھاگنے لگی۔

زین نے حور کو بازو سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا اور دونوں بازوں کو اپنے ایک ہاتھ میں پکڑا۔

حور کے بازوں پیچھے کی طرف کو تھے زین کے ہاتھوں میں بندھے ہوئے تھے۔

حور نے چھڑانے کی کوشش کی لیکن سب بے کار تھا۔

حور کی تو اب صحیح معنوں میں سیٹی گم ہوئی تھی۔

میری جھوٹی سی پٹاخہ مجھے اپنی چائے کی ریسیپی تو بتاتی جاؤ۔ جو خاص تم میرے لئے بناتی ہو۔

زین نے اپنے انگوٹھے کو حور کے ہونٹ پر پھیرتے ہوئے کہا۔

نظریں بھی حور کے ہونٹوں پر مرکوز تھیں۔

حور زین کی سانسوں کی تپش کو اپنے چہرے کے بہت قریب محسوس کر رہی تھی۔

اس کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے ابھی اس کا سانس بند ہو جائے گا۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔

وہ وہ حور نے بولنے کی کوشش کی لیکن اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

زین کو حور کی حالت پر بہت ہنسی آ رہی تھی۔

اس وقت حور شرارتی تو نہیں ہاں سہمی ہوئی معصوم بلی ضرور لگ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین اپنے چہرے کو حور کے چہرے کے قریب لے گیا۔

حور نے ڈر کر اپنی آنکھیں بند کرلی کہ اچانک زین کا موبائل رنگ کیا۔

زین بدمزہ ہوتے ہوئے حور سے پیچھے ہوا۔

حور نے بھی اپنی آنکھیں کھول لیں تھیں اور لمبے لمبے سانس لے کر اپنے دل کی دھڑکنوں کو کنٹرول کرنے میں لگی ہوئی تھی۔

اس چائے کا بدلہ تو میں ضرور لوں گا زین حور کو کہہ کر وہاں سے باہر چلا گیا۔

حور نے بھی سکون کا سانس لیا۔

دیکھ لوں گی میں بھی آپ کو زین کے جاتے ہی حور میڈم دوبارہ سے شیرنی بن گئ تھی۔

زین نے کال اٹینڈ کی۔

تجھے سکون نہیں ہے ہمیشہ غلط وقت پر ہی کال کرنا تجھے معلوم ہے اس وقت تو سوکن کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد نہیں کال کر سکتا تھا؟

زین اپنا غصہ میر پر نکال رہا تھا جس نے اسے ڈسٹرب کیا تھا۔

لگتا ہے میں نے تمہیں بہت غلط وقت پر کال کی ہے میر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

جی بلکل آپ نے بہت ہی غلط وقت پر مجھے ڈسٹرب کیا ہے زین نے بہت پر زور دیتے دانت پیستے ہوئے کہا۔

چل بعد میں کنٹنیو کرلی اور جلدی سے میرے پاس پہنچ میر نے چھیڑتے ہوئے کہا اور موبائل بند کر دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عجیب انسان ہے پتہ نہیں شادی کے بعد اس کا کیا بنے گا نہ خود سکون سے بیٹھتا ہے نہ مجھے بیٹھنے دیتا ہے۔

زین منہ میں بڑبڑاتے ہوئے جارہا تھا شاید اسے موقع ضائع ہونے کا زیادہ افسوس تھا۔

حور کو زین نے کچھ دنوں کے لئے ماہم بیگم کی طرف چھوڑ دیا تھا اور ویسے بھی خطرہ تو حسن سے تھا جو اب زندہ نہیں تھا۔

....

میر اور زین کچھ دنوں کے لئے ملک سے باہر گئے تھے ان کو ضروری کام تھا۔

میر نے حیاء کا خیال رکھنے کا عادل کو کہا تھا۔

....

عادل ہانی کے ساتھ یونی پہنچا تو سب لوگ ان کا انتظار کر رہے تھے۔

سجل تو ہانی کو دیکھ کر سب سے پہلے اس کے گلے جا لگی تھی۔

یار میں نے تجھے بہت مس کیا سجل نے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

میں نے بھی ہانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

حیاء کیسی ہے؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سجل نے پوچھا اب تو کافی بہتر ہے اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا ہے لیکن سر کا زخم ابھی ہے۔

ہانی نے کہا۔

انشاءاللہ وہ بھی جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا سجل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

انشاءاللہ ہانی نے کہا۔

نومی ہانی کو دیکھ چکا تھا ہانی کو دیکھتے ہی نومی کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

بس کچھ دن اور پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں نومی نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

ہانی لوگ اپنی کلاس کی طرف چل پڑے اور عادل لوگ اپنی کلاس کی طرف چلے گئے۔

....

چونکہ حیاء گھر میں اکیلی تھی اس لیئے زین نے حور کو حیاء کے پاس بھیج دیا تھا۔

حیاء کو حور کے بارے میں کچھ یاد تو نہیں تھا لیکن حور اپنی باتوں اور شرارتوں کی وجہ سے حیاء کو ہنسا رہی تھی۔

تھوڑے سے وقت میں حیاء حور کے بہت قریب ہو گی تھی۔

دونوں مل کر مستیاں کر رہی تھیں۔

گھر میں کاکا کے سوا کوئی نہیں تھا اس لیئے دونوں خوب گھر کو گندہ کر رہی تھیں۔

عادل اور ہانی واپس آئے تو ان کو لگا شاید یہ لوگ غلط گھر میں آ گئے ہیں۔

ہانی یار یہ گھر ہمارا ہی ہے یا ہم کسی اور کے گھر گُھس گئے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل نے کچن کی حالت اور لاؤنج کو دیکھتے ہوئے ہانی سے کہا جو منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔

یہ میر کا وائٹ پیلس تو بلکل بھی نہیں لگ رہا تھا ہاں کباڑ خانہ ضرور لگ رہا تھا۔

نہیں ہم اپنے ہی گھر میں آئے ہیں ہانی نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

ٹی وی کی آواز یہاں تک آ رہی تھی اس آواز سے لگ رہا تھا کہ کوئی

horror movie

لگی ہوئی ہے۔

ہانی نے آگے بڑھ کر دیکھا تو حیاء اور حور ایک دوسرے کے ساتھ چپکی

Movie

دیکھ رہی ہیں۔

اور ساتھ

Popcorn

کھا رہی ہیں اور یہاں کی لائٹ بھی آف تھی۔

اور بھی کافی چیزیں ان کے ارد گرد پڑی ہوئی اپنی بے قدری پر رو رہی تھیں۔

اگر میر اپنے وائٹ پیلس کو اس حالت میں دیکھ لیتا تو پکا اس نے صدمے میں چلے جانا تھا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے ہانی نے بے یقینی سے پوچھا؟

کیونکہ اتنے بڑے محل کو آدھے دن میں گندہ کرنا بہت مشکل کام تھا جو حور اور حیاء نے بآسانی انجام دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی کی آواز سن کر دونوں چیخنے لگی۔

ان کی چیخوں کی آوازیں سن کر عادل جلد سے حیاء اور حور کے پاس آیا۔

ہانی بھی ایک دم سے ان کی چیخ سن کر ڈر گئی تھی۔

آن کی جب ان دونوں کی آنکھوں میں روشنی پڑی تو دونوں نے اپنی آنکھوں کھول لیں عادل نے جلدی سے لائیٹ

۔

اور اپنے سامنے عادل کو کھڑا دیکھ کر اپنی سانس کو ٹھیک کرنے لگیں۔

یا اللہ تم دونوں کے پاس دماغ ہے کہ نہیں ہانی نے غصے سے پوچھا۔

اس کا ننھا سا دل ابھی تک کانپ رہا تھا۔

آپی آپ ہیں آپ نے تو ڈرا ہی دیا حور نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

عادل بھائی کیسے ہیں آپ؟

حور نے عادل سے پوچھا

میں بلکل ٹھیک ہوں بھابھی جی عادل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیں بھابھی حور نے حیرانگی سے پوچھا؟

جی بالکل آپ دونوں مجھ سے عمر میں چھوٹی ہو لیکن رشتے میں بڑی ہو۔

زین بھائی اور آہل بھائی دونوں میرے بڑے بھائی ہیں تو پھر اس حساب سے آپ دونوں میری بھابھی ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل نے سمجھانے والے انداز میں کہا

لیکن اُس سے پہلے ہم دونوں آپ کی بہنیں ہیں تو اس حساب سے آپ ہمارا نام لے کر پکارے گئے۔

حور نے کہا

حیاء نے بھی حور کی ہاں میں ہاں ملائی۔
ہممممم یہ ٹھیک ہے عادل نے بھی سوچتے ہوئے کہا۔

مجھے کوئی بتائے گا یہاں کون سا طوفان آیا تھا ہانی نے حیاء اور حور کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

ہانی کب سے کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی۔

آپی یہاں طوفان آیا تھا آپ نے ہمیں بتایا کیوں نہیں حیاء نے ہانی کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔

عادل اور حور حیاء کی بات پر ہنس پڑے۔

ہانی نے گھور کر عادل کی طرف دیکھا۔

تو عادی نے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

بھائی اپنی بہنوں کو نہیں بچائے گے۔

حور نے عادل کے کان کے پاس سرگوشی کی۔

تم دونوں اوپر جاؤں تمہاری آپی کو میں سنبھال لوں گا عادی نے حور سے کہا۔

حور نے حیاء کا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ دونوں کہاں چلی گیں ہانی نے عادل سے پوچھا

تمہاری ڈانٹ سے بچنے کے لیئے یہاں سے گئی ہے۔

عادل نے ہانی کے قریب آتے ہوئے کہا۔

لیکن انہوں نے اتنا زیادہ گند پھیلایا ہوا ہے ہانی ابھی بول ہی رہی تھی کہ عادل نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کرایا۔

یار وہ دونوں چھوٹی ہیں یہی تو اُن کی عمر ہیں شرارتیں کرنے کی عادل نے کہا۔

وہ چھوٹی تو بلکل بھی نہیں ہیں دونوں کا نکاح ہو چکا ہے۔

ہانی نے انگلی کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

یار چھوڑو تم ملازم صاف کر لیں گئے تم پلیز کھانے کو کچھ لے آؤ بہت بھوک لگی ہے عادل نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

ہانی اس کی شکل دیکھ کر مسکرا پڑی ابھی لاتی ہوں ہانی کہہ کر چلی گئ۔

عادل کا مقصد ہانی کا دھیان بٹانا تھا ورنہ آج تو ہانی نے ان دونوں کی اچھی کلاس لینی تھی۔

یہ لوگ آج شاپنگ کے لیے نہیں گئے تھے کیونکہ حور اور حیاء گھر میں دونوں اکیلی تھیں۔

....

کل میر نے واپس آنا تھا حور آج ہی اپنی ماما کی طرف چلی گئ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل کا پلان آج شاپنگ کرنے کا تھا تو حیاء بھی ان کے ساتھ تھی۔

عادل ہانی جو اپنی مرضی کی شاپنگ کروا رہا تھا۔

حیاء کو میر پہلے ہی کافی شاپنگ کروا چکا تھا اس لیے حیاء بس چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔

عادل اور ہانی تھوڑا آگے کو چل رہے تھے۔

حیاء تھوڑا آہستہ آہستہ ان کے پیچھے چل رہی تھی جب اس کی نظر ایک عورت پر پڑی جس کا سامان نیچے زمین پر گرا ہوا تھا۔

حیاء جلدی سے اس عورت کے پاس گی اور اُس عورت کا سامان اُٹھانے میں مدد کرنے لگی۔

بیٹی تمہارا بہت بہت شکریہ اُس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کوئی بات نہیں آنٹی حیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے جانے لگی۔

جب اچانک کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

حیاء نے گھبرا کر ہاتھ پکڑنے والے کی طرف دیکھا تو بوس اپنے چہرے پر مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔

حیاء نے اپنا ہاتھ پیچھے کھنچا تو بوس نے حیاء کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

بوس کھڑا حیاء کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

you are soo beautiful

بوس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء کے چہرے پر ڈر صاف نظر آرہا تھا۔

حیاء بوس کی بات کو اَن سُنی کر کے وہاں سے بھاگ گئ عادل تھوڑا دور ہی گھڑا تھا۔

دور کھڑے میر نے یہ منظر بہت غصے سے دیکھا تھا اس کی براؤن آنکھیں لہو رنگ کی ہو رہی تھیں۔

جیسے ابھی ان میں سے خون نکل آئے گا۔

زین نے میر کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا تھا اور وہاں سے لے گیا تھا۔

میر کا کام جلدی ختم ہو گیا تھا اس لیے آج ہی واپس آ گیا تھا۔

میر زین کے ساتھ مال آیا تھا تا کہ اپنی بیوی کے لیے گفٹ لے سکے لیکن میر نے جب بوس کو حیاء کا ہاتھ پکڑتے ہوئے دیکھا تو اس کے اندر آگ لگ گئ تھی۔

اگر زین میر کو نا روکتا تو پکا اس نے بوس کی جان لے لینے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگانا تھا۔

....

بوس ابھی یہ بات نہیں جانتا تھا کہ حیاء ہی بیسٹ کی بیوی ہے۔

زین میر کو اپنے گھر لے آیا تھا.

میر غصے میں یہاں وہاں ٹہل رہا تھا۔

اس وقت میر سے بات کرنا شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کے برابر تھا۔

زین نے میر کو پانی لا کر دیا جو میر نے چپ چاپ پی لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین میں اپنے دوسرے گھر جا رہا ہوں تم حیاء کو وہاں لے کر آؤ گئے۔

آج کے بعد حیاء وہاں رہے گی میر نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ وہاں اکیلی کیا کرے گی زین نے حیرانگی سے پوچھا۔

تمہیں کس نے کہا وہ وہاں اکیلی ہو گی؟

میر نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

چہرہ ابھی بھی ویسے ہی سپاٹ تھا۔

زین سمجھ گیا تھا بیسٹ حیاء کو الگ کیوں رکھنا چاہتا ہے۔

دیکھو میر اس سب میں حیاء کا کوئی قصور نہیں ہے زین ابھی بول ہی رہا تھا جب میر نے اس خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

مجھے اس وقت صرف حیاء چاہیے مزید اور کوئی بات میں نہیں کرنا چاہتا۔

میں گھر جا رہا ہوں اور امید کرتا ہوں تم ایک گھنٹے تک حیاء کو میرے پاس لے آؤ گئے۔

میر کہتے ہی بنا زین کی طرف دیکھے وہاں سے چلا گیا۔

زین پیچھے اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔

اسے حیاء سے ہمدردی ہو رہی تھی۔

پتہ نہیں کیسے حیاء جیسی معصوم لڑکی پر بیسٹ کا دل آ گیا۔

زین اپنے دوست کے لیے خوش بھی تھا اور حیاء کے لیے اسے افسوس بھی ہو رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن اب تو میر کسی بھی حالت میں حیاء کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

اس لیے زین صرف حیاء کے لیے دعا ہی کر سکتا تھا۔

....

زین حیاء کو میر کے گھر لے آیا تھا۔

حیاء بہت غور سے گھر کو دیکھ رہی تھی۔

زین نے ہانی جو بتا دیا تھا کہ اب حیاء میر کے ساتھ رہے گی۔

ہانی آہل پر یقین کرتی تھی اس لئے اس نے زین کو حیاء کو لے جانے کی اجازت دے دی تھی۔

ہانی جانتی تھی میر جو کچھ بھی کرے گا اُس میں حیاء کی بہتری ہو گئی۔

اُس روم میں ہے میر جاؤ اوپر روم میں زین نے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور خود وہاں سے چلا گیا۔

زین جانتا تھا میر اس کی بلکل بھی نہیں سنے گا اس لئے وہاں سے چلا گیا تھا۔

حیاء چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے میر کے روم کی طرف جانے لگی۔

حیاء نے دروازے کو نوک کیا لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔

تو حیاء دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

کمرہ بہت ہی خوبصورت تھا بلکل ویسا ہی تھا جیسا وائٹ پیلس کا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر کھڑکی کے پاس کھڑا تھا اس کا فیس باہر کی طرف تھا۔

میر کو معلوم ہو گیا تھا حیاء آ گئی ہے۔

میر نے مڑ کر حیاء کی طرف دیکھا تو حیاء کے چلتے قدم میر کو دیکھ کر رُک گئے تھے۔

حیاء کو میر سے ڈر لگ رہا تھا

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور چہرے پر ایسا سرد پن تھا کہ حیاء کانپ گئی تھی۔

حیاء اپنے قدم پیچھے کو لینے لگی میر اس کی طرف ہی آ رہا تھا۔

حیاء پیچھے دیوار کے ساتھ جا لگی۔

میر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

حیاء کا خوف سے چہرہ سفید ہو گیا تھا۔

کہاں گئی تھی آج؟

میر نے حیاء کی بالوں کی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

مارکیٹ حیاء نے جلدی سے جواب دیا۔

چہرے کی طرح میر کی آواز میں بھی سختی تھی۔

وہاں کیا ہوا تھا میر نے حیاء کا وہی ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا جو بوس نے پکڑا تھا۔

ک کچ کچھ بھی نہیں حیاء نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر کے چہرے پر سرد مسکراہٹ پھیل گئی۔

میر حیاء کے بہت قریب کھڑا تھا اس کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے میر کی

side sweet

دیکھی تھی اور آج پہلی بار میر کو غصے میں دیکھ رہی تھی.

اس کا ننھا سا دل کانپ رہا تھا۔

تم جانتی ہو ہنی تمہیں جھوٹ بولنا نہیں آتا میر نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

حیاء نے میر کی بات پر نظریں جھکا لیں تھیں حیاء مزید میر کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

میر حیاء کو ہاتھ سے پکڑ کر ٹیبل کے پاس لے آیا۔

جہاں ایک بڑے سا باؤل پڑا ہوا تھا۔

جس میں سے دھواں نکل رہا تھا۔

اُس کمینے نے تمھارے اس ہاتھ کو پکڑا تھا؟

میر نے حیاء کے ہاتھ کو آگے کرتے ہوئے غصے سے پوچھا۔

حیاء اس قدر ڈری ہوئی تھی اگر میر نے اس کا ہاتھ نہ پکڑا ہوتا تو کب کی زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

جواب دو میر نے دھاڑتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا بولنے کی سکت تو اس میں نہیں تھی۔

ہمممم گڈ گرل میر نے کہا اور حیاء کے ہاتھ کو گرم پانی کے قریب لے جانے لگا۔

حیاء کو پہلے سمجھ نہیں آئی لیکن جب اسے میر کے ارادوں کا پتہ چلا تو جلدی سے اپنے ہات کو پیچھے کرنے لگی۔

نہ نہیں خان یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

حیاء نے لڑکھڑاتی زبان سے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور اپنا ہاتھ میر کے ہاتھ سے الگ کرنے لگی۔

میر نے حیاء کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں آنسوؤں تھے۔

اُس کمینے نے تمہیں ہاتھ لگایا ہے اور یہ بات میں بلکل بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

تم پر صرف میرا حق ہے تمھیں ہاتھ لگانے کا تمہیں تکلیف دینے کا حق صرف میرا ہے اور یہ حق میں کسی اور کو کبھی نہیں دوں گا۔

اگر کسی نے ایسا کرنی کی کوشش کی تو اُس کی جان لے لوں گا۔

اور یہ میر نے گرم پانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں تمھارے ہاتھ سے اُس انسان کا لمس صاف کرنے لگا ہوں۔

میر اس وقت ایک جنونی انسان لگ رہا تھا۔

نہ نہیں یہ بہت گرم ہے حیاء نے روتے ہو کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے حیاء کی آہ پکار کو اگنور کر کے گرم پانی میں حیاء کا ہاتھ ڈال دیا حیاء نے چیخنا شروع کر دیا۔

پورے روم میں حیاء کی چیخے گھونج رہی تھی۔

میر کو حیاء کی تکلیف بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی اسے اگر کچھ یاد تھا تو بس اتنا کہ بوس نے اس کی بیوٹی کو ٹچ کیا تھا۔

اور اس نے بوس کے لمس کو مٹانا ہے۔

ہوش میں تو تب آیا جب حیاء بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔

میر نے حیاء کا ہاتھ بھی چھوڑ دیا تھا جو سرخ رنگ کا ہو رہا تھا۔

اگر میر تھوڑی دیر اور حیاء کا ہاتھ گرم پانی میں رکھتا تو اس کے ہاتھ سے خون نکل آنا تھا۔

میر نے حیاء کو اُٹھایا اور بیڈ پر لیٹایا۔

اسے اپنے کیے پر کوئی افسوس نہیں تھا۔

بلکہ اب میر مطمئن تھا۔

میر نے پیار سے حیاء کے آنسوؤں کو صاف کیا حیاء ابھی بھی کانپ رہی تھی۔

میر نے حیاء کے جلے ہوئے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں سے لگایا اور پھر اس پر کریم لگانے لگا۔

تم جانتی ہو میں شروع سے محبت

کے لیے بہت ترسا ہوں۔

میں نے اپنی زندگی کے قیمتی انسانوں کو کھویا ہے۔

میں نے بہت صبر کیا ہے اور اللہ نے میرے صبر کا پھل تمہاری صورت میں دیا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں تمہارے اوپر کسی کی نظر برداشت نہیں کر سکتا تو چھونا تو بہت دور کی بات ہے۔

میں ایسا ہی ہوں میں اپنی چیزوں کے معاملے میں بہت پوسیسیو ہوں اور تم تو میری جان ہو سب سے قیمتی میر نے حیاء کے چہرے کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

بہت غلط کیا ہے تم نے بوس تم نے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔

تمہاری وجہ سے میری پرنسز کو تکلیف پہنچی ہے۔

بہت برا حال کروں گا تمھارا میر نے کہا اور حیاء کا کمبل ٹھیک کر کے اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اور پھر تھوڑی دیر بعد باہر چلا گیا۔

بیسٹ تو پھر بیسٹ ہے اُس کا پیار بھی بیسٹ کی طرح خطرناک ہی ہو گا۔

سب سے الگ سب سے ہٹ کر۔

ہائے ہماری معصوم سی حیاء....... اگے اس کے ساتھ

پتہ نہیں کیا ہو گا۔

....

زین ماہم بیگم کی طرف آگیا تھا۔

اس کا ارادہ حور کو لانے کا تھا۔

زین ماہم بیگم کے دروازے سے تھوڑا ہی دور تھا جب ایک بال سیدھی آکر اس کے بازو پر لگی۔

زین نے بال کو پکڑا اور بچوں کی طرف جانے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور قریب جاکر معلوم ہوا کہ جس کے ہاتھ میں بلا تھا وہ زین کی اپنی بیوی حور تھی۔

جو چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

زین نے حور کو دیکھا تو تیوری چڑھاتے ہوئے پوچھا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

کیونکہ آس پاس سے گزرتے سارے لوگ حور کو ہی دیکھ رہے تھے اور دور کچھ لڑکے بھی کھڑے تھے جو مسلسل حور کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔

کھیل رہی ہوں آپ پلیز بال دے دیں۔

حور نے عام سے لہجے میں کہا۔

حور اندر چلو زین نے اپنے غصے کو دباتے ہو کہا۔

مجھے ابھی کھیلنا ہے میں بعد میں آجاؤں گی۔

حور نے کہا۔

حور اگر تم چاہتی ہو میں سامنے والے لڑکوں کا منہ توڑ دوں تو شوق سے یہاں کھڑی رہو۔

زین نے دانت پیستے ہوئے کہا اور اُن لڑکوں کی طرف جانے لگا۔

تو حور نے جلدی سے زین کا بازو پکڑا۔

جانے تو لگی ہوں میں حور نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین حور کی بات پر مسکرا پڑا۔

چلو زین نے کہا اور حور زین کے ساتھ چل پڑی۔

ماضی۔۔

ادریس اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا۔

ان کو یونی میں اپنی ایک کلاس فیلو آسیہ سے محبت ہو گئی تھی۔

ادریس کافی اچھی پرسنلٹی کا مالک تھا۔

ادریس نورمل گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔

آسیہ ایک خوبصورت اور امیر لڑکی تھی۔

ادریس کو آسیہ کی خوبصورتی کے ساتھ اس کے پیسوں سے بھی پیار تھا۔

آسیہ کے باپ کی وفات ہو چکی تھی آسیہ کے والد بہت امیر آدمی تھے۔

اس لیے اُن کے مرنے کے بعد ساری جائیداد آسیہ کی ہو گی تھی۔

ایک دن آسیہ اپنی ماما کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔

ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔

آسیہ نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے کہا۔

کیا بات کرنی ہے میری بیٹی نے آسیہ کی والدہ نے پیار سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماما وہ میں یونی میں ایک لڑکے کو پسند کرتی ہوں آسیہ نے آنکھیں بند کر کے جلدی سے کہا۔

اور جب آنکھیں کھول کر اپنی ماما کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

ماما وہ بہت اچھا ہے وہ بھی مجھے بہت پسند کرتا ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے۔

آسیہ نے اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

کل اسے گھر بلا لو اگر مجھے لڑکا اچھا لگا تو ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

آسیہ کی ماما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آسیہ اپنی ماں کی بات سن کر خوش ہو گئی اور اپنی ماں کے گلے لگ گئی۔

تھینک یو سو مچ ماما آسیہ نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

آسیہ کی ماما کو اپنی بیٹی کی خوشی زیادہ عزیز تھی اگر وہ خوش تھی تو اُن کو کیا مسئلہ ہو سکتا تھا۔

....

اگلے دن ادریس آسیہ کی ماما کے کہنے پر ان کے گھر آیا تھا۔

آسیہ کی ماما کو ادریس اچھا لگا تھا۔

ان کے آگ پیچھے تو کوئی نہ تھا جو لڑکے کے بقرے میں کا معلوم کر سکے۔

دونوں ماں بیٹی عورت زات تھیں۔

آسیہ کی ماما کو ادریس پسند آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس لیے اپنی بیٹی کی خوشی کے لیے اگلے مہینے کو ان دونوں کا نکاح تھا۔

ادریس کے والدین بھی کافی اچھی طرح سے آسیہ کی ماما سے ملے تھے۔

____

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

میر نے اپنے ہاتھ کو آگ پر رکھا تھا میر کا ہاتھ بہت زیادہ جل گیا تھا لیکن میر کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔

میر نے اپنی بیوٹی کو تکلیف پہنچائی تھی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میر اپنی بیوٹی کی تکلیف کو محسوس نہ کرے۔

جس ہاتھ سے میر نے حیاء کا ہاتھ گرم پانی میں ڈالا تھا میر نے اپنا وہی ہاتھ جلایا تھا۔میر نے اپنے آپ کو سزا دی تھی۔

میر کمرے میں آیا تو حیاء جاگ گئی تھی اور رو رہی تھی۔

میر حیاء کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

حیاء ڈر کر پیچھے ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

ہنی مجھ سے ڈرو نہیں میں کچھ نہیں کروں گا۔

میر نے پیار سے کہا۔

اس کے لہجے میں اتنی نرمی تھی حیاء کو لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی میر ہے جو تھوڑی دیر پہلے غصے میں تھا۔

یہ تو وہی میر تھا جو حیاء کے ساتھ پیار اور نرمی سے بات کرتا تھا۔

حیاء کی نظر میر کے ہاتھ پر پڑی تو اپنا رونا بھول کر میر سے پوچھنے لگی۔

ی یہ آپ کو کیا ہوا ہے؟

حیاء نے میر کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے اٹکتے ہوئے پوچھا۔

میر اس کی فکرمندی پر مسکرا پڑا۔

میں نے اپنے آپ کو سزا دی ہے میر نے نرمی سے کہا۔

کیوں۔۔

حیاء نے حیرانگی سے پوچھا۔

بھلا کوئی انسان اپنا ہاتھ کیوں جلائے گا۔

میں نے اپنی پرنسز کو تکلیف پہنچائی تھی میر نے حیاء کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

تو آپ نے اپنا ہاتھ کیوں جلایا آپ کو تو درد ہو رہا ہو گا نہ؟

حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہمممم بہت زیادہ میر نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

میں کریم لگا دوں حیاء نے میر سے پوچھا۔

وہاں پڑی ہے میر نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

side draw

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

حیاء نے کریم پکڑی لیکن اس سے کُھل نہیں رہی تھی۔کیونکہ اس کا ایک ہاتھ جلا ہوا تھا۔

لاؤ میں کھول دوں۔

میر نے کہا تو حیاء نے کریم میر کو پکڑا دی میر نے کریم کھول کر حیاء کو واپس دی۔

حیاء بہت آرام سے میر کے ہاتھ پر کریم لگا رہی تھی میر حیاء کی نرم نرم انگلیوں کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کر سکتا تھا۔

اسے کریم سے اتنا سکون نہیں مل رہا تھا جتنا حیاء کے لمس سے مل رہا تھا۔

ہو گیا حیاء نے کہا تو میر ہوش میں آیا۔

حیاء کی نظر جب اپنے ہاتھ پر پڑی تو اسے پھر صبح ہاتھ جلانے والا واقعہ یاد آ گیا۔

اس کے چہرے پر ڈر پھر سے چھا گیا تھا۔

میر نے نوٹ کیا تھا۔

مجھے آپی کے پاس جانا ہے یہاں نہیں رہنا حیاء نے تھوڑا پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

ہنی میری جان آج سے تم یہی رہو گئ اور تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے میر نے حیاء کا دھیان بٹانے کے لیے کہا۔

کیا حیاء نے فوراً پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چلوں میرے ساتھ میر نے اُٹھتے ہوئے کہا حیاء بھی اس کے ساتھ چل پڑی۔

My innocent beauty

تم سچ میں بہت معصوم ہو۔ میر نے دل میں کہا۔

میر حیاء کو گارڈن میں لے آیا تھا حیاء نے جب وہاں پر بلی کے بچے کو دیکھا تو بھاگ کر اس کے پاس گئ۔

یہ وہی بلی کا بچہ تھا جو میر کی گاڑی کے نیچے آنے والا تھا۔

یہ کتنا سوفٹ ہے حیاء نے بلی کے بچے کو اُٹھاتے ہوئے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔
تمہیں پسند آیا میر نے حیاء کے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟

بہت زیادہ

thank u

خان حیاء نے خوشی سے کہا۔

میر حیاء کو خوش دیکھ کر مطمئن ہو گیا تھا۔ اور اس کا خان کہنا واللہ میر کی جان لینے کے لئے کافی تھا۔

میں اس کا نام مانو رکھوں گی حیاء نے میر کو کہا۔

ہمم ٹھیک ہے لیکن میری ایک شرط ہے جب ہم دونوں ایک ساتھ ہونگے تو یہ تمہاری مانو ہمارے درمیان نہیں آئے گی اوکے۔

میر نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

حیاء نے ہاں میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے میر کی بات سمجھ نہیں آئی تھی کیونکہ اس کا سارا دھیان مانو کی طرف تھا۔

میر نہیں جانتا تھا کہ اس نے بلی کو لا کر کتنی بڑی غلطی کی ہے۔

حیاء ابھی سے میر کی بات دھیان سے نہیں سن رہی تھی آگے کیا ہونا تھا۔

....

ماضی۔۔

آسیہ اور ادریس کا نکاح ہو گیا تھا۔

آسیہ کی ماما بہت خوش تھیں۔
رخصتی آسیہ کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہونی تھی۔

.آسیہ بہت خوش تھی

ایک دن ادریس آسیہ سے ملنے اس کے گھر آیا تھا آسیہ کی ماما گھر پر نہیں تھیں۔

ادریس کو ایک کال آگئی جس کو اٹینڈ کرنے وہ باہر آگیا تھا۔

یار ابھی نہیں آسکتا ادریس نے فون پر بات کرتے ہوئے کہا۔

شرم کر تیری بھابھی ہے ادریس نے اپنے دوست کی بات پر ہنستے ہوئے کہا۔

بہت جلد ملاؤں گا تمہیں بس ایک بار ساری جائیداد میرے نام ہو جائے ادریس نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور تو جانتا ہے آسیہ سے مجھے کوئی مطلب نہیں ہے مجھے بس اُس کی پراپرٹی سے مطلب ہے ادریس نے کہا۔

ادریس اس کے بعد ایک دو باتیں اور کر کے اندر چلا گیا۔

آسیہ کی ماما جو گھر میں داخل ہوئی تھی ادریس کے منہ سے اپنی بیٹی کے بارے میں ایسی باتیں سن کر پریشان ہو گئی تھیں۔

انہوں نے سوچ لیا تھا کہ ادریس جیسے لالچی انسان کے ساتھ کبھی بھی اپنی بیٹی کی شادی نہیں کرے گئ۔

آسیہ کی ماما نے آسیہ کو بتائے بغیر ادریس کو گھر بلایا تھا تاکہ ادریس سے بات کر سکیں اور یہی ان کی سب سے بڑی غلطی تھی ۔

میں تمہارے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی نہیں کرنا چاہتی تم ایک لالچی آدمی ہو اور میں کبھی بھی اپنی بیٹی کی شادی تمھارے ساتھ نہیں کروں گی آسیہ کی امی نے دوٹوک انداز میں غصے سے ادریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اووو تو ساسوماں کو سب معلوم ہو گیا ہے ادریس نے مسکراتے ہوئے کہا اور صوفے پر آرام سے بیٹھ گیا۔

تو پھر آپ کا زندہ رہنا میرے لیے مشکل پیدا کر سکتا ادریس نے سوچتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب آسیہ کی ماما نے پریشانی سے پوچھا۔

اب دیکھیے نہ اگر آج آپ کی حادثاتی موت ہو جاتی ہے تو میرے لیئے تو آسانی ہو جائے گی۔ پھر میری شادی بھی آرام سے اور جلدی ہو جائے گی۔

ادریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آسیہ کی امی کی طرف آنے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ کی امی نے جب ادریس کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو دروازے کی طرف بھاگی ادریس بھی ان کے پیچھے بھاگا آسیہ کی امی ابھی سیڑھیوں کے پاس ہی پہنچی تھی کہ ادریس نے ان کو دھکا دے دیا آسیہ کی امی سیڑھیوں سے

نیچے گرتی چلی گئی اور وہی پر انہوں نے اپنا دم توڑ دیا۔

....

حال

زین حور کو گھر لے آیا تھا۔

حور نے بہت احتجاج کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

حور یار پلیز ایک کپ چائے تو بنا دو اور پلیز اس بار ٹھیک بنا دینا اپنی دشمنی بعد میں نکال لینا۔

زین نے اپنا ماتھا دو انگلیوں سے مسلتے ہوئے کہا۔

حور کو زین آج بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

حور چپ چاپ چائے بنانے چلی گئی۔

حور چائے بنا کر لائی زین نے جب چائے پی تو سچ میں چائے بہت ٹیسٹ تھی۔

زین کی ساری تھکن اُتر گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یار تم نے مجھے اس چائے سے محروم کیوں رکھا ہوا تھا؟ اور تم مجھے اپنی وہ گندی سی چاے پلاتی تھی۔زین نے عجیب سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

جس پر حور نے زین کو گھور کر دیکھا۔

میری بیوی اتنی اچھی چائے بناتی ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں زین نے مسکراتے ہوئے حور کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

یہ صرف آج کے لیے تھی اور آپ مجھ سے زیادہ فری مت ہو۔حور نے گھورتے ہوئے کہا۔

اب تم سے فری نہیں ہونگا تو پھر کیا ساتھ والی آنٹی کی بیٹی سے ہوں زین نے تھوڑا سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا؟

آپ کو کیسے معلوم کہ ساتھ والی آنٹی کی بیٹی بھی ہے حور نے مشکوک نظروں سے زین کی طرف سے ہوئے پوچھا۔

زین حور کی بات پر ہڑبڑا سا گیا وہ میں کہہ رہا تھا تم
آج مجھے اپنی چائے کی ریسیپی بتا دو ایسا کیا ڈالتی ہو جو چائے اتنی گندی بنتی ہے زین نے مسکراتے ہوئے حور کی بات کو گول مول کرتے ہوئے پوچھا؟

ایک تو یہ میر کی وجہ سے ہمیشہ میں پھس جاتا ہوں۔

کیا ضرورت تھی مجھے ساتھ والوں کے گھر بھیجنے کی زین نے دل میں سوچا۔

اب اگر یہ بات حور کو بتا دیتا تو اُس نے تو اپنے معصوم سے شوہر پر شک کرنا تھا نہ۔

دراصل میر کو زین کے ساتھ والا جو گھر تھا وہاں کے لوگ اسے کچھ مشکوک لگے تھے۔

اس لئے میر نے زین کو رات کے وقت ان کے گھر بھیجا تھا تا کہ زین معلوم کر سکے کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں کیوں بتاؤں اگر آپ نے میری ریسپپی کسی کو بیچ دی تو آپ کا کیا بھروسہ حور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

حور اپنی چائے کی ریسپپی کا سن کر زین کی پہلی بات کو بھول گئ تھی۔

زین تو اپنی بیوی کی شکل کی طرف دیکھ رہا تھا تمہیں لگتا ہے اُس چائے نما چیز کی ریسپپی میں کسی کو بیچ دوں گا تا کہ بعد میں لوگ مجھے جوتیاں مارنے آئیں۔

میں تمہاری ریسپپی دے کر ان معصوم لوگوں کی جان نہیں لے سکتا زین نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

آپ تو جلتے ہیں مجھ سے آپ نہیں چاہتے کہ میں میں مشہور ہو جاؤں حور نے بے فکری سے کہا۔

what

تم اُس فضول سی ریسپپی کی وجہ سے مشہور ہو گئی؟

زین نے حیرانگی سے کہا۔

خبر دار اگر میری ریسپپی کو فضول کہا تو حور نے کھڑے ہو کر کمر پر ہاتھ رکھ کر زین کو کہا۔

کہوں گا ورنہ تو تم کیا کر لو گی؟

زین نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر حور کو دلچپسی سے دیکھتے ہوئے پوچھا

حور زین کی نظروں کی تاب نہ لا سکی اور اپنی نظریں جھکا لیں۔

زین نے حور کا دھوپ چھاؤں والا منظر بہت دلچپسی سے دیکھا تھا۔زین کو حور ہر حالت میں بہت اچھی لگتی تھی۔

زین اپنی جگہ سے اُٹھا تو حور جلدی سے کمرے کی طرف بھاگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین کو پہلے تو حور کے بھاگنے کی وجہ سمجھ نہیں آئی لیکن جب بات سمجھ میں آئی تو اس کا قہقہہ جاندار تھا۔

حور کو کمرے تک زین کے ہنسے کی آواز آرہی تھی۔

بے شرم حور نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

....

احمد اور سجل علی کی طرف آئے ہوئے تھے۔

احمد کو کچھ ضروری کام یاد آگیا تھا اس لیئے سجل کو وہی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

سجل علی کے روم میں بیٹھی چپس کھا رہی تھی علی اندر آیا تو اپنے روم کی حالت کو دیکھ کر غش کھا کر گرنے والا ہو گیا۔

یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے میرے کمرے کی علی نے صدمے سے پوچھا۔

اچھا بھلا تو ہے تمہارا کمرا اور کیا یہاں تاج محل بنانا چاہتے ہو سجل نے گھورتے ہوئے کہا۔

سجل کی بچی یہ سارا روم تم ہی صاف کرو گئ علی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

ہائے اللہ جی میرے بچے بھی ہو گ ئے اور ماں کو پتہ ہی نہیں سجل نے افسوس سے علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

.اور سجل کی بات سن کر علی کا دل اپنا سر پیٹنے کو کیا

اب ایسے کیا دیکھ رہے ہو جانتی ہوں اللہ نے مجھے بہت خوبصورت بنایا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم مجھے نظر لگا دوں سجل نے جب علی کو اپنی طرف گھورتے ہوئے دیکھا تو چپس منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

تم اور خوبصورت تم سے زیادہ تو چڑیلیں خوبصورت ہو گئی

علی نے سجل کے پاس آتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا جو سجل تک نہ پہنچ سکی اور اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

یا اللہ یہ تمہارے ہاتھ ہیں یا لوہا ابھی میرا بازو ٹوٹنے والا تھا۔

سجل نے چلاتے ہوئے کہا۔

کچھ تو خدا کا خوف کرو اتنے بھی جھوٹ نہیں بولتے علی نے مزاخ اُڑانے والے انداز میں کہا۔

جتنے جھوٹ تم بولتے ہو نہ اُس سے تو کم ہی میں بولتی ہوں کیونکہ مجھے خوف خدا ہے تمہاری طرح نہیں ہوں سجل نے بھی جواب دیتے ہوئے کہا۔

اچھا چلو مجھے آئسکریم کھلانے لے کر چلو سجل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اور وہ کس خوشی میں علی نے گھورتے ہوئے پوچھا؟

وہ اس خوشی میں کہ کل تم حرا کے ساتھ ڈیٹ پر گئے تھے اور اگر تم مجھے آئسکریم کھلانے نہیں لے کر گے تو میں سیدھا آنٹی کے پاس جاؤ گئ اور اس بات کو مرچ مصالحہ لگا کر بتاؤں گی سجل نے مزے سے کہا۔
علی کی ماما سے سجل کی بہت اچھی دوستی تھی علی کی ماما کو بھی سجل بہت پسند تھی۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ حرا جو ان کی کلاس فیلو بھی ہے اَس نے علی کو ملنے کا کہا تھا اور علی بے چارہ اسے ڈیٹ سمجھ بیٹھا تھا۔

علی بہت تیار شیار ہو کر گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن جب حرانے اسے بھائی کہہ دیا اور عادل سے دوستی کروانے کا کہا تو علی کی ساری خوشی ہوا مل اُڑ گئی تھی۔

چونکہ عادل یونی میں سجل اریبہ اور ہانی کے سوا کسی بھی لڑکی سے بات نہیں کرتا تھا۔ اس لئے حرانے علی کو کہا تھا کہ عادل سے دوستی کرادے۔

پہلے علی کا دل کیا کہ یہ جو سامنے چیزیں پڑی ہوئی ہے ساری اس لڑکی کے سر میں دے مارے بھلا ایسے بھی کوئی کسی کے جزبات سے کھیلتا ہے۔

لیکن پھر علی نے سوچا اتنا سارا کھانا پڑا ہوا ہے اور بل بھی حرانے پے کرنا ہے اور ایسے غصے میں کھانے کو چھوڑ کر جانا کھانے کی بے حرمتی کرنے کے برابر ہے۔

اس لیے علی نے آرام سے کھانا کھانا شروع کر دیا تھا اور حرا علی کے سامنے اپنا پیار نامہ کھول کر بیٹھی ہوئی تھی۔

کھانے کے معاملے میں تو یہ تینوں دوست پہلے ہی بھوکے تھے۔

علی نے بھی یہ سوچا لڑکی نہ سہی اُس کے پیسوں کا کھانا ہی سہی۔

یار وہ ڈیٹ نہیں تھی اُس نے جسٹ بات کرنی تھی علی کو جب واقعہ دوبارہ یاد آیا تو اس کے زخم پھر سے ہرے ہو گئے تھے۔

اور سجل کو بتا کر مزید اپنا مزاخ بنانا نہیں چاہتا تھا۔

مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تم چل رہے ہو یا میں آنٹی کے پاس جاؤ سجل نے باہر کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

روکو یار میں نے منع کب کیا ہے علی نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

علی جانتا تھا کہ اس کی ماما اس سے زیادہ سجل کی بات پر بھروسہ کرے گئ اور پھر علی کی ڈانٹ پکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سجل اس کی بات پر مسکرا پڑی۔

Good boy

میں باہر تمھارا انتظار کر رہی ہوں سجل کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

چڑیل اللہ کرے اس کی شادی ایسے انسان سے ہو جو سیم اس کے جیسا ہو علی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور کار کی چابی لے کر باہر کی طرف چلا گیا۔

اور شاید یہ وقت قبولیت کا تھا اس کی یہ دعا قبول بھی ہو گی تھی۔

میر شاور لے کر باہر نکلا تو حیاء اپنی مانو کے ساتھ میر کے کمرے میں داخل ہوئی۔

میر نے شرٹ نہیں پہنی ہوئی تھی میر نے حیاء کی طرف دیکھا تو حیاء نے جلدی سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

میر اس کی معصوم سی حرکت پر مسکرا پڑا۔

خان آپ جم جایا کریں حیاء نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہی کہا۔

وہ کیوں میر نے اپنی پرفیکٹ باڈی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

آپ موٹے ہو رہے ہیں حیاء نے کہا میر تو حیاء کی بات پر صدمے میں چلا گیا۔

جس باڈی پر لڑکیاں مرتی ہیں وہ باڈی حیاء کو موٹاپا لگ رہی تھی۔

میر چلتا ہوا حیاء کے پاس آیا اور اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا اور حیاء سے مانو کو پکڑ کر زمین پر چھوڑا مانو باہر بھاگ گئی۔

حیاء نے ابھی بھی ویسے ہی اپنی آنکھوں ہر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے پیار سے حیاء کا چھوٹا سا ہاتھ پیچھے کیا۔

میری بیوی کو میں کہاں سے موٹا لگ رہا ہوں میر نے مسکراتے ہوئے حیاء کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔

اور حیاء کا آج پہلی بار میر کے قریب آنے سے دل زور سے دھڑکا تھا۔

حیاء نے پیچھے ہونے کی کوشش کی تو میر نے حیاء کو اور زیادہ اپنے قریب کر لیا۔

بتاؤ میر نے حیاء کے ماتھے سے لے کر تھوڑی تک لکیر کھینچتے ہوئے کہا۔

وہ یہ دیکھیے آپ کے بازو کتنے بڑے ہیں حیاء نے اپنا گلہ تر کرتے ہوئے کہا۔

میر اس کی بات پر مسکرا پڑا۔

میں جاؤ حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میر حیاء کی آنکھوں میں ہی دیکھ رہا تھا۔

تم جانتی ہو تمہاری معصومیت کے ساتھ اور جس چیز نے مجھے تمہارا دیوانہ کیا تھا وہ تمہاری یہ خوبصورت جھیل سی آنکھیں ہیں۔

میر نے حیاء کی دونوں آنکھوں کو چھوتے ہوئے کہا حیاء سانس روکے میر کو سن رہی تھی آج حیاء کو میر کے قریب آنے پر عجیب سا احساس ہو رہا تھا جو وہ خود سمجھنے سے قاصر تھی۔

مجھے مانو بلا رہی ہے حیاء نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

میں نے کہا تھا نا تمہاری مانو ہم دونوں کے درمیان نہیں آئے گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے گھورتے ہوئے کہا۔

اسے اس وقت مانو کا ذکر بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔

تم اس وقت صرف اپنی اور میری بات کرو میر نے پیار سے کہا۔

وہ مانو کو بھوک لگی تھی اس لیے میں یہاں آئی تھی حیاء نے نظریں جھکا کر آنے کی وجہ بتائی۔

اووو تو اس لئے میری بیوی میرے کمرے میں آئی تھی اور میں فضول میں خوش ہو رہا تھا میر نے دل میں سوچا۔

تم پھر مانو کی بات کر رہی ہو اگر اب تم نے مانو کی بات کی تو میں اِسے واپس چھوڑ آؤ گا میر نے دھمکاتے ہوئے کہا۔

کیوں اُسے بھوک لگی ہے تو کیا میں اُسے کچھ کھانے کو بھی نہ دوں حیاء نے غصے سے کہا۔

بھلا مانو کا دور جانا اب حیاء کہاں برداشت کر سکتی تھی۔

اُف تم غصے میں اور بھی زیادہ پیاری لگتی ہو میر نے ہنستے ہوئے کہا اور حیاء کے گال پر کس کر کے پیچھے ہو گیا۔

فریج میں دودھ پڑا ہوا ہے وہ اپنی مانو کو دے دینا اور مجھے کچھ کام ہے میں جا رہا ہوں جلدی آجاؤ گا۔

اپنا خیال رکھنا میر نے شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے کہا۔

میں اتنے بڑے گھر میں اکیلی کیا کروں گی حیاء نے پریشانی ہوتے ہوئے پوچھا۔

بے بی تمھیں اپنی مانو زیادہ عزیز ہے نہ تو اُس کے ساتھ ہی رہنا میر نے کہا۔

میر اب اپنے اوپر پرفیوم لگا رہا تھا جس کی خوشبو پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔

حیاء جلدی سے میر کے پاس گی اور اس کے گلے لگ گئ آپ پلیز مت جائے مجھے اکیلے میں ڈر لگے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

حیاء نے روتے ہوئے کہا میر تو حیاء کے رونے پر بے چین ہو گیا تھا۔

وہ تو مزاخ کر رہا تھا بھلا میر اپنی پرنسز کو اکیلا چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہے۔

میر نے حیاء کا چہرہ اوپر کیا جس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے میر نے جھک کر حیاء کے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنا۔

حیاء اپنا رونا بھول کر میر کی اس حرکت پر شوکڈ کھڑی تھی۔

میر جب پیچھے ہٹا تو حیاء کو حیران دیکھ کر مسکرا پڑا۔

ہنی اتنا حیران مت ہو میں شوہر ہوں تمھارا اور اگر اس طرح مجھے روکوں گی تو میں بلکل بھی نہیں جاؤں گا میر نے شرارت سے کہا۔ حیاء کا چہرہ لال ہو گیا تھا۔

میر کو اس وقت اپنی بیوٹی پر بہت پیار آرہا تھا۔

تم پریشان مت ہو حور اور زین بھی آج سے ہمارے ساتھ رہے گے وہ لوگ جب آئے گئے میں پھر ہی جاؤ گا میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کا جانا ضروری تھا ورنہ اپنی بیوٹی کے روکنے پر ایک قدم بھی باہر نہ رکھتا۔

سچ میں حور ہمارے ساتھ رہے گی حیاء نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

ہمم بلکل میں اپنی پرنسز کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔

میر نے کہا حیاء میر کی بات سن کر خوش ہو گی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب----

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں --

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

ماضی۔۔

آسیہ گھر پر نہیں تھی جب وہ گھر آئی تو اپنی ماں کو اس حالت میں دیکھ کر بے ہوش ہو گی تھی۔

دیکھنے والے کو یہ ہی لگ رہا تھا کہ سیڑھیوں سے پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گر گی ہے۔

لیکن کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کو دھکا دیا گیا ہے۔

آسیہ کی امی کی وفات کے بعد آسیہ کی بہت بری حالت تھی۔

ادریس جلد از جلد آسیہ کو اپنے گھر لے کر جانا چاہتا تھا۔

چالیسویں کے بعد ادریس نے بڑی چالاکی سے آسیہ کو قائل کیا تھا اور آسیہ بہت معصوم تھی جو ادریس کی چالاکی کو نا سمجھ سکی۔

اور کچھ دن بعد آسیہ کی سادگی سے رخصتی ہو گی تھی۔

رخصتی کے بعد ادریس آسیہ کے سامنے اچھا شوہر بننے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

آسیہ بھی خوش تھی کہ اس کا شوہر اس سے پیار کرتا ہے اور آسیہ کی یہ سوچ بہت جلد غلط ثابت ہونے والی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حال

زین حور کو حیاء کے پاس چھوڑ گیا تھا زین نے سیکیورٹی کا بھی انتظام کر دیا تھا۔

میر پہلے ہی نکل گیا تھا اور حیاء کو سمجھا بھی گیا تھا۔

زین نے بھی اپنی طرف سے حور کو سمجھا دیا تھا کہ گھر سے باہر نہیں نکلنا لیکن حور میڈم نے کرنا تو وہی تھا جو اس کے دل نے کہنا تھا۔

زین اس وقت ایک شاپنگ مال میں موجود تھا اسے یہاں پر ایک آدمی کا کام تمام کرنا تھا۔

زین اس آدمی کا کافی دنوں سے پیچھا کر رہا تھا۔

زین نے جب اس آدمی کے بارے معلوم کرایا تھا تو وہ آدمی پاکستانی نہیں تھا۔

.وہ دبئی سے آیا تھا وہ آدمی ایک بہت بڑے گینگ کے لیے کام کرتا تھا

اس کا کام لڑکیوں کا ایڈریس وغیرہ معلوم کرنا تھا۔

ان لڑکیوں میں زیادہ تر غریب گھرانے کی لڑکیاں تھیں۔

ماں باپ اپنی عزت کی خاطر پولیس کے پاس نہیں جاتے تھے اور اگر ہمت کر کے کوئی پولیس سٹیشن چلا جاتا تو ناامید ہو کر واپس لوٹتا۔

پولیس میں سے بھی کچھ لوگ اس گینگ کے ساتھ ملے ہوئے تھے جو کیس کو آگے تک جانے ہی نہیں دیتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ آدمی ایک ڈیل کے تحت یہاں آیا تھا۔

ان لوگوں کی ڈیل ہمیشہ ایسی جگہ پر ہی ہوتی تھی کہ یہ لوگ پکڑے نہ جائے۔

زین کا موبائل رنگ کیا تو زین نے کال اٹینڈ کی۔

ہاں بولو میر زین نے نظریں اِدھر اُدھر گھماتے ہوئے پوچھا۔

زین مجھے وہ آدمی زندہ چاہیے تم اسے مارو گے نہیں میر کی بھاری آواز سپیکرز میں گھونجی۔

اوکے کام ہو جائے گا زین نے کہتے ہی موبائل بند کر دیا۔

کیونکہ اسے وہ آدمی نظر آ گیا تھا۔

اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا جو مال کے چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے۔

ایک دم اس آدمی کے پاس لوگوں کا رش زیادہ ہوا اور اگلے ہی پل زین کے آدمی اُس آدمی کو لے کر وہاں سے غائب تھے۔

یہ سب کچھ پل کا کھیل تھا۔

کسی کو بھی وہاں پر محسوس نہیں ہوا کہ یہاں سے ایک آدمی غائب ہوا ہے۔

زین واپسی کے لیے مڑ ہی رہا تھا جب کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا زین نے دیکھے بغیر اپنا ہاتھ جھٹکا اور پھر ہاتھ پکڑنے والے انسان کی طرف دیکھا۔

تو وہاں پر حمنہ کھڑی مسکرا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین تو اس کی ہمت دیکھ کر ہی تپ گیا تھا۔

آپ میں زرا سی بھی شرم نہیں ہے جو راہ چلتے غیر مردوں کا ہاتھ پکڑ رہی ہیں زین نے غصے سے کہا۔زین غصے میں بھی حمنہ کا لحاظ کر رہا تھا۔

زین نے آج تک کسی لڑکی کی طرف غلط نگاہ نہیں ڈالی تھی۔

اس کا ماننا تھا کہ جس لڑکی سے اسے پیار ہو گا شادی بھی اُسی سے کرے گا اور اظہارِ محبت بھی اُسی سے کرے گا۔

زین نے آج تک کسی لڑکی کو اپنے قریب نہیں آنے دیا تھا۔

جبکہ زین جس طرح کی فیلڈ میں تھا وہاں ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لڑکی موجود تھی۔

لیکن زین نے اپنے آپ کو صرف اپنی محرم کے لیے رکھا ہوا تھا۔

ضروری تو نہیں کہ صرف لڑکی ہی اپنے آپ کو غیر مردوں دور رکھے لڑکوں کو بھی اپنے آپ کو غیر محرم لڑکیوں سے دور رکھا چاہیے اور یہ خیالات زین کے بھی تھے۔

حمنہ پر زین کی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

ہینڈ سم اس میں غصہ کرنے والی کون سی بات ہے حمنہ نے ایک ادا سے اپنے بال پیچھے جھٹکتے ہوئے کہا۔ ,

زین کا دل حمنہ سے بات کرنے کو بھی نہیں کر رہا تھا اس لیے زین وہاں سے جانے لگا۔

کہ حمنہ کی بات نے اسے روک لیا۔

میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں میں تمہیں پسند کرنے لگی ہوں حمنہ نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

excuse me

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میڈم

دو ملاقات میں آپ کو میں پسند بھی آگیا اور آپ نے مجھے شادی کے لیے بھی کہہ دیا واہ

اور ملاقات بھی وہ جو مجھے بالکل بھی یاد نہیں اور نہ ہی ان ملاقات میں ایسا کچھ خاص تھا جس کو میں یاد رکھتا۔

دوسری بات میں شادی شدہ ہوں اور شادی میں نے اپنی پسند سے کی ہے میں اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں۔

اور اگر میں شادی شدہ نہ بھی ہوتا تب بھی میں آپ جیسی لڑکی سے کبھی بھی شادی نہ کرتا۔

زین غصے میں کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

زین کا تو اس لڑکی کی بات سن کر پارہ ہی ہائی ہو گیا تھا زین کو ایسی لڑکیاں بلکل بھی پسند نہیں تھی۔۔

حمنہ کا چہرہ اپنی بے عزتی پر سرخ ہو گیا تھا۔

حمنہ کو آج تک کسی نے ریجیکٹ نہیں کیا تھا یونی کے سارے لڑکے حمنہ پر مرتے تھے۔

لیکن حمنہ یہ نہیں جانتی تھی کہ زین ان لڑکوں میں سے نہیں ہے۔

تم بہت پچھتاؤ گے تم نے مجھے ریجیکٹ کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے تم میرے سوا کسی کے نہیں ہو سکتے۔

جان لے لوں گی تمھاری بیوی کی۔

تم صرف میرے ہو حمنہ کی آنکھوں میں زین کو پانے کا اور اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کا جنون تھا۔

جو کسی کو بھی جلا کر بھسم کر سکتا تھا۔

اور جو شاید حور کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا۔

____

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

علی، سجل اور احمد اپنے گھر کے باہر واک کر رہے تھے۔

آج موسم کافی اچھا ہو رہا تھا۔

چلوں کچھ کھانے چلتے ہیں ایسا کرتے ہیں آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔

سجل نے خود ہی آئیڈیہ دیتے ہوئے کہا۔

موٹی بس کر دے ابھی تو کھا کر آئی ہو علی نے گھورتے ہوئے کہا۔

تم نے پھر سے مجھے موٹی کہا میں تمھارا سر پھاڑ دوں گی سجل نے غصے سے کہا۔

تم..... علی ابھی کچھ کہنے ہی والا تھا جب احمد نے ان دونوں کا دھیان پکوڑوں کی خوشبو کی طرف کرایا۔

ہاں یار سچ میں کتنی اچھی خوشبو آرہی ہیں علی نے بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

مجھے تو کوئی خوشبو نہیں آرہی سجل نے کہا۔

تمہیں آئے گی بھی نہیں علی نے ارد گرد دیکھتے ہیں کہا۔

لیکن یہ کہاں سے آرہی ہیں؟ علی نے پوچھا۔

شاید وہ سامنے والے گھر سے آرہی ہیں احمد نے کہا۔

تو پھر ہم یہاں کیا کر رہے ہیں علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو احمد بھی اس کی بات پر مسکرا پڑا۔

یہ کیا تم دونوں کھچڑی پکا رہے ہو سجل نے کمر پر ہات رکھ کر گھورتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہم مفت کے پکوڑے کھانے جا رہے ہیں تم آنا چاہو تو آسکتی ہو علی نے سخی پن کا مظاہرہ کیا ہوئے کہا ۔

کییا تم لوگ چوری کرو گ ۓ سجل نے حیرانگی سے پوچھا۔

بلکل دونوں ایک زبان ہو کر بولے۔

تم دونوں کا دماغ تو ٹھیک ہے. تم لوگ پکوڑے چوری کرنے جاؤ گے۔

سجل ابھی بھی شوکڈ میں تھی۔

تم ہمارا وقت ضائع کر رہی ہو چلو احمد علی نے کہا اور پھر دونوں اُس گھر کی طرف چل پڑے۔

اللہ کرے تم لوگ پکڑے جاؤ اور پھر تم دونوں کی اتنی چھترول ہو جو تم دونوں کو کبھی نہ بھولے۔

سجل نے پیچھے سے اُونچی آواز میں کہا۔

جیسے سنتے ہی علی اور احمد دونوں نے کہا تھا اللہ نہ کرے۔

دونوں اُس گھر کے ہاس پہنچے تو خوشبو یہی سے آ رہی تھی۔

علی یار ہم بلکل ٹھیک گھر میں آۓ ہیں احمد نے خوشی سے کہا ۔

پکوڑوں کا سن کر ہی دونوں کے منہ میں پانی آ رہا تھا۔

کاش عادی بھی ہمارے ساتھ ہوتا علی نے افسوس سے کہا۔

یہ دونوں ایسے بات کر رہی تھے جیس کوئی نیک کام کرنے جا رہے ہیں اور عادی کو مس کر رہے ہیں۔

دونوں چھوٹی والی دیوار کو پھلانگ کر اندر آۓ دونوں اپنی کامیابی پر خوش تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب دونوں پیچھے موڑے تو سامنے ایک موٹا سا کتا کھڑا دونوں کو گھور رہا تھا۔

کتے کو دیکھ کر دونوں کے چہروں کا رنگ اڑ گیا تھا۔

علی اب کیا کرے احمد نے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

تو فکر مت کر میں کچھ کرتا ہوں علی نے سنبھلتے ہوئے کہا۔جبکہ ڈر اسے بھی لگ رہا تھا

ہم یہاں پکوڑے کھانے آئے تھے لیکن اب لگتا ہے یہ کتا بھائی صاحب ہمارے پکوڑے بنا کر خود کھائے گا۔

احمد نے علی کے کان میں کہا۔

احمد اپنا منہ بند کر یہ سب تیری بہن کی بدعا کا نتیجہ ہے علی نے گھورتے ہوئے کہا۔

ہاں مجھے بھی لگتا ہے احمد نے بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

وہ کتا بندھا ہوا نہیں تھا اور آہستہ آہستہ ان دونوں کی طرف آرہا تھا۔

دیکھو ڈوگ بھائی ہم تو پکوڑے چرانے

i mean

کھانے آئے تھے اگر آپ کو ہمارا یہاں آنا اچھا نہیں لگا تو ہم واپس چلے جاتے ہیں۔

علی ایسے بات کر رہا تھا کہ کتا ان کی بات مان لے گا اور ان کو واپس جانے دے گا۔

لیکن ڈوگ تو اپنی لمبی سی زبان نکال کر ان کی طرف آرہا تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

علی کچھ کرو وہ ہماری طرف ہی آرہا ہے احمد نے پریشانی سے علی کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

میں کیا اب اسے ناگن ڈانس کر کے دکھاؤ علی نے غصے سے کہا۔

علی نے چاروں طرف نظر دہرائی تو اسے گیٹ نظر آگیا۔

احمد وہ ہے گیٹ بھاگ علی نے کہا تو دونوں گیٹ کی طرف بھاگے ڈوگ نے جب ان کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو ان کے پیچھے بھاگنے لگا۔

احمد باہر نکل گیا تھا جب علی نکلنے لگا تو ڈوگ نے علی کی ٹانگ پر کاٹ لیا۔

علی گیٹ سے باہر نکل کر زمین پر بیٹھ گیا اور اپنی ٹانگ کو پکڑ لیا۔

کیا ہوا تجھے احمد نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

اتنے میں سجل بھی ان کے پاس آگی تھی۔

ہائے اللہ مجھے کتے نے کاٹ لیا ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی اب تو میں مر جاؤں گا ہائے اب میرا کیا ہو گا علی اپنی ٹانگ پکڑ کر چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

علی آہستہ بولو ہمیں سنائی دیتا ہے اور ہم پاس ہی کھڑے ہوئے ہیں۔

سجل نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

یہاں میں مرنے والا ہوا ہوں اور تمہیں اپنے کانوں کی پڑی ہے۔

علی نے سجل کو خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فکر مت کرو اتنی جلدی دنیا سے بوجھ ہلکا نہیں ہو سکتا سجل نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔

تم دونوں اپنی اپنی بحث بند کرو۔

سجل میری مدد کرو علی کو اُٹھانے میں احمد نے کہا پھر دونوں علی کو ہوسپیٹل لے گئے۔

....

حیاء حور کے آنے سے بہت خوش تھی دونوں مل کر بہت انجوائے کر رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد زین بھی آگیا تھا حیاء اور حور دونوں کچن میں پتہ نہیں کیا بنا رہی تھی۔

زین سمجھ گیا تھا کہ دونوں کچن میں ہیں زین کچن کی طرف گیا تو کچن کی حالت دیکھ کر زین کو یہ کوئی کباڑ خانہ ہی لگ رہا تھا کچن تو نہیں لگ رہا تھا۔

یہ کیا ہے؟ زین نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

ان کو برتن کہتے ہیں حور نے نیچے برتنوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بہت بہت شکریہ میری

Knowledge

میں اضافہ کرنے کا لیکن یہ نیچے زمین پر کیا کر رہے ہیں میں یہ پوچھ رہا ہوں زین نے پہلے طنزیہ اور بعد میں غصے میں پوچھا۔

وہ ہمیں ایک باؤل نہیں مل رہا تھا بس اُسی کو ڈھونڈ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور نے کہا۔

حیاء ابھی بھی ایک کیبنیٹ میں منہ دیے کھڑی تھی۔

کون سا باؤل اتنے سارے تو پڑے ہیں زین نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

نہیں ہمیں پنک کلر کا چاہیے ان سب میں پنک نہیں ہیں حور نے افسوس سے کہا

Oh my God....

یہ دونوں لڑکیاں سچ میں پاگل ہیں زین منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا

....

سجل اور احمد جب علی کو لے کر ہوسپیٹل پہنچے تو علی کو یاد آیا کہ کتے کے کاٹنے پر تو 14 انجکشن لگتے ہیں۔

احمد یار مجھے 14 انجکشن نہیں لگوانے علی نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

سجل کو علی کا چہرہ دیکھ کر ہنسی کے ساتھ ساتھ پیار بھی آرہا تھا علی اس وقت لگ ہی اتنا معصوم رہا تھا۔

ڈاکٹر نے چیک کیا انہوں نے کہا زیادہ گھبرانے کی بات نہیں ہیں انجکشن لگوانے کے بعد ٹھیک ہو جائے گے۔

انجکشن کی باری آئی تو علی کی چیخے پورے ہوسپیٹل میں گونج رہی تھیں۔

سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ آج ان کے ہوسپیٹل میں علی آیا ہے اس نے ساری نرس کی ڈورے لگوائی ہوئی تھی ہوسپیٹل کے لوگ بس علی کے جانے کا ہی انتظار کر رہے تھے۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور روم میں آئی تو زین بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

مل گیا تمہیں پنک باؤل زین نے آنکھیں بند کیے ہی طنزیہ کہا۔

نہیں حور زین کے طنز کو نہ سمجھ سکی اور الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔

حور یہاں آؤ میرے پاس زین نے کہا۔

زین کی بات سن کر حور کے ہاتھ ایک پل کے لئے روکے تھے لیکن حور زین نے پاس نہیں گئ تھی۔

حور یار کچھ نہیں کرتا یہاں آؤ میرے پاس زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو حور چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی زین کے پاس جاکر کھڑی ہو گی۔

بیٹھو زین نے کہا تو حور زین کے پاس بیٹھ گئ۔

زین نے اپنا سر حور کی گود میں رکھا اور آنکھیں موندلیں حور تو زین کی اس حرکت پر شوکڈ ہو گئ تھی۔

پلیز میرے سر میں درد ہو رہا ہے دبا دوں زین نے پیار سے کہا۔

حور کا دل نہیں مانا کہ وہ زین کو انکار کرے

اس لئے آہستہ آہستہ زین کا سر دبانے لگی زین کو حور کی انگلیوں کا لمس سکون پہنچا رہا تھا۔

زین تھوڑی ہی دیر میں سو گیا تھا حور کو ایسا لگا تھا۔

حور بہت غور سے زین کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہی تھی۔

حور نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ اللہ نے اس کے نصیب میں زین جیسا خوبرو اور پیار کرنے والا شوہر لکھا ہوا ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور نے اپنا ہاتھ زین کی آنکھوں کی طرف بڑھایا لیکن پھر پیچھے کر لیا۔

نہیں حور یہ کیا کر رہی ہو حور نے خود کو ڈپٹا لیکن زین تو میرے شوہر ہیں تو میں ان کی آنکھوں کو چھو سکتی ہوں۔

حور ابھی اسی کشمکش میں تھی جب زین کی آواز اسے ہوش میں لائی۔

حور میں سارے کا سارا تمھارا ہی ہوں تم مجھے چھو سکتی ہو تمہیں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اف لگتا ہے یہ انسان سوتے ہوئے بھی جاگ رہا ہوتا ہے حور نے دل میں سوچا۔

آپ جاگ رہے ہیں حور نے پوچھا۔

جی بلکل میری جان زین نے کہتے ہی حور کو اپنے ساتھ لیٹایا۔

اور حور کے اوپر جھکا۔

اب زین اوپر اور حور نیچے تھی۔

یہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں آپ نے کہا تھا میں کچھ نہیں کروں گا حور نے نظریں جھکا کر اٹکتے ہوئے کہا۔

زین کے قریب آنے سے حور کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

میری طرف دیکھو حور زین نے پیار سے حور کو کہا۔

حور سے نظریں اُٹھانا دوبھر ہو رہا تھا۔

زین نے حور کا چہرہ اوپر کیا تو حور کی خوبصورت کالی آنکھیں زین کی کالی آنکھوں سے ملی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپ... حور نے کچھ کہنے کی کوشش کی کہ زین نے حور کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کرا دیا۔

حور زین کی گرم سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔

تم جانتی ہو تمھاری منہ دکھائی کے گفٹ کے لیے میں کتنا گھوما تھا اور تم نے پہلے دن ہی مجھے کمرے سے نکال دیا زین اپنی بات پر خود ہی مسکرا پڑا۔

زین بہت آہستہ آواز میں حور سے کہہ رہا تھا اور حور اپنا سانس روکے زین کو سن رہی تھی۔

زین نے اپنی پوکٹ سے ایک جھوٹی سی ڈبی نکالی اور اسے کھولا تو اس میں ایک بہت ہی خوبصورت سا لوکٹ تھا۔

اس میں ایک بہت ہی خوبصورت اور چھوٹا سا ہیرا لگا ہوا تھا۔

حور بھی زین کی چوائز سے متاثر ہوئی تھی۔

زین نے اجازت طلب نظروں سے حور کی طرف دیکھا تو حور نے نظریں جھکا لیں۔

زین حور کی اس ادا پر مسکرا پڑا۔

زین نے بہت پیار اور آرام سے حور کے گلے میں لوکٹ پہنایا۔

زین نے حور کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا اور ماتھے پر لب رکھ دیے۔

حور نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔

جس کی آواز زین بآسانی سن سکتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

thank you

میری زندگی میں آنے کے لیے زین نے کہتے ہی حور کی دونوں آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھے۔

مجھ سے کبھی دور مت جانا حور زین آنکھوں میں خمار لیے حور سے کہہ رہا تھا۔

حور نے اپنی آنکھیں کھولی ہی تھیں کہ زین نے اپنے ہونٹوں کو حور کے ہونٹوں پر رکھ انہیں قید کر لیا تھا حور نے اپنی آنکھیں پھر سے بند کر لی اور زین کی شرٹ کے کالر کو مظبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

زین جب پیچھے نہیں ہوا تو حور نے ہاتھ کی مدد سے زین کو پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

تھوڑی دیر بعد زین کو محسوس ہوا حور کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی ہے تو زین حور سے پیچھے ہو گیا۔

حور اُٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

اس کے گال سرخ ہو رہے تھے۔

زین سے نظریں ملانے کی حور میں ہمت نہیں تھی۔

زین بہت دلچسپی سے حور کے چہرے کے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔

حور کو جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو واشروم کی طرف بھاگ گئ۔

زین اس کی حرکت پر دل کھول کر مسکرایا۔

میری پٹاخہ زین کہتے ہی دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگا۔

____

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء سوئمنگ پول کی طرف آئی تو میر پُول میں غوطے لگا رہا تھا۔

اس کا چوڑا سینہ

six pack

اور شاندار

باڈی لڑکیوں کے ساتھ ساتھ لڑکوں کو بھی متاثر کر سکتی تھی۔

حیاء میر کو دیکھ کر حیران تھی کہ میر پانی میں سانس کیسے لے رہا ہے؟

حیاء کھڑی یہی سوچ رہی تھی جب میر کی نظر حیاء کی طرف گئی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

پرنسز وہاں کیا کر رہی ہو یہاں آؤ میر نے حیاء کو کہا۔

میں...

میں نہیں آؤ گی حیاء نے تھوڑا پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

ہنی تم یہاں آ کر بیٹھ جاؤ اپنے پاؤں پانی میں ڈال لینا پانی بہت ٹھنڈا ہے میر نے مسکراتے ہوئے کہا .

حیاء کو بھی میر کا آئیڈیا اچھا لگا تھا اس لیے پُول کی ایک سائیڈ پر آ کر بیٹھ گئی اور اپنے پیروں کو پانی میں ڈالا۔

حیاء کو اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

میر حیاء کے پاس پہنچا تو حیاء تھوڑا پیچھے ہو گئی۔

حیاء کو دیکھ کر میر کی براؤن آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہنی تم نے کبھی سوئمنگ کی ہے؟

میر نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں میں نے کبھی نہیں کی اور مجھے تیرنا بھی نہیں آتا۔

حیاء نے پانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تو سیکھنا چاہو گی میر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

نہیں خان میں ڈوب جاؤ گئ حیاء نے گھبراتے ہوئے کہا۔

اور جلدی سے اپنے پاؤں پانی سے باہر نکالنے ہی والی تھی جب میر نے حیاء کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

نہیں خان حیاء نے کہا اور سیدھی پانی میں گری میر نے اسے کمر سے پکڑا ہوا تھا۔

حیاء نے پانی سے منہ باہر نکالا اور میر کے ساتھ چپک گئ جیسے اسے ڈر ہو کہ پانی میں ڈوب جائے گئ۔

حیاء ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ پاؤں بھی مار رہی تھی۔

خان میں ڈوب جاؤں گئ حیاء نے پانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

خان کی جان...... خان تمہیں کبھی بھی ڈوبنے نہیں دے گا میر نے پیار سے کہا۔

آہل کے لہجے میں بہت مان تھا جیسے حیاء نے بھی محسوس کیا تھا۔

آپ سچ میں مجھے ڈوبنے نہیں دے گے حیاء نے کنفرم کرنا چاہا۔

جان تم آزما کر دیکھ لو آہل نے پیار سے حیاء کی سرخ ناک کو چھوتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر کے لہجے میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ حیاء نے اپنے ہاتھ پاؤں کو چلانا بند کر دیا تھا۔

میر پیار بھری نظروں سے حیاء کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔

خان مجھے سردی لگ رہی ہے حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

حیاء کے ہونٹ اور زیادہ سرخ ہو گئے تھے اور سردی سے کپکپا رہے بھی تھے۔

ابھی پانی گرم ہو جائے گا میر نے کہا۔

شاید وہ ابھی پُول سے باہر آنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

خان مجھے باہر نکلنا ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے پلیز مجھے باہر نکالے حیاء نے معصومیت سے کہا۔

تو اگر میں نہ نکالو تو؟

میر نے حیاء کی گردن سے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

جو گردن کے ساتھ چپکے ہوئے تھے۔

حیاء کی گردن کا تل میر کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

تو میں رو دوں گی حیاء نے رونے والی شکل بنا کہا۔

میر اس کی بات ہر ہنستا چلا گیا۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں میں سچ میں رو دوں گی حیاء نے بھاری آواز میں کہا۔

اوکے تم رو گی بلکل بھی نہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے جلدی سے کہا کیونکہ حیا کی آنکھوں میں میر آنسو دیکھ چکا تھا جو باہر آنے کے لیے بے تاب تھے۔

میر نے پیار سے حیاء کی گردن کے تل پر اپنے ہونٹ رکھے حیاء میر کے ہونٹوں کے لمس اور گرم گرم سانسوں کی تپش سے کانپ گی تھی۔

میر پیچھے ہٹا اور حیاء کو اپنی باہوں میں ہی اُٹھا کر باہر لایا اور اپنے کمرے کی طرف لے جانے لگا۔

خان میں خود چلی جاؤں گی حیاء نے نظریں جھکا کر کہا۔

اس کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ اپنی پرنسز کو اُٹھانے کے لیے میر نے شرارت سے کہا۔

وہ اندر حور بے ہو گئی اور زین بھائی بھی حیاء نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔

اووووتو میری پرنسز کو شرم آرہی میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میر کی بات ہر حیاء کا جھکا ہوا سر مزید جُھک گیا تھا۔

میر تو اپنی بیوٹی کو شرماتے ہوئے دیکھ کر ہی نہال ہو رہا تھا۔

....

ماضی

ادریس نے کاروبار شروع کیا تھا جو ڈوب گیا تھا۔

ادریس آسیہ کے سامنے بہت پریشان تھا آسیہ نے جب پوچھا تو ادریس نے نہیں بتایا۔

آسیہ نے جب ادریس کو فورس کیا تو ادریس نے آسیہ کو ساری بات بتادی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ نے اپنی پراپرٹی کے سارے کاغذات ادریس کے سامنے رکھ دیے تھے۔

یہ کیاہے ادریس نے انجان بنتے ہوئے پوچھا؟

آپ کو جتنے پیسوں کی ضرورت ہے آپ لے لیں آسیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ تو تمھارے ہیں میں یہ نہیں لے سکتا ادریس نے کہا۔

میرا جو کچھ بھی ہے آپ کا ہی تو ہے اور میں اتنی پراپرٹی کا کیا کروں گئ۔

آپ کو ضرورت ہے اس کی آسیہ نے کہا تو ادریس نے پیپرز رکھ لیے۔

ادریس اپنی کامیابی ہر بہت خوش تھا۔

کچھ دونوں بعد

آسیہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ وہ ماں بننے والی ہے تو آسیہ بہت خوش تھی۔

لیکن جب یہ خبر آسیہ نے ادریس کو بتائ تو ادریس نے کوئی خاص رسپانس نہیں دیا۔

آسیہ یہ بچہ کچھ جلدی نہیں میرا مطلب ہے میں ابھی اس ذمہ داری کے لیے تیار نہیں ہوں ادریس نے پریشانی سے کہا۔

لیکن کیوں ادریس شادی سے پہلے تو آپ جو بچے بہت پسند تھے اب کیا ہو گیا؟

میں کچھ نہیں جانتا تم

Abortion

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کروالو ادریس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

کیسا باپ تھا جو اپنے بچے کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی مار دینا چاہتا تھا۔

آسیہ ادریس کی بات سن کر شوکڈ ہو گئی تھی ادریس یہ تم کیا کہہ رہے ہو میں اپنے بچے کی جان کیسے لے سکتی ہوں

آسیہ نے ادریس کا بازو پکڑ کر ادریس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

......ادریس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اس لیے وہاں سے چپ چاپ چلا گیا

آسیہ کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ادریس یہ سب بھی بول سکتا ہے۔

لیکن آسیہ نے بھی سوچ لیا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے بچے کو دنیا میں لا کر ہی رہے گی اور خود اُس کی حفاظت کرے گی۔

ادریس یہ خبر سن کر بہت پریشان ہو گیا تھا اس کا ارادہ آسیہ کو طلاق دینے تھا۔

اس نے آسیہ سے ساری پراپرٹی تو لے لی تھی اب اسے آسیہ کی ضرورت نہیں تھی۔

ادریس آسیہ کو پسند نہیں کرتا تھا وہ تو اپنی کزن کو پسند کرتا تھا۔

جس سے شادی ادریس نے آسیہ سے نکاح کے بعد ہی کر لی تھی۔

اُس لڑکی کا نام نگین تھا۔

نگین بھی اس پلان میں شامل تھی۔

لیکن اب آسیہ کی ماں بننے کی خبر نے ادریس کو مشکل میں ڈال دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب ادریس بچے کی پیدائش تک آسیہ کو طلاق نہیں دے سکتا تھا۔

حال

اریبہ، ہانی اور عادل علی کی خیریت معلوم کرنے آئے تھے۔

سجل اور احمد پہلے ہی وہاں پر موجود تھے۔

علی اب ٹھیک تھا لیکن اس کی ڈرامے بازیاں عروج پر تھی۔

اوئے تجھے کتے نے کیسے کاٹا عادل نے سیب کھاتے ہوئے پوچھا۔

تو سجل نے سارا واقعہ سب کو سنایا سب کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔

تم دونوں کو شرم نہیں آتی تم دونوں کسی کے گھر پکوڑے کھانے جا رہے تھے وہ بھی چوری کر کے عادل نے بات سننے کے بعد سنجیدگی سے کہا،

بلکل ٹھیک ہوا ہے تم دونوں کے ساتھ میرے بغیر پکوڑے کھانے جا رہے تھے نہ تم لوگ عادل نے گھورتے ہوئے کہا۔

اور سجل، ہانی اور اریبہ تو حیرانگی سے عادل کو دیکھ رہی تھیں۔

ان کو لگا شاید عادل اب دونوں کو ڈانٹے گا لیکن یہاں تو معاملہ ہی اُلٹ تھا۔

ان تینوں کا کچھ نہیں ہو سکتا سجل نے کہا تو اریبہ اور ہانی نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اوئے رکھ سیب خود تو کچھ لائے نہیں ہو اور جو پڑے ہوئے ہیں وہ بھی تم لوگ ختم کر دو علی نے احمد کو گھورتے ہوئے کہا۔

کیوں مرا جارہا ہے ایک سیب ہی تو لیا ہے احمد نے کہا۔

ویسے کیا زمانہ آگیا ہے ایک جانور دوسرے جانور کو کاٹنا شروع ہو گئے ہیں۔

عادل نے افسوس سے کہا۔

ہاں یار علی نے بھی عادل کی بات سے متفق ہوتے ہوئے کہا۔

باقی ساروں کے چہروں ہر عادل کی بات سن کر دبی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

کیا مطلب؟

علی کو جب عادل کی بات سمجھ میں آئی تو جو بھی چیز اس کے ہاتھ میں آئی اُٹھا کر عادل کو ماری۔

ان تینوں کا کچھ نہیں ہو سکتا چلوں باہر چلتے ہیں سجل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو تینوں باہر چلی گی۔

اور اندر تینوں لڑکے آپس میں ہنسی مزاخ میں مگن تھے۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

''اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں --

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

حور چلو شاپنگ کرنے چلے زین نے حور کو کہا جو اپنے بال بنا رہی تھی۔

اوکے حور نے خوشی سے کہا حور تو پہلے ہی شاپنگ کی دیوانی تھی۔

جلدی سے نیچے آجاؤ میں گاڑی میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں زین نے کہا اور باہر نکل گیا۔

حور بھی جلدی سے تیار ہو کر نیچے چلی گئی۔

زین نے حور کو بہت ساری شاپنگ کروائی تھی۔

زین اپنی مرضی سے بھی حور کو چیزیں لے کر دے رہا تھا۔

زین حور کو کان چھیدوانے والی دکان پر لے گیا تھا ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟

حور نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اسے خطرے کی گھنٹیاں سنائی دے رہی تھیں۔

زین اس کی بات پر مسکرا پڑا۔

میں چاہتا ہوں تم اپنی پیاری اور چھوٹی سی ناک میں بالی پہنو تمھاری ناک میں بالی بہت اچھی لگے گی۔

زین نے مسکراتے ہوئے کہا نہیں زین پلیز میں نے نہیں چھیدوانا ناک پلیز حور نے رونے والی شکل بنا کر کہا۔

زین کو حور کی شکل دیکھ کر بہت پیار آرہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیوں جانِ زین...... زین نے محبت سے پوچھا۔

وہ

Pain

ہوتی ہے پلیز چلے یہاں سے حور نے زین کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

میری جان اگر کسی اور وقت میں تم مجھے ایسے بازو سے پکڑ کر چلنے کا کہتی تو میں آنکھیں بند کر کے تمہارے پیچھے چل پڑتا۔

لیکن ابھی ممکن نہیں ہے۔زین نے کہا۔

حور اس وقت بہت بے بس تھی اس لئے زین کی ضد کے آگے گھوٹنے ٹیک دیے۔

حور کی ناک میں جب سوراخ ہونے لگا تو حور نے زور سے آنکھیں بند کر لیں اور زین کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا۔

یہ دو سیکنڈ کا بھی کام نہ تھا۔

حور نے ابھی بھی آنکھیں بند کی ہوئی تھیں تم آنکھیں کھول سکتی ہو حور زین نے کہا۔

تو حور نے آنکھیں کھول لیں۔

درد ہو رہا ہے؟زین نے پیار سے پوچھا۔

حور نے ہاں میں سر ہلایا۔

دکاندار نے کہا تھا دو تین دن تک ناک ٹھیک ہو جائے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین اور حور دونوں باہر آئے تو حور نے کہا مجھے گھر جانا ہے تو زین اسے گھر لے آیا۔

حور تم ناراض ہو زین نے گھر آکر حور سے پوچھا۔

نہیں تو مجھے تو بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے میں نے گھر آنے کا کہا تھا حور نے چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

حور کے چھوٹے سے ناک پر بالی بہت جچ رہی تھی اور حور کے چہرے کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔

کیا....... تو تم مجھے وہاں پر بتاتی میں تمہیں کچھ کھلا دیتا زین نے حیرانگی سے کہا۔

زین کو تو یہی لگ رہا تھا کہ شاید اس نے زبردستی حور کا ناک چھیدوایا ہے اس لئے ناراض ہے۔

تو آپ کو احساس ہونا چاہیے تھا نہ آپ مجھے شاپنگ پر لے کر گئے تھے ۔
آپ کو معلوم ہے میں نے پورے تین گھنٹے بنا کچھ کھائے پیے مال میں گزارے ہیں۔

حور نے اپنی انگلیوں سے تین کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جی بلکل تین گھنٹے بھوکا رہ کر تم نے تو ورلڈ ریکارڈ قائم کیا ہے تمہیں تو انعام ملنا چاہیے زین نے طنزیہ کہا۔

آپ تو چپ ہی رہے ایک تو کھانا نہیں کھلایا اور اُوپر سے باتیں بھی سنا رہے ہیں حور نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

تو زین نے حور کا بازو پکڑ کر حور کو اپنے سامنے کھڑا کیا۔

حور میری ماما بھی بلکل ایسی ہی بالی پہنتی تھی مجھے اُن کی بالی بہت پسند تھی۔

اور تمہیں معلوم ہے جب میں چھوٹا تھا تو میں نے تب ہی سوچ لیا تھا کہ میں اپنی بیوی کو بھی اپنی ماما کی بالی جیسی ہی بالی پہنچاؤں گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور دیکھو تمھاری ناک ہر کتنی بچ رہی ہے زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ماں کازک کرتے ہیں زین اداس ہو گیا تھا۔

حور بھی زین کی بات پر مسکرا پڑی۔

زین نے پیار سے حور کی ناک کو اپنے لبوں سے چھو کر پیچھے ہوا۔

حور مجھے کچھ کام ہیں مجھے آنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی تم کھانا کھالینا۔

زین نے حور کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا اور باہر چلا گیا۔

حور زین کے جانے کے بعد مسکرا پڑی۔

....

حمنہ آج بہت غصے میں تھی۔

اس کی دوست کی سالگرہ تھی اور گفٹ لینے مال آئی ہوئی تھی۔

جب اس نے زین کو ایک لڑکی کے ساتھ دیکھا زین جس انداز سے اور پیار سے اُس لڑکی سے بات کر رہا تھا حمنہ کو تو وہ زین کی بیوی ہی لگی تھی۔

تم صرف میرے ہو حمنہ نے اپنے کمرے کی چیزوں کو زمین پر پھینکتے ہوئے کہا اگر تم میرے نہیں ہوئے تو میں کسی کا بھی نہیں ہونے دوں گی۔

حمنہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی...

ماضی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم تو آسیہ کو طلاق دینے والے تھے تو دی کیوں نہیں ؟

نگین نے غصے میں ادریس سے پوچھا۔

جو خود پریشان بیٹھا ہوا تھا وہ میرے بچے کی ماں بننے والی ہے۔

ادریس نے کہا چہرہ ابھی بھی ویسے ہی نیچے تھا۔

کیا مطلب ؟

نگین نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ ادریس نے نگین کو یہی بتایا تھا کہ وہ ابھی تک آسیہ کے قریب نہیں گیا ہے۔

تم نے مجھے دھوکہ دیا۔

تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا نگین نے آنکھوں میں بے یقینی لیے کہا۔

ادریس کے پاس نگین کے سوال کا جواب نہیں تھا اس لیے خاموش رہا۔

نگین کو تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ادریس اسے دھوکہ بھی دے سکتا ہے۔

کیوں تم نے ایسا کیا بولو نگین نے ادریس کا گریبان پکڑتے ہوئے پوچھا ۔

وہ بیوی ہے میری میں حق رکھتا ہوں اُس پر اور میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔

ادریس غصے میں کہہ کر اُٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

....

آسیہ بہت پریشان رہنے لگی تھی ادریس نے گھر آنا بہت ہی کم کر دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ کو ادریس کی ضرورت تھی لیکن وہ گھر ہی نہیں آتا تھا۔

اس گھر میں ایک کاکا تھے جو آسیہ کی ماما کے پرانے ملازم کے بیٹے تھے آسیہ کاکا کو بھی اپنے ساتھ لے آئی تھی۔

کاکا آسیہ کو اپنی چھوٹی بہن سمجھتے تھے اور اُن کی بیوی بھی آسیہ کا بہت خیال رکھتی تھی۔

آہستہ آہستہ دن گزرتے گئے اور آخر وہ دن بھی آگیا جب آسیہ کو اللہ نے دو جڑواں بیٹوں سے نوازا۔

آسیہ کو لگا ہو سکتا ہے کہ ادریس اپنے بیٹوں کو دیکھ کر خوش ہو جائے اور واپس آجائے لیکن یہاں بھی آسیہ غلط ثابت ہوئی تھی۔

ادریس تو آسیہ کو ہوسپیٹل بھی نہیں لے کر گیا تھا سب کچھ کاکا اور اُن کی بیوی نے سنبھالا تھا۔

نگین نے ایک شرط پر ادریس کو معاف کیا تھا کہ وہ آسیہ کے پاس نہیں جایا کرے گا۔

آسیہ کو ہوسپیٹل سے واپس آئے دو دن گزر چکے تھے لیکن ادریس ابھی تک نہیں آیا تھا۔

آسیہ نے بہت کالز کیں۔

ادریس آسیہ کی کالز بھی نہیں اُٹھا رہا تھا۔

آسیہ کو اپنی قسمت پر رونا بھی آرہا تھا اور اسے اپنے انتخاب پر افسوس بھی ہو رہا تھا۔

آسیہ کو اب سمجھ آرہا تھا یہ سب ادریس نے پیسوں کے لیے کیا تھا۔ آسیہ کی ساری جائیداد ادریس اپنے نام کروا چکا تھا۔

اب آسیہ نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے دونوں بچوں کی اچھی پرورش کرے گی۔

اس نے ادریس کا انتظار کرنا چھوڑ دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ کے دونوں بیٹے تین ماہ کے ہو چکے تھے۔

آسیہ کے پاس صرف رہنے کے لیے ایک گھر ہی جو ابھی تک آسیہ کے نام ہی تھا۔

آسیہ نے گھر میں سلائی شروع کر دی تھی وہ گھر میں رہ کر محنت کرتی تھی۔ آسیہ نے گھر کا اوپر والا پورشن کرائے کے لیے دے دیا تھا وہاں جو فیملی آئی تھی وہ بہت اچھی تھی ان کا ایک بیٹا تھا جو لگ بھگ 3 ماہ کا ہی تھا۔ جس کا نام زین تھا۔ زین کی ماما کی دوستی آسیہ سے ہو گئی تھی زین کے والد سرکاری ملازم تھے دونوں میاں بیوی اپنے بیٹے کے ساتھ خوش تھے۔

آسیہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے بچوں کو کسی قسم کی تنگی ہو۔

آسیہ اپنے بچوں کو پڑھا لکھا کر اچھا انسان بنانا چاہتی تھی۔ وہ اپنے بچوں کو ادریس کی پرچھائی سے بھی دور رکھنا چاہتی تھی۔

بیٹی تم نے بچوں کے نام سوچے کاکا کی بیوی نے آسیہ سے پوچھا؟

جو اپنے خیالوں میں گم بیٹھی ہوئی تھی۔

.جی بھابھی میں نے سوچ لیے ہیں

میرے اس شیر کا نام آہل میر خان ہو گا جو 2 منٹ بڑا ہے اور میرے دوسرے شیر کا نام احد میر خان ہو گا۔

اور میر اس لئے کیونکہ ان کے دادا کا نام میر تھا۔

آسیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ماشاءاللہ بہت اچھے نام ہیں دونوں بچوں کے کاکا کی بیوی نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ بھی اپنے بیٹوں کی طرف دیکھ کر مسکرا پڑی جواب آسیہ کی کل کائنات تھے۔

حال...

ہانیہ عادل کے ساتھ یونی پہنچے تو علی اور احمد ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا ہوتے دیکھا۔

عادل جلدی سے ان کے پاس پہنچا اور دونوں کو ایک دوسرے سے پیچھے کیا۔

کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو لڑ کیوں رہے ہو عادل نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔

ایک سیکنڈ تمہیں کس نے کہا کہ ہم دونوں لڑ رہے تھے علی نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تو کیا ایک دوسرے سے پیار کر رہے تھے تم دونوں عادل نے چڑ کر جواب دیا۔

استغفر اللہ علی اور احمد دونوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔

ہانی کو عادل کی بات پر اپنی ہنسی کنٹرول کرنی مشکل ہو رہی تھی اس لئے عادل کو کلاس کا کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

یار وہ تو میں اس کنجوس کمینے انسان سے پیسے لے رہا تھا۔

اس نے پوری یونی کے لوگوں کا کھانا صرف اپنے لیے منگوایا تھا اور میرے والٹ سے پیسے دیے ہیں۔

احمد نے علی کو گھورتے ہوئے کہا جو کھڑا اپنے دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔

اوئے علی میرے بغیر ہی تو نے سارا کچھ کھالیا عادل نے بے یقینی سے پوچھا۔

تو مجھے ایسا سمجھتا ہے یار میں تجھے کبھی نہیں بھول سکتا چل میرے بھائی تیرے لیے بھی رکھا ہوا ہے علی نے کہا اور پھر دونوں کنٹین کی طرف چل پڑے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور احمد وہی حیران پریشان کھڑا ہوا دونوں کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

کمینوں مجھے تو لیتے جاؤ احمد نے پیچھے سے آواز دیتے ہوئے کہا اور دونوں کے پیچھے دوڑ لگائی۔

کچھ دیر بعد ہانی، سجل، اریبہ کے ساتھ ایک اور نئی لڑکی کے ساتھ کنٹین میں داخل ہوئیں۔

تینوں لڑکوں کو لگا شاید انہوں نے اس لڑکی کو کہی دیکھا ہے لیکن کہاں یہ یاد نہیں آرہا تھا۔

لڑکیاں لڑکوں کے ٹیبل کے پاس آئیں۔

پہچانا اسے سجل نے تینوں لڑکوں کی طرف دیکھتے ہوئے اُس لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو مسکرا رہی تھی۔

تینوں لڑکوں کے چہرے پر الجھن نمایا تھی۔

تو سجل نے ان کی مشکل آسان کر دی۔

یہ پری ہے۔

سجل نے کہا۔

اووو تیری یہ پری ہے علی نے حیرانگی سے کہا احمد اور عادل کو بھی یقین نہیں آرہا تھا۔

پری سجل کے گھر کے پاس ہی رہتی تھی.

سکول میں سارے ایک ساتھ ہی پڑھتے تھے ان کی آپس میں بہت اچھی دوستی تھی۔

پری بھی سجل کی طرح چنچل سی لڑکی تھی سجل اور پری دونوں مل کر تینوں لڑکوں کی ناک میں دم کیے رکھتی تھیں۔

پھر پری کے والد کا ٹرانسفر دوسرے شہر میں ہو گیا کیونکہ پری کے والد آرمی میں تھے اس لئے پری لوگ وہاں سے چلے گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پری اپنے ماں باپ کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی تھی اور اب یہ لوگ دوبارہ اپنے پرانے گھر شفٹ ہو گئے تھے۔

یار تم تو بہت خوبصورت ہو گئی ہو علی نے کہا عادل اور احمد نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔

کاش میں بھی تمہارے بارے میں یہ کہہ سکتی پری نے سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھیں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

پری کی بات پر لڑکیوں کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

لو جی پہلے ایک کم تھی جواب دوسری بھی آگئی ہے علی نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

اس کا اشارہ سجل کی طرف تھا۔

پری کی اریبہ اور ہانی کے ساتھ بھی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

تمہیں نکاح کی بہت بہت مبارک ہو پری نے عادل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

خیر مبارک پیاری بہنا عادل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سارے آپس میں ہنسی مزاخ کرنے لگے تھے۔

دور کھڑی حناء سے ان سب کا خوش ہونا بلکل بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا

....

زین آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟

حور نے زین سے پوچھا جو اس وقت بہت بری طرح اپنے کام میں غرق تھا۔

اور بہت ہی ایمپورٹنٹ کام کر رہا تھا۔

ہاں آتا ہے اور آج کی بریانی میں نے ہی بنائی ہے بھول گئی ہو زین نے سرسری سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور

don't say that to me

کہ تمہیں بھوک لگی ہے زین نے حور کے کچھ کہنے سے پہلے ہی کہا۔کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی حور نے کھانا کھایا تھا۔

زین آپ کتنے سمجھدار ہوگئے ہیں میرے ساتھ رہتے ہوئے حور نے خوشی سے اُچھلتے ہوئے کہا۔

زین نے ایک آئبرو اچکاتے ہوئے حور کی طرف دیکھا انداز ایسا تھا کہ پوچھنا چاہ رہا ہو۔

سیریسلی۔

حور کیا کہنا چاہ رہی ہو صاف صاف کہو زین نے الجھ کر پوچھا۔

مجھے بھوک لگی ہے حور نے کہا۔

تو کچن میں بریانی پڑی ہوئی ہے وہ کھالو زین نے دوبارہ لیپ ٹاپ پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے کہا۔

زین نے آج خود بریانی بنائی تھی زین کو کوکنگ کا بھی شوق تھا اس لیے جب بھی فری ٹائم ملتا تو کوکنگ کرتا تھا۔

وہ تو میں کھا چکی وں وہ ختم ہوگئی ہے اور کچن میں بھی کچھ نہیں ہے اور کاکا بھی سو گئے ہونگے حور نے کہا۔

زین کی انگلیاں حور کی بات پر تھمی تھی۔

زین نے دوبارہ حور کی طرف دیکھا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور میری جان میں نے کافی زیادہ بریانی بنائی تھی پانچ چھ لوگ تو آرام سے کھا سکتے تھے اور میں نے بھی نہیں کھائی تو دھیان سے دیکھو پڑی ہو گی زین نے پیار سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

زین نے بریانی زیادہ بنائی تھی اسے معلوم تھا کہ اس کی بیوی کی بھوک زیادہ ہے۔حیاء نے تو بلکل ہی تھوڑی سی کھائی تھی اور میر گھر پر نہیں تھا ورنہ وہ ضرور کھاتا۔

میر کو زین کے ہاتھ کی بریانی بہت پسند تھی۔

زین میں بھی تو وہی کہہ رہی ہوں وہ ساری میں کھا چکی ہوں حور نے اس بار تھوڑا غصہ سے کہا۔

زین تو حور کی بات سن کر حیران ہو گیا تھا۔

حور تم آج مجھے بتا ہی دو جو تم اتنا کھاتی ہو وہ جاتا کہاں ہے۔

زین نے حور کے متناسب جسامت پر نظریں گاڑھتے ہوئے کہا۔

زین کی نظروں میں ایسا کچھ تھا کہ حور کو اپنی نظریں جھکانی پڑیں۔

حور زین کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔

آپ پلیز مجھے کچھ بنا کر دیں حور نے کھڑے ہوتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

.حور اس وقت زین سے لڑنا نہیں چاہتی تھی اگر زین نے منع کر دیتا تو حور کو تو بھوکا سونا پڑنا تھا

او کے جیسی آپ کی مرضی زین نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

حور باہر چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چل زین لگ جا کام پر تو نے تو سوچا تھا تیری بیوی تجھے کھانے بنا کر دے گی لیکن یہاں تو معاملہ ہی اُلٹ ہے زین نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

اور کچن کی طرف چلا گیا

....

خان مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔

حیاء نے میر سے کہا جو کرسی سے ٹیک لگائے کسی سوچ میں غرق تھا۔

اور حیاء کی بات ہر ہوش میں آیا تھا۔

پیچھے دو دنوں سے حیاء میر کے کمرے میں ہی سو رہی تھی میر کمرے میں اُس وقت آتا تھا جب حیاء سو چکی ہوتی تھی حیاء کمرے کی لائٹ اون کر کے سوتی تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ میر بھی اسی کمرے میں سوتا تھا۔

حیاء کے جاگنے سے پہلے ہی میر اُٹھ جاتا تھا۔

ہنی یہاں کوئی مسئلہ ہے تمہیں؟

میر نے پیار سے پوچھا۔

نہیں لیکن یہ تو آپ کا کمرہ ہے نہ اور آپ باہر سوتے ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا۔

حیاء نے سیریس انداز میں کہا۔

میر اس کی بے خبری اور فکرمندی پر مسکرا پڑا یعنی حیاء میڈم اتنی غافل رہتی ہے ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ میر اس کے پاس ہی سوتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر اپنی جگہ سے اُٹھا اور حیاء کے پاس آیا۔

جان تم اکیلی کمرے میں رہ لو گی میر نے حیاء کے بلکل قریب ہو کر اس کے کان میں سرگوشی نما پوچھا۔

حیاء میر کے قریب آنے سے ایک دم کانپ گئ تھی اس کو ایسا لگا تھا جیسے اس کے جسم میں کرنٹ دوڑ رہا ہے میر کے ہونٹ حیاء کے کان کو ٹچ کر رہے تھے۔

حیاء جلدی سے آہل سے دو قدم پیچھے ہوئ مجھے آپ کے ساتھ آپ کے کمرے میں نہیں رہنا حیاء نے جلدی سے کہا۔

آہل کو حیاء کا خود سے دور جانا ایک آنکھ بھی نہیں بھایا تھا۔

آہل نے حیاء کو کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھنچا حیاء سیدھی آہل کے سینے سے جا لگی تھی۔

آہل کی پکڑ سخت نہیں تھی لیکن اتنی نرم بھی نہیں تھی کہ حیاء پیچھے ہو سکے۔

آئندہ مجھ سے دور جانے کی غلطی نہ کرنا ورنہ بہت برا پیش آؤ گا۔

آہل نے غصے سے حیاء کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا حیاء کی آنکھ میں پانی آ گیا تھا۔

تم یہی میرے کمرے میں میرے ساتھ رہو گی اور میں اس بارے میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتا۔

آہل کہتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا حیاء بیڈ روم بیٹھ کر رونے لگی تھی اسے میر کے غصے کی عادت نہیں تھی۔

وہ تو میر کے پیار کی عادی ہو گئ تھی اور اب میر کا اس پر غصہ کرنا حیاء کو برا لگ رہا تھا۔

....

تم کچھ کرو گے بھی یا تماشہ دیکھتے رہو گے حناء نے غصے سے نومی کو کہا جو حناء کو ہی دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حناء عادل اور ہانی کو ایک ساتھ دیکھ بہت غصے میں تھی۔

میری جان بس کل تک کا انتظار کر لو پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔

نومی نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا حناء بھی جو غصے میں بیٹھی ہوئی تھی نومی کی طرف متوجہ ہوئی۔

کیا کرنے والے ہو تم؟

حناء نے نومی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ تو تمہیں کل معلوم ہو جائے گا نومی نے اُٹھتے ہوئے کہا ۔

اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ تو صرف نومی ہی جانتا تھا۔

اب نومی اپنے پلان میں کامیاب ہو گا یا نہیں یہ تو کل ہی معلوم ہونا تھا

....

آہل غصے میں گھر سے باہر نکل آیا تھا وہ مزید حیاء کے پاس رکنا نہیں چاہتا تھا ورنہ اپنا غصہ کنٹرول نہ کر پاتا۔

حیاء کا آہل سے دور ہونا اور اس کے ساتھ نہ رہنے والی بات پتہ نہیں کیوں آہل کو اتنا غصہ دلا گئ تھی۔

آہل خود بھی نہیں جانتا تھا۔

لیکن جب حیاء نے کہا کہ اُسے میر کے ساتھ نہیں رہنا تو میر کو اپنا دم گھٹا ہوا محسوس ہوا تھا۔

.جبکہ میر جانتا تھا کہ حیاء کمرے کی بات کر رہی ہیں

لیکن پھر بھی اسے غصہ آگیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر اب حیاء سے دور جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا میر کے جینے کی وجہ حیاء بن گئی تھی۔

....

آہل کا جب غصہ کم ہوا تو گھر واپس آیا۔

لیکن رات کافی ہو چکی تھی۔

کاکا ابھی تک جاگ رہے تھے۔

کاکا آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں آہل نے کاکا کو دیکھا تو اپنی شرٹ کے بازوں کو فولڈ کرتے ہوئے پوچھا؟

بیٹا میں تمھارا ہی انتظار کر رہا تھا کھانا لگاؤں۔

کاکا نے پوچھا۔

کاکا آپ سے میں نے کتنی بار کہا ہے میرا انتظار مت کیا کریں آپ آرام کریں اور ویسے بھی مجھے بھوک نہیں ہے میر نے احترام سے کہا۔

کاکا آہل کی بات پر مسکرا پڑے وہ تو ٹھیک ہے بیٹا لیکن حیاء نے بھی کچھ نہیں کھایا شام سے اپنے کمرے میں بند ہے۔

حور بیٹی کافی مرتبہ گئی تھی اُسے بلانے لیکن اُس نے دروازہ نہیں کھولا اور کہا اُسے بھوک نہیں ہے کاکا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کاکا کی بات سن کر میر کا پانی کے گلاس کی طرف جاتا ہوا ہاتھ رک گیا تھا۔

کاکا آپ آرام کریں میں حیاء کو دیکھتا ہوں میر نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ٹھیک ہے بیٹا کاکا کہہ کر وہاں سے چلے گے۔

اور آہل اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

کر کے نیند کے مزے لوٹ رہی تھیں۔ on میر کمرے میں داخل ہوا تو حیاء میڈم کمرے کی ساری لائٹس

ایک تو اس لڑکی کی نیند اتنی پکی ہے کسی کے آنے جانے کا اسے معلوم ہی نہیں ہوتا۔

میر منہ میں بڑبڑاتے ہوئے حیاء کی طرف آیا۔

حیاء سوتے ہوئے زیادہ معصوم لگ رہی تھی۔

آہل کا دل بلکل بھی نہیں کر رہا تھا کہ وہ اپنی

sleeping beauty

کو جگائے لیکن کھانا کھلانا بھی تو ضروری تھا۔

ہنی...

میر نے حیاء کا گال سہلاتے ہوئے کہا۔

حیاء زرا سا بھی نہیں ہلی۔

آہل کو شرارت سوجھی تو آہل نے اپنے ہونٹ حیاء کے ہونٹوں پر رکھ دیے کچھ سیکنڈ بعد ہی حیاء کو اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہوا تھا اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں اور میر کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے کرنے لگی۔

میر نے حیاء کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ لیا تھا حیاء کو اب اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر اپنے ہونٹوں کو سیر اب کر کے تھوڑا سا پیچھے ہوا لیکن ابھی تک ویسے ہی جھکا ہوا تھا۔

حیاء آنکھیں بند کیے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی اس کے گال سرخ ٹماٹر کی طرح ہو گئے تھے۔

میر دلچسپی سے حیاء کے چہرے پر بکھرتے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔

حیاء نے اپنی آنکھیں کھولیں تو میر کو اپنے چہرے کے بہت قریب دیکھ کر دوبارہ سے آنکھیں بند کر لیں۔

میر حیاء کی اس حرکت پر مسکرا پڑا۔

honey open your eyes

آہل نے پیار سے حیاء کی آنکھوں کو چھوتے ہوئے کہا۔

اس وقت آہل کا لہجہ اس قدر نرم تھا کہ حیاء نے جھٹ سے آنکھیں کھول لیں۔

کھانا کیوں نہیں کھایا؟

میر نے حیاء کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں آپ سے ناراض تھی اس لئے نہیں کھایا اور میں ابھی بھی آپ سے ناراض ہوں۔

حیاء نے جلدی سے کہا۔

میر حیاء کی بات سن کر حیاء سے پیچھے ہٹا اور ہنسے لگا۔

حیاء بھی اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

میری بیوٹی کو ناراض ہونا بھی آتا ہے میر نے مسکراتے ہوئے حیاء کی ٹھوڑی کو ہلاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ویسے ناراض تو تم مجھ سے ہو تو کھانا کیوں نہیں کھایا کھانے سے کیسی ناراضگی میر نے مصنوعی سنجیدگی سے پوچھا۔

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں حیاء نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے پریشانی سے کہا۔

میر کو تو حیاء کی اس معصوم سی ادا پر بہت پیار آیا۔

ایسا کرتے ہیں پہلے کھانا کھالیتے ہیں پھر تم مجھ سے ناراض ہو جانا میں پھر تمھیں منالوں گا۔

میر نے حل بتاتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے حیاء نے اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

تو میر بھی اپنی معصوم سی بیوی کی معصومیت پر مسکراپڑا اور حیاء کے پیچھے چل پڑا۔

میر کھانا گرم کرنے لگا۔

خان آپ کو پیزا بنانا آتا ہے؟ حیا نے ٹیبل پر دونوں بازوں کو رکھ کر میر سے دلچسپی سے پوچھا۔

حیاء یہ تو بھول ہی گئ تھی کہ وہ میر سے ناراض ہے۔

بلکل آتا ہے میر نے محبت سے کہا۔

تمہیں پیزا کھانا ہے؟

میر نے ہاتھ روک کر پوچھا۔

ہمم لیکن ابھی نہیں کل اور وہ بھی آپ کے ہاتھ کا بنا ہوا حیاء نے خوشی سے کہا

ok done

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کل میری پرنسز جو کچھ بھی کہے گی اُس کا خادم اُسے وہ سب کچھ ضرور بنا کر دے گا۔

میر نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا جھک کر کہا۔

حیاء میر کے انداز پر کھکھلا پڑی۔

میر تو حیاء کی کھکھلاہٹ میں کھو سا گیا تھا کتنی خوبصورت مسکراہٹ تھی حیاء کی میر نے جلدی سے اپنی نظریں دوسری جانب پھیر لیں کہی اس کی اپنی ہی نظر نہ لگ جائے..

____

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

شکریہ-----

ماضی۔۔

آسیہ اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ مطمئن تھی۔

ادریس ابھی تک واپس نہیں آیا تھا آہل اور احد کے ساتھ زین کی دوستی ہوگئی تھی تینوں بچے گھر کی رونق بن گئے تھے۔

دوسال گزر گئے تھے تینوں نے اپنی شرارتوں سے پورے گھر کو سر پر اُٹھایا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ کو لگتا تھا اب ادریس کبھی واپس نہیں آئے گا کیونکہ جو وہ چاہتا تھا وہ اُسے مل چکا تھا لیکن یہ صرف آسیہ کا خیال ہی تھا۔

آہل کچھ سنجیدہ قسم کا بچہ تھا اور احد تھوڑا شرارتی قسم کا تھا۔

آہل، زین اور احد کے علاوہ کسی اور بچے کے ساتھ نہیں کھلتا تھا۔

ایک بار آسیہ زین، احد اور آہل کو پارک میں لے کر آئی تھی۔

آسیہ کے ساتھ زین کی امی بھی تھیں۔

دونوں باتیں کر رہی تھیں اور ایک نظر بچوں پر بھی ڈال لیتی۔

زین کی امی کو سب کچھ معلوم ہو گیا تھا جو کچھ آسیہ کے ساتھ ہوا تھا زین کی امی کو بہت دکھ بھی ہوا تھا۔

زین کی امی اور ابو دونوں نے آسیہ سے وعدہ کیا تھا جہاں تک ہو سکے گا وہ آسیہ کی مدد کرے گئے زین کے ابو کو آسیہ اپنی بہنوں کی طرح عزیز ہو گئی تھی۔

دونوں باتیں کر رہی تھی جب ان کو زین کے رونے کی آواز آئی دونوں نے بچوں کی طرف دیکھا تو حیران رہ گئیں۔

کیونکہ آہل اور احد ایک بچے کو پیٹنے میں مصروف تھے۔

زین پاس کھڑا رو رہا تھا وہ بچہ کافی ہیلتھ تھا اور ان سے تھوڑا بڑا بھی تھا لیکن پھر بھی اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔

آہل اور احد اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس بچے کو اپنی پوری طاقت لگا کر مارنے میں لگے ہوئے تھے۔

آسیہ اور زین کی امی جلدی سے بچوں کے پاس پہنچی اور اُس بچے کو اہل اور احد سے دور کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دونوں ماں کے پیچھے کرنے سے دوبارہ زین کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے تھے اور زین کے آنسوؤں کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے صاف کر بے لگے تھے۔

آسیہ اور زین کی امی تو اپنے تینوں شیطانوں کو دیکھ کر حیران کھڑی تھیں۔

اتنے میں اُس بچے کی ماں آ گئی آسیہ نے جلدی سے معذرت کی اُس بچے کی ماں کا بھی معلوم تھا اس کا بچہ دوسرے بچوں کو مارتا ہے اس لیے زیادہ بحث نہیں کی اور وہاں سے چلی گئی۔

آسیہ اور زین کی امی بچوں کی طرف مڑی جو زین سے پتہ نہیں کیا اپنی توتلی زبان میں کہہ رہے تھے۔

یہ کیا حرکت تھی؟

آسیہ نے تھوڑا غصہ سے پوچھا۔

ماما اس نے زین تو مالا تھا زین تو بوت درد ہوا تا احد نے جلدی سے اپنی توتلی زبان میں کہا۔

تو بیٹا آپ پیار سے بھی تو اُس بچے کو سمجھا سکتے تھے نہ زین کی ماما نے پیار سے احد کے گال کو چھوتے ہوئے کہا۔

احد نے شرما کر آنکھیں نیچے کر لیں زین کی امی تو اپنے چھوٹے سے شہزادے کی اس ادا پر فدا ہی ہو گئی تھیں اور جھٹ سے احد کے دونوں گالوں کو چوم لیا احد کا پیارا سا چہرہ لال ہو گیا تھا۔

احد تھوڑا شرمیلا ٹائپ کا تھا۔

آہل بیٹا آپ کو تو احد کو روکنا چاہیے تھا آسیہ نے اس بار پیار سے کہا۔

ماما اُس نے میلے بھائی تو مالا تا میں تیسے اسے چھول دیتا جو میلے بھائیوں تو مالے گا میں بھی اِچھ کو مالوں گا۔

آہل نے غصے سے اپنی توتلی زبان میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ آہل کی بات سن کر پریشان ہو گئی تھی۔

لیکن بیٹا آسیہ نے کچھ کہنا چاہا تو آہل جلدی سے بولا ماما گھر چلے تو آسیہ سرہاں میں ہلا کر بچوں کے پیچھے چل پڑی۔

حال۔۔

اگلے دن حیاء میر کو پورے گھر میں ڈھونڈ رہی تھی آخر پیزا جو کھانا تھا وہ بھی میر کے ہاتھ کا بنا ہوا۔

کاکا خان کہاں ہیں؟ حیاء نے کاکا سے پوچھا جو کھانا بنا رہے تھے۔

بیٹا میں نے اُسے اوپر جاتے ہوئے دیکھا تھا کاکا نے کہا۔

اوکے...

حیاء کہہ کر اُوپر کی طرف چل پڑی۔

حیاء باری باری سارے کمرے چیک کر رہی تھی لیکن اسے میر نہیں ملا۔

اُف میں کہاں ڈھونڈ آپ کو خان حیاء نے ماتھے پر نا آئے ہوئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

اب بس ایک کمرہ ہی رہ گیا ہے تھا اسے بھی چیک کر لیتی ہوں حیاء کہتے ہی اُس کی کمرے کی طرف گئ۔

جب اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو اند کے ماحول کو دیکھ کر ایک پل کو حیران ہو گئی۔

حیاء کو یہ کمرہ کوئی جم ہی لگ رہا تھا اس میں ہر طرح کی مشین پڑی ہوئی تھیں کمرہ بھی کافی بڑا تھا۔

کمرے میں اسے میر تو کہی نظر نہیں آیا حیاء چھوٹے چھوٹے قدم لیتی آگے جا رہی تھی جب پیچھے سے میر نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچا تو حیاء میر کے سینے سے جا لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کا چہرہ سامنے تھا اور کمر میر کے سینے سے ٹچ ہو رہی تھی۔

حیاء ایک دم گھبرا گئ تھی۔

لیکن جب میر کے مخصوص پرفیوم کی خوشبو حیاء نے اپنے اردگرد محسوس کی تھی پھر تھوڑا ریلیکس ہو گئ تھی۔

میر حیاء کے بالوں میں اپنا منہ چھپا کر اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اُتارنے لگا۔اس کے بالوں کی خوشبو اسے مدہوش کر رہی تھی۔

حیاء میر کی اس حرکت پر ایک دم بوکھلا گئ تھی حیاء میر کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن ہمیشہ کی طرح میر کی گرفت سے نکلنا حیاء کے لیے ناممکن تھا۔

حیاء اب یہاں آکر پچھتا رہی تھی۔

خان....

حیاء نے تھوڑا سنبھلتے ہوئے کہا اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔اس کی کپکپاہٹ میر محسوس کر سکتا تھا۔

پتہ نہیں کیوں کچھ دنوں سے میر کا حیاء کے قریب آنا اسے عجیب سے احساس میں گرفتار کر رہا تھا اس لیے حیاء سے جتنا ہوتا میر سے دور رہتی تھی جو کہ ناممکن ہی تھا۔

..میر نے اسی انداز میں حیاء کو دیوار کے ساتھ لگایا میں سن رہا ہوں خان کی جان

میر نے حیاء کے کان میں سرگوشی کی آواز اتنی آہستہ تھی کہ حیاء نے بہت مشکل سے سنی تھی۔

میر نے ہلکا سا حیاء کے کان کو اپنے ہونٹوں سے ٹچ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء ایک دم کانپ سی گئ تھی۔

..خان

حیاء نے پھر سے کہا اس بار اس کی آواز میں نمی گھل گئ تھی۔

یہ بات جب میر نے نوٹ کی تو جلدی سے حیاء کا چہرہ اپنی طرف کیا جس کی آنکھوں میں آنسو باہر نکلنے کو بے تاب تھے۔

ہنی اگر تمھاری آنکھوں سے ایک بھی آنسو باہر آیا تو بہت برا پیش آؤں گا۔

میر نے تھوڑا غصے سے کہا۔

حیاء کے آنسو ہمیشہ میر کو تکلیف دیتے تھے حیاء نے میر کی بات پر بڑی مشکل سے اپنے آنسو کو اندر اُتارا تھا۔

کہوں مجھے کیوں ڈھونڈ رہی تھی میر نے حیاء سے پوچھا نظریں اس کی حیاء کے تل پر مرکوز تھیں۔

حیاء کو جواب دینا بہت مشکل لگ رہا تھا میر کی لو دیتی نظریں حیاء کو اپنی نظریں جھکانے پر مجبور کر گئ تھی۔

حیاء اپنے ہونٹوں کو کاٹتے لگی تھی میر کو حیاء کی یہ حرکت بلکل بھی پسند نہیں آئ تھی۔

ہنی میں نے تمھیں کتنی بار کہا ہے ان پر ظلم نہ کیا کرو ان پر صرف میرا حق ہے اور انکو تکلیف پہنچانے کا حق میں تمہیں بھی نہیں دیا میر نے پیار سے حیاء کے ہونٹوں کو دانتوں سے آزاد کرتے ہوئے کہا۔

حیاء کو اب اپنی ٹانگوں پر کھڑے رہنا دشوار ہو رہا تھا۔

میر نے اس کی حالت کے مد نظر تھوڑا سا حیاء سے پیچھے ہوا۔

لیکن ہاتھ ابھی بھی پکڑا ہوا تھا میر جانتا تھا اگر اس نے حیاء کو چھوڑ دیا تو اس نے گر جانا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

میر کے پیچھے ہونے سے حیاء تھوڑی سی سنبھلی تھی۔تو اس کی نظر میر کی باڈی پر پڑی میر وقت صرف کالے رنگ کی بنیان میں تھا۔

خان آپ نے میرے کہنے پر جم شروع کیا ہے حیا نے خوشی سے پوچھا۔

حیاء نے اپنی ٹون میں واپس آتے ہوئے کہا۔

میر حیاء کی بات کا مطلب سمجھ کر مسکرا پڑا۔

بلکل میں اپنی بیوی کی بات کیسے رد کر سکتا ہوں میر نے تھوڑا پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔اور اپنے چہرے کا پسینہ صاف کرنے لگا۔

خان آپ بہت اچھے ہیں اب اپ سمارٹ ہو جائے گئے حیاء نے اپنی طرف سے بہت بڑی بات کی تھی۔

اف میری بیوی کو میں سمارٹ ہی نہیں لگتا لڑکیاں مجھ پر مرتی ہے اور حیاء میڈم کو ہوش ہی نہیں اور نہ اپنے غریب شوہر کی طرف دیکھنا گوارا کرتی ہے میر نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ہنی تم مجھے کیوں ڈھونڈ رہی تھی میر نے دوبارہ پوچھا۔

آپ نے مجھے پیزا بنا کر دینا تھا حیاء نے تھوڑا گھورتے ہوئے کہا میر اس کے انداز پر مسکرا پڑا۔

میں بنا چکا ہوں کچن میں پڑا ہوا ہے میر نے کہا

سچ حیاء نے خوشی سے پوچھا۔

ہمممم میر نے کہا تو حیاء جلدی سے وہاں سے جانے لگی جب میر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے مڑ کر میر کی طرف دیکھا۔

بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟

میر نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔

اپ کو جو بھی چاہیے وہ آپ بعد میں لے لیجیے گا حیاء کو پیزا کھانے کی جلدی تھی اس لیے جو منہ میں آیا بول گئ۔

میر کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہو گئ تھی۔

جو میں کہوں گا وہ تم دو گئ مجھے میر نے ذو معنی الفاظ میں پوچھا۔

حیاء کو تو کچھ سمجھ نہیں آیا اس لئے جلدی سے بولی جی دے دوں گی۔

حیاء کہہ کر وہاں سے بھاگ گئ۔

یہ تو تمہیں رات کو معلوم ہو گا سویٹی میر نے کہارات کا سوچ کر ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئ تھی۔

....

ہانیہ یار جلدی آجاؤ کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں عادل نے فون پر ہانی کو کہا۔

جو باتوں میں مصروف تھی۔بس عادل آرہی ہوں ہانی نے کہا۔

یار پیچھلے آدھے گھنٹے سے تم مجھے یہی کہہ رہی ہو اور پانچ بار میں تمھیں فون کر چکا ہوں عادل نے کہا۔

اوکے اس بار پکا پانچ منٹ تک آرہی ہوں ہانی نے عادل جو کہا اور فون بند کر دیا۔

سجل اریبہ اور پری بھی اسے بائے بول کر چلی گئیں تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی کے ہاتھ پر سیاہی گر گئی تھی اس کا ارادہ واشروم جا کر صاف کرنے کا تھا اس لیے جلدی سے واشروم کی طرف چل پڑی۔

جب اچانک کسی نے پیچھے سے اس کے منہ پر رومال رکھا اور ہانی کوئی مزاحمت بھی نہ کر سکی اور بے ہوش گئی۔

اس انسان نے ہانی جے بیہوش وجود کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور یونی کے پیچھلے گیٹ سے گاڑی میں لیٹا کر ہانی کو وہاں سے لے گیا۔

ہانی کا موبائل وہی گر گیا تھا جب دس منٹ گزر گئے ہانی نہیں آئی تو اس بار عادل کو غصہ آنے لگا تھا۔

اتنی بھی لاپرواہ کون ہے جبکہ سجل وغیرہ تو چلیں گئی ہیں تو پھر ہانی اتنی دیر کیوں لگا رہی ہے عادل نے سوچا اور ہانی کو کال کرنے لگا۔

لیکن ہانی کال نہیں اٹھا رہی تھی۔

عادل یونی کے اندر آ گیا تو تقریباً ساری یونی خالی ہو چکی تھی۔

اسے کہیں بھی ہانی نظر نہیں آئی عادل نے ہر جگہ دیکھ لیا تھا۔

عادل پریشانی سے واشروم کی طرف جا رہا تھا۔ جب اسے وہاں ہر ہانی کا موبائل زمین پر گرا ہوا نظر آیا۔

عادل کے دماغ نے جھٹ سے کچھ غلط ہونے کا کہا تھا۔

عادل نے ہانی کا موبائل اٹھایا اور پھر سے ہانی کو ڈھونڈنے لگا اسے شاید امید تھی کہ ہانی اسے مل جائے گی لیکن ہانیہ یہاں ہوتی تو ملتی نہ.

عادل نے سجل وغیرہ کو فون کر کے پوچھا تو ان کا بھی یہی جواب تھا کہ ہانی یونی میں ہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احمد اور علی نے عادل کو کہا تھا۔

... تم پریشان نہ ہو ہم ابھی آ کر ڈھونڈتے ہیں وہ مل جائے گی

....

حمنہ تمھارا شادی کے بارے میں کیا خیال ہے؟

حمنہ کی ماما نے اپنی بیٹی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کیا ماما آپ کو میری شادی کی کیوں پڑی ہے پہلے بھائی کی شادی ہو گی اُس کے بعد میری حمنہ نے دوٹوک انداز میں کہا۔

بیٹا تمھارا بھائی ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا وہ پہلے تمہاری شادی کرے گا۔

تمھارے پاپا کو اپنے بزنس پارٹنر کا بیٹا پسند آیا ہے اس لڑکے نے تمہیں پارٹی میں پسند کیا تھا اور پھر تمھارے پاپا سے بات کی تمھارے پاپا کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Infact

اس رشتے سے تمھارے پاپا کو بزنس میں بہت فائدہ ہو گا حمنہ کی ماما نے خوشی سے کہا۔

ماما میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں اور شادی بھی اسی سے کروں گی حمنہ اپنا فیصلہ سنا کر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

....

علی اور احمد اس وقت عادل کے پاس کھڑے تھے عادل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کہی سے بھی ہانی کو ڈھونڈ کر اپنی نظروں کے سامنے لے آئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

علی اور احمد بھی پوری یونی کو دیکھ چکے تھے لیکن ان کو ہانی کہی نہیں ملی تھی۔

اس وقت یونی پوری خالی ہو چکی تھی عادل ہمیں آہل بھائی کو بتا دینا چاہیے مجھے یہ معاملہ سیریس لگ رہا ہے علی نے سنجیدگی سے کہا۔

ہاں بھائی وہ ضرور ڈھونڈ لے گئے ہانی کو عادل جیسے ہوش میں آیا تھا اور جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف لپکا علی اور احمد بھی اس کے پیچھے بھاگے تھے۔

....

آہل اور زین اس وقت وائٹ پیلس میں موجود تھے اور ایک بہت ہی اہم مسئلے کو ڈسکس کر رہے تھے۔

اس گھر میں عادل اور ہانی کے علاوہ کوئی بھی نہیں ہوتا تھا اور عادل اور ہانی بھی اس وقت یونی گ ئے ہوئے تھے ۔

آہل ابھی بات کر رہا تھا جب عادل آہل کے گلے لگ گیا یہ سب اتنی جلدی ہوا تھا کہ زین اور آہل کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔

عادل کیا ہوا ہے تمہیں آہل نے پریشانی سے پوچھا بھائی وہ ہانی... عادل سے بولا نہیں جا رہا تھا کیا ہوا ہے ہانی کو آہل نے جلدی سے پوچھا۔

ایک پل کے لیے اس کا دل گھبرایا تھا بھائی وہ عادل کچھ کہتا کہ علی اور احمد بھی وہی آ گے کیا ہوا ہے ہانی کو زین نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تو علی نے ساری بات تفصیل سے دونوں کو بتا دی عادل تم اتنی جلدی ہار کیسے مان سکتے ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ نہیں ہو گا ہانی کو میں واپس لے کر آؤ گا چلو شاباش سنبھالو اپنے آپ کو آہل نے عادل کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا۔

بھائی اگر اسے کچھ ہو گیا تو عادل نے بے چینی سے پوچھا اس کی آنکھیں اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا جو اس کے ضبط کی نشاندہی کر رہے تھے۔

کچھ نہیں ہو گا میں اسے واپس لے آؤ گا میر نے پیار سے کہا۔

اپنے بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر میر کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔

آپ وعدہ کریں اسے صحیح سلامت واپس لائے گئے عادل نے کہا ۔

زین کو اس وقت عادل پر بہت ترس آ رہا تھا۔

اسے وہ وقت یاد آیا جب حور کو وہ لوگ اٹھا کر لے گ ئے تھے۔

زین کی بھی ایسی ہی حالت تھی لیکن زین اپنے آپ کو سنبھالنا جانتا تھا لیکن عادل اپنے اپ کو سنبھال نہیں پا رہا تھا۔

میں وعدہ کرتا ہوں ہانی کو کچھ نہیں ہو گا اوکے میر نے پیار سے کہا

اور زین کو اشارہ کیا اور باہر کی طرف چل پڑا زین بھی میر کے پیچھے چلنے لگا۔

ماضی۔۔

دن گزر رہے تھے آہل، احد اور زین نے سکول جانا شروع کر دیا تھا تین سال کیسے گزرے معلوم ہی نہیں ہوا۔

ایک دن آسیہ کچن میں کھانا بنا رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ کو لگا زین کی امی آئی ہونگی کیونکہ وہ باہر سبزی لینے گئ تھیں۔

آسیہ نے جب دروازہ کھولا تو سامنے والے شخص کو دیکھ کر شوکڈ ہو گئ تھی۔

سامنے ادریس کھڑا تھا۔

تم..... تم یہاں کیا لینے آئے ہو آسیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ادریس کی جان لے لیں۔

میری ایک بار بات سن لو آسیہ میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں پلیز ایک بار میری بات سن لو میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں ادریس نے بے بسی سے کہا۔

میں تمھاری کوئی بھی بات نہیں سننا چاہتی چلے جاؤ یہاں سے آسیہ نے غصے سے کہتے ہی دروازہ بند کر دیا۔

اور وہی بیٹھ کر رونے لگی۔

یا اللہ ابھی تو میں نے اپنے آپ کو سنھالا تھا ابھی تو میں نے اپنے آپ جو جوڑا تھا آسیہ دل میں اپنے اللہ سے مخاطب تھی۔

آنسو آنکھوں سے نا چاہتے ہوئے بھی بہ رہے تھے ہوش میں تو تب آئی جب اپنی گال پر چھوٹے ہاتھوں کا لمس محسوس کیا۔

آہل آسیہ کے پاس بیٹھا اپنی ماں کے آنسو صاف کر رہا تھا۔

آسیہ اپنے شہزادے کو دیکھ کر مسکرا پڑی اور آہل کو سینے سے لگایا۔

ماما آپ کیوں رو رہی ہیں؟

آہل نے اپنی ماں کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ نہیں میری جان وہ میں پیاز کاٹ رہی تھی تو آنکھوں سے پانی نکلنے لگا۔

آسیہ نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔

ماما آپ تو کہتی ہیں جھوٹ بولنا بری بات ہے تو پھر آپ جھوٹ کیوں بول رہی ہیں۔

آہل نے کہا۔

آہل بیٹا تمہیں بھوک لگی تھی نہ چلو میرے ساتھ کھانا تیار ہے ایسا کرو واحد اور زین کو بھی بلا لو آسیہ نے بات کو بدلتے ہوئے کہا۔

بے شک آہل چھوٹا تھا لیکن چیزوں کو بہت جلدی پک کر لیتا تھا۔

....

ادریس روزانہ آسیہ کے گھر کے سامنے آکر کھڑا ہو جاتا تھا آسیہ کے ساتھ ساتھ زین کے ابو نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی۔

زین کے ابو کو لگا شاید ادریس واقعی اپنے کیے پر شرمندہ ہے تو اس سے بات کر کے اسے ایک موقع دینا چاہیے۔

زین کے ابو نے ادریس سے بات کی تو اس نے جھوٹی کہانی بنا کر زین کے ابو کو سنائی زین کے ابو نے ادریس کی کہانی پر یقین بھی کر لیا تھا۔

جب انہوں نے ساری بات آسیہ کو بتائی تو آسیہ کو پریشانی نے آگھیرا تھا آسیہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ کیا کرے ادریس کی بات پر یقین کرے یا ناں کرے۔

بھائی مجھ کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں اگر اس بار بھی ادریس نے مجھے دھوکہ دیا تو میں کیا کرو گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ نے بے بسی سے زین کے والد کو کہا۔

دیکھو آسیہ ہر انسان کو ایک موقع ملنا چاہئے ادریس بھی اپنے کیے پر شرمندہ ہے اسے بھی ایک موقع دے کر دیکھو اور جہاں تک بات ہے کہ وہ تمھارے ساتھ پھر سے کچھ غلط نہ کرے تو میں پولیس میں رپورٹ کروا دیتا ہوں میرا ایک دوست ہے وہاں پر لیکن ہو گا وہی جو تم چاہو گی میں ہمیشہ تمھارے ساتھ کھڑا رہوں گا۔

زین کے ابو نے آسیہ کو پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

آسیہ سوچ میں پڑ گئی تھی اور پھر ایک فیصلے پر پہنچی اس نے ادریس کو ایک اور موقع دینے کے بارے میں سوچا۔

جب ادریس کو معلوم ہوا تو وہ بہت خوش ہوا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ آسیہ نے اسے معاف کر دیا ہے۔

سب کچھ ٹھیک ہوتا ہوا لگ رہا تھا ادریس کا بچوں کے لیے پیار دیکھ کر آسیہ کو اپنا فیصلہ ٹھیک لگا تھا۔

لیکن آسیہ ایک بات بھول گئی تھی سانپ کو کتنا ہی دودھ کیوں نہ پلا لو اُس کی خصلت میں ڈسنا ہی ہوتا ہے۔

....

ایک ماہ گزر گیا تھا آسیہ کو دوبارہ ماں بننے کی خوشی ملی تھی زین کی امی آسیہ کا بہت خیال رکھ رہی تھی۔

پھر ایک دن اچانک خبر ملی کہ زین کی امی اور ابو کی کار ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی ہے چونکہ ایکسیڈنٹ بہت برا ہوا تھا اس لیے دونوں میاں بیوی موقعے پر ہی دم توڑ گئے تھے۔

زین کی امی اپنی ایک دوست کی طرف جا رہی تھی زین نے جانے سے منع کر دیا تھا اس لیے وہ گھر پر ہی تھا۔

آسیہ کے لیے یہ خبر کوئی دھماکے سے کم نہیں تھی اس کی آنکھوں کے سامنے دونوں کا چہرہ گھوم رہا تھا۔

ان تین سالوں میں آسیہ زین کی امی کے بہت قریب ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے اپنی چھوٹی مانتی تھی۔

کب ان کے لاشوں کو گھر لایا گیا کب دفنایا گیا آسیہ کو بلکل بھی ہوش نہیں تھا۔

زین بہت رویا تھا احد بھی رویا تھا لیکن میر نہیں رویا اس نے ان دونوں کو چپ کروایا تھا۔

آسیہ تمھیں اپنے آپ کو سنبھالنا ہو گا زین کو تمہاری ضرورت ہے وہ اکیلا ہو گیا ہے کاکا کی بیوی نے آسیہ جو سمجھاتے ہوئے کہا جو گم سم سی بیٹھی ہوئی تھی۔

آسیہ تو پھر بھی زین کے والدین کی کچھ نہیں لگتی تھی اور اسے اتنا دکھ ہو رہا تھا تو زین تو ان کا اپنا بیٹا تھا۔

زین نے اپنی ماں باپ دونوں کو ایک ساتھ کھویا تھا۔

بھابھی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اور زین اکیلا نہیں ہے وہ میرا بیٹا ہے احد اور آہل کی طرح زین بھی میرا بیٹا ہے۔

آسیہ نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

آسیہ بچوں کے کمرے میں گئ تو آہل اور احد زین کو چپ کروا رہے تھے جو رو رہا تھا۔

آسیہ بچوں کے پاس گئ اور زین کو اپنے گلے سے لگایا زین کو بھی شاید کسی ایسے سہارے کی ضرورت تھی۔

ایک چھوٹا سا بچہ اپنے ماں باپ کے بغیر کیسے رہ سکتا ہے جب اسے یہ پتہ چلے کہ اب اس کے ماں باپ اس کے پاس نہیں ہونگے۔

زین نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا تھا۔

آسیہ بہت پیار سے زین کے بالوں کو سہلا رہی تھی آنی میرے ماما پاپا اب کبھی واپس نہیں آئے گئے؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے روتے ہوئے پوچھا۔

زین میری طرف دیکھو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گ ئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا ہے اور اب اگر تم رو گ ئے تو انہوں کو برا لگے گا تو کیا تم چاہتے ہو اُن کو برا لگے۔

زین نے جلدی سے نہ میں گردن ہلائی تو پھر رونا بند کرو میں ہوں نا آپ کی آنی آپ تینوں کی ماما بھی میں ہوں اور جب بھی آپ کو ماما پاپا کی یاد آئے تو آپ میرے پاس آجانا اور اپنے ماما پاپا کے لیے دعا کرنا۔

آسیہ نے پیار سے زین کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تو زین نے ہاں میں سر ہلایا۔

آسیہ بچوں کے پاس ہی سو گئی تھی۔

....

زین کے والدین کو گزرے مہینہ ہو گیا تھا

آج رات تیار رہنا ادریس نے آسیہ جو کو کہا۔

کیوں...

آسیہ نے پوچھا۔

میرے ایک دوست کی پیچھلے دونوں شادی ہوئی ہے شادی پر تو ہم لوگ جا نہیں سکے تو اُس نے ہمیں گھر میں ڈنر پر بلایا ہے اور تمھارا بھی دل بہل جائے گا ادریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوکے آسیہ کو ادریس کی بات ٹھیک لگی تھی جب احد کو معلوم ہوا تو اُس نے ساتھ جانے کا شور مچا دیا ادریس نے بہت منع کیا لیکن احد اپنی بات پر قائم رہا تو آسیہ نے کہہ دیا ٹھیک ہے تم بھی ساتھ آجانا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احد خوش ہو گیا تھا تینوں گھر سے نکلے ادریس کو پریشانی ہو رہی تھی کہ اب احد کا کیا کرے تو راستے میں ادریس نے گاڑی روک دی۔

کیا ہوا آسیہ نے ہو چھا تو ادریس باہر نکلا اور احد کو گاڑی سے باہر نکالا اور گاڑی میں دوبارہ بیٹھ گیا۔

آسیہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا ادریس کرنا کیا چاہ رہا ہے لیکن جب ادریس نے گاڑی اسٹارٹ کی تو احد کو سنسان جگہ پر دیکھ کر آسیہ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

آپ نے احد کو باہر کیوں نکالا پلیز گاڑی روکیے آپ کیا کر رہے ہیں؟

آسیہ نے روتے ہوئے پیچھے دیکھا تو احد روتا ہوا بھاگ کر گاڑی کی طرف آ رہا تھا۔

لیکن ادریس نے گاڑی اور تیز کر دی آسیہ کو اپنے جگر کے گوشے کو اس حالت میں دیکھ کر رونا آ رہا تھا اور اس کا باپ ظالم بنا گاڑی چلا رہا تھا۔

اسے زرہ بھی اپنے بیٹے کی پرواہ نہیں تھی گاڑی جب کافی آگے چلی گئ تو احد نے سڑک کے درمیان میں بیٹھ رونا شروع کر دیا۔

چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا اور سڑک کے درمیان میں ایک بچہ بیٹھا رو رہا تھا۔

ماما آپ کہاں ہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے اللہ تعالیٰ پلیز آہل اور زین کو میرے پاس بھیج دو میں پکا اب کبھی بھی ماما کو تنگ نہیں کروں گا۔

احد اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے دعا کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اتنے میں ایک گاڑی فل سپیڈ میں آئی اور احد کو ٹکر مار کر چلی گئی اس گاڑی نے مڑ کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کہ پیچھے ہوا کیا ہے۔

تھوڑی دیر بعد ایک اور گاڑی احد کے پاس آکر روکی جو دور سے ہی ایکسیڈنٹ کو ہوتے ہوئے دیکھ چکی تھی۔

وہ آدمی جلدی سے باہر آیا اور احد کے قریب آیا جو خون میں لت پت پڑا ہوا تھا۔

یااللہ یہ کیا ہوا ہے۔

اس آدمی نے احد کو اپنی گود میں اُٹھایا اور گاڑی کی طرف بھاگا۔

ادریس گاڑی روکو آسیہ نے غصے سے ادریس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے کہا اس کا دل بہت بری طرح گھبرا رہا تھا۔

ادریس نے انجکشن نکالا اور آسیہ کو لگادیا آسیہ تھوڑی دیر بعد ہی بے ہوش ہوگئی تھی۔

....

وہ آدمی احد کو ہوسپیٹل لے آیا تھا خون کافی بہہ گیا تھا اور سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے احد کوما میں چلا گیا تھا۔

وہی آدمی احد کو اپنے گھر لے گیا تھا اور گھر میں اس نے سارا انتظام کرلیا تھا اس آدمی کی کوئی اولاد نہیں تھی اس آدمی نے اھد کو اپنا بیٹا بنالیا تھا۔

اس آدمی کی بیوی بھی احد کا بہت خیال رکھتی تھی دونوں کو امید تھی کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد احد ٹھیک ہوجائے گا اور جس کا دل صاف ہو اور اللہ سے سچے دل سے مانگے تو اللہ ضرور عطا کرتا ہے۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آنٹی ماما اور احد ابھی تک کیوں نہیں آئے آہل نے کاکا کی بیوی سے پوچھا ۔

بیٹا تم سو جاؤ وہ آتی ہی ہو نگی کاکا کی بیوی نے پیار سے کہا۔

نہیں جب تک ماما اور احد نہیں آجاتے میں نہیں سو سکتا۔

آہل نے ضدی لہجے میں کہا اور میں بھی زین نے بھی کہا۔

کاکا کی بیوی کو خود ٹینشن ہو رہی تھی کافی دیر ہو چکی تھی ابھی تک آسیہ واپس نہیں آئی تھی۔

....

آسیہ کی جب آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک انجان جگہ پر پایا۔

اس کا سر بڑی طرح دکھ رہا تھا اس کی نظر جب سامنے پڑی تو ادریس سامنے ہی بیٹھا ہوا تھا اور آسیہ کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

تم سوچ رہی ہو گی کہ یہ سب کچھ میں نے کیوں کیا میرا مقصد کیا تھا؟

تو میں خود ہی تمہیں بتا دیتا ہوں تمہیں زیادہ اپنے دماغ پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے تم سے پیسوں کے لیے شادی کی تھی میں اپنی کزن کو پسند کرتا تھا اور اس سے میں نے شادی بھی کر لی تھی۔

میں نے تمھاری ساری جائیداد اپنے نام لگالی تھی اس لیے میں تمھیں چھور کر چلا گیا تھا۔

پھر میں نے بڑے پیمانے پر بزنس شروع کیا تو پھر پیسے کم پڑ گے تو میں نے سوچا کیوں نہ میں اپنی بیوی سے مدد لے لوں پھر میں تمہارے پاس آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بہت محنت کرنی پڑی تمھیں منانے کے لیے اور پھر تم نان بھی گئ لیکن اُس کمینے انسان نے پولیس میں رپورٹ درج کرادی تھی اگر میں نے تمھارے ساتھ کچھ بھی غلط کیا تو پولیس مجھے گرفتار کرلے گئ۔

پھر اُسے بھی راستے سے ہٹانا پڑا اور اُس کی بیوی تو فضول میں ہی مر گئ ادریس نے افسوس سے کہا۔

آسیہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا تم نے آسیہ سے آگے بولا نہیں جا رہا تھا۔

ہاں میں نے ہی ان دونوں کا ایکسیڈنٹ کرایا تھا اور تمھاری امی وہ سیڑھیوں سے گر نہیں مری تھی میں نے آن کو دھکا دیا تھا ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں تم سے پیسوں کے لیے شادی کر رہا ہوں۔ادریس ایک کے بعد ایک راز کھولتا جا رہا تھا۔

آسیہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

احد تو تمھارا اپنا خون ہے تمہارا اپنا بیٹا اسے تم نے سنسان جگہ پر کیوں چھوڑا وہ اکیلا وہاں کیا کرے گا تمہیں زرا بھی ترس نہیں آیا آسیہ نے اس بار چلاتے ہوئے کہا۔

میرا صرف ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے میرا اور کوئ بچہ نہیں ہے سمجھی تم ادریس نے آسیہ کے منہ کو زور سے پکڑتے ہوئے کہا۔

تم ایک بے غیرت اور گھٹیا انسان ہو آسیہ نے ادریس کو پیچھے دھکا دیتے ہوئے کہا۔

تمہیں آج معلوم ہوا ہے ادریس نے کمینگی سے ہنستے ہوئے کہا۔

اتنے میں ایک شخص اندر آیا اس کی آنکھوں سے ہی ہوس ٹپک رہی تھی۔

ادریس تم نے بہت وقت لے لیا ہے اب میری باری ہے اس شخص نے آسیہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بلکل

ہاں ایک اور بات مجھے اس نے پیسے دیے ہیں بدلے میں تمہاری قربت مانگی ہے اب میں چلاتا ہوں اپنا خیال رکھنا

ادریس کہہ کر جانے لگا جب آسیہ کی آواز پر اس کے قدم روکے۔

میں تمھارے بچے کی ماں بننے والی ہوں آسیہ نے روتے ہوئے کہا میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے میرے صرف دو بچے ہے اب تم انجوائے کرو ادریس نے ایک آنکھ دبا کر کہا اور وہاں سے نکل گیا۔

آخری آواز جو اس کے کانوں میں پڑی تھی وہ یہ تھی۔

میرے بیٹے تمھیں نہیں چھوڑے گئے۔

ادریس ان سنی کرتا وہاں سے چلا گیا

ادریس کا دوست آسیہ کی طرف بڑھنے لگا آسیہ نے اسے بہت قسمے دی اس شخص کے سامنے گر گڑائی لیکن وہ انسان درندہ بنا آسیہ کی روح تک کو زخمی کر گیا تھا.

....

اگلے دن کاکا اور ان کی بیوی بہت پریشان تھے آسیہ کا کچھ آتا پتہ نہیں تھا زین اور آہل بار بار پوچھ رہے تھے کاکا کے پاس بھی کوئی جواب نہیں تھا۔

کاکا نے پولیس میں رپورٹ درج کروائی تھی پولیس والوں نے بھی کوشش کی لیکن کوئی سوراخ ہاتھ نہیں لگا۔

ادریس نے بڑی صفائی سے سارا کام کیا تھا۔

آخر تھک ہار کر کاکا آہل اور زین کو اپنے گاؤں لے گ ئے تھے گاؤں کا چودھری کافی اچھا انسان تھا کاکا زین اور آہل کو اُن کے پاس لے آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چوھدری نے جب آہل کو دیکھا تو اسے لگا یہ وہی لڑکا ہے جس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا لیکن وہ کوما میں تھا اور ان کے اپنے گھر پر تھا تو یہاں کیسے آسکتا ہے۔

لیکن جب چوہدری نے ساری کہانی سنی تو پھر اسے سمجھ آیا کہ وہ اُس کا جڑواں بھائی ہے جو ان کے پاس ہے۔

چوہدری بچوں اور کاکا کو اپنے گھر لے آیا تھا آہل اور زین نے جب احد کو دیکھا تو دوڑ کر اس کے پاس گ ئے احد تم کہاں چلے گ ئے تھے؟

تم جانتے ہو ہم نے تمہیں کتنا مس کیا زین نے احد کو ہلاتے ہلاتے ہوئے کہا۔

آنکل یہ اُٹھ کیوں نہیں رہا اور میری ماما بھی یہی ہے آہل نے چہرے پر خوشی لیے پوچھا۔

نہیں بیٹا آپ کی ماما یہاں نہیں ہے چوہدری نے کہا آہل کا منہ لٹک گیا تھا۔

بچوں تم لوگ کچھ کھالو پھر بات کرتے ہیں چوہدری نے کہا اور ملازم کو آواز دے کر بچوں کو وہاں سے بھیجا.

....

میں پوری کوشش کروں گا بچوں کی ماں کو ڈھونڈنے کی تم پریشان مت ہو اور بچے یہی رہے گ ئے میرے پاس تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں۔

چوھدری نے کاکا نے کاکا کو کہا۔

کیسی باتیں کر رہے ہے آپ چوھدری صاحب مجھے آپ پر ہی بھروسہ تھا اس لیے یہاں آیا ہوں کاکا نے کہا۔

یہ تو تم نے بہت اچھا کیا چوہدری نے کہا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

چوہدری نے اپنے بندے ہر طرف پھیلا دیے تھے کافی کوشش کی بعد ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ آسیہ کہاں پر ہے چوہدری کے لیے آسیہ کو وہاں سے نکالنا مشکل نہیں تھا اس لیے اس نے وہاں سے آسیہ کو نکال لیا تھا۔

ادریس کا دوست وہاں سے فرار ہو گیا تھا آسیہ کی حالت بہت بری تھی اسے ہوسپیٹل ایڈمٹ کرایا گیا تھا ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ آسیہ کی حالت کافی کرٹیکل ہے اور وہ ماں بھی بننے والی ہے اس ساری سچویشن میں آسیہ کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔

چھ مہینے آسیہ ہوسپیٹل میں ہی رہی تھی آہل اور زین کو جب سے معلوم ہوا تھا وہ روز آسیہ سے ملنے آتے تھے۔

آسیہ کو اللہ نے ایک اور بیٹے سے نوازا تھا جس کا نام چوہدری کی بیوی نے عادل خان رکھا تھا۔

آسیہ بلکل خاموش ہو گئی تھی آسیہ اب کافی بیمار رہنے لگی تھی۔

چوہدری آسیہ کو اپنے گھر لے آیا تھا آسیہ میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ احد کے بارے میں پوچھ سکے پھر ایک دن آسیہ نے چوہدری کی بیوی سے احد کا پوچھ ہی لیا اور پھر انہوں نے آسیہ کو سب کچھ بتا دیا اور آسیہ کو احد کے پاس لے آئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسیہ اپنے بیٹے کو اس حال میں دیکھ کر رونے لگی تھی چوہدری کی بیوی نے بہت مشکل سے آسیہ کو سنبھالا تھا۔

....

وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا آہل آٹھ سال کا ہو گیا تھا اس کا زیادہ لگاؤ عادل کے ساتھ تھا

ایک رات آسیہ نے آہل کو اپنے پاس بلایا تھا بیٹا یہ ڈائری میں تمھیں دے رہی ہوں اس میں سارا سچ موجود ہے لیکن تم مجھ سے وعدہ کرو اسے اس وقت تک نہیں کھولو گے جب تک تم کچھ بن نہیں جاتے اُس سے پہلے تم اس ڈائری کو نہیں کھولو گے وعدہ کرو آسیہ نے پھر نے کہا۔

میں وعدہ کرتا ہوں ہوں ماما آہل نے ڈائری پکڑتے ہوئے کہا۔

تم اپنے تینوں بھائیوں کا بہت سارا خیال رکھو گے اُن کی حفاظت کرو گے آسیہ نے آہل کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

ماما میں سب کا خیال رکھو گا آپ پلیز رونا بند کرے آہل نے اپنی ماں کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو آسیہ نے آہل کو گلے لگایا اور اس کے ماتھے کو پیار سے چوما۔

میری ایک اور بات مانو گے آسیہ نے ایک آس سے پوچھا۔

تو آہل نے اپنی ماں کے چہرے کی طرف دیکھا۔

میرے مرنے کے بعد مجھے میری امی کے پاس دفنانا آسیہ نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل ایک جھٹکے سے آسیہ سے پیچھے ہوا۔

ماما یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہے آپ ہمیں چھوڑ کر کہی نہیں جائے گی ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گا

آہل نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

اوکے اوکے سوری اب نہیں کہوں گی۔

چلوں زین اور احد کے پاس چلتے ہیں آسیہ نے بھی اُٹھتے ہوئے کہا۔

آپ پہلے وعدہ کریں اب ایسی باتیں نہیں کرے گی۔

آہل نے کہا۔

اوکے میری جان نہیں کروں گی اب چلو آسیہ نے کہا اور پھر دونوں احد کے کمرے کی طرف چل پڑے جہاں احد ابھی تک کوما میں تھا۔

آہل جیسے جیسے بڑا ہوتا جا رہا تھا اسے اپنے باپ سے نفرت ہوتی جا رہی تھی آہل کو لگتا تھا کہ ان کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے اس میں کہی نہ کہی اس کے باپ کا ہاتھ ہے۔

کیونکہ ادریس کے آنے سے پہلے سب کچھ ٹھیک تھا۔

آسیہ کافی دیر بچوں سے باتیں کرتی رہی تھی پھر اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔

آسیہ نے فجر کی نماز ادا کی اور پھر دوبارہ سجدے سے اٹھی ہی نہیں۔

صبح جب زین اور آہل کو معلوم ہوا کہ آسیہ اب نہیں رہی تو ان کو یقین نہیں آیا تھا آہل آخری بار اپنی ماں کے جانے کے پر رویا تھا اور اس نے عہد کیا تھا اپنی ماں کے مجرم کو سزا دے کر رہے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے کاکا اور چوہدری کی باتیں سن لی تھیں آہل کو پورا یقین تھا اس سب کے پیچھے ادریس کا ہاتھ ہے آہل اپنی ماں کی خواہش پر اپنی ماں کو دوبارہ اسی گھر میں لے آیا تھا۔

ادریس کو جب معلوم ہوا تو ہمدردی اکٹھی کرنے آ گیا تھا۔

جنازے میں بھی شامل ہوا تھا لوگوں کی نظروں میں بھی تو اچھا بننا تھا۔

اگلے دن ہی ادریس عادل اور آہل کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

ادریس نے ایک بار بھی دونوں کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

چوہدری اور ان کی بیوی احد کو لے کر لندن چلے گ ئے تھے۔

وہاں پر علاج کرا رہے تھے وہ ایک کوشش کرنا چاہتے تھے۔

آہل نے اپنا گھر سیل کر دیا تھا اور عادل اور زین کو لے کر امریکہ چلا گیا۔

آہل اور زین وہاں جا کر دن رات محنت کرتے تھے انھیں بڑا آدمی بننا تھا اپنی ماں کا خواب پورا کرنا تھا۔

کافی کوششوں کے بعد احد کو ہوش آ گیا تھا۔

عادل کو احد کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔

آہل نے کہا تھا صحیح وقت آ ے پر عادل کو پتہ چل جائے گا ۔

احد کو ہوش آنے پر سب یاد آ گیا تھا کیسے اس کا باپ اسے سنسان سڑک پر چھوڑ کر گیا تھا اس کی ماں کیسے گڑ گڑا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں جانتا ہوں میری ماں آپ کی وجہ سے ہمیں چھوڑ کر چلی گئی میں آپ کو احد دل میں اپنے باپ سے مخاطب تھا۔

....

آخر آہل اور زین کی محنت رنگ لائی اور آہل امریکہ کا مشہور بزنس مین میں شامل ہو گیا تھا۔

لوگوں کے لیے وہ آہل میر خان تھا لیکن برے لوگوں کے لیے وہ ایک بیسٹ تھا۔

میر زین اور احد جب ملے تھے تو تینوں کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا تینوں کا دکھ سیم تھا۔

تینوں نے اس وقت وعدہ کیا تھا مل کر بدلہ لے گے ئے چاہے ان کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

جس نے ان کے ہنستے مسکراتے گھر کو برباد کیا تھا۔

....

احد اُس حادثے کے بارے میں آہل اور زین کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

احد امریکہ میں آہل کے بزنس کو سنبھالنے لگا تھا۔

آہل اور زین پاکستان میں بزنس کو سیٹ کرنے میں لگ گے ئے تھے۔

احد کافی بار پاکستان اچکا تھا

جب آہل کو احد کی ضرورت ہوتی تو احد آہل کے پاس ہوتا تھا۔

آہل بیسٹ کے کام سر انجام دیتا تھا اور احد آہل بن کر آہل کے آفس والے کا کرتا تھا۔

اب احد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پاکستان آرہا تھا تین سال پہلے چودھری کی بیوی کی وفات ہو چکی تھی۔

اور ایک سال پہلے چودھری صاحب بھی دنیا سے کوچ کر چکے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دونوں نے احد کو اپنے بیٹے کی طرح پالا تھا احد ان دونوں کی دل سے عزت کرتا تھا۔

حال۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تم آج آنے والے ہو میں خود تمہیں پِک کرنے آ جاتا۔

زین نے ناراضگی سے کہا تو احد اس کی بات پر مسکرا پڑا۔

یار میں تم لوگوں کو سرپرائز دینا چاہتا تھا لیکن پتہ نہیں یہ آہل کو کیسے سب معلوم ہو جاتا ہے احد نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

آہل کیا چیز ہے آج تک مجھے معلوم نہیں ہو سکا تو تمہیں کیسے معلوم ہو گا زین نے میٹھا سا طنز کرتے ہوئے کہا۔

زین کی بات پر احد کا قہقہہ بے ساختہ تھا اور یہ سچ بھی تھا۔

لوگ مڑ مڑ کر اس

Dashing

بندے کو دیکھ رہے تھے۔

اب گھر کب تک آ رہے ہو زین نے پوچھا بس تھوڑی دیر تک میں نے سوچا کچھ گفٹس لے لوں۔

او کے ٹھیک ہے زین نے کہہ کر موبائل بند کر دیا۔

زین نے ہانی کے بارے میں احد کو نہیں بتایا تھا احد ہانی، حیاء اور حور کے بارے میں جانتا تھا۔

زین کو یقین تھا آہل آج ہی ہانی کو ڈھونڈ لے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

احد چلتے ہوئے فون پر بات کررہا تھا جب اچانک کسی سے ٹکرایا۔

غلطی احد کی نہیں تھی سامنے والے کی تھی۔

جو نیچے دیکھ کر چل رہی تھی۔

آپ دیکھ کر نہیں چل سکتے خوبصورت لڑکی دیکھی نہیں اور ٹکرانے کے بہانے ڈھونڈنے لگتے ہیں۔

اللہ نے دو آنکھیں دی ہیں تو اُن کا استعمال بھی کریں۔

non stop

بولی جارہی تھی۔

excuse me

مس آپ کا دھیان کہی اور تھا جو اپ کو ایک ہینڈ سم انسان نظر نہیں آیا اور دوسری بات مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم جیسی لڑکی سے ٹکرانے کا احد نے بھی طنزیہ کہا۔

۔ کیا کہا آپ نے مجھ جیسی لڑکی سے کیا مراد ہے آپ کی اور آپ سے کس نے کہہ دیا آپ ہینڈ سم ہیں۔۔

آپ سے زیادہ خوبصورت بندر تو میں نے چڑیا گھر میں دیکھا تھا۔

پری نے گھورتے ہوئے کہا۔

What

تم مجھے بندر کہہ رہی ہو احد نے بے یقینی سے پوچھا۔

لندن میں تو لڑکیاں احد کے قریب آنے کے بہانے ڈھونڈتی تھیں اور یہ لڑکی اسے بندر سے ملا رہی تھی،

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سچ کڑواہی ہوتا ہے پری نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔

ویسے تمہارے جیسی لڑکی بھی میں نے آج پہلی بار دیکھی ہے جو شکل سے تو بہت خوبصورت ہے لیکن زبان کی اتنی ہی کڑوی ہے احد نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا۔

پری کو سمجھ نہیں آیا اسے اپنی تعریف سمجھے یا بے عزتی۔

آپ...

پری کچھ کہنے ہی والی تھی جب اس کا موبائل رنگ ہوا۔

پری نے کال اٹینڈ

کی اور ایک گھوری احد پر ڈال کر وہاں سے چلی گئ۔

احد ابھی بھی حیران کھڑا تھا اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ لڑکی اس کی اتنی اچھی شکل کو بندر سے ملا کر چلی گئ تھی۔

عجیب لڑکی تھی احد منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

....

آہل اور احد دونوں کی شکلیں ایک جیسی تھیں بس آنکھوں کا فرق تھا۔

آہل کی آنکھیں براؤن تھیں اور احد کی کالی تھیں

ایک بار جب آہل احد سے ملنے گیا تھا تو ان لوگوں نے ایک کلب میں ملنا تھا۔

آہل پہلے پہنچ گیا تھا اس لیے بیٹھا انتظار کر رہا تھا احد کے ساتھ ہی زین نے آنا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب ایک لڑکی آہل کے پاس آئی۔اس کے کپڑے اس قدر چھوٹے تھے کہ آہل نے اپنی نظروں کازاویہ تبدیل کر لیا۔

جان......

تم کل کہاچلے گ ئے تھے ۔اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور آہل کے کاندھے ہر اپنا ہاتھ رکھا۔

میر تو پہلے لڑکی کی بات سن کر حیران ہو گیا تھا۔

لیکن جلد ہی اسے بات سمجھ میں آ گئ تھی۔اس بے لڑکی کا ہاتھ جھٹکا۔

Actually

مجھے کچھ کام یاد آ گیا تھا

آہل نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا ۔

آہل نے بڑی مشکل سے اس لڑکی کو وہاں سے بھیجا تھا کہ تھوڑی دیر بعد پھر سے ایک لڑکی آہل کے پاس آ گئ۔

اس بار میر کا صبر جواب دے گیا اور اُٹھ کر وہاں سے باہر چلا گیا۔

اس نے احد میسج کر کے پارکنگ میں بلایا تھا۔

احد ایک دم ہشاش بشاش سا آہل کے پاس آیا۔

آہل نے احد کے آتے ہی اس کی دھلائی شروع کر دی تھی۔احد جو سمجھ

کمینے کتنی لڑکیوں سے تو نے وعدہ کیا ہے شادی کا آہل نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

احد کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا لیکن پھر بھی مسکرا رہا تھا اب اسے آہل کے غصے کی وجہ معلوم ہوئ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یار ابھی تیرے بھائی کو کوئی پسند نہیں آئی جس دن پسند آ گئی سب سے پہلے تجھے ہی بتاؤ گا احد نے اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے کہا۔

اتنے میں زین بھی ان کے پاس آ گیا تھا اسے تھوڑی سی دیر لگی تھی معاملے کی طے تک جانے میں۔

تو کلب میں تو ساری تمھاری بہنیں موجود ہیں نہ جو اپنے بھای کا پوچھ رہی تھیں۔
آہل نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

استغفر اللہ احد نے ایک دم کہا تو زین اس کی شکل دیکھ کر ہنسے لگا۔

تیرے بہت دانت نکل رہے احد نے زین کو گردن سے پکڑتے ہوئے کہا۔

تمہاری حالت کو انجوائے کر رہا ہوں زین نے بھی صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

اب چلو اندر چلے احد نے زین کو گھورتے ہوئے کہا میں اس کلب میں نہیں جاؤنگا کسی اور جگہ چلتے ہیں۔

میر حکم سناتے ہوئے گاڑی کی طرف چل پڑا۔
یہ اس نے ہم سے پوچھا ہے یا حکم دیا ہے۔
احد نے نا سمجھی سے پوچھا۔

حکم دیا ہے اب چلو ورنہ وہ اکیلا ہی چلا جائے گا زین نے کہا تو دونوں جلدی سے گاڑی کی طرف بھاگے.

....

ہانی کو جب ہوش آیا تھا تو اپنے آپ کو کرسی سے بندھا ہوا پایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا ہر طرف اندھیرا تھا۔

کوئی ہے یہاں؟

ہانی نے چلاتے ہوئے کہا۔لیکن کوئی نہیں آیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا اور آنے والے نے لائٹ آن کی تو ہانی کی آنکھیں ایک دم چندھیا گئی تھیں۔

اس نے آنکھیں زور سے بند کر لی تھیں

پھر آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنے لگی۔

جب اس نے اپنے سامنے نومی کو کھڑا دیکھا جو ہانی جو دیکھ کر کمینگی سے مسکرا رہا تھا۔

ہانی کی جان نومی کو دیکھ کر حلق تک آگئی تھی۔

تمم ہانی نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

میرا نہیں خیال تم مجھے اتنی جلدی بھول گئی ہوگی صحیح کہا نہ نومی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تمہیں کیا چاہے مجھ سے میں نے کیا بگاڑا ہے تمھارا ہانی نے روتے ہوئے کہا۔

تم نے مجھے ٹھکرایا تھا اور تمھاری وجہ سے اُس عادل نے مجھے لوگوں کے سامنے مارا تھا اب سزا تو ملے گئی نہ نومی نے ہانی کے پاس آتے ہوئے کہا۔

ہانی نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں اور دل میں عادل کے آنے کی دعا کرنے لگی۔

جب اچانک کوئی دروازہ توڑ کر اندر آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی نے جب آنکھیں کھولی تو سامنے آہل اور عادل کھڑے تھے۔ نومی کو دیکھ کر ہی عادل کا خون کھول رہا تھا۔

عادل نے ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر نومی کو مارنا شروع کر دیا تھا۔

آہل کھڑا آرام سے سگریٹ کے کش لے رہا تھا جیسے اس سارے سین کو بہت انجوائے کر رہا ہو۔

ہانی آہل کو کھڑا دیکھ کر حیران ہو رہی تھی کہ کیسے آرام سے آہل کھڑا اپنے بھائی کو لڑتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔

بس کرو عادی ہانی کو کھولو اسے اب میں دیکھ لوں گا۔

جب عادل نومی کو جان سے مارنے والا تھا تو میر نے اس کو روک دیا تو عادل کو بھی ہانی کا خیال آیا اور جلدی سے ہانی کو کھولنے لگا۔

ہانی عادل کے گلے لگ گئی تھی۔

نومی کو آہل کے آدمی وہاں سے لے گئے تھے۔

عادل تم ہانی کو گھر لے جاؤ اور رات تک دوسرے گھر آ جانا تمہیں کسی سے ملانا ہے۔

آہل نے کہا تو عادل ہاں میں سر ہلا کر ہانی کو وہاں سے لے کر چلا گیا۔

آہل کے لیے ہانی کو تلاش کرنا مشکل نہیں تھا آہل عادل کو اپنے ساتھ اس لیے لایا تھا تاکہ وہ اپنا غصہ نکال سکے۔

....

احد گھر پہنچا تو اسے ایک عجیب سا سکون ملا تھا یہ وہی گھر تھا جو آسیہ کا اپنا گھر تھا جہاں احد، آہل اور زین کا بچپن گزرا تھا۔

آہل نے امریکہ سے واپس آتے ہی اس گھر کو واپس خریدا تھا اور اسے مزید بہتر کر کے بنایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احد گھر دیکھنے میں بزی تھا جب حیاء کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

خان آپ کہاں چلے گ ئے تھے میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی ہوں

مجھے آپ کو شکریہ کہنا تھا آپ نے بہت اچھا پیز ابنایا تھا۔

حیاء نون سٹوپ بولتی جارہی تھی جب حیاء نے دیکھا میر کوئی جواب نہیں دے رہا تو احد کے گلے لگ کر شکریہ کہنے لگی تو آہل جو ابھی گھر آیا تھا اور حیاء کی باتیں بھی سن چکا تھا اور جب اس نے حیاء کو احد کے پاس آتے ہوئے دیکھا تو جلدی سے احد کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور حیاء میر کے گلے لگ گئ تھی۔

احد نے جب اپنے سامنے آہل کو دیکھا تو شکر ادا کیا ورنہ آج اس کا قتل میر کے ہاتھوں پکا تھا۔

شکریہ خان حیاء جب کہہ کر پیچھے ہوئ تو دو دو آہل کو دیکھ کر اس نے چیخنا شروع کر دیا بھوت حیاء کہتے ہی اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

احد اور آہل کو سمجھنے میں کچھ دیر لگی تھی کہ حیا کو ہوا کیا ہے۔

لو جی ایک نے بندر سے ملا دیا تھا اور ایک کو میں بھوت لگ رہا ہوں احد نے دل میں سوچا۔

اہل نے احد کو گلے لگایا۔

یار بھابھی تو بہت زیادہ معصوم ہیں۔

لیکن مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آرہی

احد نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

کیا...

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل نے پوچھا

یہ تیرے ساتھ رہتی کیسے ہو نگی احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب اس بات کا آہل نے گھورتے ہوئے کہا۔

مینیج کرتا ہو گا احد نے بات کو میرا مطلب ہے تمہیں تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ آجاتا ہے تو پھر تو کیسے اب سنبھالتے ہوئے کہا۔

جب تیری ہو گی تو تجھے بھی معلوم ہو جائے گا میر نے مسکراتے ہوئے کہا میر کا موڈ آج کافی اچھا تھا اس لے مسکرا کر بات کر رہا تھا.

تیرے گھر میں مہمان کو چائے پانی پلانے کا رواج نہیں ہے احد نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور تجھے کس نے کہا تو یہاں مہمان ہے آہل نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

تو پھر کیا ہوں میں؟

احد نے تھوڑا آگے کو جھکتے ہوئے پوچھا۔

تم اس گھر کے فرد ہو آہل نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

احد اس کی بات پر مسکرا پڑا جیسے اسے معلوم تھا آہل کا یہی جواب ہو گا۔

میرا خیال ہے تجھے بھابھی کے پاس جانا چاہیے احد نے چہرے پر مسکراہٹ لیے اہل کو کہا۔

اس بات پر آہل نے اسے گھور کر دیکھا اتنے میں زین بھی آگیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احد زین سے ملا اور دونوں باتیں کرنے لگے تو آہل نے اپنے کمرے کا رخ کیا جہاں اس کی زندگی موجود تھی

....

آہل کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ خالی تھا۔

یہ کہاں چلی گئ؟

میر نے اپنی داڑھی کھجاتے ہوئے کہا۔

تو اس کی نظر سامنے پردے پر پڑی جہاں سے حیاء کے پاؤں نظر آرہے تھے۔

میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئ تھی اس کی جان ڈر کر یہاں آکر چھپ گئ تھی۔

میر نے آہستہ سے پردہ پیچھے کیا تو حیاء اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر کھڑی تھی۔

جان.....

میر نے پیار سے حیاء کے ہاتھوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

اس آواز کو تو حیاء آسانی سے پہچان سکتی تھی۔

خان...

حیاء کہتے ہی میر کے گلے لگ گئ۔

میر حیاء کے بالوں کو سہلانے لگا۔

خان کی جان کیا ہوا ہے تمہیں؟ میر نے پیار سے پوچھا۔

خان نیچے آپ کی شکل کا بھوت ہے حیاء نے ڈرتے ہوئے کہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہنی تم مجھے بھوت کہہ رہی ہو میر نے مصنوعی غصے سے کہا

جبکہ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی

نہیں خان آپ غلط سمجھ رہے حیاء نے تھوڑا پیچھے ہو کر کچھ کہنا چاہا تو میر نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

شیششششش وہ بھوت نہیں ہے میرا اجڑواں بھائی ہے میر نے حیاء کے ہونٹوں پر انگلی سے لکیر کھینچتے ہوئے مدہوشی سے کہا۔

کیا وہ آپ کے بھائی ہیں حیاء نے خوشی سے پوچھا ہمممم میر نے کہا۔

میر کو اب ہوش کہا تھا اس کی نظر تو اپنی بیوٹی کے تل پر جم گئ تھی

خان آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا حیاء نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔

جان سب کے لیے سرپرائز تھا میر نے کہا۔

تو میں جس کے گلے لگی تھی وہ حیاء نے ہچکچاتے ہوئے بات کو ادھورا چھوتے ہوئے پوچھا۔

میر کو حیاء کی بات اچھی لگی تھی۔

ہنی تم ٹینشن نہ لو وہ میں ہی تھا میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوو شکر ہے حیاء نے کہا۔

میری جان صرف میری ہے میر نے پیار سے حیاء کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

تم مجھے کس بات کا شکریہ ادا کرنے آئی تھی میر نے یاد آنے پر پوچھا۔

وہ جو آپ نے پیزا بنایا تھا وہ بہت اچھا بنا تھا تو میں اپ کو

thank you

بولنے آئی تھی۔

حیاء نے خوشی سے کہا

اچھا

اور تمھیں یاد ہے نہ تم نے پرومس کیا تھا جو میں کہوں گا وہ تم کروگی میر نے حیاء کو یاد کرواتے ہوئے کہا ۔

میر کی بات پر حیاء کا تو خلق خشک ہو گیا تھا۔

میں نے کہا تھا حیاء نے دوبارہ پوچھا جی بالکل میری جان نے کہا تھا۔

کیا کرنا ہے مجھے حیاء نے مری ہوئی آواز میں پوچھا

زیادہ کچھ نہیں بس

یہاں پر کس اور یہاں پر میر نے پہلے اپنے ماتھے کی طرف اشارہ کیا اور پھر اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

حیاء میر کی بات سن کر اپنے ہاتھوں کو مسلنے لگی تھی۔

پہلے کی بات اور تھی لیکن اب حیاء کے احساسات میر کے لئے تبدیل ہو گئے تھے۔

خان وہ میں حیاء کچھ کہانی بنانے کی کوشش کر رہی تھی جب میر نے اسے ٹوکا حیاء اگر تم نے اپنا

promise

پورا نہیں کیا تو پھر میں تم سے بات نہیں کروں گا میر نے مصنوعی غصے سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خان میں نے منع کب کیا میں تو کہہ رہی تھی اپنی آنکھیں بند کرے حیاء نے بات کو تبدیل کرتے ہوئے کہا۔

تو میر نے مسکرا کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

تو حیاء نے کانپتے ہاتھوں سے میر کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اونچی ہو کر میر کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے

۔

میر کو اپنے اندر سکون اُترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا حیاء نے پھر باری باری میر کی دونوں آنکھوں کو ہلکے سے اپنے لبوں سے چوم کر فوراً پیچھے ہونے لگی تو میر نے اس کا ارادہ بھانپ کر اس کی کر کے گرد گرفت مضبوط کر لی۔

میں سوچ رہا ہوں روز تمھارے لیے پیز ابناؤں میر نے ذو معنی لفظوں میں کہا۔

حیاء کا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا تھا میر حیاء کے چہرے کے کھلتے رنگوں کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

کب اس نے سوچا تھا یہ چھوٹی سی جان اس کے لیے اتنی قیمتی ہو جائے گی۔

جان اگر تم اس طرح شرماتی رہو گئ تو میں خود پر قابو نہیں رکھ پاؤ گا اور بعد میں تمہیں ہی شکایت ہو گئی۔

میر نے حیاء کے کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور ہلکا سا کان کو لبوں سے چھو کر پیچھے ہوا۔

حیاء میر کی حرکتوں پر خود میں ہی سمٹی جارہی تھی تبھی دروازے کی دستک نے ان کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

سر نیچے عادل سر آگے ہیں ملازم کہہ کر چلا گیا تھا

چلوں نیچے چلتے ہیں میر نے حیاء کو کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف جانے لگا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین کہاں تھے آپ صبح سے

میں نے آپ کو کہا بھی تھا مجھے امی کی طرف جانا ہے لیکن آپ کو کسی بھی بات کی سمجھ نہیں آتی۔

آپی کی اتنی بار کال آچکی ہے اب میں کیا جواب دو میرے شوہر کے پاس تو میرے لیے وقت ہی نہیں ہوتا حور کے منہ میں جو آرہا تھا بنا سوچے سمجھے بولی جارہی تھی۔

.زین کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی تو حور میڈم نے آخر کار مجھے اپنا شوہر تسلیم کر لیا ہے

زین نے شرارت سے حور کی ناک کو چھوتے ہوئے کہا جہاں نوز پن چمک رہی تھی۔

آہم آہم میں بھی یہی ہوں احد نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

اوور آہل بھائی آپ حور نے کہتے ہی سلام کیا

احد نے حور کے سلام کا جواب دیا۔

میر عادل کے آنے پر ہی احد کے بارے میں سب کو بتانا چاہتا تھا۔

حور کہہ کر اپنے روم میں چلی گئی تھی اس معلوم تھا اب زین کو اور وقت لگے گا۔

i think

یہ حیاء بھابھی کی دوست ہیں احد نے سوچتے ہوئے کہا۔

واہ تجھے کیسے معلوم ہوا زین نے داد دیتی نظروں سے پوچھا۔

دونوں اگلے انسان کی بات سنے بغیر بس اپنی ہی بولتی رہتی ہیں احد نے کچھ دیر پہلے والا واقعہ یاد کرتے ہوئے کہا۔

تم حیاء سے مل چکے ہو زین نے ہنستے ہوئے پوچھا تو احد نے ساری کہانی زین کو بتادی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین کا تو ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا

اب تو اپنے دانت بند کرے گا یا میرے ہاتھوں سے تڑوانے کا ارادہ ہے۔

احد نے گھورتے ہوئے کہا

ویسے یار اگر وہ تیرے گلے لگ جاتی نہ تو آہل نے تیرا قتل کر دینا تھا۔

زین نے ہنستے ہوئے کہا ہاں یہ تو تم بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو احد نے بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا ۔

ویسے تیری لو میرج ہے نہ احد نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں زین نے کہا

لیکن تجھے کیسے معلوم ہوا زین نے پوچھا۔

وہ تو بھابی کے بات کرنے سے ہی معلوم ہو گیا تھا۔

احد نے ہنستے ہوئے کہا۔

فکر مت کر تجھے جو ملے گی وہ میری والی سے چار ہاتھ اگے ہو گئی زین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اللہ نہ کرے احد نے جلدی سے کہا دونوں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں بزی تھے۔

....

عادل ہانی کو وائٹ پیلس لے آیا تھا۔

ہانی تم ٹھیک ہو؟

عادل نے ہانی کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں بہت ڈر گئی تھی عادل اگر کچھ ہو جاتا ہانی ابھی کہنے ہی والی تھی جب عادل نے ہانی کو اپنے طریقے سے چپ کرایا۔

ہانی نے عادل کی شرٹ کو زور سے پکڑ لیا تھا۔

عادل جب پیچھے ہوا تو ہانی اپنے سانس درست کر رہی تھی۔

اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا۔

تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو میرے ہوتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا عادل نے ہانی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے کہا۔

ہانی سے نظریں اُٹھانا محال ہو رہا تھا۔

ویسے تمھارے ہونٹ بہت ٹیسٹی ہیں عادل نے شرارت سے کہا۔ہانی تو عادل کی بے باک گفتگو پر نظریں ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

عادل بہت غور سے ہانی کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

بھائی نے گھر پر بلایا ہے ہم دونوں کو انہوں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

اگر تمہیں آرام کرنا ہے تو ہم کل چلے جائے گے عادل نے پیار بات بدلتے ہوئے ہانی سے پوچھا۔

نہیں میں بلکل ٹھیک ہوں

میں حیاء سے بھی مل لوں گی ہانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوکے پھر تیار ہو جاؤ ہم تھوڑی دیر میں نکلتے ہیں

.عادل کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور ہانی بھی تیار ہونے چلی گئ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

عادل اور ہانی گھر پہنچے تو زین اور احد سامنے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

عادل اور ہانی بھی ان کے پاس ہی آگ ئے تھے

احد عادل کے گلے کافی دیر لگا رہا تھا۔

بھائی کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں عادل ایک دم پریشان ہو گیا تھا۔

ہاں میں ٹھیک ہوں احد نے عادل کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

بھائی مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں عادل نے پریشانی سے کہا۔

اتنے میں آہل بھی حیاء کے ساتھ ان لوگوں کے پاس آ گیا۔

کس نے ہوسپیٹل جانا ہے؟

آہل نے اپنی روبدار آواز میں پوچھا۔

آہل کی آواز جب عادل کے کانوں میں پڑی تو اس نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے آہل کھڑا تھا۔

ہانی بھی حیران سی کھڑی تھی۔

لگتا ہے مجھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے عادل نے احد اور آہل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کی بات پر آہل احد اور زین مسکرا پڑے

تم بلکل ٹھیک ہو بیٹھو پہلے

اور جاؤ حور کو بھی بلا کر لاو میر نے ملازم کو کہا تو وہ حور کو بلانے چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور کے آنے پر آہل نے سب کچھ مختصر ساسب کو بتا دیا۔

عادل کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا۔اس کے بھائیوں نے کتنی تکلیفیں برداشت کی تھیں اور اس کی ماں اس سے آگے

اس سے سوچا نہیں جارہا تھا اسے اس وقت اپنے باپ سے مزید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

عادل احد کے گلے لگ گیا بھائی مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا میرا ایک اور بھائی بھی ہے۔

عادل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن آنکھوں میں پانی ابھی بھی موجود تھا اور باہر آنے کو بے تاب تھا۔

ہانی حیاء اور حور کی آنکھوں میں بھی پانی آگیا تھا کتنا کچھ برداشت کیا تھا ان تینوں نے

چاروں بھائی ایک دوسرے کے گلے لگ گئے تھے یہ منظر بہت ہی خوبصورت تھا۔

سب کے دل سے دعا نکلی تھی یہ بھائی ہمیشہ ایک ساتھ رہے۔

احد باری باری اب حیاء حور اور ہانی سے مل رہا تھا حور اور حیاء نے احد کو بھابھی کہنے سے منع کر دیا تھا۔

جس پر احد نے کہا تھا جیسی آپ کی مرضی

کل میں عادل کے اور زین کے نکاح کی خوشی میں ایک تقریب رکھنا چاہتا ہوں اور تمھارے نکاح کی خوشی میں بھی

زین کی زبان پر کھجلی ہوئی تو جلدی سے بول پڑا۔

لیکن میر کی گھوری پر خاموش ہو گیا۔

باقی سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ آگئی تھی۔

اور جب ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا اُس کے بعد رخصتی کی رسم ادا ہو گی۔

میر نے سب کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

میر جب پاکستان واپس آیا تھا تو اس نے ادریس کے دوست کو ڈھونڈ نکالا تھا۔

بیسٹ نے اس آدمی کو تڑپا تڑپا کے موت دی تھی وہ آدمی اپنے منہ سے موت مانگتا تھا لیکن میر اسے تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا۔

میر نے اتنی بھیانک موت دی تھی کہ کوئی بھی عام انسان دیکھتا تو میر کو انسان تو بلکل بھی نہ کہتا۔

کیسے میر اس آدمی کو آرام سے موت دے دیتا جس نے اس کی ماں کو تڑپایا تھا۔

بھائی اب آپ کو بھی شادی کر لینی چاہیے۔

ہانی نے مسکراتے ہوئے احد سے کہا۔

جو چائے پی رہا تھا۔

بہنا جی کوئی لڑکی ہی نہیں ملتی احد نے افسوس سے کہا۔

جیسی تمھاری حرکتیں ہے ملنی بھی نہیں ہے زین نے بھی طنز کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

احد زین کی بات کا مطلب بہت اچھی طرح سمجھ گیا تھا اس لیے مسکرا پڑا۔

اتنے میں آہل بھی ان کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔ جو فون سننے گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر سب کو ایک ساتھ دیکھ کر بہت خوش تھا یہ سب اس کی اپنی فیملی تھی جو اللہ نے اسے عطا کی تھی۔

اس کے صبر کا پھل دیا تھا۔

آہل یار مجھے ایک بات پوچھنی تھی تجھ سے احد کو جب یاد آیا تو اس نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اگر کوئی فضول بات ہے تو رہنے دے میر نے دوٹوک انداز میں کہا۔

یار کچھ کنفیوژن دور کرنی ہے احد نے کہا۔

ہمم کہو میر نے کافی کا سیپ لیتے ہوئے احسان کرنے والے انداز میں کہا

یار میری شکل بندر سے ملتی ہے۔

احد نے کہہ تو دیا لیکن جب میر کی طرف نظر گئی تو اپنے کہنے پر پچھتاوا ہوا میر خونخوار نظروں سے احد کو گھور رہا تھا۔

باقی سب کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔

oooo shit

میری اور آہل کی شکل تو سیم ہے اور یہ بات میں ہمیشہ کیوں بھول جاتا ہوں احد بیٹا اس سے پہلے شیر جاگ جائے بھاگ لے یہاں سے احد نے دل میں کہا۔

مجھے لگتا ہے مجھے آرام کرنا چاہیے میں بہت تھک گیا ہوں۔

احد کہتے ہی وہاں سے بھاگا۔

آہل کو احد کا چہرہ دیکھ کر بہت ہنسی آ رگئی تھی سچ میں عادل اور احد دونوں ایک جیسے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل کو بہت اچھا لگ رہا تھا سب آپس میں ہنسی مزاخ کر رہے تھے ایسی ہی فیملی تو عادل چاہتا تھا اور اللہ نے اسے فیملی عطا بھی کی تھی عادل نے دل میں عہد کیا تھا ان سب کی حفاظت اپنی جان سے بھی بڑھ کر کرے گا۔

عادل یہ بھی جانتا تھا اگر کوئی مصیبت آجاتی ہے تو اس کے تینوں بھائی اس کے سامنے دیوار بن کر کھڑے ہو جائے گ ئے اور عادل کو کچھ نہیں ہونے دے گ ئے ۔

عادل کو اپنے بھائیوں پر فخر تھا عادل اللہ کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا جس نے اسے محبت کرنے والے بھائی دیے تھے۔

....

ہنی کیا ہوا ہے ایسے اداس کیوں بیٹھی ہو میر نے اپنی گھڑی اتارتے ہوئے حیاء سے پوچھا۔

جو بیڈ پر اداس سی بیٹھی ہوئی تھی۔

خان میرے پاس کل کے لیے کپڑے نہیں ہے۔

حیاء نے کہا

لیکن ہنی میں نے خود کل کے لیے تمھارا جوڑا خرید ا تھا وہ کہا ہے میر نے حیرانگی سے پوچھا۔

ں حیاء اس نے آج ہی مارکیٹ جا کر حیاء کے لیے جوڑا لیا تھا خان میں اپنی بات نہیں کر رہی میں اس کی بات کر رہی ہو نے اپنے ساتھ کمبل میں لیٹی مانو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہاں کون ہے میر نے تھوڑا غصے سے پوچھا اسے اپنے بیڈ پر اپنے اور حیاء کے علاوہ کسی کی موجودگی پسند نہیں تھی۔

اُف خان مانو سو رہی ہے آہستہ آواز میں بات کریں حیاء نے گھور کر میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Oh my God haya

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے کہا۔

اور یہ تمھاری مانو ہمارے بیڈ پر کیا کر رہی ہے ابھی کے ابھی نکالو اسے جلدی کرو میر نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

کیوں خان اتنا بڑا بیڈ ہے اگر میری مانو سو جائے گی تو کیا ہو جائے گا حیاء نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میر بہت بڑی غلطی ہو گئی تجھ سے جو تو اس مانو کو گھر لے آیا میرے اور میری بیوٹی کے درمیان تو آ ہی رہی ہے اب میری بیگم صاحبہ کو ان کے لیے کپڑے بھی چاہیے کل کو کہی گی خان مجھے اس کی شادی بھی کروانی ہے میر نے دل میں سوچا۔

کیا ہوا خان آپ کیا سوچ رہے ہیں؟

حیاء نے میر کو کسی سوچ پایا تو پوچھا۔

اپنے فیوچر کے بارے میں جو بہت روشن ہونے والا ہے میر نے طنزیہ کہا۔

کیا مطلب؟ حیاء نے نا سمجھی سے پوچھا۔

کچھ نہیں تم ایسا کرو اسے باہر چھوڑ کر آؤ اور یہ ہمارے ساتھ نہیں سوئے گی اور میں مزید بحث نہیں چاہتا۔
میر نے جب حیاء کو دوبارہ منہ کھولتے ہوئے دیکھا تو کہا۔

حیاء اپنے منہ کے عجیب و غریب سے زاویے بناتے ہوئے مانو کو وہاں سے لے کر باہر چلی گئ۔

حیاء کی شکل دیکھ کر میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

حیاء کے جاتے ہی میر ہنسنے لگا تھا

my innocent beauty

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے مسکراتے ہوئے کہا اور فریش ہونے چلا گیا۔

....

نومی ابھی بھی میر کی قید میں تھا اتنی مار کھانے پر اس نے منہ کھول دیا تھا اور اس نے یہ بھی بتایا تھا اس میں حناء بھی شامل تھی۔

اور حناء بھی میر کے پاس قید تھی حنا کو ابھی یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس کے قبضے میں ہے۔

....

ساحل مجھے تم سے بات کرنی ہے ادریس نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اووو ڈیڈ آیئے میں بھی آپ کے پاس آنے کا سوچ رہا تھا۔

مجھے بھی آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

ساحل نے کہا۔

تو پہلے تم کرلو کیا بات کرنی ہے ادریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بیسٹ سے آپ کا کیا رشتہ ہے ساحل نے عام سے لہجے میں پوچھا؟

ساحل کی بات پر ادریس کا رنگ ایک پل کے لیے اڑا تھا

جو ساحل نے بھی نوٹ کیا تھا۔

میرا اس کے ساتھ کیا رشتہ ہو سکتا ہے یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو ادریس نے سنبھالتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈیڈ میں کل آپ کی اور ماما کی باتیں سن چکا ہوں مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے ساحل نے سنجید گی سے کہا۔

تو ادریس کو لگا اب کچھ چھپانا بے کار ہے اس لیے اس نے سچائی ساحل کو بتا دی۔

اس نے صرف یہی بتایا تھا کہ اس نے پیسوں کے لیے آسیہ سے شادی کی تھی اور بیسٹ اس کا بھائی ہے

اس نے پورا سچ ساحل کو نہیں بتایا تھا اگر بتا بھی دیتا تب بھی اسے اپنا باپ غلط نہیں لگتا۔

ڈیڈ آپ نے اتنی بڑی بات مجھ سے کیوں چھپائی ساحل نے غصے سے پوچھا۔

بیٹا میں نہیں چاہتا تھا کوئی مسئلہ ہو ادریس نے نرمی سے کہا۔

کیا بیسٹ جانتا ہے میں اُس کا سوتیلا بھائی ہوں ساحل نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔

مجھے نہیں معلوم ادریس نے نظریں چراتے ہوئے کہا

ساحل کچھ بھی بولے بغیر وہاں سے چلا گیا۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شکریہ-----

ساحل جرم کی دنیا میں بوس کے نام سے جانا جاتا تھا۔

ہر قسم کے غلط کام میں ساحل کا ہاتھ ضرور ہوتا تھا۔

ساحل جانتا تھا بیسٹ اپنا کام کتنی صفائی سے کرتا ہے اور ثبوت کا ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

ساحل جب نیا نیا جرم کی دنیا میں آیا تھا تو اس وقت اس نے بیسٹ کا نام سنا تھا سب لوگ بیسٹ سے ڈرتے تھے۔

اس کے بعد اسے نے بیسٹ کے بارے میں معلوم کرنا شروع کر دیا تھا۔

اسے بیسٹ کا کوئی سوراخ نہیں ملا لیکن اسے اتنا ضرور معلوم ہو گیا تھا بیسٹ بہت خطرناک ہے

اس لیے ساحل اپنا ہر کام بہت سنبھل کر کرتا تھا۔

اسے یہی ڈر ہوتا تھا کہی بیسٹ اس کا بنا بنایا کھیل خراب نہ کر دے۔

اس لیے اپنے بندوں کو بھی چوکس رہنے کا کہتا تھا۔

حسن نے ایک بار اس سے پوچھا تھا کہ اُسے بیسٹ کے بارے میں اتنا معلوم کیسے ہے تو ساحل نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اب کیا بتاتا کہ اس نے بیسٹ کے بارے میں معلومات اکٹھی کی تھی۔

اور اب اسے جب معلوم ہوا کہ بیسٹ اس کا بھائی ہے تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

اب کھیل کھیلنے میں اور زیادہ مزہ آئے گا بوس نے سگریٹ پیتے ہوئے کہا تھا۔

....

ایک بار میر ادریس کے آفس آیا تھا ادریس تو آہل کو پہچان ہی نہ سکا تھا۔ آہل کی آنکھیں بلکل آسیہ جیسی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہل ایک خوبرو اور خوبصورت مرد بن چکا تھا چہرے کی سنجیدگی اسے اور بھی مغرور بناتی تھی۔

اور اس کے گال کا ڈمپل تو اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتا تھا۔

ادریس سے تو نظریں ہٹانا مشکل ہو گئی تھیں میر آرام سے ادریس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر سگریٹ کے گہرے کش لینے لگا۔

i think

آپ مجھے پہچان گئے ہیں میر نے مسکراتے ہوئے پوچھا ادریس کی زبان تو تالوں سے جگڑ گئی تھی۔

آپ اپنے دماغ پر اتنا زور مت ڈالے میں خود ہی اپنا تعارف کرواتا ہوں۔

سو مسٹر ادریس میرا نام آہل میر خان ہے اور لوگ مجھے بیسٹ کے نام سے بھی جانتے ہیں۔

م

میر نے تھوڑا آگے کو جھکتے ہوئے کہا۔

بیسٹ کے نام پر تو ادریس کا رنگ سفید ہو گیا تھا۔

ادریس نے بیسٹ کے بارے میں بہت سنا تھا کہ وہ کتنا خطرناک آدمی ہے۔

لیکن ادریس کو نہیں معلوم تھا وہ آہل ہو گا۔

میں آپ سے زیادہ دیر بات نہیں کرنا چاہتا میں بس یہی بناتے آیا تھا اب آسیہ کے بیٹوں کا وقت ہے اب وہ آپ کو نہیں چھوڑے گئے اپنی ماں کے ایک ایک ظلم کا بدلہ لے گئے۔

اور ہاں اپنی نانی اور زین کے والدین کا بھی جن کا آپ نے قتل کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر کہتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

ادریس کو آسیہ کے آخری الفاظ یاد آئے تھے میرے بیٹے تمہیں نہیں چھوڑے گ ئے

ادریس نے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا۔

اسے تو لگا تھا کی اب تک آہل عادل اور زین مر چکے ہونگے ادریس نے سوچا اکیلے بچے کیا کرے گ ئے۔

لیکن ادریس یہ بات بھول گیا تھا جس کی اللہ نے زندگی لکھی ہو وہ کیسے مر سکتا ہے اور رزق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

لیکن اسے ایک بات سمجھ نہیں آرہی تھی آہل کو کیسے معلوم ہوا کہ اس کی نانی اور زین کے والدین کو میں نے مارا تھا۔

....

پارٹی شام کی تھی لوگ آنا شروع ہو گ ئے تھے سب لڑکیوں نے ایک جیسی ڈریسنگ کرنے کا فیصلہ کیا تھا

پری بھی ان میں شامل تھی ساری لڑکیاں گرین کلر میں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں ۔

لڑکوں نے بھی لائٹ گرین کلر کی ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔

یہ

Idea

احد کا تھا تو میر کو بھی ماننا پڑا تھا۔

سب ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے

میر نے کوٹ نہیں پہنا تھا اس نے اپنی شرٹ کے بازوں کو فولڈ کیا ہوا تھا اور اس

look

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں میر زیادہ اچھا لگ رہا تھا۔اور اس کے چہرے کی سنجیدگی اسے اور پر کشش بنا رہی تھی۔

پری اور اریبہ لوگ آ چکے تھے پری کی نظر میر پر پڑی جو احد سے کوئی بات کر رہا تھا احد کا چہرہ میر کی طرف تھا اس لیے پری احد کا چہرہ نہیں دیکھ سکی میر کو دیکھ کر اسے مال والا لڑکا یاد آیا اریبہ وہ کون ہے؟

پری نے میر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

وہ آہل بھائی ہیں اور ساتھ ان کا جڑواں بھائی احد ہے۔

اریبہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

اب دونوں کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا پری نے بھی جب سامنے دیکھا تو دونوں کی شکلیں سیم تھیں یہ میر بھائی ہے پری نے حیرانگی سے پوچھا۔

پری میر کو جانتی تھی لیکن احد کا اسے معلوم نہیں تھا۔

ہائے اللہ میں ان میں سے کس کے ساتھ ٹکرائی تھی یا اللہ وہ میر بھائی نہ ہو پری دل میں دعا مانگنے لگی۔

اتنے میں عادل پری کے پاس آیا آؤ پری میں تمہیں اپنے بھائیوں سے ملاؤ۔

عادل نے کہا تو پری ڈرتے ڈرتے عادل کے پیچھے چل پڑی۔

بھائی میں آپ کو کسی سے ملانا چاہتا ہوں عادل نے میر سے کہا تو میر اور احد دونوں نے عادل کی طرف دیکھا تو عادل پری کے سامنے سے پیچھے ہٹا تو میر ایک سیکنڈ میں پری کو پہچان گیا تھا۔

گڑیا

right

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

میر پری کو گڑیا کہتا تھا

جی بھائی میں پری ہی ہوں پری نے مسکراتے ہوئے کہا

اسے اتنا یقین ہو گیا تھا کہ جو مال میں ٹکرایا تھا وہ میر نہیں تھا جبکہ احد پری کو گھورنے میں مصروف تھا

اور یہ ہیں میرے احد بھائی عادل نے احد کی طرف اشارہ کیا ہوئے کہا۔

ہائے پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

احد کو اس کی مسکراہٹ زہر لگ رہی تھی۔

احد نے بھی منہ بھاڑ کر پری کو ہائے بولا۔

میر تھوڑی دیر پری سے باتیں کرنے کے بعد وہاں سے

excuse

کر کے چلا گیا تھا۔

حیاء ابھی تک نیچے نہیں آئی تھی۔

عادل کو علی نے آواز دی تھی عادل بھی وہاں سے چلا گیا۔

پیچھے احد اور پری ہی رہ گئے تھے

سو مس پری مجھے نہیں معلوم تھا آپ اتنے آرام سے بھی بات کر لیتی ہیں احد نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا

جن کو میں پسند کرتی ہوں ان سے آرام سے ہی بات کرتی ہوں پری کہہ کر وہاں سے جانے لگی جب احد نے سرگوشی نما کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

توپھر احتیاط کیجیے گا ایسا نہ ہو میں آپ کا سب سے خاص بن جاؤ احد نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

پری احد کے اتنا قریب آنے سے گھبرا گئ تھی۔ چھچھوڑا کہی کا پری احد کو دل میں کوسنے لگی تھی۔

....

ہنی ابھی تک تم تیار نہیں ہوئی میر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن جب نظر حیاء پر پڑی تو اپنی جگہ پر منجمند ہو گیا تھا۔

حیاء نے گرین کلر کا لونگ فراک پہنا ہوا تھا بالوں کو ایک طرف کیا ہوا تھا لائٹ سے میک اپ میں بہت حسین لگ رہی تھی۔

میر سے اپنی نظریں پھیرنا مشکل ہو گیا تھا۔

خان میں نے کبھی ہائی ہیل نہیں پہنی اگر میں گر گئ تو حیاء نے پریشانی سے کہا۔

تو میر حیاء کی آواز پر ہوش میں آیا۔

کیونکہ یہ ہیل کافی لمبی تھی حیاء ہمیشہ چھوٹی ہیل پہنتی تھی۔

میر چلتا ہوا حیاء کے سامنے آیا اور حیاء کے ماتھے پر پیار بھرا بوسہ دیا۔

حیاء میر کی اس حرکت پر خود میں سمیٹ سی گئ تھی۔

میری جان میرے ہوتے ہوئے تم کبھی نہیں گر سکتی میں تمہیں کبھی بھی گرنے نہیں دوں گا۔

میر نے پیار سے کہا اور حیاء کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر باہر کی طرف چل پڑا۔

میر حیاء کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا اگر تھوڑی دیر اور دیکھ لیتا تو اپنے آپ پر کنٹرول نہ رکھ پاتا۔اس، لیے حیاء

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کو کمرے سے باہر لے آیا

....

حور یار جلدی کرو کتنی دیر لگاتی ہو تم لڑکیاں تیار ہونے میں زین کب سے کھڑا حور کا انتظار کر رہا تھا جو تیار ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

کتنی لڑکیوں کا آپ کو

experience

ہے حور نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

زین حور کی بات پر ایک دم گڑبڑا گیا تھا یار تمھاری بات کر رہا ہوں زین نے جلدی سے کہا تو دروازے پر دستک ہوئی

سر آپ کو میر سر بلا رہے ہیں۔

ملازم نے کہا اور چلا گیا۔

دیکھا سب نیچے آ چکے ہیں اور میری بیگم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔

زین نے تھوڑا غصے سے کہا

بس ہو گیا حور نے کہا اور جلدی سے حجاب لینے لگی۔

دروازے کی دستک نے زین کو بچا لیا تھا۔

حور کو حجاب لیتے دیکھ کر زین کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی اسے حور کا حجاب لینا بہت اچھا لگتا تھا اور حور گھر میں بھی حجاب لے کر رکھتی تھی کیونکہ گھر میں ملازم بھی ہوتے تھے۔

چلو حور نے زین کو کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

توزین مسکرا پڑا اور حور کا ہاتھ پکڑ کر اس پر اپنے لب رکھ دیے تم جانتی ہو مجھے تمھارا حجاب لینا کتنا اچھا لگتا ہے زین نے حور کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

حور مسکرا پڑی

اب دیر نہیں ہو رہی حور نے کہا۔

.ہاں یار چلو پھر سے تم نے مجھے باتوں پر لگا دیا ہے زین نے باہر جاتے ہوئے کہا

حور توزین کے الزام پر حیران ہو گئ تھی۔

....

احمد نے اریبہ کے بارے میں اپنے والدین سے بات کی تھی احمد چاہتا تھا شادی کے بعد اپنی محبت کا اظہار کرے۔

اسے اریبہ پہلی نظر میں ہی پسند آ گئ تھی احمد کے والدین اریبہ کے گھر رشتہ لے کر گۓ تھے ان کو کوئی اعتراض نہیں تھا اریبہ ان کو پسند آئ تھی۔

احمد کے والد نے شادی کا کہا تھا اور دو ہفتے بعد دونوں کی شادی طے پائ گئ تھی۔

احمد بہت خوش تھا علی اور عادل نے مل کر احمد کا خوب ریکارڈ لگایا تھا اور احمد ڈھیٹ بنا مسکرائ جارہا تھا۔

ماہم بیگم نے اریبہ سے بات کی تھی اریبہ نے کہا امی جیسی آپ کی مرضی مجھے کوئ اعتراض نہیں ہے۔

اریبہ اپنے لیے احمد کی آنکھوں میں پسندیدگی دیکھ چکی تھی۔

.حور کو جب معلوم ہوا تو اس کی خوشی کو کوئ ڈھکانہ نہیں تھا

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین بھی احمد کو بہت اچھی طرح جانتا تھا اسے بھی احمد میں کوئی برائی نظر نہیں آئی تھی زین نے ماہم بیگم کو کہا تھا احمد بہت اچھا ہے اور وہ اریبہ کو خوش رکھے گا۔

____

پارٹی میں سب لوگ بہت خوش تھے میر نے احد کا تعارف سب سے کروایا تھا۔

ایک لڑکی کب سے کھڑی میر کو دیکھ رہی تھی۔

میر حیاء سے بات کر رہا تھا اور حیاء کی کسی بات پر مسکرا بھی رہا تھا۔

حیاء کی نظر جب اس لڑکی پر پڑی تو حیاء کو بہت غصہ آیا۔

حیاء کو خود معلوم نہیں تھا اسے غصہ کس بات پر آ رہا ہے۔

میر نے جب حیاء کو کسی کو گھورتے ہوئے دیکھا تو میر نے اُس لڑکی کی طرف دیکھا جو میر کے دیکھنے پر مسکرا پڑی تھی۔

ہنی کیا ہوا ایسے کیوں گھور رہی ہو اُس بے چاری کو میر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

آپ کو وہ بے چاری لگ رہی ہے کتنی بے شرم ہے جو کسی اور کے شوہر کو ایسے دیکھ رہی ہے حیاء نے غصے سے کہا۔

میر حیاء سے اتنی عقلمندی کی باتوں کی توقع بلکل بھی نہیں کر رہا تھا۔

اووو تو میری بیوی کافی سمجھدار ہو گئی ہے میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

خان آپ ہنسنا بند کرے حیاء نے منہ بناتے ہوئے کہا وہ کیوں؟

میر حیاء کی نئی فرمائش پر حیران ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب آپ ہنستے ہیں تو آپ کا ڈمپل نظر آتا ہے اور آپ زیادہ پیارے لگتے ہیں تو وہ لڑکی آپ کو نظر بھی لگا سکتی ہے۔

پھر آپ بیمار ہو جاؤ گے حیاء نے اپنی سمجھداری سے میر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

میر کو حیاء اس وقت اتنی معصوم لگی کہ اس نے کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر حیاء کے گال کو اپنے ہونٹوں سے چھو لیا۔

یہ سب اتنی جلدی ہوا تھا کہ حیاء سمجھ نہیں پائی کہ ہوا کیا ہے۔

لیکن جب اسے سمجھ آیا تو شرم سے اس کی نظریں جھک گئ تھی اس نے آس پاس دیکھا لیکن کوئی بھی اب کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

اور جو لڑکی میر کو دیکھ رہی تھی وہ بھی اب وہاں نہیں تھی۔

ہنی کوئی بھی ہمیں نہیں دیکھ رہا اور اگر دیکھ بھی رہا ہو تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے بیوی ہو تم میری میر نے پیار سے کہا۔

حیاء میر کی بات سن کر وہاں سے بھاگ گئ تھی

اور کمرے میں جا کر اپنے دل کی دھڑکنوں کو سنبھالنے لگی تھی۔

میر حیاء کے بھاگنے پر مسکرا پڑا تھا۔

....

زین اور میر باتیں کر رہے تھے جب میر کو کسی نے کچھ تصویریں بھیجی تھیں۔

میر نے تصویریں دیکھی تو غصے سے اس کے ماتھے کی رگیں پھول گئ تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا ہوا؟

زین نے جب میر کے چہرے پر غصہ دیکھا تو پوچھا میر نے موبائل کا رخ زین کی طرف کیا زین کی بھی حالت میر جیسی ہو گئی تھی۔

میں اس پرنسپل کو نہیں چھوڑو گا زین نے غصے سے کہا۔
لیکن مجھے وہ انسان چاہیے زین جس نے یہ تصاویر ایڈیٹ کی ہے.
میر نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

صبح تک وہ تمھارے پاس ہو گا پہلے میں پرنسپل کا کام تمام کر لوں زین کہتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔

لوگ بھی واپس جانا شروع ہو گئے تھے
میر بھی گھر سے نکل گیا تھا۔

....

زین سب سے پہلے پرنسپل کے گھر گیا تھا جو بیٹھا ڈرنک کر رہا تھا.
زین اس کے پاس گیا اور کھینچ کر ایک تھپڑ پرنسپل کو مارا تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ پرنسپل دور جا گرا۔

اس کا سارا نشہ لمحے میں اُڑ گیا تھا۔
تم..
تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں داخل ہونے کی پرنسپل نے زین کو جب اپنی سامنے دیکھا تو غصے میں بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین کے آنکھوں میں پہلے ہی تصاویر دیکھ کر خون اترا ہوا تھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں یہاں پہلی بار آیا ہوں بھول گئے وہ رات جب تمہیں میں نے پیٹا تھا زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ تم تھے پرنسپل نے صدمے میں پوچھا۔

جو جو کچھ میں پوچھو گا اس کا جواب مجھے درست چاہیے اور اگر تم نے جھوٹ بولا تو یہ چاقو تمہاری گردن پر چلے گا،

زین نے پرنسپل کی بات کو اگنور کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑے چاقو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

تم کس کے لیے کام کرتے ہو؟

زین نے پوچھا۔

بوس کے لیے پرنسپل نے سچ بولنے میں ہی عافیت جانی کیونکہ زین نے چاقو اس کی گردن پر رکھا ہوا تھا۔

حور اور حیاء کی تصاویر کیوں ایڈیٹ کی تھی زین نے غصہ دباتے ہوئے پوچھا۔

میر نے اپنے ایک آدمی کو پرنسپل پر نظر رکھنے کا کہا تھا جو اس کے پل پل کی خبر میر کو دیتا تھا اب پرنسپل حیاء اور حور کی تصاویر کو ایڈیٹ کر کے بوس کو بھیجنے والا تھا تصویروں میں چہرے دونوں کے تھے لیکن ان کے لباس کو ایڈیٹ کر کے بیہودہ لباس میں تبدیل کیا گیا تھا۔

میر کے آدمی نے ان تصاویر کو کاپی کر کے میر کو بھیج دی تھیں۔ لیکن خود اُس نے تصاویر نہیں دیکھی تھیں۔

میر نہیں چاہتا تھا یہ تصاویر کسی اور کے پاس پہنچے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ میں دونوں لڑکیوں کو بوس کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا بوس مجھ سے ناراض تھا میں نے حور اور حیاء کے بار میں معلوم کیا تھا۔

ان کا تعلق معمولی سے گھرانے سے تھا اس لیے اگر وہ غائب بھی ہو جاتیں تو کسی کو خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔

پرنسپل نے سب کچھ زین کو بتا دیا زین کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔

تم نے ان دونوں کے بارے میں سب کچھ معلوم کروا لیا لیکن افسوس تم یہ معلوم نہیں کر سکے کہ ان کے شوہر کیا چیز ہیں۔

زین نے پرنسپل کو گھورتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں شادی شدہ ہیں پرنسپل نے حیرانگی سے پوچھا۔

لیکن زین نے کوئی جواب نہیں دیا اں تصاویر کو کس نے ایڈیٹ کیا تھا؟

زین نے پوچھا سر اکرام نے کی تھیں پرنسپل نے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔

تو وہ بھی تمھارے ساتھ ملا ہوا ہے زین نے دل میں سوچا۔

تم نے تصویریں دیکھی ہے؟

اور کس کس کے پاس تصاویر ہیں؟

زین نے پوچھا

نہیں میں نے ابھی نہیں دیکھی وہ بس میرے اور سر اکرام کے پاس ہے۔

کہاں ہے تصاویر؟ زین نے پوچھا

وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

side draw

میں

USB

.پڑی ہے اس میں ہیں

پرنسپل نے کہا تو زین نے

USB

کو اپنی جیب میں ڈالا اور پرنسپل کا گلا کاٹ کر وہاں سے چلا گیا۔

زین نے پرنسپل کو آسان موت دی تھی بقول زین کے یہ آسان موت تھی کیونکہ پرنسپل نے تصاویر نہیں دیکھی تھی۔

اس کا رخ اب سر اکرام کے گھر کی طرف تھا۔

....

زین نے میر کو اکرام کی لوکیشن بتا دی تھی۔

میر سے پہلے زین اکرام کے گھر پہنچ چکا تھا۔

اکرام اکیلا رہتا تھا۔

اکرام فون پر بات کر رہا تھا شاید وہ ان تصاویر کے بارے میں ہی بات کر رہا تھا وہ ان تصاویر کے بارے میں کافی بیہودہ گفتگو کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جو زین کے لیے برداشت کرنا مشکل تھی۔

زین کھڑکی سے اندر کودا تو اکرام نے آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو زین پیچھے کھڑا اکرام کو گھور رہا تھا۔

اکرام ایک دم گھبرا گیا تھا۔

سر زین آپ یہاں اور یہ کیا طریقہ ہے کسی کے گھر آنے کا اکرام نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

اووو تو جو سر اکرام پڑھائی کے نام پر لڑکیوں کی عزتوں کے ساتھ کھیلتا ہے اسے میں کون سا طریقہ کہوں زین نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

زین کی بات پر اکرام کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی تھیں۔

میر نے زین کو منع کیا تھا کہ وہ خود اکرام کو مارے گا اس لیے زین اب تک رکا ہوا تھا ورنہ زین کا دل کر رہا تھا اکرام کی گردن اُڑا دے۔

USB

کہا ہے جس میں تم نے اپنے کالج کی لڑکیوں کی تصاویر ایڈیٹ کی ہے۔

زین نے پوچھا

کون سی

USB

میں نے کسی کی تصاویر

edit

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں کی۔

اکرام نے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

تم بہت بڑی غلطی کر چکے ہو اب تمہیں پچھتاوا ہو گا کاش کہ تم آرام سے بتا دیتے۔

زین نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

اتنے میں میر بھی آ گیا تھا غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

اکرام نے جب میر کو دیکھا تو اسے میر سے ڈر لگ رہا تھا۔

میر کے اشارے پر زین نے اکرام کو کرسی سے باندھا اور منہ بھی کپڑے سے بند کیا۔

USB

کہاں ہے؟

میر نے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔

میر کی آواز میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ اکرام کو جھرجھری لینے پر مجبور کر گیا تھا۔

اکرام نے جب نہیں بتایا تو میر نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا بلیڈ نکال اور آہستہ آہستہ وہ بلیڈ اکرام کے جسم پر رینگنے لگا۔

اکرام نے زور زور سے سر ہلایا جیسے کہنا چاہ رہا ہو میں بتاتا ہوں۔

زین نے اس کے منہ سے کپڑا پیچھے کیا تو اکرام نے جلدی سے بتایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور کس کے پاس ہیں یہ تصاویر؟

میر نے پوچھا تو اکرام نے نہ میں سر ہلایا اسے لگا بتانے کے بعد یہ لوگ اسے چھوڑ دیں گ ےئ۔

لیکن یہ اکرام کی غلط فہمی تھی وہ نہیں جانتا تھا اس نے کس انسان سے پنگا لیا ہے۔

زین نے دوبارہ اس کا منہ کپڑے سے باندھ دیا تھا

میر نے سب سے پہلے اکرام کی انگلیاں الگ کی تھی کیونکہ ان انگلیوں سے اس نے حور اور حیاء کی بیہودہ تصاویر بنائی تھیں۔

اس کے بعد میر نے بلیڈ اکرام کی آنکھوں میں مارا تھا جس سے اس نے دونوں لڑکیوں کو دیکھنے کی جرات کی تھی۔

اکرام کی گُھٹی گُھٹی آوازیں نکل رہی تھی۔

اکرام بلکل ہی نڈھال ہو گیا تھا۔

جس نے میری فیملی کی طرف گندی نظر ڈالی اُس کا حال بہت برا کروں گا میر نے کہتے ہی اکرام کا گلا کاٹ دیا۔

اور پھر دونوں جیسے آئے تھے ویسے واپس چلے گ ےئ۔

....

زین کو اب کچھ سکون مل رہا تھا میر بھی ریلیکس ہو گیا تھا۔

اپنے کمرے میں تھوڑا سوچ سمجھ کر جانا میر نے گاڑی ڈرائیو کرتے زین کو کہا۔

کیا مطلب؟

زین نے نا سمجھی سے پوچھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور کی مجھے کافی بار کال آچکی ہیں تمہارا فون آف جارہا تھا اور تم شاید بھول گ ئے ہو آج تمھاری ساسو ماں نے آنا تھا۔

میر نے سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

اووو تیری میں یہ بات کیسے بھول گیا زین نے پریشانی سے کہا۔

اتنے میں گھر آگیا تھا۔

best of luck

میر نے زین کو کہا جو بیٹھا سوچ رہا تھ اندر جائے یا نہ جائے میر کہہ کر اند چلا گیا

اندر تو جانا ہی تھا اس لیے زین اللہ کا نام لے کر گھر میں داخل ہوا۔

....

میر اپنے کمرے میں داخل ہوا تو حیاء بیڈ پر پوری پھیل کر سوئی ہوئی تھی۔

حیاء کو دیکھتے ہی میر کی ساری تھکن دور ہو گئی تھی۔

میر فریش ہونے چلا گیا تھا جب واپس آیا تو حیاء ابھی بھی ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی۔

میر نے پیار سے حیاء کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے ہلکا سا چھوا اور حیاء کا سر اپنے سینے پر رکھ کر اپنی آنکھیں موند لیں۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے آہستہ سے دروازہ کھولا اسے لگا حور سو چکی ہو گی۔

لیکن یہ صرف اس کی سوچ ہی تھی۔

زین جب اندر داخل ہونے لگا تو حور نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر اندر آنے سے روک دیا۔

زین ابھی مجھے بہت نیند آرہی ہے آپ سے ابھی میں لڑنا نہیں چاہتی اس لیے آپ کی یہی سزا ہے آپ آج کمرے میں نہیں سوئے گ ئے۔

حور نے اپنی بات کہہ کر زین کے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔

زین کو بولنے کا حور نے موقع ہی نہیں دیا تھا۔

احد یہ سب دیکھ رہا تھا اس سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہی تھی۔

احد پانی لینے نیچے آیا تھا لیکن حور کی بات سن کر اسے ہنسی آرہی تھی۔

زین آج بہت زیادہ ہو گئی ہے تیری آجا میرے یار تیرے یار کا دل بہت بڑا ہے میرے کمرے میں سو جا احد نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

زین بھی منہ لٹکائے احد کے ساتھ چل پڑا اس نے احد کو کچھ نہیں کہا تھا لیکن دل میں خوب اسے کو سا تھا۔

....

صبح ان سب نے شاپنگ پر جانے کا پلان بنایا تھا شادی بہت قریب تھی اور ابھی کسی نے بھی کوئی تیاری نہیں کی تھی۔

پری بھی ان کے ساتھ تھی حیاء میر کے ساتھ ہی تھی۔

میر اسے اپنے پسند کی شاپنگ کروا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب اپنے دھیان شاپنگ کر رہے تھے جب احد نے پری کو اکیلا کھڑے دیکھا تو اس کے پاس چلا آیا۔

ہائے احد نے پری کے پاس آتے ہوئے کہا۔

پری نے احد کو گھور کر دیکھا۔

اُف تمھارا ہر انداز قاتلانہ ہے احد نے ڈھیٹ پن کی انتہا کرتے ہوئے کہا۔

you know what

مجھے تو لگتا ہی نہیں ہے کہ تم آہل بھائی کے جڑواں بھائی ہو پری نے بھی گھورتے ہوئے کہا۔

ایک راز کی بات بتاؤں احد نے پری کی طرف تھوڑا جُھکتے ہوئے کہا۔

مجھے بھی یہی لگتا ہے۔

احد کہہ کر ہنسنے لگا۔

اس کی ہنسی ایسی تھی کہ لوگ اسے مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔

کچھ پل کے لئے تو پری بھی اس کی ہنسی میں کھو سی گئ تھی۔

ہنستے ہوئے احد کی نظر کچھ دور کھڑے لڑکوں پر پڑی جو پری کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔

احد کی ہنسی کو بریک لگی تھی پری نے بھی نوٹ کیا تھا۔

پری جاؤ سجل لوگوں کے پاس احد نے سنجیدگی سے کہا۔

پری نے احد کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہاں کچھ لڑکے کھڑے تھے۔

پری کو ان کی نظریں عجیب لگی تھیں اس لئے بنا کوئی بحث کیے وہاں سے چلی گئ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

.اسے احد کا یہ انداز اچھا لگا تھا اور سنجیدگی میں تو احد بلکل میر لگ رہا تھا

احد سیدھا ان لڑکوں کے پاس گیا تھا۔

زیادہ ہنسی آرہی ہے مجھے بھی بتاو کس بات پر اتنا ہنس رہے ہو احد نے ایک لڑکے کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہا۔

ان لڑکوں کی نظر احد کی گن کی طرف گئ تھی جو احد کی شرٹ کے نیچے سے تھوڑی سی نظر آرہی تھی۔

ان لڑکوں کا رنگ سفید ہو گیا تھا۔

اس لیے وہاں سے بھاگ گ ئے جس لڑکے کے گلے میں احد نے بازو ڈالا تھا وہ بھی احد کا ہاتھ پیچھے دھکیل کر وہاں سے بھاگ گیا۔

احد ان کو بھاگتا دیکھ کر ہنس پڑا تھا۔

اور پھر اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر عادل لوگوں کی طرف چلا گیا۔

....

ساحل بھی اسی مال میں کسی کام سے آیا ہوا تھا۔جب اس کی نظر حیاء پر پڑی جو میر کی کسی بات پر ہنس رہی تھی۔

ساحل نے جب آہل کو دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا تھا یہ آہل خان ہے ساحل نے آہل کو ٹی-وی میں دیکھا تھا۔

شہر کا جانا مانا

business man

تھا اسے بھلا کون نہیں جانتا تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساحل نہیں جانتا تھا آہل ہی بیسٹ ہے اور اس کا سوتیلا بھائی بھی ہے۔

اور حیاء کے بارے میں بھی ساحل نہیں جانتا تھا کہ یہ ہی حسن کی کزن اور بیسٹ کی بیوی ہے۔

لیکن اپنی پسند کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر ساحل کی آنکھوں میں مرچی سی گھل گئ تھی۔

تمہیں میرا ہونا ہو گا تم صرف میری ہو بہت جلد تم میرے پاس ہو گی ساحل غصے میں کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

....

سجل ایک سوٹ دیکھ رہی تھی۔

جب ایک لڑکا سجل سے مخاطب ہوا۔

ہیلو سجل اس لڑکے نے کہا۔

سجل نے جب مڑ کر دیکھا تو اس کا کزن عمیر کھڑا مسکرا رہا تھا۔

عمیر تم دبئ سے واپس کب آئے سجل نے خوشی سے پوچھا تو عمیر اسے بتانے لگا۔

یہ منظر پتہ نہیں کیوں علی کو بہت برا لگ رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا۔

سجل کو یہاں سے غائب کر دے۔

عادل نے جب علی کو دیکھا جو عمیر اور سجل کو گھور رہا تھا. تو علی کے پاس آیا۔

میرے بھائ اتنی دور سے کچھ نہیں ہو گا پاس جا کر معلوم کر لے کون ہے وہ؟

عادل نے حل بتاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہاں یہ ٹھیک ہے علی نے خود سے کہا اور سجل کی طرف چل پڑا۔

عمیر بہت اچھی طرح علی سے ملا تھا۔

عمیر علی کو اچھا لگا تھا لیکن اسے سجل کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ اسے برا کیوں لگ رہا تھا یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

شام کے وقت علی اور سجل چہل قدمی کر رہے تھے جب سجل ایک پارک کے پاس جا کر رک گئ تھی۔

کیا ہوا؟

علی نے سجل کو رُکتے ہوئے دیکھا تو پوچھا۔

کچھ نہیں تھوڑی دیر یہاں رُکتے ہے پھر گھر چلے گئے سجل نے عام سے لہجے میں کہا۔

علی سجل کی آنکھوں میں شرارت نہیں دیکھ سکا تھا۔

علی کو کی کال آ گئ تھی جیسے اٹینڈ کرنے وہ تھوڑی دور گیا تھا۔

اور سجل کو یہی موقع ٹھیک لگا تھا۔

علی سے تھوڑے فاصلے پر ایک آنٹی کھڑی فون پر بات کر رہی تھیں جو عمر میں علی کی ماما کے برابر تھیں۔

سجل آنٹی کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئ تھی علی کو سجل نظر نہیں آئ تھی۔

علی اپنے دھیان کھڑا بات کر رہا تھا۔

سجل نے آنٹی کا ڈوپٹہ کھینچا اور پھر جلدی سے اپنی جگہ پر جا کر کھڑی ہو گئ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آنٹی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو علی گھڑا تھا اور ایک نظر آنٹی کو دیکھ کر وہاں سے جانے لگا تھا جب آنٹی نے علی کو روکا۔

یہ تم نے کیا حرکت کی ہے؟

آنٹی نے گھورتے ہوئے پوچھا

کون سی حرکت آنٹی علی نے نا سمجھی سے پوچھا۔

لو جی آنٹی بھی کہہ رہا ہے اور مجھے چھیڑ بھی رہا ہے پتہ نہیں آجکل کے لڑکوں کو کیا ہوتا جا رہا

تجھے شرم نہیں آئی مجھے چھیڑتے ہوئے تیری ماں کی عمر کی ہوں آنٹی بولی جا رہی تھیں اور علی بے چارہ منہ کھولے آنٹی کے الزام سن رہا تھا۔

وہ بے چارہ تو کال سننے آیا تھا۔

علی کی نظر جب سجل پر پڑی تو اسے ساری بات سمجھ آگئی تھی کیوں سجل یہاں رکی تھی۔

سجل ہنس ہنس کے لال ٹماٹر بنی ہوئی تھی۔

علی نے آنٹی سے معزرت کی کیونکہ علی جانتا تھا اس لے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

آنٹی بھی خوش ہو گئی تھیں کہ بچے نے معافی مانگ لی ہے اس لیے علی کے سر پر پیار دے کر اور اسے سمجھا کر چلی گئی تھیں۔

علی غصے میں سجل کے پاس آیا تھا لیکن سجل کے کو ہنستا ہوا دیکھ کر اس کا سارا غصہ کہی غائب ہو گیا تھا۔

یہ احساس علی کے لیے بلکل نیا تھا لیکن بہت اچھا بھی تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سجل کو معلوم تھا کہ اب علی آکر اس ہر چیخے گا لیکن علی کو مسکراتے دیکھ سجل کو عجیب لگا تھا سجل نے جلدی سے علی کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا۔

کیا کر رہی ہو علی نے پوچھا۔

دیکھ رہی ہوں کہی تمہیں بخار تو نہیں ہے سجل نے پریشانی سے کہا۔

نہیں میں بکل ٹھیک ہوں اور جو تم نے کیا ہے اس کا بدلہ تو میں تم سے بعد میں چن چن کر لوں گا علی نے گھورتے ہوئے کہا۔

ہمممم

اب لگ رہے ہو نہ علی

سجل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چلو گھر چلے مجھے ماما کی کال آئی ہے مجھے جلدی گھر جانا ہے علی نے کہا۔

اور سجل کی طرف دیکھنے سے گریز کیا

سجل کندھے اچکا کر علی کے ساتھ چل پڑی۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شکریہ-----

بھائی اگر میں آپ سے کچھ مانگو تو کیا آپ مجھے دیں گ ےحمنہ نے ساحل سے پوچھا۔

جو چائے پی رہا تھا۔

یہ کیسی بات ہوئی تم ایک بار کہہ کر تو دیکھو وہ چیز تمھارے قدموں میں ہو گی ساحل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حمنہ نے حور کی تصویر ساحل کے سامنے کی بھائی مجھے یہ لڑکی چاہیے اور آپ مجھ سے بلکل بھی نہیں پوچھے گ ے کہ مجھے یہ لڑکی کیوں چاہیے حمنہ نے پہلے ہی ساحل کو کچھ بھی پوچھنے سے منع کر دیا تھا۔

اور جب ٹھیک وقت آئے گا تب میں آپ کو خود ہی بتا دوں گی حمنہ نے کہا۔

اوکے ابھی مجھے کچھ کام ہے میں ملک سے باہر جا رہا ہوں آتے ہی تمھارا کام کروں گا۔

ساحل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوکے بھائی

thank you

حمنہ نے ساحل کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

....

حور یار اب تو اپنا موڈ ٹھیک کر لو کتنی بار بتا چکا ہوں ضروری کام یاد آ گیا تھا اس لیے جانا ضروری تھا یار۔

زین نے بے بسی سے کہا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ حور اس سے ناراض ہے اور اسے کچھ کہہ بھی نہیں رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین کو تو حور بولتی ہوئی اچھی لگتی تھی۔

چاہیے اسے ڈانٹتی ہی کیوں نہ رہے۔

اوکے یہ دیکھو میں نے اپنے کان پکڑ لیے ہیں اب بتاو اور کیا کروں زین نے حور کے سامنے اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا۔

حور کو مزہ آرہا تھا زین کی شکل دیکھ کر اوکے ایک شرط پر معافی ملے گی حور نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

.ہاں بولو کیا شرط ہے زین نے جلدی سے کہا کم از کم زین سے حور نے بات تو کی تھی

آپ مجھے بریانی بنا کر دیں گے حور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

زین نے حور کا ہاتھ کھینچ کر اسے گلے لگایا بس بریانی مجھے لگا تم کوئی بڑی ڈیمانڈ کرو گی زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ دور رہ کر بات نہیں کر سکتے حور نے زین کو پیچھے کرتے ہوئے کہا زین کے کھینچنے سے حور ایک دم بوکھلا سی گئی تھی لیکن زین کی گرفت مظبوط تھی نہیں جان من اب دور جانا تو ممکن نہیں ہے زین نے حور کے کان کو ہلکا سا اپنے دانتوں میں لیتے ہوئے کہا۔

حور ایک دم کانپ سی گئی تھی. آیندہ مجھ سے دور جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت اور بریانی تو میں تمہیں بنا کر اپنی ہاتھوں سے کھلاؤ گا زین کہہ کر باہر چلا گیا تھا۔

زین کے جانے کے بعد حور کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کون سی مصیبت آگئی ہے جو تم لوگوں نے اتنی رات کو مجھے باہر بلایا ہے عادل نے غصے میں احمد اور علی کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

اس مجنوں کو اپنی لیلا سے ملنا ہے اتنی رات کو علی نے بھی دانت پیستے ہوئے کہا۔

اسے بھی اپنی نیند کے خراب ہونے کا کچھ زیادہ ہی افسوس ہو رہا تھا۔

کیسے دوست ہو تم لوگ

تھوڑی سی مدد نہیں کر سکتے

اور تم لوگوں کو نیند مجھ سے زیادہ عزیز ہے کیا؟

احمد نے منہ بناتے ہوئے کہا

جی بلکل آپ نے درست فرمایا عادل نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

تو جاؤ جا کر تم لوگ اپنی نیند پوری کرو احمد نے ناراضگی سے کہا۔

اب تم نیند تو خراب کر ہی چکے ہو تو بتا بھی دو کس ل ئے بلایا ہے عادل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مجھے اریبہ سے بات کرنی ہے احمد نے جلدی سے عادل کو کہا۔

اتنی رات کو تم ایک لڑکی کے کمرے میں جاؤ گ ئے چھی چھی شرم تو لگتا ہے بلکل ہی ختم ہو گئی ہے علی نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

بکواس بند کر میں صرف بات کرنا چاہتا ہوں احمد نے علی کو گھورتے ہوئے کہا۔

.اچھا چلو پھر عادل نے کہا تو تینوں اریبہ کے گھر کی طرف چل پڑے

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہنی تم ابھی تک سوئی کیوں نہیں میر نے حیاء سے پوچھا جو کارٹون دیکھ رہی تھی نیند سے آنکھیں بوجھل تھیں جیسے زبردستی کارٹون دیکھ رہی ہو۔

شکر ہے خان آپ آگۓ ہیں میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں حیاء نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اور میر جو اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔

اس کے ہاتھ حیاء کی بات سن کر روکے تھے۔

میں کہی خواب تو نہیں دیکھ رہا میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہے یہ بات تو اخبار میں شائع ہونی چاہیے۔

میر نے حیاء کی بات پر میٹھا سا طنز کیا جو حیاء کے سر سے گزر گیا تھا۔

خان مجھے پوچھنا تھا یہ بیسٹ کون ہے؟

حیاء نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

تم کیوں پوچھ رہی ہو میر نے حیاء کے پاس آتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ میں نے ٹی وی پر سنا تھا حیاء نے کہا۔

اووو میر نے ایک لمبا سانس فضا میں جارج کرتے ہوئے کہا۔

خان آپ نے بتایا نہیں حیاء نے دوبارہ میر سے پوچھا میری معصوم سی جان وہ لوگوں کی مدد کرتا ہے لیکن اس کا اپنا طریقہ ہے کام کرنے کا میر نے حیاء کو اپنی باہوں میں لیتے ہوئے کہا۔اُف کتنا عجیب لگتا ہے خود کی تعریف کرنا۔میر نے دل میں سوچا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نہیں جانتا تھا وہ بیسٹ کے بارے میں اتنی صفائی کیوں دے رہا ہے شاید وہ بیسٹ کی پوزیشن حیاء کے دماغ سے کلیر کرنا چاہتا تھا کہ کبھی اگر حیاء کو معلوم ہو کہ بیسٹ کون ہے تو حیاء میر کے بارے میں غلط نہ سوچے۔

ہمم مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے وہ اچھا ہو گا کیونکہ وہ لوگوں کی مدد کرتا ہے نہ حیاء نے مسکراتے ہوئے کہا تو میر حیاء کو اپنی باہوں میں اُٹھا کر بیڈ تک لایا اور بیڈ پر لیٹا دیا۔

ہنی تم یہ پوچھنے کے لیے اتنی دیر تک جاگ رہی تھی؟ یہ تو تم صبح بھی پوچھ سکتی تھی؟

میر نے حیاء کے بال سہلاتے ہوئے کہا
ہمم

لیکن حیاء کچھ کہنے ہی لگی تھی لیکن نینداس پر غلبہ پا چکی تھی۔ اور ہماری حیاء تو پہلے ہی نیند کی دیوانی تھی۔

میر نے جب حیاء کی بھاری سانسیں اپنے سینے پر محسوس کی تو میر سمجھ گیا تھا حیاء سو گئی ہے.

میر نے آرام سے حیاء کا سر سرہانے پر رکھا ماتھے پر پیار بھرا بوسہ دیا اور خود فریش ہونے چلا گیا۔

....

اریبہ کچن میں پانی پینے آئی تھی جب اسے لگا جیسے اس کی پیچھے کوئی کھڑا ہو اریبہ نے ڈرتے ہوئے پیچھے دیکھا تو اس کی چیخ نکل گئی پیچھے احمد کھڑا تھا لیکن اس کا چہرہ اندھیرے کی وجہ سے چھپا ہوا تھا۔

احمد جلدی سے آگے آیا۔

یار کیا کر رہی ہو احمد نے کہا۔

احمد کو دیکھ کر اریبہ کی سانس میں سانس آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپ؟

اریبہ نے حیرانگی سے کہا جب باہر سے ماہم بیگم کی آواز آئ بیٹا کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے؟

جی جی امی سب ٹھیک ہے وہ میں نے

cockroach

دیکھ لیا تھا اریبہ کے منہ میں جو آیا وہ بول دیا۔

اچھا میں سمجھی کوئ چور گھس آیا ہے ماہم بیگم نے کہا اور باہر سے ہی چلی گئ تھیں۔

آپ یہاں اریبہ نے حیرانگی سے پوچھا وہ میں آپ سے کچھ پوچھنے آیا تھا۔

احمد نے کہا۔

جی کہیے اریبہ نے کہا۔

وہ میں نے پوچھنا تھا کہ وہ احمد کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے پوچھے۔

اور کھڑکی کے باہر کھڑے عادل اور علی کا دل کر رہا تھا احمد کا سر پھاڑ دیں

کتنی مشکل سے ان دونوں بے احمد کو کچن کی کھڑکی سے اند بھیجا تھا اور خود بندر کی طرف لٹک رہے تھے۔

جب احمد کچھ دیر تک نہ بولا تو علی کو بولنا پڑا اوے مجنوں کہی کہ جلدی پوچھ لے ورنہ یہی تجھے چھوڑ کر چلے جائے

گ ئے علی نے غصے سے کہا۔

تو احمد نے جلدی سے پوچھا۔

آپ اس شادی سے خوش ہیں؟

اریبہ کو تو سمجھ نہیں آئ کہ احد بول کیا رہا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب اریبہ کچھ نہیں بولی تو احمد پھر سے بولا

کیا آپ اس رشتے سے خوش ہیں؟

جی میں خوش ہوں اریبہ نے اپنی حیرانگی پر قابو پاتے کہا۔

اوکے

thank you

احمد کہہ کر کھڑکی سے باہر کود گیا۔

اریبہ نے کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھا تو تینوں زمین پر صحیح سلامت کھڑے تھے۔

احمد کو دیکھ کر اریبہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی یعنی احمد اتنی رات کو اس سے یہ پوچھنے آیا تھا کہ وہ شادی سے خوش ہے کہ نہیں

سچ میں واقعی تینوں عجیب ہے سجل ٹھیک کہتی ہے ان کے بارے میں اریبہ نے دل میں سوچا۔

احمد نے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ایک بار اریبہ کو دیکھا تھا جیسے اسے یقین ہو اریبہ کھڑی ہو گی۔

احمد کے دیکھنے سے اریبہ ایک دم پیچھے ہو گئی تھی احمد اس کی حرکت پر مسکرا پڑا تھا۔

....

پری کے گھر کے قریب ہی ایک

library

تھی پری کو ناول پڑھنے کا شوق تھا۔

پری ناول لیے واپسی پر پیدل ہی چلی آرہی تھی جب سڑک پار کرتے ہوئے ایک ناول وہاں گر گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پری ناول کو اُٹھانے لگی اسے یہ بھی ہوش نہیں تھا یہ سڑک ہے گاڑی والے نے بلکل پری کے پاس آکر گاڑی کو بریک لگائی تھی،

احد گاڑی سے باہر نکلا اور دیکھا ایک لڑکی کتاب اُٹھا رہی میڈم لگتا ہے آپ کو اپنی زندگی عزیز نہیں ہے احد نے تھوڑا غصے سے کہا۔

پری نے کھڑے ہو کر دیکھا تو احد کھڑا پری کو گھور رہا تھا احد پہلے ہی پری کو دیکھ چکا تھا۔

اووو آپ ہیں آپ دیکھ کر گاڑی نہیں چلا سکتے پری اُلٹا احد کو کہنے لگی تھی۔

جبکہ غلطی اپنی تھی۔

ہیلو میڈم غلطی آپ کی ہے جو بیچ سڑک کے کیٹ واک کر رہی ہیں احد نے طنز کرتے ہوئے کہا ۔

Excuse me

غلطی آپ کی ہے میری نہیں ہے اگر آپ کو میں نظر آگئی تھی تو گاڑی روک لیتے لیکن نہیں پتہ نہیں اتنی جلدی کہا پہنچنا ہے آپ کو پری نے بھی گھورتے ہوئے کہا۔

ڈیٹ کے لیئے جارہا تھا لیکن ایک کالی بلی نے راستہ کاٹ لیا ۔ احد نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اب تو مجھے بھی ہمدردی ہو رہی ہے پری نے افسوس سے کہا۔

کس سے؟ احد نے نا سمجھی سے پوچھا۔

اُس لڑکی سے پری نے جواب دیا۔

دونوں سڑک کے درمیان کھڑے جھگڑ رہے تھے دونوں کو ہوش نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر بیٹھا کب سے دونوں کو جھگڑتے دیکھ رہا تھا آخر اسے باہر نکلنا ہی پڑا۔

میرا خیال ہے یہ سڑک ہے میر بے دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

جی بھائی میں بھی ان کو کب سے یہی کہہ رہی تھی لیکن یہ ہی باتیں کرتے جا رہے ہیں پری نے معصومیت سے کہا۔

i know

گڑیا اسی کی غلطی ہے میر نے بھی پری کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

اوکے بھائی خدا حافظ پری کہہ کر وہاں سے چلی گئ احد اور میر بھی گاڑی میں بیٹھ گ ئے۔

میری کہاں غلطی تھی وہ ہی سامبے آئ تھی احد نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

میر کو احد اس وقت بلکل عادل ہی لگ رہا تھا

احد کی بات ہر میر ہنسے لگا۔

لڑکیاں کبھی بھی اپنی غلطی نہیں مانتی اس لیے ابھی سے

practice

کر لو میر نے شرارتی انداز میں کہا۔

میں کیوں

practice

کروں اور میں نے کون سا اس سے شادی کرنی ہے احد کا اشارہ پری کی طرف تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور ویسے بھی میں اُس لڑکی سے شادی کروں گا جو میری بات مانے گی احد نے کہا۔

ہمممم ویسے بھی پری کے لیے ایک رشتہ آیا ہے لڑکا آرمی میں ہے پری کے پاپا نے مجھ سے بات کی تھی میں لڑکے سے مل چکا ہوں سوچ رہا ہوں پری کے والد کو کہہ دوں لڑکا اچھا ہے ہاں کر دیں میر نے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

اسے معلوم تھا احد کی کیا حالت ہو رہی ہو گی۔

میر احد کی آنکھوں میں پری کے لیے پسندیدگی دیکھ چکا تھا۔

میر کہہ کر اتر گیا تھا۔

میر کا آفس آگیا تھا۔

یا اللہ یہ انسان ہے یا جن اسے ہر ایک بات کا پتہ چل جاتا ہے لیکن جلد ہی کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا احد نے دل میں سوچا۔

آخر کار اریبہ کی مہندی کا دن آگیا تھا۔

.اریبہ اور احمد کی مہندی احمد کے گھر میں ارینج کی گئی تھی

.اریبہ نے پیلے رنگ کا جوڑا پہنا ہو تھا

احمد نے سفید شلوار قمیض اور اوپر پیلے رنگ کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔

لڑکوں نے سفید شلوار قمیض پہنی تھی لیکن ان کی واسکٹ چینج تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احمد بہت خوش تھا

اور بہت پیارا بھی لگ رہا تھا

اریبہ بھی پیلے جوڑے میں بہت اچھی لگ رہی تھی۔

حور اور حیاء تو کسی ایک جگہ ٹک ہی نہیں رہی تھیں کبھی کوئی آواز دے دیتا تو کبھی کوئی

زین تو اچھا خاصا تپا بیٹھا ہوا تھا۔

صبح سے اس نے اپنی بیوی کو نہیں دیکھا تھا۔

زین نے جب پورے گھر میں حور کو دیکھ لیا تو حور اسے کہی نظر نہیں آئی تو اس کمرے میں آیا جس میں ساری لڑکیاں تیار ہو رہی تھیں۔

اب صرف حیاء اور حور ہی رہ گئی تھیں حیاء تیار تھی اور حور کا انتظار کر رہی تھی جب زین کمرے میں داخل ہوا۔

حیاء تمہیں میر ڈھونڈ رہا تھا زین نے حیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

حور تم آجانا میں جا رہی ہوں حیاء نے حور کو کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

زین اب کھڑا فرصت سے حور کو دیکھ رہا تھا جو سبز رنگ کے شرارے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

زین چلتا ہوا حور کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا اور حور کے بالوں میں منہ چھپا کر بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا۔

حور زین کے قریب آنے سے ایک دم گھبرا گئی تھی

زین آپ یہ کیا کر رہے ہیں حور نے گھبراتے ہوئے کہا

تو زین نے حور کا رخ اپنی طرف کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کہاں تھی تم صبح سے زین نے حور کے نیچے والے ہونٹ کو سہلاتے ہوئے گھمبیر لہجے میں پوچھا۔

حور کے لیے تو جواب دینا دوبھر ہو گیا تھا اور اوپر سے زین کی نظریں... وہ میں کام حور بولنے کی کوشش کر رہی تھی

جب زین نے جھک کر حور کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا تھا۔

زین بہت پیار سے حور کے ہونٹوں سے اپنے آپ کو سیراب کر رہا تھا۔

اس کے لمس میں بے حد نرمی تھی۔

حور نے آنکھیں بند کر لیں تھیں اس نے زین کے کالر کو زور سے پکڑ لیا تھا۔

جب زین تھوڑی دیر پیچھے نہیں ہٹا تو حور کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

حور نے زین کو پیچھے کرنا چاہا لیکن زین تو حور میں کھویا ہوا تھا۔

اسے ہوش کہاں تھی۔ زین کو جب لگا کے حور بہت مشکل سے سانس لے رہی ہے تو آرام سے پیچھے ہو گیا۔

اور حور کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھنے لگا حور لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

حور نے غصے سے زین کی طرف دیکھا تو زین نے حور کو آنکھ ماری اور وہاں سے بھاگ گیا

حور پیچھے سے دانت پیستی رہ گئی تھی۔

....

حیاء میر کو ڈھونڈ رہی تھی لیکن میر اسے کہی نظر نہیں آیا تو اس نے عادل سے پوچھا تو عادل نے بتایا کہ بھائی کو پیچھلے

سائیڈ پر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی تو اسے احد نظر آ گیا تھا حیاء پہلے احد کے پاس گئ اور احد سے پوچھا؟

آپ احد بھائی ہے نہ حیاء نے معصومیت سے پوچھا میر جو فون ہر بات کر رہا تھا حیاء کی بات سن کر ہنسا پڑا تھا۔

لیکن جب اس نے حیاء کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا جو اورنج رنگ کے شرارے میں ایک معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔

لیکن آپ کی آنکھوں کا رنگ براؤن ہے تو آپ خان ہے حیانے چہرے پر الجھن لیے میر سے پوچھا تو میر ہوش میں آیا۔

میر نے بھی اورنج رنگ کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی

میر نے حیاء کا ہاتھ پکڑا اور اسے قدر سنسان جگہ پر لے گیا تھا۔

لوگوں کو دھیان اس طرف نہیں تھا۔

خان کی جان میں خان ہی ہوں میر نے حیاء کے حسین مکھڑے کو تکتے ہوئے پیار سے کہا۔

لیکن عادل بھائی تو کہہ رہے تھے آپ باہر کی طرف گ ئے تھے۔

حیاء نے کہا وہ احد ہو گا میر نے کہتے ہی حیاء کو اپنی طرف کھینچا تھا۔

حیاء ایک دم میر کے چوڑے سینے سے جا لگی تھی۔

خان ی کیا کر رہے ہیں آپ؟

لوگ ہمیں دیکھ رہے ہے حیاء نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

جہاں کوئ بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا

تو کیا ہوا جان بیوی ہو تم میری

میر نے شرارت سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب احد کی آواز نے میر کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

آہم آہم یہ بیڈ روم نہیں ہے تمھارا آہل میر خان احد نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

حیاء تو شرم کے مارے وہاں سے بھاگ گئ تھی۔

اور میر کا دل کیا احد کا سر پھاڑ دے

تم ہمیشہ غلط وقت پر کیوں اینٹری مارتے ہو احد میر خان میر نے کھا جانے والی نظروں سے احد کو گھورتے ہوئے کہا۔

پرانی عادت ہے اب کیا کروں احد نے بھی افسوس سے کہا احد کیا بات کرنی ہے جلدی کرو میرے پاس ٹائم نہیں ہے

میر نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اووو تو ابھی تھوڑی دیر پہلے تو خان صاحب بلکل فری تھے احد نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

احد لگتا ہے تمہیں ڈوز کی ضرورت ہے میر نے احد کے پاس آتے ہوئے کہا۔

اچھا بتا رہا ہوں احد نے کہا اور جلدی سے میر سے تھوڑا دور ہوا میر کا کیا بھروسہ یہی پر اپنا شوق پورا کرنے لگ جائے۔

وہ میں پری سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

احد نے جلدی سے کہا۔

تو میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جسے وہ احد کے دیکھنے سے پہلےء چھپا چکا تھا۔

لیکن پری کے پاپا تو اس لڑکے کو ہاں کر چکے ہیں میر نے حیرانگی سے احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میر کی بات پر احد کا رنگ تبدیل ہوا تھا لیکن جلد ہی اپنی حالت پر قابو پا چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا

مجھے نہیں پتہ پری صرف میری ہے احد نے ضدی بچے کی طرح کہا۔

میر کو اپنے بھائی پر بہت پیار آیا تھا

میر نے احد کو اپنے گلے لگایا تھا۔

سمجھو تمھارا کام ہو گیا میرے بھائی نے پہلی بار مجھ سے کچھ مانگا ہے تو کیا میں اپنی بھائی کو وہ نہیں دوں گا میر نے مسکراتے ہوئے کہا

تو احد بھی اپنے بھائی کی طرف دیکھ کر مسکرا پڑا۔

....

میر نے احد سے جھوٹ بولا تھا کہ پری کا رشتہ آیا ہے میر پہلے ہی پری کے پاپا سے احد کے لیے بات کر چکا تھا۔

پری کے پاپا کو کوئی اعتراض نہیں تھا میر ان کی آنکھوں کے سامنے کا بچہ تھا اور پری کے پاپا جانتے تھے میر ہی بیسٹ ہے اور انہوں نے کافی بار میر کی مدد بھی کی تھی۔

پری کے پاپا جانتے تھے میر کے کام کرنے کا اپنا طریقہ ہے لیکن وہ لوگوں کی مدد کرتا ہے اور کوئی احسان بھی نہیں جتاتا۔

میر نے جان بوجھ کر احد کے سامنے پری کے رشتے کے بات کی تھی تاکہ احد خود اپنے منہ سے کہے کہ وہ پری سے شادی کرنا چاہتا ہے اور وہی ہوا جو میر نے سوچا تھا احد نے کہہ دیا تھا وہ پری سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

میر احد کے لے خوش تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

سجل ہانی اور پری نے سیم رنگ کے شرارے پہنے ہوئے تھے۔

عادل کی نظریں بار بار بھٹک ہانی کے چہرے کی طرف جا رہی تھیں۔

علی کو تو آج لگ رہا تھا اس کا دل دھڑکنا بھول جائے گا۔

سجل کو آج پہلی بار علی اس طرح کی ڈریسنگ میں دیکھ رہا تھا۔ ورنہ وہ ہمیشہ جینز میں ہوتی تھی۔

اور احد کو تو آج بھی بس موقع چاہیے تھا پری سے الجھنے کا جو اُسے مل نہیں رہا تھا۔

....

عادل اور علی نے ڈانس سیکھا تھا اور ان دونوں نے بہت اچھا ڈانس کیا تھا احمد نے تو اُٹھ کر دونوں کو گلے لگایا تھا۔

بڑے بیٹھے اپنے بچوں کو خوش دیکھ کر ان کی خوشیوں کے لیے دعا کر رہے تھے

اریبہ تو احمد کے ساتھ سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی

سجل تو اپنی فرینڈ کو اپنی بھابھی بنتے دیکھ بہت خوش تھی

سب نے بہت انجوائے کیا تھا تھا میر کی نظریں اپنی پرنسز سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔

اور احد تو پری کو کسی لڑکے کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ جل بھن رہا تھا تمہیں تو میں بعد میں دیکھو گا احد نے پری کو گھورتے ہوئے دل میں کہا معصوم سی پری سیدھا احد کے دل میں اتر رہی تھی پری معصوم ہے کہ نہیں یہ تو احد کو بعد میں معلوم ہونا تھا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

مہندی کا فنکشن بہت اچھا گزرا تھا سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گ ئے تھے اور جنھوں نے رکنا تھا وہ بھی اپنے کمروں میں چلے گ ئے تھے،

باقی سارے کافی دیر محفل جمائے بیٹھے رہے تھے ۔

احمد اریبہ اور ماہم بیگم کو گھر چھوڑنے گیا تھا۔

زین اور حور بھی نکل گ ئے تھے۔

میر کو کچھ کام تھا اس لیے اس نے احد کو کہا تھا ہانی اور حیاء کو اپنے ساتھ لے جائے کیونکہ عادل اور علی نے احمد کے پاس ہی رکنا تھا

....

.زین آتے ہی فریش ہونے چلا گیا تھا حور اپنا حجاب کھول رہی تھی

جب زین بنا شرٹ کے باہر آیا حور نے زین کو دیکھ کر ایک دم نظریں جھکا لیں تھیں،

زین چلتا ہوا حور کے پاس آیا اور اسے پیچھے سے ہگ کیا حور تو وہاں سے بھاگنے کا سوچ رہی تھی اسے آجکل زین کی نظریں کچھ عجیب لگ رہی تھیں۔

لیکن زین نے اس کے ارادوں پر پانی پھیر دیا تھا۔

کہاں جا رہی ہو جان من زین نے حور کے کندھے پر ہونٹ رکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ مجھے چینج کرنا ہے حور نے جلدی سے کہا

میں کر دوں زین نے آنکھوں میں شرارت لئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حورزین کی بے باکی پر سٹپٹا گئ تھی

زین وہ.....

زین نے حور کو کچھ بولنے سے پہلے ہی اپنی باہوں میں اُٹھالیا تھااور بیڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

زین یہ یہ آپ کیا کررہے ہیں؟

حورنے اٹکتے ہوئے کہا

ابھی تھوڑی دیر تک معلوم ہو جائے گا جان من زین نے آنکھوں میں خمار لئے حور کو کہا۔

زین کی باتیں حور کی جان نکالنے کے لیے کافی تھیں

زین مجھے بھوک لگی ہے حور کو جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو جلدی سے بولی۔زین کی قربت حور کی جان نکال رہی تھی۔

مجھے بھی لگی ہے زین نے حور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ذو معنی الفاظ میں کہا۔

اور حور کے ماتھے پر بوسہ دیا

یار بہت تڑپایا ہے تم نے مجھے اب اور نہیں بھاگ سکتی تم مجھ سے زین نے حور کی دونوں آنکھوں کو چومتے ہوئے کہا،

زین حور نے کچھ کہنا چاہا جب زین نے حور کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروایا۔

اور حور پر جھکتا چلا گیا۔

حورنے پہلے مزاحمت کی لیکن پھر اپنے آپ کو اپنے شوہر کے سپرد کر دیا اور زین کی قربت میں پگھلتی چلی گئ۔

جیسے جیسے رات گزرتی جارہی تھی زین اپنی محبت میں حور کو بھگوتا جارہا تھا

دور چاند کھڑا دونوں کے ملن پر اداسی سے مسکرا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

آج برات تھی صبح کے آٹھ بج رہے تھے جب زین کی آنکھ کھولی تو حور اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی۔

زین حور کو دیکھ کر مسکرا پڑا تھا اور حور کا سر سرہانے پر رکھ کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے اور خود فریش ہونے چلا گیا۔

اس نے حور کو نہیں جگایا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلی ہی تو حور سوئی تھی زین کو کچھ کام تھا اس لئے گھر سے نکل گیا تھا حور کی آنکھ دس بجے کھولی تھی۔

اسے نے بیڈ کی دوسری طرف دیکھا لیکن اسے زین کہی نہیں آیا۔

رات کا سوچ کر ہی حور کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی شرم سے اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا

حور نے تھوڑے سے ہاتھ اپنے چہرے سے پیچھے کئے اور جب دیکھا کہ کوئی بھی نہیں ہے اور نہ ہی اسے کوئی دیکھ رہا ہے تو جلدی سے فریش ہونے کے لے جانے لگی جب اس کی نظر سائیڈ پر پڑی ایک چیٹ پر پڑی۔

حور نے اس چیٹ کو پکڑا اور اپنے ہونٹ کو دانتوں تلے دبا کر پڑھنے لگی۔

کل کی رات میرے لیے بہت اہم تھی حور

thank you so much

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میری زندگی میں آنے کے لیے مجھ پر یقین کرنے کے لیے

اور میٹھا کم کھایا کرو تم بہت میٹھی ہو آخری بات زین نے شرارت سے کہی تھی

زین کی بات کا مطلب سمجھ کر حور کا چہرہ پھر سے لال ہو گیا تھا حور واشروم کی طرف بھاگ گئ تھی۔

....

ساری لڑکیاں اریبہ کے ساتھ پارلر میں تیار ہونے گئ تھیں۔زین صبح سے کام میں الجھا ہوا تھا اس نے حور کو ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔

حال میں سارے مہمان پہنچ چکے تھے

احمد نے بلیک تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا اریبہ نے لال رنگ کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔

اریبہ ہال میں داخل ہوئ تو اس کے ایک طرف حور اور دوسری طرف ہانی تھی باقی لڑکیاں ان کے پیچھے تھیں۔

احمد تو اریبہ کو دیکھ کر ایک دم کھڑا ہو گیا تھا اس کی نظریں پلٹنے سے انکاری تھیں۔اریبہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔

اریبہ سٹیج کے پاس آئ تو احمد نے اپنا ہاتھ اریبہ کے سامنے کیا تھا جیسے اریبہ نے جھجھکتے ہوئے تھام لیا تھا سب نے ہوٹنگ کی تھی۔

ان دونوں کا نکاح صبح ظہر میں ہو گیا تھا

میر کو کسی کام کے سلسلے میں باہر جانا پڑ گیا تھا اس لیے میر یہاں موجود نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین تو حور کو دیکھ رہا تھا جو سجل سے بات کر رہی تھی اس نے آج پرپل کلر کی لونگ فراک پہنی ہوئی تھی اور ساتھ پرپل ہی حجاب لیا ہوا تھا

ہلکے سے میک اپ میں سیدھا زین کے دل میں اتر رہی تھی۔زین نے بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا لڑکیاں تو زین سے بات کرنے کے لئے ترس رہی تھیں

لیکن یہ مغرور شہزادہ صرف اپنی شہزادی کو دیکھ رہا تھا۔

زین بے خودی کے عالم میں چلتا ہوا حور کے پاس پہنچا تو سجل حور سے ایکسیوز کر کے وہاں سے چلی گئ۔

زہِ نصیب آج تو لگتا ہے لوگ قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں زین نے حور کے کان کے پاس سر گوشی کرتے ہوئے کہا

حور کا چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ آ گئ تھی اور اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا،

اف یار اگر اس طرح شرما وگی تو میں لوگوں کا بھی خیال نہیں کروں گا زین نے شرارت سے کہا

آپ کچھ زیادہ ہی چھچھوڑے نہیں ہوتے جا رہے حور نے گھورتے ہوئے کہا۔

اب اتنی پیاری بیوی ہو تو چھچھوڑا تو بننا پڑتا ہے مائ لو زین نے پیار سے حور کے چہرے پر نظریں گاڑھتے ہوئے کہا۔

وہ مجھے امی بلا رہی ہے۔

حور نے جلدی سے کہا اور بنا زین کی بات سنے وہاں سے بھاگ گئ۔

تمھیں تو میں رات کو بتاؤ گا زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیا میر کو بہت مس کر رہی تھی میر نے کال کر کے حیاء کو بتا دیا تھا۔

لیکن اب حیاء کا میر کے بغیر دل نہیں لگتا تھا اسے میر کی عادت ہو گئی تھی۔

....

آہم آہم عادل نے ہانی کے پاس آتے ہوئے کہا

ہانی نے عادل کی طرف دیکھا جو گہری نظروں سے ہانی کو دیکھ رہا تھا ہانی نے جلدی سے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں۔

عادل اور ہانی کے کپڑوں کا رنگ سفید تھا

تم نے کالا ٹیکا لگایا عادل نے ہانی کو کہا۔

وہ کیوں ہانی نے نا سمجھی سے پوچھا۔

آرے یار اگر تمہیں کسی کی یا میری نظر لگ گئ تو عادل نے اس بار تھوڑا مسکراتے ہوئے کہا۔

عادل کی بات پر ہانی مسکرا پڑی تھی عادل کچھ کہنے ہی والا تھا جب ماہم بیگم نے ہانی کو آواز دی اف ایک تو یہ ظالم سماج میاں بیوی کو بات بھی نہیں کرنے دیتا عادل نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا ۔

ہانی عادل کی بات سن کر مسکرا پڑی تھی۔ اور پھر ماہم بیگم کی بات سنے چلی گئ تھی۔

....

احد کب سے کھڑا پری کو ایک لڑکے سے بات کرتا ہوا دیکھ رہا تھا یہ وہی لڑکا تھا جس سے پری مہندی کی رات بات کر رہی تھی۔ پری ہنس ہنس کر اس لڑکے سے باتیں کر رہی تھی جب احد کا صبر جواب دے گیا تو تن فن کرتا پری کے پاس پہنچا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پری مجھے تم سے بات کرنی ہے احد نے کہا اور بنا پری کی بات سنے پری کا ہاتھ پکڑ کر تھوڑا دور لے کر آیا اور اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے لگا

یہ کیا بد تمیزی تھی پری نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے پوچھا۔

مجھے اچھا نہیں لگتا تمھارا کسی بھی لڑکے کے ساتھ بات کرنا احد نے سنجیدگی سے کہا۔

پری احد کی بات سن کر تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئ تھی۔

میں آئندہ تمہیں ایسے کسی لڑکے کے ساتھ بات کرتے ہوئے نہ دیکھو ورنہ بہت برا پیش آؤ گا احد کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

پیچھے پری حیران پریشان احد کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

پری جس لڑکے سے بات کر رہی تھی وہ اس کا کلاس فیلو تھا اور پری کو اپنی بہن مانتا تھا لیکن احد پتہ نہیں کیا سمجھ بیٹھا تھا۔

....

برات کا فنکشن بہت اچھا گزرا تھا اریبہ کو احمد کے ساتھ رخصت کر دیا گیا تھا۔

ماہم بیگم اپنی دونوں بیٹیوں کو خوش دیکھ کر مطمئن تھی۔

....

احمد بڑی مشکل سے علی عادل اور سجل سے اپنی جان چھڑوا کر کمرے میں آیا تھا کمرہ پورا گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا.

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اریبہ نے گھونگٹ نکالا ہوا تھا اریبہ کا دل بھی گھبرا رہا تھا۔

احمد چلتا ہوا اریبہ کے پاس آیا اور اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا تھا۔

احمد نے اریبہ کا گھونگٹ اُٹھایا اور جو پہلا لفظ اس کے منہ سے نکلا تھا وہ ماشاءاللہ تھا۔

اریبہ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

احمد نے اپنی جیب سے ایک مخملی ڈبیہ نکالی اور پیار سے اریبہ کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنائی۔

یہ رنگ میں نے آپ کو پہلی بار دیکھنے کے بعد ہی آپ کے لیے خریدلی تھی احمد نے مسکراتے ہوئے اریبہ کو بتایا اور اریبہ حیران تھی کہ احمد کا یقین کتنا پختہ تھا کہ میری شادی اس سے ہی ہوگی۔

اریبہ احمد کی طرف دیکھ کر مسکرا پڑی تھی آپ اس شادی سے خوش تو ہے نہ احمد نے ایک بار پھر اریبہ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے پوچھا؟

احمد اس کا جواب میں آپ کو پہلے بھی دے چکی ہوں اریبہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو احمد نے اریبہ کے ماتھے پر بوسہ دے کر اریبہ کو اپنے سینے سے لگالیا

....

ولیمہ میر کے آنے کے بعد ہونا تھا ماہم بیگم کو زین اپنے ساتھ لے آیا تھا ماہم بیگم نے بہت منع کیا لیکن زین اپنی بات پر قائم رہا تو ماہم بیگم کو بھی زین کی بات ماننی پڑی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اس دوران علی نے گھر میں شور مچایا ہوا تھا کہ وہ سجل سے شادی کرنا چاہتا ہے

علی کے والدین نے کہا تھا سجل ہمیں بھی پسند ہے تو احمد کے ولیمے کے بعد سجل کے ماں باپ سے رشتے کے بارے میں بات کرتے ہے لیکن علی کا کہنا تھا آپ لوگ آج ہی رشتہ لے کر جائے۔

علی کو ڈر تھا کہ سجل کا کوئی اور رشتہ نا آجائے

تو مجبوراً علی کے والدین کو احمد کے گھر جانا پڑا تھا سجل کی ماما تو بہت خوش تھیں۔

انہوں نے سجل سے پوچھا تھا تو سجل نے کہہ دیا تھا ماما جیسا آپ کو ٹھیک لگے آپ وہی کریں تو احمد کے ولیمے پر علی اور سجل کا نکاح طے پایا گیا تھا

اب بس میر کا انتظار تھا۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

میر کافی دیر سے احد کو کال کر رہا تھا لیکن احد کال پکا نہیں کر رہا تھا میر نے زین کو کال کی تو اس نے بتایا کہ سب کچھ ٹھیک ہے احد کا پوچھا تو زین نے میر کو بتایا کہ وہ منہ پھولا کر بیٹھا ہوا ہے۔

میر نے کہا میری بات کراؤ تو زین احد کو فون پکڑا کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

احد پہلے فون کو گھور تا رہا جیسے سامنے آہل کھڑا ہو

پھر کان سے لگایا۔

تو میر کی آواز اسے سنائی دی

کہاں تھے تم؟

جہنم میں احد نے تڑخ کر جواب دیا. اووو پھر تو میں نے تمہیں ڈسٹرب کر دیا میر نے افسوس سے کہا۔

کمینے انسان تو واپس کب آئے گا اس بار احد کا صبر جواب دے گیا تھا۔

بے چارہ اکیلا ہی رہ گیا تھا باقی سب کی شادیاں ہو رہی تھیں۔

میر احد کی بات سن کر ہنسنے لگا تھا

لگتا ہے تمہیں کچھ زیادہ ہی جلدی ہے شادی کی میر بے کہا۔

.اکیلا میں ہی تو کنوارہ رہ گیا ہوں آخر میرے بھی کچھ ارمان ہے احد نے فل ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

بس بس زیادہ ڈرامے بازیاں نہ کر میں نے پری کے پاپا سے بات کر لی ہے علی کے نکاح کے ساتھ ہی تمھارا نکاح ہو گا میر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

Oh my God Ahil i love you yar

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احد نے خوشی سے کہا میں پری نہیں ہوں میر نے ہنستے ہوئے کہا

کمینے میں جانتا ہوں اس بار احد نے بھی دانت پیستے ہوئے کہا

اچھا اب میں رکھتا ہوں مجھے کچھ کام ہے میر نے کہا۔

اوکے احد نے کہہ کر فون بند کر دیا

احد کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا جب سے اس نے علی کے نکاح کا سنا تھا تب سے خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اب میر کی بات نے احد کا دل خوش کر دیا تھا۔

....

حیاء تمہیں معلوم ہے کل آہل بھائی اور احد بھائی کی سالگرہ ہے حور نے حیاء کو کہا جو چاکلیٹ کھا رہی تھی۔

نہیں مجھے نہیں معلوم حیاء نے حیرانگی سے کہا اور تمہیں کیسے معلوم ہوا حیاء نے پوچھا۔

مجھے زین نے بتایا ہے زین اور عادل مل کر آہل بھائی اور احد بھائی کو سرپرائز دینا چاہتے ہیں حور نے خوشی سے کہا۔

اوووو لیکن حور خان تو یہاں پر نہیں ہیں اور ان کی واپسی کا بھی کسی کو معلوم نہیں ہے حیاء نے پریشانی سے حور کو کہا۔

ارے میری معصوم سی بلبل تم کال کر کے آہل بھائی سے پوچھو حور نے حل بتاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم ایسا کرو بھائی کو تم بھی آج رات 12 بجے کے بعد سرپرائز دینا بھائی خوش ہوجائے گ ےحور نے حل بتانے کے ساتھ مشورہ بھی دے دیا۔

حیاء کچھ کہنے ہی والی تھی جب حور پھر بول پڑی ایسا کرتے ہیں تمھارا ڈریس سلیکٹ کرتے ہیں چلو میرے ساتھ حور نے حیاء کا بازو پکڑتے پوئے کہا۔

ارے اگر وہ نہیں آئے تو حیاء نے گھبراتے ہوئے کہا میر کا سوچ کر ہی اس کا دل دھک کرنے لگا تھا۔

یار تم ان کو آنے کا کہو گی تو وہ ضرور آئے گ ےٓ

حور نے کہا اور حیاء کو اپنے روم میں لے گئی۔

وہاں پر زین بیٹھا کسی سے فون پر بات کررہا تھا

حیاء اور حور کو دیکھ کر باہر چلا گیا تھا زین کے جانے ہر حور نے شکر ادا کیا تھا۔

یہ لو موبائل کال کرو بھای کو حور نے حیاء کو موبائل پکڑاتے ہوئے کہا۔

حور تم بات کر لو نہ حیاء نے بےچارگی سے کہا حور کو حیاء کی معصوم شکل دیکھ کر بہت پیار آیا تھا۔

میں کیسے کرسکتی ہوں حیاء کال تمھیں ہی کرنی ہوگی حور نے تھوڑا غصے سے کہا اسے معلوم تھا حیاء پیار سے نہیں مانے گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے کانپتے ہاتھوں سے نمبر ڈائل کیا حیاء دل میں یہی دعا کررہی تھی میر کال نہ اٹھائے لیکن ایسا ہوسکتا ہے بیسٹ کی بیوٹی اسے کال کرے اور بیسٹ کال نہ اٹھائے پہلی ہی بیل پر میر نے کال اٹھا لی تھی۔

یہ موبائل حور کا تھا حیاء کے پاس موبائل نہیں تھا اس لیے میر کو لگا شاید حور نے کال کی ہے۔

بولوں گڑیا میر کی آواز حیاء کے کانوں میں پڑی تو اس کا چہرہ آواز سن کر ہی سرخ ہوگیا تھا۔

حور تھوڑی دیر کے لیے باہر چلی گئی تھی تاکہ حیاء آرام سے بات کر سکے۔

حور سوچ رہی تھی بھائی کی آواز سن کر حیاء کا یہ حال ہے جب سامنے ہوتے ہونگے تب حیاء کا کیا ہوتا ہو گا۔

جب کافی دیر حیاء کچھ نہ بولی تو میر ہی بول پڑا تھا۔

جان کیسی ہو بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے میر اپنی جان کو نہ پہچانے۔

حیاء بھی حیران ہوئی تھی میر نے اسے کیسے پیچان لیا۔

میں ٹھیک ہوں خان آپ کیسے ہیں حیاء نے اٹکتے ہوئے پوچھا۔

تمھارے بغیر کیسا ہوسکتا ہو میر نے الٹا حیاء سے سوال کیا،

وہ آپ گھر کب آئےگئے حیاء نے جلدی سے پوچھا

اور میر کو حیاء کے اس سوال پر خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میری جان تم حکم کرو ابھی آجاؤ گا میر نے محبت سے چور لہجے میں کہا۔

آپ رات کو آجائیں گا پلیز حیاء نے کہہ کر فون بند کر دیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

اس کے پاس میر کے سوالوں کے جواب نہیں تھے

میر نے فون کان سے الگ گیا تو اس جے چہرے پر حسین سی مسکراہٹ آگئی۔

اب میری بیوٹی نے خود بلایا ہے جانا تو پڑے گا میر نے دل میں سوچا۔

....

حیاء کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی جب حور اند آئی تھی۔

ہوگئی بات بھائی سے کیا کہا انھوں نے حور نے بے تابی سے پوچھا۔

اب حیاء کیا بتاتی کہ میر نے اسے کیا کہا وہ میں نے خان کو کہہ دیا ہے رات کو گھر آجانا اب پتہ نہیں وہ آتے ہیں یا نہیں حیاء نے حور سے کہا۔

تم فکر مت کرو وہ ضرور آئے گے اور اب ہم کپڑے سلیکٹ کرتے ہیں۔

کافی تلاش کرنے کے بعد حور کو ایک بلیک اور بلیو کلر کی ساڑھی پسند آئی تھی ساڑھی بہت پیاری تھی۔

لیکن اس کا گلہ کافی دیپ تھا اور اس کا بلاوز کافی چھوٹا تھا۔

اگر اسے انڈین ساڑھی کہا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔

حیاء تم یہ پہنو گئ حور نے حیا کے سامنے ساڑھی کرتے ہوئے کہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء تو اس کا گلہ دیکھ کر شرما گئ تھی۔

نہیں حور یہ میں کیسے پہن سکتی ہوں یہ کتنی عجیب ہے۔

حیاء نے کہا حیا کچھ نہیں ہوتا بھائ تمھارے شوہر ہے اور ویسے بھی یہ گلہ تو ساڑھی کے پلو سے بھی کور ہو جائے گا حور نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

نہیں میں یہ نہیں پہنوں گئ حیاء نے صاف صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے جیسے تمھیں ٹھیک لگے حور نے مصنوعی اداسی سے کہا اور ہماری حیا میڈم کب کسی کو اداس دیکھ سکتی ہیں۔

اس لیے جلدی سے بولی حور میں یہی پہنو گی پلیز تم اداس مت ہو حیاء نے حور کے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے کہا۔

حور نے خوشی سے حیا کو گلے لگایا

اوکے ابھی ہمیں بہت کام ہیں ابھی سے شروع کریں گ ئے پھر ہی شام تک ختم ہونگے۔

حور نے کہا پھر دونوں آہل کے کمرے کی طرف چلی گئ تھی۔۔

....

حنا نومی کے بچے کی ماں بنے والی تھی

میر نے دونوں کے والدین سے بات کی تھی اور ایک شرط پر ان کو چھوڑا تھا کہ یہ دونوں ملک س باہر چلے جائے گ ئے اور کبھی واپس نہیں آئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور اگر دوبارہ ان دونوں نے میری فیملی کی طرف دیکھا تو ان کی جان کی گارنٹی پھر میں بھی نہیں دوں گا۔میر نے صاف صاف لفظوں میں کہا تھا۔

دونوں کے والدین کو اور کیا چاہیے تھا اس لیے دونوں کی شادی کر دی تھی اور دونوں کو ملک سے باہر بھیج دیا تھا۔

....

حور نے حیاء کو تیار کر دیا تھا بلیک کلر کی ساڑھی میں حیاء بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

حور نے تو حیاء کو کالا ٹیکا بھی لگا دیا تھا حیاء تو بس دل میں یہی دعا کررہی تھی میر نہ آئے۔

12 بجے حور حیاء کو کمرے میں چھوڑنے آئی تھی

حور نے سارا انتظام کر لیا تھا۔

حور مجھے ڈر لگ رہا ہے تم بھی رک جاؤ نہ حیاء نے معصومیت سے حور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

حور حیاء کی بات سن کر ہنس پڑی تھی پاگل میں کباب میں ہڈی نہیں بننا چاہتی

حور نے کہا۔

کیا مطلب حیاء نے ناسمجھی سے پوچھا۔

کچھ نہیں یار اور تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے بھائی تمھیں کھا تھوڑی جائے گئے۔

حور نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور مجھے لگتا ہے خان نہیں آئے گے حیاء نے حور سے کہا۔

جبکہ دل کہہ رہا تھا کہ میر ضرور آئے گا،

تم فکر مت کرو وہ آجائے گ ےئے۔

اچھا جاو کینڈل جلاو مجھے زین نے بلایا تھا اب میں چلتی ہوں حور نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے حیاء کا دھیان کینڈل کی طرف کروایا اور خود باہر چلی گئ۔۔

حیاء بھی کینڈل جلانے میں بزی ہوگئ تھی۔

....

میر کو گھر پہنچتے پہنچتے بارہ بج گئے تھے اسے پورا یقین تھا حیاء سوگئ ہوگی۔

حیاء اپنی نیند پر کسی قسم کا کومپرومائز نہیں کرتی تھی۔

لیکن میر کو ایک بات سمجھ نہیں آرہی تھی اخر ایسی کون سی بات ہے جس کے لیے حیاء نے اسے آج واپس آنے کا کہا تھا۔

میر اپنی سالگرہ کو بلکل ہی بھول گیا تھا۔

میر نے آہستہ سے دروازہ کھولا تاکہ حیاء اٹھ نا جائے

لیکن میر یہ نہیں جانتا تھا اگر حیاء سورہی ہو تو اس کے پاس جتنا مرضی شور کر لو حیاء میڈم نہیں اٹھے گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر کمرے میں داخل ہوا تو ہلکی سی روشنی نے اس کا استقبال کیا۔

میر نے سامنے دیکھا تو نظریں ہٹانا بھول گیا تھا۔

سامنے وہ پری پیکر تمام ہتھیاروں سے لیس ہوکر میر کا دل دھڑکا رہی تھی۔

حیاء نے ایک ہاتھ سے اپنے بالوں کو پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے موم بتی جارہی تھی۔

موم بتی کی روشنی میں حیاء کا خوبصورت سا چہرہ مزید دھمک رہا تھا۔

میر چھوٹے چھوٹے قدم لے کر حیاء کے قریب آیا

حیاء کے قریب آنے سے ایک دم کمرے کی ساری لائیٹ اون ہوگئ تھیں۔

حیاء نے ایک دم اپنے پیچھے دیکھا تو میر بڑی دلچسپی سے حیاء کو دیکھ رہا تھا۔

جو بلیک کلر کی ساڑھی میں اپنی تمام تر خوبصورتی لیے میر کے ہوش اڑا رہی تھی۔

ساڑھی نیٹ کی تھی جس میں حیاء کی بل کھاتی کمر نظر آرہی تھی۔

میر کی بےباک نظریں حیاء کو اپنی نظریں جھکانے پر مجبور کررہی تھی۔

Happy birthday khan

حیاء نے آہستہ آواز میں گھبراتے ہوئے کہا

ہائے خان مر ہی نا جائے اپنی جان کے انداز پر میر نے حیاء کے پاس آتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء میر کے انداز پر مسکرا پڑی تھی۔

,میر نے حیاء کو گلے لگایا تھا اسے بلکل بھی امید نہیں تھی کہ حیاء اس کی سالگرہ سیلیبریٹ کرے گی

خان کیک کاٹے حیاء نے میر کو کہا جو حیاء کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔

بلکل میر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیک کاٹنے لگا

میر کو اپنی سالگرہ آج سے پہلے کبھی بھی اتنی اچھی نہیں لگی تھی۔

میر نے چھوٹا سا ٹکڑا حیاء کو کھایا تھا اور پھر حیاء نے بھی میر کو کیک کھلایا کیک کھاتے ہوئے میر نے حیاء کی انگلی پر ہلکا سا کاٹا تھا۔

سسس حیاء نے کہا اس نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیا اور میر کو گھورنے لگی۔

میر محبت لٹاتی نظروں سے حیاء کو دیکھ رہا تھا

حیاء میر کی نظروں کی تاب نا سکی اور اپنی نظریں جھکا لیں تھیں۔

میر اب حیا کا اپنی نظروں سے ایکس رے کر رہا تھا۔

آج تو لگتا ہے مجھ معصوم کی جان لینے کا پلان ہے میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

خان آپ کو ڈیکوریشن کیسی لگی حیاء نے جلدی سے بات بدلتے ہوئے کہا۔

اسے میر کی نظریں کنفیوژ کر رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہ بہت اچھا لگا مجھے لیکن جانتی ہو سب سے زیادہ مجھے کیا اچھا لگا میر نے حیاء کے قریب آتے ہوئے کہا

تمھارا میرے لئے تیار ہونا۔

میر نے حیاء کے کان کے پاس سر گوشی کرتے ہوئے کہا ویسے اس ساڑھی میں تم بہت زیادہ ہوٹ لگ رہی ہو میر نے شرارت کی کہا۔

میر کی بات سن کر حیاء پوری سرخ ہوگئ تھی۔

خان اب سوجائے حیاء نے میر سے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

لیکن میر نے اسے پیچھے ہونے نہیں دیا

آج کون جاہل سونا چاہے گا میری جان میر نے ذومعنی الفاظ میں کہا۔

جو حیاء کے بلکل بھی پلے نہیں پڑا

حیاء ناسمجھی سے میر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

حیاء میرا گفٹ کہا ہے میر نے بات تبدیل کرتے ہوئے کہا اسے معلوم تھا حیاء کو اگر بات کا مطلب سمجھانے بیٹھے گا تو ساری رات اسے سمجھانے میں لگ جائے گی۔

گفٹ خان وہ تو میں نے لیا ہی نہیں حیاء نے سر جھکائے اپنی انگلیوں کو مروڑتے ہوئے کہا تو کوئی بات نہیں میں خود ہی لے لوں گا میر نے کہا۔

حیاء اس سے پہلے میر کی بات کا مطلب سمجھتی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے حیاء کو اپنے قریب کیا تھا اور اس کے سرخ ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی قید میں لے لیا تھا۔

میر نے حیاء کو کمر سے پکڑ کر مزید اپنے قریب کیا تھا۔

حیاء نے اپنی آنکھیں بند کرلیں تھی میر حیاء کی قربت سے اپنے آپ کو سیراب کررہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد میر خود ہی حیاء سے پیچھے ہوگیا تھا

حیاء لمبے لمبے سانس لے رہی تھی میر نے حیاء کو اپنی باہوں میں اُٹھایا تھا۔

حیاء میر کی اس حرکت پر ایک دم بوکھلا گئ تھی خان حیاء نے کچھ کہنا چاہا جب میر نے دوبارہ اپنے طریقے سے حیاء کی بولتی بند کی تھی حیاء کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا۔

میر حیاء کو بیڈ پر لیٹا کر اس کی بند آنکھوں کو دیکھ رہا تھا

حیاء کے ہونٹ ہولے ہولے کانپ رہے تھے جان تو اس کی اس وقت نکلی تھی جب میر نے حیاء کے کاندھے سے بلاوز کو تھوڑا سا نیچے کرکے وہاں اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

خان حیاء نے کانپتی آواز میں کہا۔

میر نے حیاء کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں گھبراہٹ تھی۔

ہنی تمہیں اپنے خان پر یقین ہے میر نے پیار سے حیاء سے پوچھا۔

جہ جی حیاء نے اٹکتے ہوئے کہا تو پھر اپنے خان پر بھروسہ رکھو میر نے پیار سے کہتے حیاء کی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھ دیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے اپنے آنکھیں زور سے بند کر لیں تھیں۔

اسے اپنے خان پر بھروسہ تھا۔

میر نے سائیڈ پر پڑے لیمپ کو بند کیا میر حیاء کو اس طرح چھو رہا تھا جیسے وہ ایک کانچ کی گڑیا ہو اور اگر زرہ سی بھی سختی کی تو ٹوٹ جائے گی۔

۔جیسے جیسے رات گزرتی جارہی تھی حیاء میر کے پیار کی بارش میں بھیگتی جارہی تھی۔

....

صبح میر کی آنکھ موبائل کے رنگ کرنے سے کھولی تھی

میر نے اپنے ساتھ لیٹے وجود کو دیکھا جو میر کی بڑی سی وائیٹ شرٹ میں سوتے ہوئے معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔

میر نے ٹائم دیکھا جہاں گیارہ بج چکے تھے

ہنی میری جان جلدی سے اُٹھ جاو نیچے سب ہمارا انتظار کررہے ہونگے۔

میر نے حیاء کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

اور ہماری حیاء میڈم تو نیند کے مزے لے رہی تھیں۔

جیسے میر کے ہلانے پر زرہ سا بھی فرق نہیں پڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء میرے فریش ہونے تک تم اُٹھ جانا ورنہ میں اپنے طریقے سے اٹھاؤ گا میر نے دھمکی دیتے ہوئے کہا اور فریش ہونے چلا گیا۔

حیاء میڈم تو زرہ سا بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلی تھی اور میر کی دھمکی کہاں سنتی۔

میر باہر آیا تو اس نے صرف پینٹ پہنی ہوئی تھی گلے میں تولیہ رکھا تھا۔

اف یہ لڑکی اور اس کی نیند میر نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے حیا کے پاس آیا۔

میر آج بہت خوش تھا

میر ایسا کچھ بھی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

لیکن حیاء کو اتنے دنوں بعد دیکھ کر خود ہی حیاء کی طرف کھینچا چلا گیا تھا۔

میر کو شرارت سوجھی اور حیاء کی گردن پر اپنے لب رکھ دیے حیاء کو نیند میں گرم نرم سا لمس اپنی گردن پر محسوس ہوا تو حیاء نے تھوڑی سی آنکھیں کھولی لیکن جب میر کو اپنے اوپر جھکا ہوا دیکھا تو جلد سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

خان کیا کررہے ہے آپ حیاء نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔لیکن جب میر کی طرف دیکھا جو بغیر شرٹ کے تھا حیاء نے ایک دم اپنی نظریں جھکا لیں تھیں۔

حیاء کے چہرے پر آج ایک الگ سی چمک تھی

جاناں ابھی ہمیں نیچے جانا ہے ورنہ کرکے بتاتا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔

میر نے بےباکی سے ہنستے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء میر کی بات سن کر کان کی لو تک سرخ ہو گئ تھی۔اور خود میں سمیٹ سی گئ تھی۔

حیاء اگر ایسے شرماو گئ تو میں نیچے جانا کینسل کر دوں گا میر نے بہکتے ہوئے کہا۔

میر کی بات سن کر حیاء واشروم کی طرف بھاگی تھی۔

ابھی رات کی میر کی شدتیں برداشت نہیں کر سکی تھی میر پھر سے بہک رہا تھا۔

حیاء کی جلدی دیکھ کر میر ہنس پڑا تھا

My innocent beauty

کہی کا نہیں چھوڑا اس چھوٹی سی لڑکی نے مجھے میر نے دل میں سوچا اور تیار ہونے لگا۔

....

سب ڈائننگ ٹیبل پر میر اور حیاء کا انتظار کررہے تھے۔

زین آپ احد بھائ کو تو باہر بھیج دو گ ےئ لیکن میر بھائ کو کیسے باہر بھیجو گ ےئ حور نے زین سے پوچھا۔

جان لگتا ہے ابھی تک تم نے اپنے شوہر کو بہت ایزی لیا ہوا ہے تم نہیں جانتی تمھارا شوہر کیا کچھ کر سکتا ہے زین نے فرضی کالر اُٹھاتے ہوئے کہا۔

زین کی بات سن کر حور ہنس پڑی تھی۔

اتنے میں میر بھی آگیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شکر ہے آپ تشریف لائے ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا آج بھوکا ہی رہنا پڑے گا۔

احد نے دانت پیستے ہوئے میر کو کہا

میر احد کی بات سن کر ہنس پڑا تھا۔

میر نے حیاء کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حیاء کو اپنے ساتھ زبردستی لے کر آیا تھا۔

حیاء کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

ہانی تو حیاء کے چہرے پر گھبراہٹ اور الگ سے رنگ دیکھ کر بہت خوش تھی۔

حور کا بھی یہی حال تھا وہ اپنی معصوم سی دوست کے لیے بہت خوش تھی۔

میر نے حیاء کو اپنے ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

بھائی آپ نے آنے میں اتنے دن کیوں لگادیے عادل نے شکوہ کرتے ہوئے پوچھا۔

بس یار کچھ کام تھا آنے میں دیر ہوگئی میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حیاء بیٹھی اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔

سب نے کھانا شروع کردیا تھا۔

میر کی نظریں حیاء پر ہی ٹکی ہوئی تھیں جو کھانے کو گھور رہی تھی۔

جیسے خود ہی اس کے منہ میں آجائے گا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میر نے نوالہ بنا کر حیاء کے ہونٹوں کے پاس کیا تو حیاء نے تھوڑا سا منہ کھولا اور نوالے کو زبردستی چبانے لگی۔

اسے لگ رہا تھا سارے اسے ہی دیکھ رہے ہیں

اس لیے نظریں جھکا کر بیٹھی ہوئی تھی۔

احد کی نظر میر پر پڑی جو حیا کو کھانا کھلا رہا تھا۔

احد کا نوالہ سیدھا اس کے حلق کو جا لگا تھا

احد نے ایک دم کھانسنا شروع کردیا تھا عادل نے جلدی سے احد کو پانی دیا تھا۔

اگر کوئی بیسٹ کو اس روپ میں دیکھ لیتا تو پکا دنیا سے کوچ کر جاتا۔

میر سمجھ گیا تھا کہ احد کو کیا ہوا ہے اس لیے احد کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

بھائی آپ ٹھیک ہیں؟

عادل نے فکرمندی سے پوچھا۔

احد کے جواب دینے سے پہلے ہی زین بول پڑا تھا۔

عادل تمھارا بھائی بڑی شدت سے اپنے کنوارہ پن کو محسوس کررہا ہے۔

زین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

زین کی بات سن کر میر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آج کل تو لوگ کچھ زیادہ ہی جورو کے غلام بن گ ئے ہیں احد نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے دونوں پر چوٹ کی۔

تمھیں بننے میں ابھی وقت ہے زین نے افسوس سے کہا باقی سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ آگئ تھی۔

اسی چھیڑ چھاڑ میں ناشتہ کیا گیا تھا۔

زین کا کام احد اور میر کو گھر سے دور رکھنا تھا اور میر اور احد اس وقت باہر تھے۔

اب یہ لوگ آرام سے ساری ڈیکوریشن کرسکتے تھے۔

....

حیاء تم ٹھیک ہو ہانی نے حیاء سے پوچھا۔

جی آپی میں ٹھیک ہوں حیاء نے جلدی سے کہا۔

اوکے تم نے کیا گفٹ دینا ہے آہل بھائی کو ہانی نے حیاء سے پوچھا۔

لیکن آپی وہ تو اپنا گفٹ لے چکے ہیں حیاء نے عام سے لہجے میں کہا۔

کیا مطلب؟

ہانی نے ناسمجھی سے پوچھا

تو حیا کو بھی ہوش آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ آپی میں کہہ رہی ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا گفٹ دو حیاء نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

ہانی حیاء کی بات پر مسکرا پڑی تھی

چلو میرے ساتھ حور بھی جارہی ہے مارکیٹ چلتے ہیں تم بھی گفٹ لے لینا۔

ہانی نے کہا تو تینوں گفٹ لینے چلی گئ۔

....

شام میں جب احد اور میر گھر میں داخل ہوئے تو ساری لائٹس بند تھیں۔

.میر کو کسی گڑھ بڑھ کا احساس ہوا تھا

دونوں نے ابھی تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا تھا جب سارے گھر کی لائیٹ اون ہو گئ تھیں۔

Happy birthday

سب لوگ سامنے ہی گھڑے تھے اور سب نے ایک آواز میں کہا تھا۔

پری بھی موجود تھی

میر اور احد کے چہروں پر مسکراہٹ آگئ تھی۔

میر کے نظریں حیاء کو تلاش کر رہی تھیں جو اپنی طرف سے بھرپور کوشش کر رہی تھی کہ میر کو نظر نہ آئے۔

میر اس کا گریز سمجھ کر مسکرا پڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احد بہت خوش تھا اسے تو اپنی سالگرہ بالکل بھی یاد نہیں تھی۔

اور پری بھی موجود تھی اس کی خوشی دوگنی ہوگئ تھی۔۔

سب کی تالیوں میں کیک کاٹا گیا تھا

پری اکیلی کھڑی تھی جب میر پری کے پاس آیا تھا۔

گڑیا مجھے تم سے بات کرنی ہے میر نے پری کو کہا

جی بھای کہیے پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تمھارے پاپا نے بتایا ہو گا کہ انہوں نے تمھارے لیے احد کا انتخاب کیا ہے۔

تمہیں کوئ مسئلہ تو نہیں ہے اگر تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو تو مجھے ابھی بتا دو میں تمھارے ڈیڈ کو منع کر دوں گا۔

میر نے سنجیدگی سے کہا

پری میر کی فکرمندی پر بہت خوش ہوئ تھی۔

بھائ آپ فکر مت کریں مجھے کوئ مسئلہ نہیں ہے پری نے کہا۔

پری کا جواب سن کر میر کے دل پر جو بوجھ تھا وہ اتر گیا تھا۔

خوش رہو میر پری کے سر پر پیار دے کر چلا گیا تھا

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہنی تم نے آج بھی میرا گفٹ نہیں لیا تو رات کو تیار رہنا

حیاء اپنے دھیان میں کھڑی تھی جب میر کی آواز اپنے کان کے پاس سنائی دی تو اچھل پڑی تھی۔

نہیں میں نے لیا ہے کمرے میں ہے میں ابھی لاتی ہوں حیاء نے جلدی سے کہا اور وہاں سے جانے لگی۔

میں بعد میں لے لوں گا

میر نے کہا۔

حیاء نے پنک کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوی تھی جو حیاء پر بہت سوٹ کررہی تھی۔

خان وہ مجھے آپی بلا رہی ہیں حیاء نے کہا اسے میر کی نظریں کنفیوژکررہی تھیں۔

اوکے جاو میر نے کہا

اور حیاء میڈم ایسے غائب ہوئ جیسے گدھے کے سر سے سینگ

میر حیاء کی پھرتی دیکھ کر ہنستا چلا گیا تھا۔

....

ہیلو فیوچر وائف

احد نے پری کے سامنے آتے مسکراتے ہوئے کہا۔

پری نے پہلی بار شرما کر نظریں جھکا لیں تھیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہائے میں کہی خواب تو نہیں دیکھ رہا

احد نے اپنے آپ کو چٹکی کاٹتے ہوئے کہا۔

نہیں یہ تو سچ ہے سچ میں پری شرما رہی ہے احد نے اپنے آپ سے کہا۔

پری نے جب احد کو چٹکی کاٹتے ہوئے دیکھا تو اس کا شرمانا کہی غائب ہوگیا تھا اور اب غصے سے احد کو گھور رہی تھی۔

لیکن پھر پری کچھ سوچ کر اپنے چہرے پر مسکراہٹ لیے احد کے قریب آنے لگی۔

پری کے قریب آنے سے احد ایک دم گھبرا گیا تھا جبکہ یہ کام پری کا تھا۔

پری کو احد کی حالت پر بہت ہنسی آرہی تھی جو لڑکیوں کی طرح گھبرا رہا تھا۔

کیا ہوا

My future husband

آپ گھبرا کیوں رہے ہیں؟

پری نے مزید احد کے قریب آتے ہوئے پوچھا احد نے کچھ کہنے کے لیئے اپنے لب کھولے تھے جب پری نے اپنی ہیل زور سے احد کے پاؤں پر ماری اور وہاں سے بھاگ گئ۔

احد بےچارہ تو اپنا پاؤں پکڑ کر کراہ رہا تھا۔

تم سے تو میں بعد میں حساب لوں گا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احد نے غصے سے کہا۔

..........…………….

اریبہ اور احمد کے ولیمے کی صبح پری اور احد ، سجل اور علی کا نکاح ہو گیا تھا۔

ماہم بیگم اریبہ کو خوش دیکھ کر مطمئن تھی۔

شام میں احمد کا ولیمہ تھا

احد کو بہت کام تھے اس لیے پری سے ابھی تک ملا نہیں تھا۔

.……….

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

سجل شیشے کے سامنے کھڑی تھی جب علی روم میں داخل ہوا اس نے گولڈن کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا علی نے سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔

سجل سادگی میں بھی سیدھا علی کے دل میں اتر رہی تھی۔

آگیا خیال اپنی بیوی کا سجل نے کمر پر ہاتھ رکھ کر علی کو گھورتے ہوئے کہا۔

اور علی جو سوچ رہا تھا سجل اس کے سامنے تھوڑا شرمائے گئ

لیکن یہاں آکر سجل نے علی کی ساری سوچ پر پانی پھیر دیا تھا۔

یار شام میں احمد کا ولیمہ ہے تھوڑا بزی تھا علی نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

اچھا یہ تو بتاو میں تمھیں پسند کب آئ اس بار سجل نے دلچسپی سے پوچھا کیونکہ اس کی ماما نے بتایا تھا علی سجل کو پسند کرتا ہے تو علی بھی سجل کے قریب آیا۔

پتہ نہیں میں خود نہیں جانتا لیکن جب تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھتا ہوں تو مجھے برا لگتا ہے

میں چاہتا تھا تم صرف میرے بارے میں سوچو علی نے جزبات سے چور لہجے میں سجل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

سجل علی کی بات پر ہلکا سا مسکرا پڑی تھی

علی نے مان بھرا بوسہ سجل کے ماتھے پر دیا تھا۔

سجل نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں اور علی کے لمس کو محسوس کرنے لگی تھی۔

Thank you

علی نے کہا تو سجل مسکرا پڑی۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

شام میں تقریباً سب مہمان آچکے تھے

حور اور حیاء ابھی تک تیار نہیں ہوئی تھیں اس لئے ہانی اور سجل اریبہ کے ساتھ ہی آگئی تھیں۔

حیاء اور حور کے ساتھ میر کا ایک قابل اعتبار گارڈ موجود تھا۔

زین ابھی تک حور اور حیاء آئی کیوں نہیں میر نے زین سے پوچھا جو خود پریشان لگ رہا تھا۔

میں جاکر معلوم کرتا ہوں

مجھے بہت ٹینشن ہورہی ہے میرا دل گھبرا رہا ہے زین نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اب میر زین کو کیا بتاتا کہ صبح سے میر کا دل بھی بہت گھبرا رہا تھا۔

زین جانے ہی والا تھا جب میر کا موبائل رنگ کیا اسی گارڈ کی کال تھی جو حیاء اور حور کے ساتھ تھا۔

میر نے فون کان سے لگایا لیکن جو خبر اسے سننے کو ملی وہ میر کی جان نکالنے کے لئے کافی تھی۔

زین بھی میر کے چہرے کے تاثرات کو دیکھ رہا تھا جو سخت ہوچکے تھے۔

گاڑی کا نمبر مجھے سنڈ کرو میر نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔

کیا ہوا زین نے بے چینی سے پوچھا۔

حور اور حیاء کو کچھ لوگ اپنے ساتھ لے گئے ہے

میر نے کہا اس کے جبڑے تنے ہوئے تھے جو اس کا غصہ کنٹرول کرنے کا پتہ دے رہے تھے۔

کیا ہو اسب ٹھیک ہے احد نے دونوں کے قریب آتے ہوئے پوچھا تو زین نے اسے سب بتا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

احد تم یہاں پر سب کچھ سنبھال لینا کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے۔

میر نے کہا

اوکے اگر میری ضرورت پڑے تو بس ایک کال کر دینا

احد نے سنجیدگی سے کہا پھر میر اور زین وہاں سے چلے گ ئے۔

زین حور کی لوکیشن چیک کرو میر نے زین کو کہا

جو پتہ نہیں کس سوچ میں گم تھا۔

زین میر نے دوبارہ زین کو پکارا

.ہاں کیا زین نے جلدی سے کہا

حور کی لوکیشن چیک کرو میر نے کہا۔

ہاں میں کرتا ہوں زین کہا اور حور کی لوکیشن چیک کرنے لگا۔

زین نے حور کو جو لوکٹ پہنایا تھا اس میں ٹریسر بھی لگا ہوا تھا

زین نے حور کی لوکیشن میر کو دیکھائ حور اور حیاء کی لوکیشن الگ الگ شو ہورہی تھی۔

حور کی لوکیشن یہاں سے ایک گھنٹے کے فاصلے پر شو ہورہی تھی اور حیاء کی آدھے گھنٹے پر شو ہورہی تھی۔

تم حور کے پاس جاو میر نے کہا اور وہاں سے چلا گیا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے بھی جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی۔

....

حور اور حیاء دونوں پالر سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ گئ تھیں۔

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب ان کی گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئ۔

سامنے کافی گاڑیاں گھڑی تھی

حیاء سامنے گھڑے لوگوں کو دیکھ کر ڈر گئ تھی ڈر تو حور کو بھی لگ رہا تھا لیکن اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔

کچھ لوگ ان کی گاڑی کے پاس آئے اور گارڈ کو باہر نکلنے کا کہا۔

میڈم آپ لوگ باہر مت آئے گا گارڈ کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔

باہر کھڑے لوگوں نے گارڈ کو کچھ کہا تھا گارڈ نے منع کر دیا تھا۔

حور اور حیاء آنکھوں میں خوف لیے سامنے دیکھ رہی تھیں۔

جب گارڈ نے ان کی بات نہیں مانی تو باہر کھڑے آدمیوں نے گارڈ کو شوٹ کردیا کیونکہ وہ آدمی کافی زیادہ تھے اور گارڈ اکیلا تھا۔

گارڈ وہی گر گیا تھا حیاء کے منہ سے ایک چیخ نکلی تھی لیکن گاڑی بند ہونے کی وجہ سے اس کی چیخ گاڑی کے اند ہی قید ہوگئ تھی حور نے دروازہ کھولا لیکن سامنے کچھ آدمی کھڑے تھے جو دونوں کو آنکھوں میں خباثت لئے دیکھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک آدمی نے حور کو بازو سے پکڑ باہر نکالا

حور نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔

بے ہوش کرو دونوں کو ہمیں نکلنا ہے ایک آدمی نے کہا۔

کون ہو تم لوگ حور نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے پوچھا چپ لڑکی اُس آدمی نے کہتے ہی حور کو انجیکشن لگا دیا حور ایک سیکنڈ میں ہی بے ہوش ہوگی تھی۔

حیاء تو یہ سب دیکھ کر پہلے ہی بے ہوش ہوچکی تھی۔

....

حور نڈھال سی کرسی پر بندھی ہوئی تھی حور نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی اس کا سر ابھی بھی گھوم رہا تھا

حمنہ حور کے پاس ہی کھڑی تھی

ایسا کیا ہے تم میں جو زین کو تمھارے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔

حمنہ نے حور کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے نفرت سے کہا،

حور کو آہستہ آہستہ ہوش آرہا تھا۔

تمہیں معلوم ہے میں تمھیں جان سے مار دوں گی اس کے بعد زین صرف میرا ہوگا۔

حمنہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور اب مکمل ہوش میں آگئی تھی۔

اسے سب سے پہلے حیاء کا خیال آیا تھا حیاء کہاں ہے؟حور نے پوچھا اووو وہ لڑکی فکر مت کرو میرے بھائی کے پاس ہے حمنہ نے ہنستے ہوئے کہا

حور کو اپنے سامنے کھڑی لڑکی پاگل ہی لگ رہی تھی

حور نے اس لڑکی کو پہلی بار دیکھا تھا۔

کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائی ہو؟

حور نے حمنہ سے پوچھا تو حور کے سوال پر حمنہ طنزیہ ہنس پڑی۔

تمھاری وجہ سے زین نے مجھ سے شادی کرنے سے منع کیا تھا۔

اگر تم اس کی زندگی میں نا ہوتی تو وہ مجھ سے شادی کرلیتا میں پیار کرتی ہوں زین سے اور زین صرف میرا ہے۔

حمنہ نے چلاتے ہوئے کہا۔

حور کو اب یقین آگیا تھا کہ یہ لڑکی پاگل ہے

حمنہ نے ہاتھ میں ایک تیز دھاڑ والا چاقو پکڑا ہوا تھا۔

حور کی نظر تو اب اس چاقو پر پڑی تھی

حور کی پوری کی پوری آنکھیں کھل گئی تھیں جب اس نے حمنہ کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ کیا کرنے لگی ہو تم حور نے گھبراتے ہوئے پوچھا

پہلے تمہیں تھوڑی سی سزا دوں گی اس کے بعد تمھاری جان لوں گئ اور تم فکر مت کرو بہت آرام سے تمھیں مارو گئ حمنہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

تم پاگل ہو تمھیں اپنا علاج کروانا چاہیے حور نے چیختے ہوئے کہا۔

لیکن حمنہ کو حور کی بات سے کوئی فرق نہیں پڑا

حمنہ حور کے پاس آئ اور اس کے بازو پر چھوٹے چھوٹے کٹ لگانے لگی۔

پلیز ایسا مت کرو کیوں کررہی ہو میرے ساتھ ایسا اس بار حور نے التجا کرتے ہوئے کہا۔

کیونکہ حور کو معلوم ہوگیا تھا سامنے ولی لڑکی پاگل ہے اور یہ کچھ بھی کرسکتی ہے۔

تمھیں زین نے چھوا بھی ہوگا تو اس کی سزا بھی تو ملے گی نہ حمنہ نے کہتے ہی حور کی گال پر کٹ لگایا ۔جس میں اے جون اُوبل جر باہر آرہا تھا۔

حمنہ نے حور کے ہونٹ پر بھی گہرا کٹ لگایا تھا تکلیف سے حور کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا۔

حمنہ اب حور کی گردن پر چھوٹے چھوٹے لیکن گہرے کٹ لگا رہی تھی۔

جب تکلیف برداشت نہیں ہوئ تو حور نے چینخنا شروع کردیا تھا۔

حمنہ نے حور کے سارے جسم پر کٹ لگائے تھے خون کرسی سے نیچے گر رہا تھا۔

اپنے کام سے مطمئن ہوکر حمنہ حور سے پیچھے ہوکر کھڑی ہوگئ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ چھوٹی سی سزا ہے جو تمھیں میرے زین نے چھوا تھا۔

تمھیں تکلیف میں دیکھ کر مجھے سکون مل رہا ہے

اب میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ورنہ میں ضرور تم سے بات کرتی

حمنہ نے کہتے ہی اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا چاقو حور کے پیٹ کے آر پار کر دیا تھا۔

حور کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئ تھیں۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اپنی بہن اپنی، زین اور اپنے ہر ایک عزیز کا چہرہ آرہا تھا۔

حمنہ وہاں سے چلی گئ تھی

حور کے منہ سے جو آخری نام ادا ہوا تھا وہ زین کا تھا

اس کے بعد حور کا جسم بے جان ہوگیا تھا۔

....

جیسے جیسے زین حور کے قریب پہنچتا جارہا تھا اس کا دل مزید گھبرا رہا تھا۔

زین دل میں بس ایک ہی دعا کررہا تھا حور ٹھیک ہو

زین نے ایک گھنٹوں کا فاصلہ آدھے گھنٹے میں مکمل کیا تھا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب سے ساحل کو معلوم ہوا تھا کہ حیاء حسن کی کزن اور آہل خان کی بیوی یعنی بیسٹ کی بیوی ہے تب سے ساحل سکون سے نہ بیٹھا تھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ آہل خان ہی بیسٹ ہے۔

ساحل نے حیاء کی تصویر دیکھ لی تھی پھر اسے معلوم ہوا تھا کہ اس کا سوتیلا بھائی آہل جان ہی بیسٹ ہے اور حیاء اس کی بیوی ہے۔

اب ساحل کا مقصد حیاء کو حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ حیاء کے ذریعے بیسٹ کو تڑپانا تھا۔

حیاء اس وقت ساحل کے پاس تھی اور بےہوش زمین پر لیٹی ہوئی تھی جب ساحل نے حیاء کے منہ پر پانی ڈالا حیاء ایک دم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔

اس نے سامنے دیکھا تو ساحل حیاء کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

تم سچ میں بہت خوبصورت ہو ساحل نے حیاء کے قریب آتے ہوئے کہا۔

حیاء پیچھے کھسکتی جارہی تھی اسے یاد آگیا تھا یہ وہی انسان ہے جس نے مال میں اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

جب میں تمھیں تکلیف دو گا تو بیسٹ کو بھی تکلیف ہوگی اس نے مجھے بہت تنگ کیا ہے اور اب میری باری ہے۔

ساحل نے حیاء کو بالوں سے پکڑ کر نفرت سے کہا

درد کی وجہ سے حیاء کی آنکھوں میں آنسو آگۓ تھے۔

بولنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساحل نے حیاء کو بالوں سے پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے جانے لگا حیاء اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کررہی تھی جب اس کے سر میں ٹیس سی اٹھی حیاء نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑلیا تھا اور ساحل کے ساتھ گھسٹتی چلی گئی۔

ساحل نے حیا کو باہر لاکر پھینکا تھا حیاء کا سر زمین کے ساتھ لگا تھا اور اس کے ماتھے سے خون نکلنے لگا تھا۔

حیاء کو آہستہ آہستہ یاد آرہا تھا کہ حسن نے بھی اس جو اسے ہی کھینچا تھا اور اپنے روم میں لے کر گیا تھا۔

حیاء جب بھاگ کر سیڑھیوں کے پاس آئی تو سیڑھیوں سے نیچے گر گئی تھی۔

حیاء کو سب یاد آگیا تھا اپنا نکاح بھی اس وقت حیا صرف اپنے خان کو بلارہی تھی۔

اسے ان سب لوگوں سے خوف آرہا تھا جو اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔

تم جانتی ہو تمہارے ساتھ یہ لوگ کیا کریں گے ساحل نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر حیاء کو کہا۔

ساحل کے پاس آنے سے حیاء کھسک کر تھوڑا پیچھے ہوگئی تھی۔

میرے ایک اشارے پر یہ لوگ تمہیں نوچ ڈالے گے اور تمھارا بیسٹ کچھ بھی نہیں کرسکے گا۔

ساحل نے اپنے آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جو حیاء کو گندی نظروں سے دیکھ رہے تھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تمھیں جب میں نے پہلی بار دیکھا تو اپنا دل دے بیٹھا اور یقین کرو اگر تم بیسٹ کی بیوی نا ہوتی تو تمھیں میں رانی بنا کر رکھتا لیکن افسوس تم بیسٹ کی بیوی ہو میرے سب سے بڑے دشمن کی بیوی تمھیں تکلیف دوں گا تو بیسٹ کو بھی تکلیف ہوگی

ساحل نے ہنستے ہوئے کہا۔

حیاء آنکھوں میں خوف لیے ساحل کی باتیں سن رہی تھی اور دل میں اللہ سے دعا مانگ رہی تھی کہ اللہ اس کے خان کو بھیج دے۔

اور اللہ تو اپنے بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

ساحل نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا تھا ان میں سے ایک آدمی حیاء کے قریب آیا اور اور اس نے حیا کے ڈوپٹے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا جب ایک گولی اس آدمی کے ہاتھ کے آر پار ہوگئ۔

وہ آدمی وہی پر اپنا ہاتھ پکڑ کر گر گیا تھا۔

ساحل نے گولی چلانے والے کی طرف دیکھا جہاں میر سرخ چہرہ لئے کھڑا تھا اس کی آنکھیں ایسی ہورہی تھی جیسے سب کچھ جلا کر راکھ کر دیں گی۔

چہرہ بلکل سپاٹ تھا وہاں کھڑے آدمی میر کے چہرے کو ہی دیکھ کر ڈر گئے تھے۔

اووو دیکھو میرا بھائی آیا ہے ساحل نے سنبھل کر مسکراتے ہوئے کہا

اسے نہیں معلوم تھا کہ بیسٹ اتنی جلدی پہنچ جائے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیاء نے آنکھیں کھولیں تو سامنے اپنے خان کو کھڑے دیکھا حیاء میر کے پاس جانے لگی جب ایک اور گولی چلنے کی آواز آئی حیاء وہی زمین پر گر گئی تھی۔

ساحل کو معلوم تھا کہ بیسٹ اب اسے نہیں چھوڑے گا اس لیے اس نے حیاء پر گولی چلائی تھی جو حیاء کی کمر میں لگی تھی۔

مرنے سے پہلے ساحل چاہتا تھا میر بھی تڑپے

میر حیاء کو دیکھ رہا تھا اسے لگا اس کی دنیا ختم ہوگئی ہے۔

حیاء لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

میر ہوش میں آیا اور حیاء کے پاس گیا اسے اپنے گلے سے لگایا۔

میری جان میری طرف دیکھو میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا میری طرف دیکھو میر کے آنسو حیاء کے چہرے پر گر رہے تھے۔

آج میر پھر سے رویا تھا اپنی ماں کی وفات کے بعد میر آج اپنی بیوٹی کے لیے رورہا تھا۔

میر کو بلکل بھی ہوش نہیں تھا کہ وہ حیاء کو ہوسپٹل لے کر جائے وہ بس حیاء کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھا ہوا تھا۔

وہاں آکر احد نے سب کچھ سنبھالا تھا احد کے ساتھ اس کے آدمی بھی تھے

احد کے آدمیوں نے ساحل کے آدمیوں کو ختم کردیا تھا۔

احد نے ساحل کو بہت مارا تھا جب احد ساحل پر گولی چلانے لگا تھا تو میر نے اسے روک دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے میں اتنی آسان موت بلکل بھی نہیں دوں گا تم حیاء کو ہوسپیٹل لے کر جاؤ میر نے سرخ آنکھوں سے احد کو کہا۔

احد کو اس وقت اپنے بھائی پر بہت ترس آرہا تھا۔

لیکن میر حیاء احد نے کچھ کہنا چاہا جب میر نے احد کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا جاو۔

احد حیاء کو وہاں سے لے گیا تھا۔

ساحل نے میر کی طرف دیکھا تو اسے میر کے چہرے سے خوف آرہا تھا۔بوس بیسٹ سے ڈر رہا تھا۔

میر نے پہلے تو ساحل کو بہت مارا پھر اپنی نظریں ارد گرد گھمائی اسے ایک لوہے کا ٹپ نظر آیا

ساحل حیاء کو ایک فیکٹری میں لے آیا تھا جہاں ویکس بنتی تھی۔

میر نے اس ٹپ کے نیچے آگ چلائی

ساحل اپنی مندی مندی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا لیکن اس میں ہمت نہیں تھی کہ اٹھ سکے۔

تھوڑی دیر بعد ہی ویکس بہت گرم ہوگئی تھی میر جب ساحل کے پاس آیا تو موت کو اپنے سامنے دیکھ کر ساحل میر سے معافی مانگنے لگا تھا اور موت بھی وہ جو دردناک تھی۔

میر ساحل کے گڑگڑانے پر طنزیہ ہنس پڑا

یاد کرو کتنوں کو تم نے اس طرح رلایا ہے اللہ کی پکڑ بہت مظبوط ہے جب وہ رسی کھینچنے پر آتا ہے تو انسان منہ کے بل گرتا ہے اور تمہارا وقت ختم ہوگیا ہے میر نے کہا اور ساحل کو اس ویکس میں ڈال دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساحل کی درد ناک چیخے پوری فیکٹری میں گونج رہی تھیں میر وہاں سے چلا گیا تھا۔اسے اپنی بیوٹی کے پاس جانا تھا

ساحل کے ایک آدمی نے ادریس کو انفارم کر دیا تھا

ادریس جب وہاں پہنچا تو ساحل مر چکا تھا۔

ادریس نے ساحل کو باہر نکالا تو ساحل کی ہڈیاں نظر آرہی تھی کافی زیادہ سکن جل کر اتر چکی تھی۔

ادریس اپنے جوان بیٹے کو اپنی آنکھوں کے سامنے اس حال میں دیکھ کر وہی ڈھ گیا تھا

بے شک اللہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔

....

زین وہاں پہنچا جہاں حور کی لوکیشن شو ہورہی تھی یہ ایک گھر بنا ہوا تھا زین جلدی سے اندر گیا تو اسے راستے میں ہی حمنہ مل گئی تھی۔

تم آگئے مجھے پورا یقین تھا تم ضرور آؤ گے لیکن تم نے تو آنے میں دیر کر دی تمھاری بیوی تو مر چکی ہے اب تم صرف میرے ہو۔

حمنہ نے زین کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

زین نے حمنہ کو پیچھے دھکا دیا تھا حمنہ دیوار کے ساتھ جالگی تھی۔

زین جلدی سے اندر گیا تو حور کی حالت دیکھ کر زین کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور خون میں لت پت کرسی سے بندھی ہوئی تھی زین کو تو یہ حور بلکل بھی نہیں لگ رہی تھی جو ہر وقت ہنستی مسکراتی رہتی تھی۔

زین حور کے قریب گیا اور اسے جلدی سے کھولا حور کی سانس بلکل بھی نہیں چل رہی تھی۔

حور یار تم یہ مزاق بند کرو تمھارا مزاق مجھے بلکل بھی پسند نہیں آرہا۔

دیکھو تم جو بھی کھانے کو مانگو گی میں خود بنا کر دوں گا پلیز ایسا مت کرو مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔

پلیز زین دیوانہ وار بول رہا تھا زین کبھی حور کی آنکھوں کو چومتا تو کبھی ماتھے کو حمنہ سے یہ سب برداشت نہیں ہوا تو زین کے پاس آئی وہ مرچکی ہے۔

تم صرف میرے ہو حمنہ نے حور کو پیچھے کرنا چاہا جب زین نے خونخوار نظروں سے حمنہ کو دیکھا۔

زین نے حور کو اٹھا کر باہر لے جانے لگا حمنہ زین کے پیچھے ہی آرہی تھی جب اس کا پاؤں پھسلا اور دوسری منزل سے نیچے گر گئ چونکہ یہ گھر ابھی زیر تعمیر تھا تو نیچے کافی سامان پڑا ہوا تھا۔

زین نے نیچے دیکھا تو حمنہ گری ہوئی تھی اور اس کے پیٹ میں نیچے کچھ لوہے کے راڈ پڑے ہوئے تھے جو اس کے پیٹ کے آر پار ہوگۓ تھے۔

حمنہ اپنے کیے کی سزا خود ہی بھگت چکی تھی۔

زین حور کو ہوسپٹل لے گیا تھا شاید اسے ابھی بھی امید تھی کہ اس کی حور ٹھیک ہوجائے گی۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احد نے عادل کو زین کے پاس بھیج دیا تھا احد زین کی لوکیشن چیک کرچکا تھا کہ وہ اس وقت ہوسپیٹل میں ہے۔

عادل نے وہاں پہنچ کر احد کو ساری صورتحال کا بتا دیا تھا

زین جب حور کو ہوسپیٹل لایا تھا تو ڈاکٹر نے چیک کیا تو حور کی نبض بہت ہی سلو چل رہی تھی یہ سن کر زین کی جان میں جان آئ تھی۔

اتنے میں عادل بھی آگیا تھا جب ڈاکٹر نے بتایا آپ کی پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے چاقو زیادہ اندر نہیں گیا تھا اور آپ وقت پر ان کو ہوسپیٹل لے آئے تھے۔

زین تو یہ سن کر اللہ کا شکر ادا کرنے چلا گیا تھا۔

حور کے چہرے اور ہوںٹ کا زخم زیادہ گہرا تھا اور وہاں ٹانکے لگے تھے۔

لیکن اب وہ خطرے سے باہر تھی۔

....

حیاء کیسی ہے میر نے آتے ہی احد سے پوچھا تھا ابھی ڈاکٹر نے کچھ بتایا نہیں ہے احد نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

اتنے میں ڈاکٹر بھی باہر آگیا تھا

آپ کی پیشنٹ خطرے سے باہر ہے ہم نے گولی نکلا دی ہے ان کو تھوڑی دیر بعد ہوش آجائے گا پھر آپ مل سکتے ہیں ڈاکٹر نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احد اور میر دونوں نے شکر کا سانس لیا تھا

زین سے بات ہوئ حور کیسی ہیں؟

میر نے احد سے پوچھا تو احد نے ساری صورتحال کا میر کو بتایا اور یہ بھی بتایا عادل زین کے پاس ہی ہے۔

تم ایسا کرو زین کے پاس جاؤ میر نے احد کو کہا

لیکن تم احد نے کچھ کہنا چاہا۔

یار میں ٹھیک ہوں میر نے کہا

احد وہاں سے چلا گیا تھا

تھوڑی دیر بعد نرس نے آکر بتایا کہ حیاء کو ہوش آگیا ہے۔

میر روم میں داخل ہوا تو حیاء چھت کو گھور رہی تھی

تکلیف اسکے چہرے سے عیاں ہورہی تھی میر ہمت کرکے حیاء کے پاس گیا تھا۔

میر نے حیاء کا ماتھا چوما تھا

لیکن حیاء ابھی بھی چھت کو گھور رہی تھی۔

جان۔۔

میر نے پیار سے حیاء کا ہاتھ چومتے ہوئے پکارا حیاء ابھی بھی کچھ نہیں بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناراض ہو میر نے دوبارہ پوچھا تو حیاء نے ہاں میں سر ہلایا۔

کیوں میر نے پوچھا

آپ نے آنے میں دیر کر دی تھی وہ سب بہت برے تھے

وہ میرا دوپٹہ حیاء نے بولنا چاہا جب میر نے حیاء کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر چپ کروایا۔

سوری آیندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا اور میں ان سب کو سز دے کر آیا ہوں میر نے کہا۔

وعدہ حیاء نے معصومیت سے اپنا ہاتھ میر کے آگے کرتے ہوئے کہا.

وعدہ آیند کسی بھی مصیبت کو تمھارے تک نہیں آنے دوں گا

میر نے پیار سے کہا

خان حور کہا ہے؟

حیاء نے پوچھا

وہ ٹھیک ہے میر نے کہا

خان حسن بھائی کہاں ہیں؟ حیاء نے سامنے دیکھتے ہوئے پوچھا

میر حیاء کا سوال سن کر ایک دم پریشان ہو گیا تھا

ہنی تمہیں سب یاد آگیا ہے میر نے پریشانی سے پوچھا حیاء نے محض سر ہاں میں ہلایا تھا۔

حسن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے میر نے کہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے لگتا ہے اب ہمیں بھی اپنا ولیمہ کرلینا چاہیے میر نے بات بدلتے ہوئے کہا اس کا مقصد حیاء کا

دھیان بٹھانا تھا جو وہ

کر چکا تھا۔

میر کی بات سن کر حیاء نے شرم سے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں۔

میر پھر حیاء سے باتیں کرنے لگا تھا

وہ چاہتا تھا کہ حیاء جلد ہی اس سارے واقعے کو بھول جائے۔

....

احد ہوسپیٹل پہنچا تو عادل اسے سامنے ہی نظر آگیا تھا۔

زین کہاں ہے؟

احد نے عادل سے پوچھا وہ حور کے پاس گئے ہیں عادل نے کہا۔

حور کو ہوش آگیا ہے؟

احد نے عادل کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں ابھی نہیں آیا ڈاکٹر نے کہا ہے کل تک آجائے گا

عادل نے کہا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عادل نے ہانی کو بتا دیا تھا

اریبہ کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا

ہانی صبح ہی حیا سے ملنے آگئ تھی

....

اگلے دن حور کو ہوش آیا تو وہ بلکل ہی چپ ہوگئ تھی۔

اس کے خوبصورت چہرے پر نشان کچھ عجیب لگ رہے تھے۔

حور ابھی زیادہ بول نہیں سکتی تھی اس کے ہونٹ پر بھی ٹانکے لگے تھے۔

زین ہمت کرتا ہوا حور کے پاس آیا لیکن زین کو حور پہلے ولی نہیں لگ رہی تھی۔

زین اگر کچھ پوچھتا تو اس کا جواب ہوں ہاں میں دی دیتی۔

حور کا یہ انداز زین کو تکلیف پہنچا رہا تھا۔

....

کچھ دنوں بعد حیاء اور حور دونوں گھر آگئ تھیں حیاء نے آتے ہی حور سے ملنے کی ضد کی تھی حیاء کا ابھی زخم بھرا نہیں تھا۔

لیکن پھر حیاء کی ضد پر میر حیاء کو حور کے کمرے میں چھوڑ گیا تھا۔

حور تمہیں کیا ہوا ہے حیاء نے حور کے پاس آتے ہوئے پوچھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور اگر یہی بات میں تم سے پوچھو تو حور نے کہا

تو حیاء نے سب کچھ حور کو بتا دیا اور یہ بھی بتایا کہ اسے سب یاد آگیا ہے۔

حور ٹھیک طرح سے حیاء سے بات کررہی تھی۔اب اس کا ہونٹ کافی بہتر تھا۔

حور نے حیاء کو کہانی بناکر سنائی تھی وہ حیاء کو سچ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

پھر دونوں باتیں کرنے لگی تھیں۔

....

میر اور زین حیاء اور حور کا بہت خیال رکھ رہے تھے ان کے پیار کا ہی نتیجہ تھا کہ اب دونوں کافی حد تک ٹھیک ہوچکی تھیں۔

حور کے چہرے کے زخم ٹھیک ہوچکے تھے اور نشان بھی کافی مدھم ہوچکے تھے۔

......

میر نے سب کی رضا مندی سے سب لڑکیوں کی رخصتی کا فیصلہ کیا تھا اور سب کا ولیمہ ایک ساتھ تھا۔

اریبہ کو نکال کر باقی ساری لڑکیوں کا ڈریس وائیٹ فراک تھا اور لڑکے بلیک کلر کے تھری پیس میں تھے۔

اگر لڑکیاں شہزادیاں لگ رہی تھیں تو لڑکے بھی اپنی پوری وجاہت سمیت کسی ریاست کے شہزادے لگ رہے تھے

لوگ تمام جوڑیوں کو سراہ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احد کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔

سب سے زیادہ خوشی تو احد کو ہو رہی تھی۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَّلامُ عَلَیْکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں ۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

زین کمرے میں آیا تو حور آئینے کے سامنے کھڑی تھی

زین نے حور کا رخ اپنی طرف کیا۔

مجھ سے ناراض ہو؟

زین نے حور کے نشان پر انگلی پھیرتے ہوئے پوچھا۔

نہیں میں کیوں آپ سے ناراض ہو نگیٔ حور نے عام سے لہجے میں کہا۔

تو تم مجھ سے ٹھیک سے بات کیوں نہیں کرتی تھی۔

زین نے حور کو مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین میں آپ سے نہیں بلکہ کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی کیونکہ بولنے سے میرے ہونٹ پر درد ہوتا تھا حور نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

اووووو مجھے لگا شاید تم مجھ سے ناراض ہو زین نے لمبا سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

I am really sorry hoor

زین نے حور کو کہا

کس لیے حور نے نا سمجھی سے پوچھا؟

اگر میں اس دن وقت پر پہنچ جاتا تو زین اس سے پہلے کچھ کہتا حور نے زین کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔

زین اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں تھی وہ لڑکی ہی پاگل تھی

حور تم جانتی ہو وہ لڑکی کون تھی؟

زین نے حور کے ہاتھ کو چوم کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا۔

نہیں

حور نے کہا۔

وہ آہل کی سوتیلی بہن تھی

زین نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زین نے حور کو بتا دیا تھا کہ وہ لڑکی اب مر چکی ہے۔

اووووو حور نے افسوس سے کہا۔

حور میں بہت ڈر گیا تھا یار تمہیں کھونے کا خیال ہی بہت جان لیوا تھا۔

پلیز مجھ سے کبھی دور مت جانا زین نے کہا اور حور کو گلے لگا۔

حور نے بھی سکون سے اپنی آنکھیں موند لیں تھیں۔حور دیکھ چکی تھی کہ زین اس کے ل ئے کتنا ہریشان رہتا تھا۔

....

احد اپنے کمرے میں داخل ہوا تو ہر طرف اندھیرا تھا احد نے لائیٹ اون کی تو پری آرام سے بستر میں گھسی سو رہی تھی۔

لو جی دلہن تو سو رہی ہے احد بیٹا یہ ہے تیری سپیشل نائٹ احد نے اپنے آپ پر افسوس کرتے ہوئے کہا اور کپڑے تبدیل کرنے چلا گیا۔

جب احد واپس آیا تو پری جاگ چکی تھی اور اس نے ہاتھ میں کمبل بھی پکڑا ہوا تھا۔

تم کہی اور سوگی احد نے پری کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔

میں نہیں آپ سوئے گ ئے اور وہ بھی باہر پری نے کمبل احد کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

لیکن کیوں احد نے حیرانگی سے پوچھا۔کیونکہ اب تو اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حور اور حیاء کے ساتھ اتنا کچھ ہوگیا اور آپ نے مجھے کچھ بتایا ہی نہیں پری نے منہ پھولاتے ہوئے کہا

۔

احد کو اپنی بیوی پر اس وقت بہت پیار آرہا تھا جو اس وقت منہ پھلائے بہت معصوم لگ رہی تھی۔

احد نے پری کو اپنے پاس بٹھایا اور پھر اسے سب کچھ بتانے لگا۔

پری جیسے جیسے سنتی جارہی تھی اس کی آنکھیں نم ہوتی جارہی تھیں۔

کیونکہ ہانی کے سوا اور کسی کو بھی اس سچ کے بارے میں نہیں معلوم تھا۔

یار اب تم رونے نا بیٹھ جانا اب سب کچھ ٹھیک ہے۔

ساحل اور حمنہ کو ان کے کیے کی سزا مل گئ ہے احد نے کہا۔

اور پری کو گلے لگا کر اس کے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھ کر چپ کروانے لگا۔

اب تو مجھے باہر نہیں نکالو گی؟

احد نے شرارت سے کہا تو پری نے احد کے سینے پر مکہ مارا

آہ موٹی احد نے کہا۔

میں موٹی ہوں پری نے گھورتے ہوئے پوچھا

احد نے ہاں میں سر ہلایا

اب یہ تو طے تھا ان کی زندگی اب ایسے ہی گزرنی تھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

خان اگر میں آپ سے کچھ مانگو تو کیا آپ مجھے وہ دو گ ےئ حیاء نے معصومیت سے پوچھا۔

میری جان کہہ کر تو دیکھو

میر نے پیار سے حیاء کی ٹھوڑی چومتے ہوئے کہا۔

خان مجھے بات کرنے دیں حیاء نے سرخ چہرے سے کہا۔

اوکے میری جان بولو کیا چاہیے میر نے مسکراتے ہوئے پوچھا؟

وہ خان مجھے نا بہت سارے بلی کے بچے چاہیے حیاء نے جوش سے کہا

کیا یہاں ایک بلی کا بچہ میری زندگی کا عزاب بنا ہوا ہے اور تمھیں اور چاہیے میر نے گھورتے ہوئے کہا۔

خان آپ نے کہا تھا میں جو مانگو گئ آپ دو گ ےئ حیاء نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہنی ہم اپنا بےبی لے آتے ہیں تم اسے سنبھال لینا میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حیاء نے نا سمجھی سے میر کی طرف دیکھا

میر نے کچھ بھی کہے بغیر حیاء کے ہونٹوں کو قید کر لیا تھا

اور حیاء بھی بلی کے بچوں کو بھول گئ تھی۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ادریس صاحب جب ساحل کی لاش کو گھر لائے تھے تھوڑی دیر بعد ہی حمنہ کی لاش بھی آگئ تھی۔

ادریس صاحب یہ صدمہ برداشت نہیں کرسکے اور انہوں نے حرام موت کو اپنے گلے لگا لیا تھا۔

ساحل کی ماما اپنے جوان بچوں کی لاشیں دیکھ اور اپنے شوہر کے جانے کے غم میں اپنا زہنی توازن کھو بیٹھی تھی۔

میر احد اور زین نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا

بے شک اللہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔

اور ادریس نے جو کچھ کیا اس کا حساب اللہ لے گا

ادریس کی موت کا سن کر میر کو زرہ بھی افسوس نہیں ہوا تھا۔

....

عادل روم میں داخل ہوا تو ہانی بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

ہانی نے عادل کو دیکھ کر اپنی نظریں جھکا لیں تھیں

عادل تو ہانی کی اس ادا پر فدا ہی ہو گیا تھا۔

عادل چلتا ہو اہانی کے پاس آیا اور ہانی کے سامنے ہی بیٹھ گیا تھا۔

ہانی کی نظریں ابھی بھی نیچے ہی تھیں

عادل نے اپنی جیب میں سے پازیب نکالی اور ہانی کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہانی عادل کی حرکت پر ایک دم گھبرا گئی تھی عادل آپ کیا کر رہے ہیں؟

ہانی نے اپنے پاؤں عادل سے دور کرتے ہوئے پوچھا

یار اپنا پرومس پورا کر رہا ہوں۔

پرومس ہانی نے نا سمجھی سے پوچھا۔

عادل بنا کوئی جواب دیے ہانی کے پاؤں میں پازیب پہنانے لگا تھا۔

پازیب کو دیکھ کر ہانی کو یاد آیا کہ عادل نے اس سے نکاح کے دن کہا تھا جب تم پوری کی پوری میرے کمرے میں آؤ گی تب تمہیں دوسری پازیب دوں گا

ہانیہ یہ سوچتے ہی سرخ ہو گئی تھی۔

عادل نے ہانی کو گلے لگایا تھا اور ماتھے پر پیار بھرا بوسہ دیا تھا۔

بے شک عادل کے ساتھ ہانی کی زندگی بہت اچھی گزرنے والی تھی۔

....

ہما میر کے ولیمے پر اپنے شوہر کے ساتھ آئی تھی

اس کی شادی کو ایک ماہ ہو گیا تھا۔

ہما کا شوہر اس کا کزن بھی تھا اور ہما کو پسند بھی کرتا تھا اور دبئی میں رہتا تھا۔

ہما کے کزن نے جب ہما کو پروپوز کیا تو ہما نے وقت مانگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ابھی بھی اسی ضد میں تھی کہ آہل سے شادی کرے گی۔

لیکن ہما کی دوست نے اسے بہت سمجھایا تھا کہ آہل تمھیں پسند نہیں کرتا اور تم آہل کے پیچھے اپنا وقت ضائع کررہی ہو۔

دوست کے سمجھانے پر ہما کو سمجھ بھی آگیا تھا کہ آہل اس کے نصیب میں نہیں ہے اور اب ہما اپنی شادی شدہ زندگی میں خوش تھی۔

میر بھی ہما کو دیکھ کر خوش تھا کہ اس نے اپنی زندگی کا ٹھیک فیصلہ کیا ہے۔

....

علی کو روم میں آتے کافی دیر ہوگئی تھی۔

علی جب روم میں داخل ہوا تو سجل میڈم کھانے میں بزی تھی اس نے علی کے کمرے کو کباڑ خانہ بنایا ہوا تھا۔

علی تو اپنے کمرے کی حالت دیکھ کر شوکڈ ہوگیا تھا

اسے سجل سے آج کی رات یہ امید بلکل بھی نہیں تھی۔

لیکن علی کو نہیں معلوم تھا کہ وہ سجل ہے جس کے ل ئے سب کچھ پوسیبل ہے۔

اگر کچھ اور کھانا ہے تو لا دوں علی نے سجل کے پاس آتے ہوئے طنز کرتے ہوئے کہا۔

سجل کو علی کا طنز بلکل بھی سمجھ نہیں آیا تھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس لیے جلدی سے بولی۔

ہاں پیزا کھانے چلتے ہیں۔

سجل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

واٹ

تمہیں ابھی بھی بھوک لگی ہے؟

علی نے حیرانگی سے پوچھا

جی بلکل اب چلو

سجل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور علی بے چارہ کیا کر سکتا تھا۔

اس لیے سجل کے پیچھے چل پڑا

علی یہ ہے تیری شادی شدہ زندگی

علی نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

لیکن جو بھی تھا علی کو سجل ہر لحاظ سے پسند تھی۔

....

دس سال بعد۔۔

کبیر آپ نے پھر گڑیا کو ڈانٹا ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پری نے تھوڑا غصے سے اپنے بیٹے سے پوچھا جو نو سال کا تھا اور اس کی آنکھیں بلکل اپنے باپ پر گئی تھی کالی گہری خوبصورت آنکھیں۔

ماما مجھے آپ کی گڑیا بلکل بھی پسند نہیں ہے اور میں نے اسے کچھ نہیں کہا وہ خود ہی رونا شروع ہو جاتی ہے۔

کبیر نے نفرت سے کہا اسے نور بلکل بھی پسند نہیں تھی جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے بیٹھ جاتی تھی اور نور کی وجہ سے کبیر کو کافی بار احد سے ڈانٹ بھی پڑ چکی تھی۔

اس وجہ سے بھی کبیر نور کو سخت ناپسند کرتا تھا۔

کبیر بری بات ایسے نہیں بولتے وہ بہن ہے آپ کی پری نے اس بار پیار سے سمجھانا چاہا۔

پری جانتی تھی کہ کبیر کی عادت بلکل میر جیسی ہے اپنی مرضی کرنے والا اور اس کی ہر ایک ضد میر پوری کرتا تھا۔

کبیر بچوں میں سب سے بڑا تھا اور میر کا لاڈلا بھی تھا۔

اسے آج تک کسی نے بھی نہیں ڈانٹا تھا لیکن جب سے نور آئی تھی احد اسے نور کی وجہ سے کافی بار ڈانٹ چکا تھا۔

اور کبیر اپنے باپ کا غصہ نور معصوم پر نکالتا تھا اور نور تو اب کبیر کے سامنے بھی نہ آتی تھی۔

مما وہ میری بہن نہیں ہے کبیر غصے میں کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

....

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کبیر اور زارا دونوں احد اور پری کے بچے تھے کبیر بڑا تھا جبکہ زارا کبیر سے چار سال چھوٹی تھی۔

کبیر جتنا سنجیدہ اور غصے کا تیز تھا زارا اتنی ہی سوفٹ نیچر کی تھی ہر ایک کا احساس کرنے والی خوبصورت لڑکی تھی۔

....

اس وقت سارے وائیٹ پیلس میں موجود تھے

جب کبیر، اسد اور زید گھر میں داخل ہوئے کبیر کے سر پر چوٹ لگی ہوئی تھی۔

اسد کا بھی یہی حال تھا اور زید کے چہرے ہر تھپڑ کا نشان تھا۔

پری اور حور تو اپنے بچوں کو اس حالت میں دیکھ کر تڑپ گئ تھیں اور بھاگ کر ان تینوں کے پاس آئ تھیں۔

کبیر یہ چوٹ کیسے لگی تم لوگوں کو پری نے پریشانی سے پوچھا۔

مما ایک لڑکے نے زید کو تھپڑ مارا تھا کبیر نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کے چہرے پر بلکل بھی شرمندگی نہیں تھی

پھر ماما ہم دونوں نے مل کر اس لڑکے کو مارا اسد نے مزے سے کہا۔

جیسے یہ تینوں بہت اچھا کام کرکے آرہے ہوں

پری کچھ کہنے ہی والی تھی جب میر کی آواز نے اسے کچھ بھی کہنے سے روک لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کبیر نے میر کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

بہت اچھا کیا تم دونوں نے ایسے ہی ایک دوسرے کو پروٹیکٹ کرنا میر نے تینوں کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

اور شیروں کو تو ایسی چھوٹی چھوٹی چوٹیں لگتی رہتی ہیں میر نے مسکراتے ہوئے کہا میر کی بات سن کر تینوں مسکرا پڑے تھے۔

حور اور پری وہاں سے چلی گئیں تھیں ان کو معلوم تھا اب ان کے بچے صرف میر کی بات سنے گ ےئے۔

....

اسد اور زید دونوں حور اور زین کے بیٹے تھے۔

دونوں کبیر سے ایک سال چھوٹے تھے لیکن تینوں کی آپس میں بہت بنتی تھی

۔اسد بھی کبیر کی طرح سنجیدہ تربیت کا مالک تھا لیکن زید شرارتی تھا اور حور پر گیا تھا اور کھانے کا شوقین تھا۔

دونوں نے خوبصورتی اپنے ماں باپ سے چرائی تھی۔

....

ہانیہ اور عادل کی ایک بیٹی تھی جس کا نام سحر تھا۔

عادل اور ہانیہ کی جان بستی تھی سحر میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سحر ایک چلبلی سی لڑکی تھی۔

سحر دیکھنے میں جیتنی معصوم لگتی تھی اتنی ہی چلاک تھی۔

لوگ اس کی شکل کو دیکھ کر دھوکہ کھاجاتے تھے کہ یہ معصوم بچی تو یہ کام کر ہی نہیں سکتی لیکن سحر اپنا کام کر کے نکل جاتی تھی۔۔

اپنی موج مستی میں رہنے والی سحر کی زیادہ حجاب سے بنتی تھی حجاب بھی سحر جیسی تھی دونوں سیم ٹو سیم تھیں۔

.حجاب سجل اور علی کی بیٹی تھی جو بلکل اپنی ماں پر گئی تھی

اور اب اپنی ماں کے ناک میں دم کیے رکھتی تھی اور علی جب سجل کو بےبس دیکھتا تو سجل کو یاد کروانا نہیں بھولتا کہ سجل بھی اسے ہی کرتی تھی۔

....

حجاب زارا اور سحر تقریباً ایک ہی عمر کی تھی تینوں کی آپس میں بنتی بھی بہت تھی۔

زارا ان دونوں کی طرح شرارتی نہیں تھی لیکن پھر بھی تینوں کی اچھی دوستی تھی زارا ان دونوں کو شرارت کرنے سے روکتی تھی لیکن حجاب اور سحر زبردستی زارا کو بھی اپنے ساتھ ملا لیتیں تھیں۔

....

اریبہ اور احمد کا ایک بیٹا تھا جس کا نام معاذ تھا معاذ تھوڑا سنجیدہ قسم کا لڑکا تھا

معاذ کبیر سے دو سال چھوٹا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

....

وائیٹ پیلس کے لوگوں کی جان ان بچوں میں بسی ہوئی تھی۔

احمد اور علی نے بھی وائیٹ پیلس کے بلکل ہی قریب گھر لے لیا تھا۔

میر نے سب گھر کے باہر ایک گیٹ لگوا دیا تھا

جب بھی کوئی آتا تو سب سے پہلے علی کا گھر آتا اس کے ساتھ احمد کا اور کچھ فاصلہ چھوڑ کر وائیٹ پیلس تھا۔

بچوں کا جہاں دل کرتا اس گھر میں گھس جاتے۔

....

اللہ نے میر اور حیاء کو چھ سال بعد اپنی رحمت سے نوازا تھا۔

میر بہت خوش تھا اس کی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔میر نے اپنی بیٹی کا نام نور رکھا تھا۔

نور بلکل اپنی ماں پر گئی تھی

معصومیت تو اس نے حیاء سے ہی لی تھی

لیکن اس کی آنکھیں گرین کلر کی تھیں اور حیاء کی طرح بڑی بڑی آنکھیں تھی۔

خوبصورتی میں تو نور نے اپنے ماں باپ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

گھر میں سب نور سے بہت پیار کرتے تھے نور گھر میں سب سے چھوٹی تھی اور سب کی لاڈلی بھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن اس چھوٹی سی گڑیا سے اگر کسی جو چڑ تھی تو وہ تھا کبیر خان جیسے نور بلکل بھی پسند نہیں تھی۔

نور چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے لگتی تھی

ایک بار سب بچے کھیل رہے تھے جب نور کبیر کے پاس آئی اور اسے اپنے ساتھ کھیلنے کو کہا لیکن کبیر نے منع کر دیا تو نور رونے لگی اور پھر احد سے کبیر کو ڈانٹ پڑی۔

احد کو چھوٹی سی نور بہت عزیز تھی۔

....

بیسٹ ابھی بھی وہی کام کرتا تھا لیکن اسے دیکھا آج تک کسی نے نہیں تھا۔

دنیا والوں کے سامنے بیسٹ آہل خان تھا اور اس کے ہر قدم پر زین اور احد اس کے ساتھ ہوتے تھے۔

عادل، علی اور احمد تینوں نے مل کو بزنس شروع کیا تھا جو اب کافی بلندیوں پر پہنچ چکا تھا۔

میر اپنی فیملی کو ایک ساتھ دیکھ کر بہت خوش تھا ایک وقت تھا جب میر کے پاس کوئی رشتہ نہیں تھا لیکن اب اللہ نے اسے بہت سے رشتوں سے نوازا تھا۔

میر آج بھی اپنی ماں کو یاد کرتا تھا

اور ان کے لیے دعا کرتا تھا اللہ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

ختم شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یاپیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں ۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2